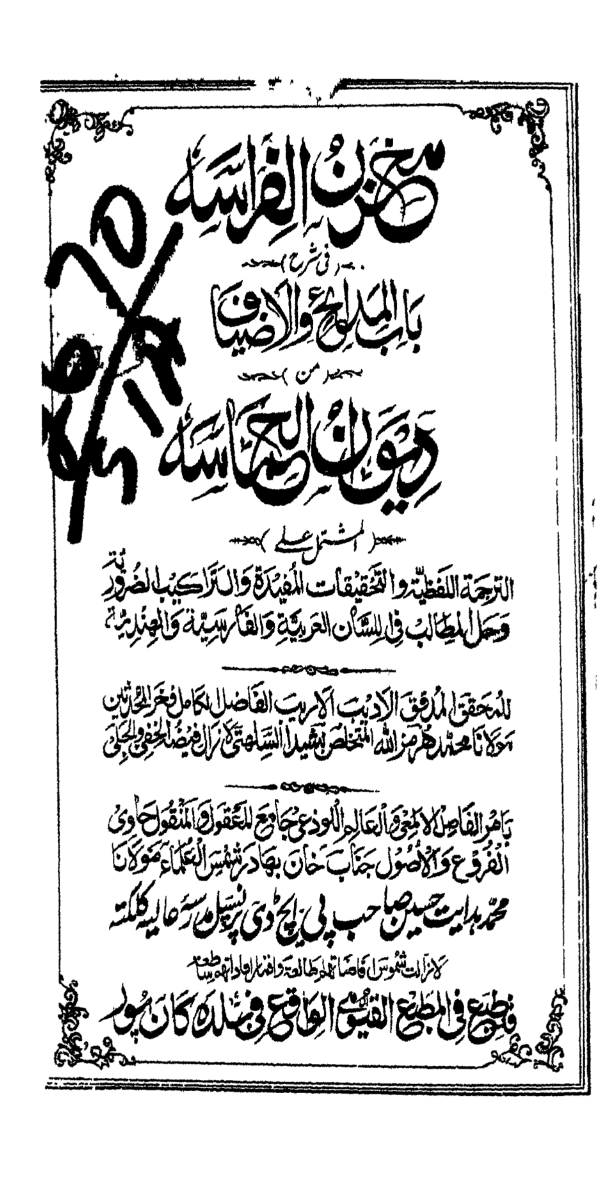


# مخزن الفراسة

في شرح

## باب المدائح والأضياف

من

## ديوان الحماسة

المشتمل على

الترجمة اللفظية والتحقيقات المفيدة والتراكيب الضرورية
وحل المطالب في اللسان العربية والفارسية والهندية


للمحقق المدقق الأديب الأريب الفاضل الكامل فخر المحدثين
مولانا محمد هرمز الله المتخلص بشيدا السلهتي لا زال فيضه الخفي والجلي


بأمر الفاضل الألمعي والعالم اللوذعي جامع المعقول والمنقول حاوي
الفروع والأصول جناب خان بهادر شمس العلماء مولانا
محمد هدايت حسين صاحب پي ايچ ڈي پرنسپل مدرسه عاليه كلكته

لا زالت شموس فضائلهم طالعة وأقمار إفاداتهم ساطعة


فطبع في المطبع القيومي الواقع في بلدة كانپور



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لولیہ والصلوٰۃ علی ولیہا

## امابعد

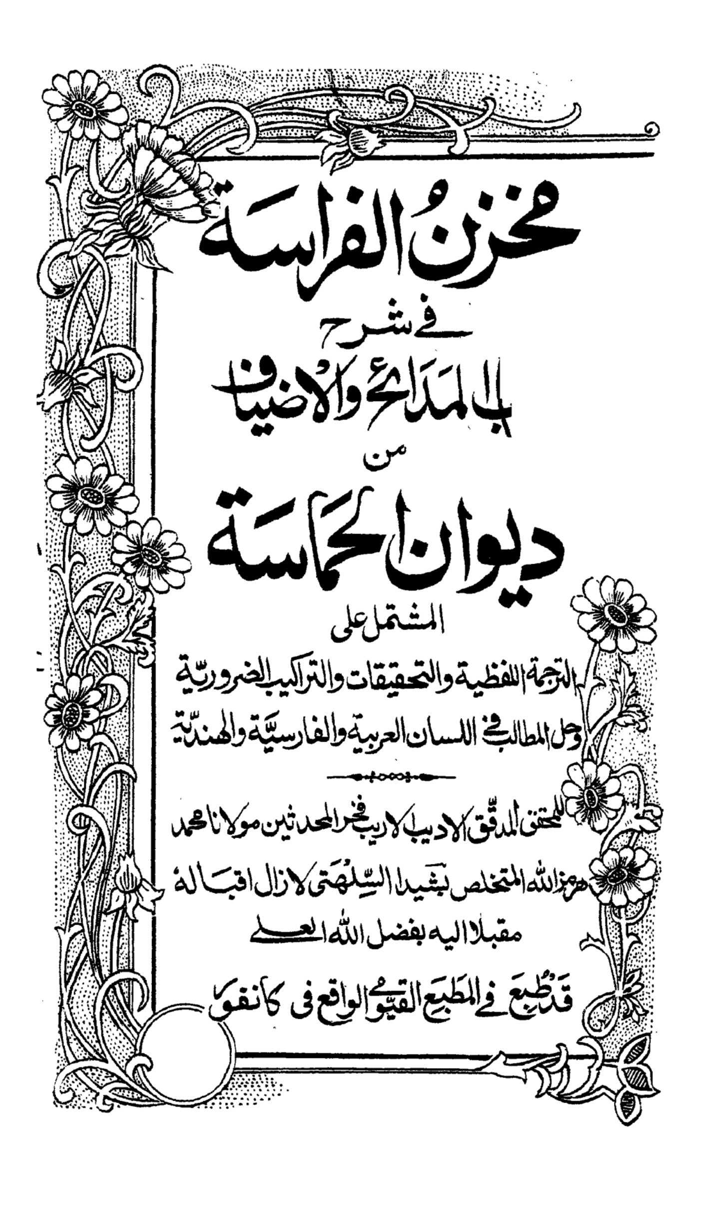
لَتو دیوان حماسہ کی مختلف زبانون مین متعدد شرحین لکھی گئی ہین لیکن میرے خیال مین اِس کی کوئی ایسی شرح نہین تھی جس سے ہر قسم کے طلبہ کو فائدہ پہنچ سکتا۔

ان دنون مین "بَابُ المَدَائِحِ وَالاَضیَافِ" کے داخل نصاب ہوجانے کی وجہ سے اس امر کی سخت ضرورت محسوس ہوئی کہ اِس کی ایک نہایت مکمل اور مفصل شرح لکھی جائے تاکہ سرکاری امتحان دینے والے طلبہ اُس سے اچھی طرح متمتع ہوسکین بنا برین حسب الحکم جناب معلّٰے القاب پرنسپل صاحب مدرسہ عالیہ کلکتہ دام مجدہم کی ہدایت سے مین نے عربی، فارسی، اُردو تینون زبانون مین اِسکی شرح لکھی اور بغرض اطمینان و نظر ثانی کچھ اجزا اسکے سیدی و مطاعی و استاذی و استاذ الکل شمس العلما مولانا محمد یحیٰی صاحب نائب صدر المدرسین مدرسہ ہذا دام فیضہم اور کچھ اجزا تاج المفسرین فخر المحدثین مولانا محمد حسین صاحب مدرس مدرسہ ہذا دامت برکتہم کی خدمت بابرکت مین پیش کئے۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ حضرات موصوفین نے اسکو پسند فرماکر میری ہمت افزائی فرمائی۔ اور فرمایا "البتہ یہ چیز طلبہ کے حق مین بہت مفید ثابت ہوگی" خدائے برتر سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو مقبول خاص و عام کرے آمین۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سیدنا محمد و آلہ واصحابہ اجمعین

خاکسار

محمد عزیز اللہ



# مخزن الفراسة

فی شرح

# باب المدائح والاضياف

من

# ديوان الحماسة

المشتمل على

الترجمة اللفظية والتحقيقات والتراكيب الضرورية

وحل المطالب فی اللسان العربية والفارسية والهندية

للمحقق المدقق الاديب الاريب فخر المحدثين مولانا محمد

حرزالله المتخلص بشيدا السلهتى لازال اقباله

مقبلا اليه بفضل الله العلى

قد طبع فی المطبع القيومی الواقع فی كانفور



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# باب الاضياف والمدائح

## وقال عتيبة بن بجير المازنی من بنی الحارث بن كعب

| | | |
|---|---|---|
| إِلَى كُلِّ صَوْتٍ فَهْوَ فِي الرَّحْلِ جَانِحُ | ۱ | وَمُسْتَنْبِحٍ بَاتَ الصَّدَى يَسْتَتِيهُهُ |

(حل للغات) الواو بمعنی رب. المستنبح الطالب نباح الكلب بنباحه كان من عادتهم انه اذا ضل مسافر الطريق فی ليل مظلم ولم يهتد الی سبيل كان ينبح كالكلب ليسمعه كلاب القرية القريبة منه فيجيبوه فيصل اليه ثم توسع فيه فيقال لكل طارق ليل۔ وبات فعل ناقص يقال بات بيتا و مبيتا فی المكان اذا اقام فيه الليل۔ والصدی ما يرد علی المصوت من الطرف المقابل (آواز کی گونج) يستتيه من استتاه الرجل اذا ضل وتحير شديداً وهو لازم والضمير المنصوب فيه بنزع الخافض ای يستتيه به والباء للتعدية۔ الی كل صوت متعلق بيستتيهه۔ فی بمعنی الی الرحل بالفتح مركب للبعير والمنزل والمراد به هناك المعنی الثانی۔ واللام فی الرحل للعهد ای رحلی۔ الجانح المائل

(عربی) رب طارق ضال تائه فی طريقه۔ متحير فيه تحيراً شديداً يلتفت مرة الی صوت وكرة الی صوت آخر يسمعه بعد صوته كالكلب يرد فی الطرف المقابل ثم يقصدنی ويطلب قرای۔ الحاصل رب طارق ليل ضل عن الطريق واستنبح الكلاب ليهتدی به فبات الصدی يميله الی كل صوت فبعد تحيره قصد نحو منزلی يطلب قرای فانی رجل كريم اطعم الاضياف۔

(فارسی) بسا آواز کنانندہ سگاں بآواز خود کہ آواز بازگشت دے را در شب تاریک بہر سو پریشان میگرداند پس بجانب فرودگاہ من مائل شود و از من طلب ضیافت کند۔ حاصل اینکہ بسا مسافر در شب تاریک رہ گم کردہ آخر سوئے خانہ ام رہ گیرد و من مہمانداریش کنم۔

(اردو) بہت سے کتوں کے بھونکانے والے راستہ گم کرنے والے مسافر کہ آواز کی گونج انکو رات کے وقت ہر ایک آواز کی طرف حیران و پریشان کرتی ہے آخر وہ میری فرودگاہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ شاعر اپنی مہمان نوازی کو بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں بڑا مہمان دوست ہوں۔ اندھیری رات میں بہت سے مسافر راستہ بھول کر کتوں کے مانند آواز دیتے ہیں تاکہ راستہ کا پتہ لگے اس وقت میرا کتا انکی آواز سنکر بھونکتا ہے سو وہ اس کے

سہارے میرے گھر آپہونچتے ہیں اور میں ان کو کھلاتا پلاتا ہوں۔

| فقلت لاھلی ما بغام مطیۃ | ۲ | وسار اضافتہ الکلاب النوابح |
|---|---|---|
| سو میں نے اپنے گھر والے سے کہا کہ اونٹنی کی آواز کیسی | | اور رات کے مسافر کی جسکی بھونکنے والے کتوں نے ضیافت کی ہے |

(حل) لاھلی اتباعی او عشیرتی و زوجتی۔ البغام بالضم صوت الظبیۃ جمعہ بغم والمراد بہ ھنا مطلق الصوت بقرینۃ اضافتہ الی لسار ی المطیۃ الناقۃ یستوی فیہ المذکر والمؤنث المطایا والمطی ج۔ سار فی الاصل الساری الطائف فی اللیل۔ اضافتہ اجابتہ کانہا اضافتہ بالاجابۃ۔ النوابح جمع النابحۃ والنباح صوت الکلب۔

(عربی) لما سمعت صوت المطیۃ ومسافر اللیل سألت اھلی عن حقیقتہ لاقف علیھا فقلت لاھلی ما ھذا البغام الذی اسمع اخبرونی عنہ لعلہ صوت طارق لیل اضافتہ الکلاب النابحات۔

(ف) گفتم باہل خویش کہ ایں آواز ناقہ و مسافر چیست کہ سگان آواز کنندگان او را بضیافت خواندہ اند یعنی آوازش شنیدہ اہل خود را گفتم کہ دریافت کنید کہ آں کیست و حقیقتش چیست شاید مہمان ست۔

(اردو) سو میں نے اہل خانہ سے کہا کہ یہ اونٹنی کے بلبلانے کی آواز نیز اس مسافر کی آہٹ جسکی ضیافت بھونکنے والے کتوں نے کی ہے کیسی ہے دریافت کرو اور مجھے خبر دو کہ کون ہے؟

| فقالوا غریب طارق طوحت بہ | ۳ | متون الفیافی والخطوب الطوارح |
|---|---|---|
| سو انھوں نے کہا کہ یہ ایک رات کا مسافر ہے پھینکدیا ہے اسکو | | جنگلوں کی سخت زمین اور حوادث نے جو لوگوں کو پھینکدیتے ہیں |

(حل) غریب ای ھو غریب۔ الغریب المسافر الطارق الاتی لیلاً۔ طوحت طرحت وقذفت ورمت والباء للتعدیۃ۔ المتون جمع متن الصلب من الارض۔ الفیافی جمع الفیفا المفازۃ والصحراء الخطوب جمع الخطب الحوادث۔ الطوارح جمع الطارحۃ من الطرح وھو الرمی والابعاد۔

(عربی) فاخبرنی اھلی انہ مسافر لیل ضال عن الطریق قذفتہ الفیافی وکروب الزمان الی ساحتنا فاراد ان یصیر ضیفاً لنا۔ والمراد بقولہ طوحت بہ الخ انہ قطع متون الصحاری واشتدت بہ کروب الزمان فقصد منزلی یطلب قرای۔

(ف) گفتند کہ مسافر شب روست انداختہ است وے را سخت زمینہائے بیاباں وحوادث دور سازندہ یعنی مسافر شب ست کہ بیابانہا طے نمودہ نیز سختیہا برداشتہ مہمان ما شدہ است۔

(اردو) میرے گھر والوں نے کہا کہ وہ ایک رات کو آنے والا مسافر ہے جسکو جنگلوں کی سخت زمین اور حوادث

نے جو لوگوں کو ایک سرزمین سے دوسری سرزمین میں پھینکدیتے ہیں ہماری طرف پھینک دیا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ بہت دور دراز جگہ سے تکلیفیں جھیل کر آیا اب ہمارا مہمان ہونا چاہتا ہے۔

| مَعَ النَّفْسِ عِلَّاتُ الْبَخِيْلِ الْفَوَاضِحُ | ۴ | فَقُمْتُ وَلَمْ اَجْثِمْ مَكَانِيْ وَلَمْ تَقُمْ |
|---|---|---|
| میرے نفس کے ساتھ بخیل کی وہ بیماریاں جو رسوا کرتی ہیں | | سو میں اٹھ کھڑا ہوا اور اپنی جگہ پکڑے نہ رہا۔ اور نہ اٹھیں |

(حل) اجثم الزم یقال جثم مکانہ اذا لزمہ۔ اللام فی النفس للعہد ای نفسی۔ العلات جمع العلۃ۔ الفواضح جمع الفاضحۃ من الفضوح والفضاحۃ وھی کشف المساوی۔ قولہ الفواضح نعت لعلات۔

(عربی) لما سمعت انہ غریب قمت تارکاً لمکانی واسرعت الی اکرامہ وتھیأت نفسی لاضافتہ ولم تقم معہا عیوب البخیل التی تفضحہ بین الناس الحاصل انی قمت لاکرامہ کالسخی دون البخیل

(ف) چوں شنیدم کہ مسافرست۔ بشتابی از جاے خود برخاستم و با من یکے از امراض و عیوب بخل کہ بخیل را رسوا کنند برنخاست۔ خلاصہ اینکہ سخی اسا بہر استقبال او رفتم۔

(اردو) سو یہ سنتے ہی میں اپنی جگہ چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہوا اور میری طبیعت کے ساتھ بخیل کی وہ بیماریاں جو اسے لوگوں میں رسوا کرتی ہیں نہ اٹھیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ میری طبیعت میں بخل کی بو تک نہیں ہے میں سخی ہوں لہذا مہمان کے استقبال کو سخی کے مانند آگے بڑھا۔

| ضَمِنَّا قِرىٰ عَشْرٍ لِّمَنْ لَّمْ نُصَافِحُ | ۵ | وَنَادَيْتُ شِبْلاً فَاسْتَجَابَ وَرُبَّمَا |
|---|---|---|
| بسا اوقات ہم ضامن ہو جاتے ہیں دس رات کی ضیافت کا ایسے شخص کیلئے جس سے ہمنے مصافحہ نہ کیا۔ | | اور پکارا میں نے شبل کو سو اسنے جواب دیا اور |

(حل) الشبل بالکسر ولد الاسد والمراد بہ ھنا ابن الشاعر۔ یجوز ان یکون استعارۃً بمعنی انہ کالشبل ضمنّا اوجبنا فی ذمتنا من الضمن القریٰ بالکسر الضیافۃ عُشر بالضم عشر المال یا وبالفتح عشر لیال لمن لم نصافح کنایۃ عن الاجنبی المحض فان المصافحۃ انما تکون باللقاء ولا لقاء بالاجنبی۔

(عربی) انی فادیت ابنی لامر الضیف الوارد فنھض ولم یتکاسل ولابد عندنا من ضیافۃ عشر لیال للاضیاف الذین لا نعرفہم فصافح الحاصل ان عادتنا المستمرۃ ھی ان نوجب فی ذمتنا ضیافۃ الاضیاف الاجانب عشر لیال او من عُشر مالی۔

(ف) پسر مرا کہ نامش شبل ست (یا مثل شیر بچہ است) بانگ زدم پس جواب داد و برائے خدمت مہمان آمادہ شد و بسا اوقات نزد من ناگزیرست ضیافت دہ شبانہ برائے کسانیکہ مصافحہ نکردہ ام با وشاں۔ حاصل اینکہ من خوگر آنم کہ مر مسافران بیگانہ و اجنبی کہ با وے روزے ملاقات نی ضیافت دہ شبانہ میکنم عادت من ہمیشہ چنان ہست

(اردو) میں نے اپنے لڑکے شبل کو (جو شیر بچہ کی طرح ہے) پکارا تو وہ خدمت کیلئے طیار ہو گیا اور میں تو لیسا اوقات دس دس شب و روز کی ضیافت کا متکفل انجان اور اجنبی مہمانوں کے لئے ہو جاتا ہوں، خلاصہ یہ ہے کہ ہمیشہ سے مہمان نوازی کی مجھکو عادت ہے جس شخص سے عمر بھر ملاقات نہیں ایسے شخص کو دس دس رات مہمان رکھتا ہوں بھلا مہمانوں کی بابت کبھی میں کم ہمت رہا۔ یا یوں کہو کہ اپنے مال کا دسواں حصہ انکی خدمت میں صرف کر دیتا ہوں

| وَقَدْ جَدَّ مِنْ فَرْطِ الْفُكَاهَةِ مَازِحُ | ٦ | فَقَامَ اَبُوْ ضَيْفٍ كَرِيْمٍ كَاَنَّهٗ |
|---|---|---|
| کثرت خوش طبعی کیوجہ سے مذاق کرنیوالا ہے حالانکہ اسنے سنجیدگی کیا | | سو مہمان کا کریم باپ کھڑا ہوا۔ گویا وہ |

(حل) ابوضیف یرید نفسہ لانہ یربی الاضیاف کا بیہم۔ کریم مرفوع نعت ابوضیف۔ الجد ضد الهزل۔ الفكاهة بالضم الظرافة وحسن المحادثة وبالفتح طيب النفس ومن متعلق بمازح۔ والمازح خبر كان والضمير اسمه۔

(ع) فقمت واشتغلت لخدمته كانى مازح لما اسريته من الموانسة وحسن المحادثة والظرافة معه والحال ان كل ذلك جد غير الهزل الحاصل ان مقصودى بذلك ارضاؤه وعادتى كذا با الاضيات كلهم۔

(ف) پس بایستاد ابوضیف بخشندہ گو از کثرت خوش طبعی و موانست با مہمان مزاح کنندہ است حالانکہ درحقیقت مزاح نبود بلکہ ایں ہمہ از تہِ دل او بود یعنی بظاہر معلوم می شد کہ مزاح ست لیکن امر واقعی برخلاف آں نبود زیرا کہ برائے تفریح خاطر مہمان و بکثرت محبت آنچناں میکرد۔

(اردو) سو کھڑا ہو گیا مہمان کا کریم باپ (میں) گویا سبتھا ؤمیں بباعث کثرت خوش طبعی اور ظرافت کی ہنسی اور ٹھٹھا کرنے والا ہے اور حقیقت میں یہ خوش اخلاقی تھی۔ ہاں مہمان کے دل بہلانے کو ضرورت سے زیادہ ظرافت کی وجہ سے بظاہر مسخر معلوم ہوتی تھی۔ خلاصہ یہ ہے کہ مہمانوں کو خوش کرنے کی غرض سے میں ایسی ایسی باتیں کرتا ہوں جو بادی النظر میں مسخر اور مذاق معلوم ہوتی ہیں لیکن حقیقت میں مذاق سے ان باتوں کا کچھ تعلق ہی نہیں ہے۔

| وَاَعْرَاضُنَا فِيْهِ بَوَاقٍ صَحَائِحُ | ٧ | اِلٰى جِذْمِ مَالٍ قَدْ نَهَكْنَا سَوَامَهٗ |
|---|---|---|
| والیوں کو اور ہماری آبروئیں باقی اور صحیح ہے | | طرف اصل مال کے یعنی شتر بیشک ہلاک کر دیا ہم نے اس کی چرنے |

(حل) الى متعلق بقام فى البيت قبله۔ الجذم بالكسر الاصل۔ المال الابل فانه الغالب فى عرفهم النهلك الهلاك۔ يقال نهكه المريض اذا ضره به السوام بالفتح الابل الراعية۔ الاعراض جمع عرض لعزة۔ البواقى جمع الباقية والصحائح جمع الصحيحة۔

(ع) يقول فقام ابوضيف الى اصل المال اى الابل التى قد اهلك السائمة منها فى ضيافة الاضياف وحمل الديات ولايبالى بهلاكها لان اعراضه باقية صحيحة سالمة عن العيوب وان لم تكن الابل باقية ومايبقى خير مما لا يبقى۔

(ف) پس برخاست پدر مهمان برائے ذبح سوئے اصل مال یعنی شتر که چرنده اش را (سائمه) در ضیافت واداے دیت ہلاک کرده است وحال اینکه آبروے ما ازاں صحیح و باقی ست حاصل این ست که سخاوت ومہمان نوازی از من امر نادر نیست بلکه قبل ازیں بسا شتر را در ضیافت وغیره ہلاک کرده ام وآبروے خود را از ننگ وعار نگاه داشته ام۔

(اردو) اب ابوضیف (میں) اُن شتروں کی طرف کسی ایک کو ذبح کرنے کی غرض سے چلا جنہیں کی چرنے والے شتروں کو سابق مہمانوں کی ضیافت اور لوگوں کے تاوان میں فنا کر دیا ہے۔ اور ہماری عزت اس میں باقی اور صحیح رہگئی۔ خلاصہ یہ ہے کہ مجھے ان شتروں کے فنا ہونے پر افسوس نہیں ہے۔ کیونکہ اسی سے اپنی عزت کو بحالِ خود باقی رکھا اور اس پر کسی قسم کا دھبہ لگنے نہ دیا لہذا انکی ہلاکت میری عزت بچانے کا اچھا ذریعہ ہے۔

| وَجَعَلْنَاهُ دُوْنَ الذَّمِّ حَتّٰى كَاَنَّهٗ | ٨ | اِذَا مَا عُدَّ مَالُ الْمُكْثِرِيْنَ الْمَنَائِحُ |
|---|---|---|
| اور ہم نے اس مال کو آڑ کیا بدنامی کی یہاں تک کہ وہ | | جب گنے جاتے ہیں شتر بخیلوں کے منائح ہے |

(حل) الضمير المنصوب فى جعلناه راجع الى جزم المال فى البيت قبله۔ اى جعلنا الابل السائمة الفانية فى الضيافة حائلاً بيننا وبين الذم بان لايذمنا احد۔ المكثرين البخلاء۔ المنائح جمع منيحة وهى الناقة التى تدفع الى الجار ليتمتع بلبنها ما دام فيها اللبن فاذا انقطع اللبن ردّها۔ وهى خبر كانّ والضمير اسمه۔ قوله اذا ما الظرف كانّه وما زائدة۔

(ع) نحن جعلنا الاصل من المال وقاية بيننا وبين الذم فكانّه المنائح اذا عدت اموال البخلاء المكثرين۔ الحاصل ان ابلى المنحورة المضيافة كالمنائح لانه كما ان المنيحة ترد بعد التمتع بلبنها الى مالكها فكذلك ابلى وان فنيت لكن الذكر الجميل وثواب الاخرة جاء فى يدى فكانها لم تفن ومعذلك قد قضيت بها حوائج المحتاجين كما تقضى بالمنائح حاجات الجيران۔ فعلى هذا اذا عُدّ مال المكثرين فابلى كالمنائح۔

(ف) من آں شتراں را که بضیافت مہماناں ہلاک کرده ام۔ میان من ونکوہش من حائل ساخته ام که کسے مذمتم نه کند۔ پس گویا شتراں بوقت شمار شدن مال بخیلاں منائح اند که برائے نوشیدن شیر بہمسایه داده شوند وپس از ختم شدن شیر بمالک واپس کرده شوند۔ حاصل اینکه اگرچه آں شتراں ہلاک شدند اما چوں آبروئے من

از آنہا محفوظ ست گویا ہنوز در ملک من اند و حاجتمندان را سود نیز رسید۔

(اردو) ہم نے اُن شتروں کو جو ضیافت وغیرہ میں فنا کر دیے گئے ہیں درحقیقت اپنی بدنامی کی آڑ کیا۔ کیونکہ ہم نے اُن کے صرف کرنے کو ایسا ہی سمجھا جیسا کہ شیردہ اونٹنیاں دودھ پینے کی غرض سے ہمسایہ میں دیجاتی اور بعد انقطاع دودھ کے واپس لے آئی جاتی ہیں۔ سو جس وقت بخیلوں کے شتر گنے جاتے ہیں تو میری وہ اونٹنیاں منائح ثابت ہوتی ہیں۔ اگر بخیل کے پاس مال بکثرت ہے تو میرے پاس اس سے بھی زیادہ ہے۔ کیونکہ عزت کی حفاظت کے علاوہ محتاجوں کی حاجت روائی ہمارے مال سے ہوئی۔

| لَنَا حَمْدُ أَرْبَابِ الْمِئِينَ وَلَا يُرَى | ۹ | إِلَى بَيْتِنَا مَالٌ مَعَ اللَّيْلِ رَائِحُ |
|---|---|---|
| ہمکو سو سو اونٹ والوں کی تعریف حاصل ہے حالانکہ | | نہیں دیکھا جاتا ہے ہمارے گھر کیطرف کوئی اونٹ شام کو آنیوالا |

(حل) المراد بارباب المئين الاغنياء المكثرون اى من كان عنده مائة مائة من الابل مع الليل اى مع اتيان الليل۔ الرائح المال الراجع الى البيت آخر النهار ضد السارح۔ لا يرى مجهول۔ الى بيتنا متعلق برائح۔

(ع) لنا حمد ارباب المئين واصحاب الابل الكثيرة لكرمنا وجودنا لانا نفعل افعال الكرام كثير الاموال مع قلة ما فى ايدينا حيث لا يرى مال يروح الى بيتنا مع اتيان الليل الحاصل اى مع انا مُعْسِرون مُقِلّون فى الاموال لكن يحصل لنا حمد ارباب الابل الكثيرة لكرمنا۔

(ف) باوجودیکہ کم مایہ ام تا آنکہ بوقت شام شترے بخانہ ام نیاید لیکن مرا ستایش ارباب صدہا صد شتران حاصل ست۔ یعنی بکم مائگی مثل مالداران سخاوت میکنم لاجرم درستایش برابر شانم اگر ایشان از ہزار دہ بہ بخشند من از صد بنسبت بدہم پس چرا ستایش نکردہ باشم۔

(اردو) باوجودیکہ ہم اس قدر مفلس ہیں کہ بوقت شام ہمارے گھر کی طرف کوئی اونٹ شام کو آنے والا نہیں ہے تاہم ہماری ایسی ہی تعریف ہوتی ہے جیسی ہزارہا شتر والوں کی ہوتی ہے۔ اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ہم بحالت افلاس بھی سخاوت میں اُن کے برابر ہیں۔ پھر تعریف میں مساوات کیوں نہ ہو۔ حاصل یہ ہے کہ میں دل کا غنی ہوں لہذا کثرت وقلت مال کا مجھ سے اتنا تعلق نہیں ہے۔ توانگری بدل ست نہ بمال۔

## وقال مرة بن محكان التميمي

| يَا رَبَّةَ الْبَيْتِ قُومِي غَيْرَ صَاغِرَةٍ | ۱۰ | ضُمِّي إِلَيْكِ رِحَالَ الْقَوْمِ وَالْقُرُبَا |
|---|---|---|
| اے گھر کی مالک (بی بی) کھڑی ہو جا وقار کے ساتھ | | مہمانوں کے کجاوہ اور ہتھیار کو اپنی طرف ملالے |

(حل) ربة البيت صاحبته يكنى بها عن الزوجة۔ صاغرة ذليلة۔ القرب بضمتين جمع قراب

كجراب وهو ما يوضع فيه السيف بغمده والمراد بها الاسلحة الرحال جمع رحل۔ والمراد بالقوم الاضياف۔

(ع) يأمر زوجته فيقول ياصاحبة البيت قومي غير ذليلة وضمّي اليكِ رحال الاضياف واسلحتهم للحفظ فانهم قد نزلوا بمكان الامن فلا حاجة لهم بالاسلحة ونحن كافٍ لحفظها وفي الشعر اشارة الى مدارات الاضياف۔

(ف) زنِ خود را بفرماید کہ اے صاحب خانہ برخیز باشرف وعزت نہ بذلت واسباب وآلات حرب مہمانان را بحوالۂ خود بنہ وحفاظت کن۔ اکنوں ایشانرا ضرورت آں نیست چہ درجاے پناہ آمدہ اند۔ لاجرم چیزہا را بحفاظت ما باید آورد۔

(اردو) (بی بی کو حکم کرتا ہوا کہتا ہے) کہ اے گھر کی مالک بی بی عزت ووقار کے ساتھ اُٹھ اور مہمانوں کے کجاوے اور اُن کے ہتھیار اپنے ذمہ گھر میں حفاظت سے رکھ۔ خلاصہ یہ ہے کہ اب تو یہ لوگ ہمارے مہمان ہیں لہذا ان کے اسباب کی نگرانی کے لیے ہم کافی ہیں علاوہ بریں یہاں ان کو کسی قسم کا خوف نہیں ہے کہ ہتھیار اپنے پاس رکھیں۔

| ١١ فِي لَيْلَةٍ مِّنْ جُمَادَى ذَاتِ أَنْدِيَةٍ | لَا يُبْصِرُ الْكَلْبُ مِنْ ظَلْمَائِهَا الطُّنُبَا |
|---|---|
| (اُٹھ) جمادی الاولی یا جمادی الاخری کی کسیقدر بارش والی راتیں | کہ کتا اس رات کی اندھیری کیوجہ سے خیمے کی رسیاں نہیں دیکھ سکتا ہے |

(حل) في ليلة متعلق بقوله السابق قومي او ضمّي۔ قوله من جمادى خص جمادى لانهم يجعلونها شهر البرد وان تخلف عنها البرد كانهم وضعوا الاسماء في الاصل مقسمة على عوارض لزمان كالحر والبرد وغيره۔ الاندية جمع ندى وهو البلل والمطر القليل۔ الطُّنُبُ جمع طناب حبل البيت (خیمہ کی رسی) الظلماء ذهاب النور۔ واول الليل يقال ليلة ظلماء اي شديدة الظلام۔

(ع) قومي في ليلة من جمادى الاولى او الاخرى ذات اندية وامطار قليلة ذات ظلماء بحيث لا يبصر الكلب فيها حبل البيت لشدة ظلامها مع انه قوي البصر بالليل الحاصل انه يامر زوجته لخدمة الاضياف في ليلة كذا وكذا۔

(ف) برخیز بخدمت مہماناں در شب ماہ جمادی الاولی یا اخری (موسم سرما) کہ دراں قدرے بارش میبارد (چناں تار وتیرہ است) کہ سگ باوجودیکہ در شب تیز نگاہ می باشد رسن خیمہ را نہ بیند۔ حاصل اینکہ در شب چنیں ہم از خدمت مہمان باز نمانیم۔

(اردو) تو مہمانوں کی خدمت کو ایسی رات میں کھڑی ہوجا کہ وہ رات موسم سرما کی ہے (جمادی الاولی یا اُخری کی)

جس میں سردی کے علاوہ تھوڑا تھوڑا پانی بھی برس رہا تھا، اور تاریکی تو اس قدر تھی کہ کتّا باوجودیکہ رات کو تیز نظر ہوتا ہے، دور کی چیز کا دیکھنا تو بالائے طاق رہا خیمے کی رسیاں بھی دیکھ نہیں سکتا تھا، یعنی ایسی ایسی راتوں میں جب بہت تکلیف اٹھائے ہوئے لوگ ہمارے ہاں آتے ہیں تو ہم اچھی طرح انکی خدمت کرتے ہیں

| حَتّٰى يَلُفَّ عَلٰى خَيْشُوْمِهِ الذَّنَبَا | ١٢ | لَا يَنْبَحُ الْكَلْبُ فِيْهَا غَيْرَ وَاحِدَةٍ |
|---|---|---|
| یہاں تک کہ اپنے نتھنے کو دم سے بند کرلے | | کتا نہیں بھونک سکتا ہے اس رات میں ایک مرتبہ کے سوا |

(حل) يلف من اللف (پیچ دینا) الخيشوم ثقبة الانف (نتھنا) قوله غير واحدة اى غير مرة واحدة

(ع) يصف الشاعر شدة برودة الهواء فى تلك الليلة فيقول لا يقدر الكلب على النباح مرة ثانية بعد نباحه مرة اولى حتى يلف الذنب على ثقبتا انفه لدفع البرد۔

(ف) سردی آں شب چناں بود کہ سگ پس از آنکہ بارے آواز داد تا وقتیکہ برائے دفع سردی دمش برسوراخ بینی خود نہ پیچد طاقت آواز دیگر نداشت یعنی دریں شب سردی بسیار بود۔

(اردو) شدت ٹھنڈک کے سبب سے کتّا اس رات میں ایک مرتبہ بھونک کر دوسری دفعہ بھونک نہیں سکتا تھا تا وقتیکہ اپنی دم سے نتھنے کو بند نہ کرلے۔ حاصل یہ ہے کہ بڑے زور کی سردی تھی کتا جیسا جانور بھی آواز کرنے سے عاجز آگیا تھا کیونکہ ٹھنڈی ہوا اس کی ناک سے داخل ہوکر اس کی آواز بٹھا دیتی تھی، لہذا تا وقتیکہ دم سے نتھنے کو بند نہ کرے آواز کر نہیں سکتا تھا۔

| فِيْ جَانِبِ الْبَيْتِ اَمْ نَبْنِيْ لَهُمْ قُبَبَا | ١٣ | مَاذَا تَرَيْنَ اَنُدْنِيْهِمْ لِاَرْحُلِنَا |
|---|---|---|
| گھر کے پاس لے آوں یا علیحدہ ان کے لیے ڈیرے لگاؤں | | تم کیا رائے دیتی ہو کیا ان کو بیٹھک خانے میں |
| مَنْ كَانَ يَكْرَهُ ذَمًّا وَّيَتَّقِيْ حَسَبَا | ١٤ | لِمُرْمِلِ الزَّادِ مَعْنِيٍّ بِحَاجَتِهِ |
| جو شخص مذمت کو برا جانتا اور عزت کی حفاظت کرتا ہے | | جنکا توشہ ختم ہوچکا ہے اپنی حاجت کی وجہ سے غمگین ہیں |

(حل) الارحل جمع رحل هو المسكن۔ قبب جمع قبة (خیمہ) المرمل من ارمل الرجل اذا نفد زاده المعنى اسم مفعول من عناه اذا قصده۔ او من عناه الامر اذا اهمه وجعله مغموما والمراد به هنا المعنى الثانى۔ يتقى من الوقاية۔ قوله لمرمل الخ متعلق بتوين۔ بدل من قوله لهم فى البيت قبله او اراد الشاعر بقوله لمرمل الزاد الخ نفسه۔

ع) يخاطب زوجته وليشاورها فى باب امر الاضياف فيقول اىّ شئ ترين فى امرهم انقربهم منازلنا فى جانب البيت ام نبنى لهم قبباعلحدة۔ فانهم مرمل الزاد مهمون بحاجتهم كارهون ذم الناس صائنون لشرفهم وانى مستعد لانتظامهم فى اىّ شق من الشقين لهم فيه راحة

او المعنی لمرمل الزاد یهتم بحاجته من یتقی الذم ویحمی حسبه فعلے الاول فاعل معنی ومن کان هم الاضیاف وعلی الثانی الشاعر۔

(ف) تو دریں باب چہ مے گوئی کہ آں مہماناں را توشۂ راہ شاں ختم گشت و بسبب محتاجی خود مغموم اند و از نکوہش مردم پرہیز کنند وعزت وحسب خود را نگہدارند آیا نزدیک خانہا جائے شاں کنم۔ یا برائے شاں جداگانہ خیمہ زنیم۔ من در انتظام کمربستہ ایم لیکن رائے تو دراں چیست و آرام شاں درکدام صورت مے بینی۔

(اُردو) تم کیا مصلحت دیتی ہو کیا اُن مہمانوں کو جن کے توشۂ سفر ختم ہوچکے، اور اپنی محتاجی کی وجہ سے مغموم ہیں، اور وہ لوگ ایسے نیک ہیں کہ لوگوں کی مذمت سے پرہیز کرتے اور اپنی عزت و شرافت کی حفاظت کرتے ہیں، بیٹھک خانے میں گھر کے پاس لے آؤں یا علیحدہ اُن کے لیے ڈیرے کھڑے کردوں حاصل یہ ہے کہ جس صورت میں اُن کو آرام ہوگا اُسی کا انتظام کردونگا۔ (دوسرا مطلب یہ ہے) کہ اُن کے متعلق تم ایسے شخص کو کیا مصلحت دیتی ہو جو لوگوں کی مذمت سے بچتا اور اپنی شرافت کی حفاظت کرتا ہے۔ اور مہمانوں کی حاجت روائی کے لیے سخت مغموم ہے، یعنی مجھکو کیا مصلحت دیتی ہو؟

وَقُمْتُ مُسْتَبْطِنًا سَيْفِيْ وَاَعْرَضَ لِيْ ۔ اَمْثَالُ الْمَجَادِلِ كُوْمٌ بَرَّكَتْ عُصُبَا

اور میں تلوار کو چھپائے ہوئے کھڑا ہو گیا، اور ظاہر ہوئی میرے سامنے کوہان کے مانند فربہ اور اونچی چند اونٹنی جو اسکی جماعت گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوئی تھی

(حل) مستبطنا مستخفیا ای قمت متخذا سیفی صاحبا کانہ بطانۃ لی۔ اعرض ظهر وعرض وفاعله الکوم ذکر للفاصلة۔ المجادل جمع مجدل وهو القصر۔ الکوم جمع کوماء وهی الناقة العظیمة السنام۔ برکت مشددة من التبریك ای قعدت علی هیئة جلوسها وفاعله ضمیره یرجع الی الکوم العصب جمع عصبة وهی الجماعة۔

(ع) قلت لزوجتی ماقلت وقمت باراده نحر الابل للاضیاف مستخفیا سیفی لئلا تنفزع الابل فعرضت لی منها نوق مثل القصر فی ضخامتها وعظم سنامها قعدت علی هیأة جلوسها لاجل شدة البرد وهن جماعات۔

(ف) برائے ذبح شتر شمشیر را پوشیده وپنہاں ساختہ استادم تا شتراں از دیدن شمشیر ترس نخورند پس ناقہ چند فربہ کہ در بلندی بقصری مانند وبوجہ شدت سرما برپائے خویش نشستہ بودند وآں یک دو نیست بلکہ حلقۂ جماعت اند پیش من ہویدا شدند و بر آنہا نگاه من افتاد۔

(اردو) بعد ازاں میں اونٹ کے ذبح کرنے کی غرض سے تلوار چھپائے ہوئے چلا تاکہ شتر نہ بھڑکیں سو فربہ

وسیمین مثل کوٹھوں کے اونچی (کلاں) چند اونٹنیاں میرے سامنے آئیں ایسے حال میں کہ اُن کی جماعت کی جماعت شدت سرما کے سبب سے گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوئی تھی ۔ سامنے آنے سے مراد یہ ہے کہ اُن پر میری نگاہ پڑی اُن میں سے جس کو چاہوں بسہولت ذبح کرسکتا ہوں۔

| | | |
|---|---|---|
| فَصَادَفَ السَّيْفُ مِنْهَا سَاقَ مُتْلِيَةٍ<br>سو لگی تلوار اُن میں سے ایک بچہ دار اونٹنی کی ساق میں | ۱۶ | جَلْسٍ فَصَادَفَ مِنْهُ سَاقُهَا عَطَبَا<br>جو موٹی تھی سو اسے اُسکی ساق ہلاکت کو پہونچ گئی |

(حل) صادف وصل ولقی۔ المتلیۃ الناقۃ التی لھا ولد یتلوھا۔ الجلس بالفتح فی الاصل المکان المرتفع الصلب سمیت بہ الناقۃ لصلابتھا وقوتھا العطب الھلاک۔ قولہ فصادف منہ الخ الضمیر للسیف وفاعل صادف الساق۔ والعطب مفعولہ

(ع) فلقی سیفی من تلک النوق ساق ناقۃ ھی من اعظم النوق وثیقہ الخلق عظیمۃ الجثۃ متلیۃ۔ فلقی ساقھا الھلاک (العقر) من السیف الحاصل ان الناقۃ لم تکن جدیرۃ ان تنحر لکرامتھا لکنی لم ابال بھا اکرامًا للضیف۔

(ف) پس شمشیرم بپائے وساق یکے از ناقہا کہ فربہ وسیمین نیز بچہ دہ بود رسید واز اں ساقش بہلاکت پیوست۔ ای مذبوح گشت یعنی اگرچہ آں ناقہ بسبب اوصاف خود درخور ذبح نبود لیکن برائے تعظیم مہمان اورا ہم ذبح کردم۔ ببہیں کہ مہمان نوازی من چگونہ است۔

(اردو) سو اُس جماعت میں سے ایک ایسی ناقہ کی ساق میں میری تلوار لگی اور اُس سے اُسکی ساق ہلاکت کو پہونچ گئی جو بچہ دار اور لحیم یعنی جسم کی ہٹی کٹی تھی۔ اپنے اوصاف کے لحاظ سے ہرگز ذبح کے قابل نہ تھی لیکن میں تو مہمان کی خاطر جان لڑا دینے والا ہوں بھلا ایک اونٹنی کی کیا ہستی ہے۔ جو اُسکو اوصاف کے لحاظ سے ذبح نہ کروں۔

| | | |
|---|---|---|
| زَيَّافَةٍ بِنْتِ زَيَّافٍ مُذَكَّرَةٍ<br>ناز سے چلنے والی بیٹی ناز سے چلنے والے کی نر کے مانند تھی | | لَمَّا نَعَوْهَا لِرَاعِي سَرْحِنَا انْتَحَبَا<br>جب ہم اسکے مرنے کی خبر چرواہے کو پہونچا ئی تو زار زار رونے لگا |

(حل) الزیافۃ الناقۃ المتبخترۃ فی مشیتھا۔ بنت زیاف ای من نسل جمل زیاف۔ مذکرۃ ای متشبھۃ بالجمل فی القوۃ۔ نعوھا اخبروا وابخرھا من النعی وھو خبر الموت السرح الابل الراعیۃ۔ الانتحاب رفع الصوت بالبکاء۔

(ع) یصف الشاعر ناقتہ فیقول ھی لناقۃ المتبخترۃ بنت الزیاف شبیھۃ بالجمل فی القوۃ کانھا من اقوی النوق کلھا۔ وان الراعی بکی علیھا بکاء شدیدًا رافعًا صوتہ حین اخبروا لہ بنحرھا۔ لانھا کانت

من خیار الابل عنده فحبه لها حمله علی البکاء۔

(ف) آں ناقہ بناز خرامندہ و از نسل شتر نر بناز خرامندہ بود کہ در قوت و طاقت بہ شتر نر میماند۔ ہرگاہ مرشبان شتر چرندہ ام خبر مرگش رسانیدہ شد دست بر سر زدہ باواز بلند بگریست۔ زیرا کہ آں عزیز ترین شتر نزد او بود خلاصہ اینکہ برائے مہمان ناقہ چنیں ذبح کردم کہ از ہمہ ناقہا مفید تر بود تا آنکہ بہ شنیدن خبر ہلاکش شبان زار زار بنالید۔

(اردو) ایسی ناقہ کہ اپنے کو بنا ٹھنا کر چلتی تھی اور اُس کا باپ بھی ایسا ہی تھا۔ وہ ناقہ قوت وطاقت نیز اونچی موٹی ہونے میں نر اونٹ کے مانند تھی۔ اُس کی نجابت کی دلیل تو یہ ہے کہ جس وقت رکھوالے کو اُس کی موت کی خبر لگی (یعنی لوگوں نے خبر کی) تو اُس کی محبت میں اُس نے دھاڑیں مار کر رونا شروع کیا کیونکہ نفاست میں وہ ناقہ اپنا جواب نہ رکھتی تھی۔ اور قاعدے کی بات ہے کہ ایسی چیز کو ضرور رکھوالا پیار کرتا ہے۔

| اَمْطَيْتُ جَازِرَنَا اَعْلٰى سَنَاسِنِهَا | فَصَارَ جَازِرُنَا مِنْ فَوْقِهَا قَتَبَا |
| --- | --- |
| میں نے سوار کر دیا اپنے قصاب کو اُسکے کوہان کے جانب اعلیٰ پر | سو وہ قصاب اُس پر چوب پالان کے مانند ہو گیا |

(حل) امطیت جازرنا ارکبته مطاها ای ظهرها۔ السناسن جمع سنسنة الخارج من فقار الظهر۔ الجازر الذابح۔ القتب خشب الرحل۔

(ع) یصف الناقة فیقول انها بعلوها ارکبت الجازر علی ظهرها لیصل یده الی اعلی سنامها فهو لرکوبه فوق ظهرها صار ربما کان القتب من الرحل۔ الحاصل ان الناقة المنحورة عظیمة عالیة جداً۔

(ف) بسبب بلندئی آں ناقہ ذبح کنندہ را جانب بالائے کوہانش سوار کنانیدم تا در ذبح وقت نہ شود پس آں کس برآں مثل چوب پالان میماند حاصل اینکہ آں ناقہ چنداں بلند ست کہ بدون سوار شدن بر وے ذبحش دشوار ست لاجرم بر پشت وے ذابح را سوار کردم۔

(اردو) وہ ناقہ اس قدر اونچی تھی کہ قصاب کو اُس کے ذبح کرنے میں دقت نہ ہونے کے خیال سے اُسکے کوہان کی جانب اعلیٰ پر اُسے سوار کر دیا اب وہ اُس پر چوب پالان کے مانند ہو گیا۔ حاصل یہ ہے کہ وہ ناقہ سب سے اونچی تھی دوسری کوئی ناقہ اُس کے اوصاف کو پہونچ نہیں سکتی تھی ایسی ناقہ بہت کم ہوا کرتی ہے

| يُنَشْنِشُ اللَّحْمَ عَنْهَا وَهْيَ بَارِكَةٌ | كَمَا تُنَشْنِشُ كَفَّا قَاتِلٍ سَلَبَا |
| --- | --- |
| الگ کرتا تھا گوشت کو اُس سے اور حال یہ ہو کہ وہ بیٹھی ہوئی تھی | جیسا الگ کرتے ہیں قاتل کے دونوں ہاتھ مال مسلوب کے |

(حل) ینشنش یفرق ینشنش السلب یأخذه۔ کفا اصله کفان حذف النون للاضافة۔ قاتل و

فی نسخۃ فاتل بالفاء من الفتل۔ السلب ھوما یسلب القاتل من المقتول والسالب من السلوب وھذا المعنی علی قولہ قاتل بالقاف اما علی فاتل بالفاء فالسلب ھو شجر یدق و یتخذ منہ الحبال والمعنیان مما یناسب المقام۔ انما قال وھی بارکۃ لان العرب کانت تزعم ان جزر الناقۃ حال کونھا بارکۃ خیر من جزرھا وھی مضطجعۃ علی جنب۔

(ع) ان الجازر کان یفرق اللحم ویقطعہ عنھا وھی بارکۃ قطعۃ قطعۃ مع السرعۃ لکثرۃ لحمھا کما یأخذ القاتل السالب سلبہ او المعنی۔ ان الجازر یکشف اللحم عن جلدھا بسرعۃ تامۃ کما یفعل الفاتل بکفیہ عند فتلہ السلب حبلاً۔

(ف) پس جازر (ذابح) گوشت را ازاں ناقہ جدا میکرد چنانکہ ہر دو دست قاتل مال مسلوب را جدا کند درحالیکہ آں ناقہ نشستہ بود خلاصہ اش اینکہ دریں ناقہ گوشت بسیار بود لاجرم ذابح بسرعت تمام آں گوشت را پارہ پارہ میگرفت چنانکہ ہر دو دست فاتل مسلوب را بزودی میگیرد۔

(اردو) اُس اونٹنی کے گوشت کو اس حال میں کہ وہ گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوئی تھی ذابح ایسا ہی جلد جلد جدا کرتا تھا جیساکہ قاتل کے دونوں ہاتھ مقتول کے اسباب کو جلدی سے پکڑتے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ گوشت کی کثرت کی وجہ سے شتابی کے ساتھ اور پھرتی سے گوشت الگ کر رہا تھا۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ سلب سے (ایک قسم کا درخت ہے جس سے رسی بنتی ہے) رسی طیار کرتے وقت جس طرح پر رسی کے بل دینے والوں کے دونوں ہاتھ خوب پھرتی سے چلتے ہیں، اسی طرح سے وہ بھی گوشت کو کاٹ رہا تھا۔ سرعت حرکت میں یہی معنی زیادہ مناسب ہیں۔

| غَدِّیْ بَنِیْكِ فَلَمْ تَلْقَیْهِمْ حَقَبَا | ۲۰ | وَقُلْتُ لَمَّا غَدَوْا اُوْصِیْ قَعِیْدَ تَنَا |
|---|---|---|
| صبح کا کھانا کھلا اپنے بیٹوں کو کیونکہ مدت تک تُو نے ملاقات نہ کرے گی | | اور میں نے کہا جب انھوں نے صبح کی حال یہ ہے کہ میں بی بی کو وصیت کرتا تھا |

(حل) غدوا اصبحوا ای القوم۔ اوصی من الایصاء باب افعال۔ قولہ اوصی قعیدتنا فی موضع الحال۔ القعیدۃ الزوجۃ۔ غدّی صیغۃ المؤنث من التفعیل والجملۃ مفعول قلت۔ ای قلت لھا غدّی ای اعطی طعام الغداۃ۔ الحقب والاحقاب جمع حقبۃ وھی مدۃ من الزمان لاوقت لھا قال تعالٰی لابثین فیھا احقابا۔

(ع) یقول لما اصبحوا امرت زوجتی فقلت لھا اطعمی الاضیاف طعام الصبح وھم بنوکِ وانتِ امھم وانا ابوھم فلن تلقیھم بعد الیوم مدۃ من الزمان فعلیکِ بخدمتھم الیوم کل الخدمۃ۔

(ف) وقتیکہ آں مہماناں صبح کردند زنم راگفتم کہ طعام صبح مرآں مہماناں راکہ پسراں تواند بدہ زیراکہ بعد ازاں مدتے دراز ملاقات شاں نخواہی یافت لاجرم براہتما میکہ مادر بوقت وداع فرزندان خود یااوشاں میکند تو نیز چناں کن ۔

(اردو) جب مہمانوں نے صبح کی تو میں نے اپنی بی بی کو حکم کیا اور کہا (اور حال یہ ہے کہ میں بی بی کو اُن کے متعلق وصیت کر رہا تھا) کہ مہمانوں کو جو تیرے بیٹے ہیں صبح کا کھانا اہتمام سے کھلادے کیونکہ آج کے بعد مدت تک پھر اُن سے ملاقات نہ ہوگی لہٰذا اچھی طرح آج اُن کی خدمت کر۔

(چونکہ اس کا لقب ابوالاضیاف تھا لہٰذا اپنی بی بی کو ام الاضیاف لقب دیا۔ شعر مذکور میں حد سے زیادہ مہمانوں کی خاطر داری کی طرف اشارہ ہے۔)

| | | |
|---|---|---|
| أُدْعَىٰ أَبَاهُمْ وَلَمْ أُقْذَفْ بِأُمِّهِمْ<br>میں انکا باپ پکارا جاتا ہوں حالانکہ اُنکی ماؤں سے تہمت نہ دیا گیا ہوں | ۲۱ | قَدْ عَمِرْتُ وَلَمْ أَعْرِفْ لَهُمْ نَسَبَا<br>ایک سا زمدت زندہ رہا اور اُن کے نسب کو جانتا نہیں ہوں |

(حل) ادعی صیغۃ المتکلم المجھول من الدعوۃ ۔ لم اقذف مجھول من القذف التھمۃ ۔ عمرت ای عشت مدۃ یقال عمر الرجل اذا عاش زمانا طویلا ۔ قولہ ولم اقذف فی موضع الحال

(ع) انی ادعی ابا للاضیاف حال کونی لم اقذف قط بامھاتھم وما تزوجتھا ولا اعرفھا وقد عشت زمانا طویلا لم اعرف لھم نسبا ۔ الحاصل انی مع ما ذکر ادعی کذا لان الابوۃ وکذا الامیۃ لیست من جانب النسب فقط بل من حیث العنایۃ والرافۃ بالناس ایضا فلما کنت کریما لھم وقائما بشانھم دعیت ابا لھم واللہ اعلم ۔

(ف) من پدر مہماناں خوانده شوم حالانکہ گاہے بمادر شاں متہم نہ شدہ ام یعنی ہرگز ایشاں را نشناسم وزمانے دراز زندہ ماندم مگر از حسب ونسب شاں خبرے ندارم ۔ خلاصہ این ست کہ پدری ومادری فقط برنسب موقوف نے لیبا اوقات از محبت ومدارات ۔ لطف وعنایات رشتہ مادری وپدری مستحکم مے شود ۔ چنانچہ من وزن من بہ سبب کثرت محبت مرمہماناں را مادر وپدر شاں گشتیم ۔

(اردو) یوں تو میں مہمانوں کا باپ پکارا جاتا ہوں ، حالانکہ اُن کی ماؤں سے کبھی مجھ پر کسی قسم کی تہمت لگائی نہیں گئی ، یعنی میں اُن کو جانتا ہی نہیں ہوں کہ کون ہیں کہاں ہیں ۔ اور نہ اس طویل مدت کے اندر کہ میں زندہ رہا کسی کے حسب نسب نام ونشان سے مجھکو واقفیت حاصل ہے ۔ پھر بھی ہم اُنکے ماں باپ اور وہ ہمارے بیٹے کہے جاتے ہیں ۔ کیونکہ باپ ماں صرف حقیقی باپ ماں پر منحصر نہیں ہے جو شخص کسی کے ساتھ اُس کے باپ ماں کی طرح برتاؤ اور محبت رکھے وہی شخص اُسکا باپ ماں ہے ۔

| أَنَا ابْنُ مُحَكَّانَ أَخْوَالِيْ بَنُوْ مَطَرٍ | ۲۲ | أَنْمِيْ إِلَيْهِمْ وَكَانُوْا مَعْشَرًا نُجُبَا |
|---|---|---|
| میں محکان کا لڑکا ہوں۔ میرے ماموں بنو مطر ہیں | | میں اُنکی طرف منسوب ہوں اور وہ نجیب گروہ تھے |

(حل) الاخوال جمع الخال وھواخ الام۔ بنومطر بن شیبان رھط معن بن زائدۃ۔ انمی انتسب من النمو۔ النجب جمع نجیب وھوالکریم۔

(ع) یبیّن نسبہ فیقول انا ابن محکان التمیمی المشھور بالجود المعروف بالکرم وان اخوالی بنومطر بن شیبان الذین ھم رھط معن بن زائدۃ اجود الناس فی العالم وانا انتسب الیھم من جانب الام وھم معشر کرام نجباء الحاصل انی کریم الطرفین کریم بن الکریم۔

(ف) من پسر محکان تمیمی ام وکاکوان من قبیلۂ بنومطر بن شیبان کہ ہر دو معروف بجود وسخا اند۔ من انہ طرف مادرم سوے شاں منسوب مے شوم۔ وایشاں گروہ گرامی تبار بودند الحاصل من کریم الطرفینم

(اردو) میں محکان تمیمی کا لڑکا ہوں جو سخاوت میں بہت بڑا نامور تھا۔ میرے ماموں بنو مطر سے ہیں۔ میں ماں کی طرف سے اُن کی طرف منسوب ہوں اور وہ لوگ نجیب اور سخی گروہ تھے۔ لہٰذا میں شریف الطرفین ہوں سخاوت وغیرہ نیک کاموں میں اُن کی یادگار ہوں۔

## وقال اٰخر

| وَمُسْتَنْبِحٍ قَالَ الصَّدَىٰ مِثْلَ قَوْلِهٖ | ۲۳ | حَضَأْتُ لَهٗ نَارًا لَهَا حَطَبٌ جَزْلُ |
|---|---|---|
| بہت سے کتوں کی طرح آواز کرنیوالے کہ گونج نے انکی آواز جیسی آواز دی | | میں نے روشن کی آگ اُن کے لیے جسکی لکڑی موٹی موٹی تھی |

(حل) الواو بمعنی رب۔ حضأت۔ اوقدت یقال حضأ النار اذا اوقدھا وفتحھا للھب ھوجواب رب۔ الحطب بالفتح ما اُعِدَّ من الشجر وقوداً للنار احطاب جمعہ۔ الجزل الغلیظ العظیم یقال جزُل الشیٔ اذا عظم وغلظ۔ جزال جمعہ۔ والجزل من الحطب ما عظم ویبس منہ۔

(ع) رب طارق لیل مستنبح لیھتدی بہ الی السبیل قال الصدی من الطرف المقابل مثل ما قال وھو کان یتردد الی کل صوت یسمعہ فانی اوقدت لہ نارا لھا حطب عظام ضخام یابس لیھتدی بھا الی مکانی ویصیر ضیفی۔

(ف) بسا طلب کنندگان آواز سگاں با واز خود اند گفت آواز بازگشت مثل گفتنش۔ روشن کردم برائے او آتشے کہ ہیزمش سترگ و پر سوزست۔ تا ازاں آتش رہ مکانم دریافتہ بمہمانی من درآید۔

(اردو) اپنی آواز سے کتوں کی آواز طلب کرنے والے بہت سے مسافر کہ اُس کو آواز کی گونج نے اُسی طرح جواب دے دیکر پریشان کر رکھا تھا اُن کی رہنمائی کے لیے میں نے موٹی موٹی لکڑیوں سے دھدھائی ہوئی آگ روشن کر رکھی تاکہ وہ لوگ اُس کی روشنی کے سہارے میرے فرود گاہ کی طرف بڑھیں اور میرے مہمان بنیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ اپنے یہاں مہمان پہونچنے کی ہر قسم کی سہولت میں نے پیدا کر دی تاکہ کثرت سے مہمان میرے یہاں پہونچیں۔

| | ۲۴ | |
|---|---|---|
| فَقُمْتُ إِلَيْهِ مُسْرِعًا فَغَنِمْتُهُ | | مَخَافَةَ قَوْمِيْ اَنْ يَّفُوْزُوْا بِهٖ قَبْلُ |
| سو میں اسکی طرف جلدی سے آگے بڑھا اور مالِ غنیمت کے طور پر اُسے لے لیا | | اِس ڈر سے کہ میری قوم فائز ہو جائے اُس سے مجھ سے پیشتر |

(حل) غنمته ای اخذ ته کالغنیمة ای فزت به ۔ مخافة منصوب علی المفعول له۔ یفوزوا یظفروا۔ به الضمیر للمستنیح ۔ قوله قبل بحذف یاء المتکلم لضرورة الشعر ای قبلی۔ وفی الشعر ایذان لان قومه اسخیاء۔

(ع) لما رأیته متوجها الیّ لاجل ضوء النار الموقودة قمت الیه مسرعا واخذ ته کالغنیمة مخافة ان یفوزوا قومی قبل ان اظفر به لانهم ایضًا اهل کرم فسبقت قومی وفزت به قبلهم فصار ضیفی ۔

(ف) چوں دیدم کہ آں کس بروشنیٔ آتش بدیں سو رُخ کردہ است دواں سوے او برخاستم و اورا ہمچوں مال غنیمت شمردم ۔ و آں شتابیٔ من ازاں بود کہ گروہ من پیش از من بدو فائز نشوند چہ ہر یکے از ما مہمان نواز ست فالحمد للہ کہ بر قوم خود گوے سبقت بردم و اورا بہ مکان مہمان آوردم۔

(اردو) جب آگ دیکھکر مسافر نے اِدھر رُخ کیا تو میں اس خوف سے کہ مبادا میری قوم مجھ سے پیشتر اُس کو اپنا مہمان بنالے۔ بہت جلد اُسکے استقبال کو دوڑا اور اُسے بطور مال غنیمت کے لے لیا اور اپنی قوم پر سبقت حاصل کی۔ خلاصہ یہ ہے کہ میری قوم کے سب لوگ مہمان نواز ہیں۔ چنانچہ اسی سبب سے مجھکو دوڑنا پڑا کہ کہیں دوسرا اُسے مہمان بنا کر مجھے محروم نہ رکھے۔ مگر سب سے زیادہ مہمان دوست میں ہی ہوں لہذا اس بارے میں مجھپر کوئی سبقت نہیں لے جا سکتا۔

| | ۲۵ | |
|---|---|---|
| فَاَوْسَعَنِيْ حَمْدًا وَاَوْسَعْتُهُ قِرًى | | وَاَرْخِصْ بِحَمْدٍ كَانَ كَاسِبُهُ الْاَكْلُ |
| سو اُس نے میری خوب تعریف کی اور میں نے اُسکی ضیافت وسعت سے کی | | اور کیا ہی سستی تعریف ہے جسکا کمانے والا کھلانا ہو |

(حل) اوسعنی اوفرنی۔ ارخص بحمد من افعال التعجب معناه ما ارخص حمدًا۔ الرخص ضد العلو۔ الاکل من مصدر اکله الشئ اذا اطعمه ایاه وهو اسم کان وکاسبه خبره

(ع) حمد نی الضیف حمداً وافراً کثیراً واسعاً وانی اوفوت قراہ ۔ حل ھو فی القرے وحللت انا فی الحمد وما ارخص حمداً قد کسبہ اطعام الطعام ۔ الحاصل انی احسنت الیہ احساناً تاماً فاوفرنی حمداً وافراً فانہ ھَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۔

(ف) مہمان مرا بسیار بستود و من ضیافتش خوب کردم وآں ستایش چہ قدر ارزان ست کہ حاصل کنندہ اش طعام خورانیدن ست ۔ حاصل اینکہ اگر از اطعام طعام چناں ستایش دست دہد آں را ارزاں باید شمرد وہمیشہ چنیں باید کرد

**شعر**

| | |
|---|---|
| بیک لقمہ دل وہم جاں خریدم | بحمد اللہ زہے ارزاں خریدم |

(اردو) مہمان نے میری بہت کچھ تعریف کی اور میں نے بھی خوب وسعت اور اہتمام سے اُس کی ضیافت کی اور پُر شکم کھلایا ۔ جو تعریف بہ سبب کھانا کھلانے کے حاصل ہو وہ کیا ہی سستی ہے ایسی سستی تعریف کبھی چھوڑنی نہ چاہیے ۔

## وقال اٰخر

| | |
|---|---|
| تَرَکْتُ ضَاْنِیْ تَوَدُّ الذِّئْبَ رَاعِیَھَا | وَاَنَّھَا لَاتَرَانِیْ اٰخِرَ الْاَبَدِ |
| چھوڑا اپنے اپنی بکریوں کو کہ وہ دوست رکھتی تھیں بھیڑیے کو اپنا چرواہا | اور وہ نہ دیکھیں مجھے ہمیشہ یا عمر بھر |

(حل) الضان من الغنم ضد المعز قولہ تود تعدی الی مفعولین الاول الذئب والثانی راعیھا قولہ وَاَنَّھَا لاترانی الخ عطف علی الذئب ای تود انھا لاترانی الخ قولہ لاترانی الخ خبران والضمیر اسمہ ۔

(ع) یصف الشاعر نفسہ بکثرۃ ذبحہ اغنامہ للاضیاف فیقول ان اغنامی تمنت ان یکون الذئب راعیھا وتحب ان لاترانی ابد الآباد ۔ لان الذئب لایاخذھا الا واحدۃً او اثنین وانا اذبحھا کل یوم فالذئب راعیاً لھا احب الیھا منی ۔

(ف) گذاشتم بزہاے مرا بریں حال کہ گرگ را بہر شبانیٔ خویش دوست میدارند ومرا در وقتے از مدۃ العمر نہ بینند حاصل اینکہ چوں بزہا را بکثرت ذبح میکنم لاجرم بچشم آنہا گرگ از من محبوب تر ست وجہ اش در بیت آیندہ خواہد آمد ۔

(اردو) میں نے اپنی بکریوں کو ایسے حال میں چھوڑا کہ وہ بھیڑیے کو اپنا چرواہا ہونیکی تمنا کرتی ہیں اور وہ اس بات کی بھی آرزومند ہیں کہ میری صورت کبھی نہ دیکھیں کیونکہ روز میں اُن کو ضیافت

میں ذبح کرتا رہتا ہوں اور بھیڑیا شاذ و نادر کبھی پکڑ لیا کرتا ہے۔ لہذا میری صورت اُن کی آنکھوں میں بدنما معلوم ہوتی ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| اَلذِّئْبُ يَطْرُقُهَا فِي الدَّهْرِ وَاحِدَةً | | وَكُلَّ يَوْمٍ تَرَانِي مُدْيَةٌ بِيَدِي |
| بھیڑیا اُن کے پاس رات کو مدت میں ایکدفعہ آتا ہے۔ | | اور ہر روز مجھکو ہاتھ میں چھری لیے دیکھتی ہیں |

(حل) هذا البيت علة للبيت السابق۔ يطرق من الطرق هو الاتيان والاخذ في الليل كل يوم منصوب على الظرفية۔ قوله ترانی ضمير المتكلم ذو الحال۔ المدية السكين مبتدأ بيدی خبره والجملة الاسمية فی موضع الحال۔ قوله واحدة ای مرة واحدة۔ او بدل من الضمير المنصوب فی يطرقها ای يأخذ واحدة۔

(ع) انما تحب اغنامی الذئب لان يقوم لشانها لان الذئب ياتی عندها ليلاً فی الدهر مرة واحدة او ياخذ واحدة منها اما انی فترانی كل يوم اطوق عليها وبيدی مدية لذبحها فكيف لا يكون الذئب احب اليهم منی۔

(ف) زیراکہ گرگ گاہے ماہے بوقت شب آمدہ یکے را از آنہا می درد و حال اینکہ من ہر روز چاقو بدست گرفتہ برائے ذبح گرد آنہا یگردم لاجرم من از گرگ بچشم آنہا مبغوض گشتم۔ و گرگ بنزد آنہا از من محبوب تر شد۔

(اردو) میری بکریوں کی یہ آرزو کہ بھیڑیا اُن کا چرواہا بنے اور مجھے کبھی نہ دیکھیں اسلیے ہے کہ بھیڑیا مدت میں شاذ و نادر کہیں رات کو آکے ایک دو بکریوں کو پھاڑ لیتا ہے بس قصہ تمام شد اور مجھے وہ ہر روز بلاناغہ ذبح کے لیے ہاتھ میں چھری لیے ہوئے اپنے پاس چکر لگاتے دیکھتی ہیں پھر بھیڑیا اُن کے نزدیک مجھ سے کیوں محبوب نہ ہو۔

## وقال اٰخر

| | | |
|---|---|---|
| مَا أَنَا بِالسَّاعِيْ إِلَى أُمِّ عَاصِمٍ | | لِأَضْرِبَهَا إِنِّيْ إِذًا لَجَهُوْلُ |
| میں بڑھنے والا نہیں ہوں اپنی بی بی ام عاصم کی طرف | | اُسکو مارنے کی غرض سے بیشک میں اسوقت اکھڑ جاہل ہوں |

(حل) الساعی من السعی العدو والاقدام۔ اللام فی لاضربها لام کی لیست بلام الجحود لان لام الجحود تقع بعد کان ۔الجهول مبالغة الجاهل۔

(ع) ليس من شأنی ان اسعی الی ام عاصم (زوجتی) لاضربها (كما يفعل البخيل بمنعها

عن تدبیر البیت) فانی اذاً لجھول لبتہ فان زوجتی کریمۃ مختارۃ فی تدابیر البیت تفعل ما تشاء وکیف تشاء۔

(فارسی) من سوے زن خود (ام عاصم) براے زدنش نمی روم اگرچناں کنم ہر آئینہ سخت نادان ہستم حاصل اینکہ زنم را در امور خانگی اختیار ست کہ ہرچہ خواہد کند من از سخاوت و نیک خوئی خود اختیارش دادہ ام بخیل نیم کہ اورا بزنم واز تدبیر خانہ باز دارم۔

(اُردو) میں اپنی بی بی (ام عاصم) کی طرف اُسکو مارنے کے ارادے سے کبھی آگے نہیں بڑھتا ہوں اگر میں ایسا کروں تو بے شک اکھڑ جاہل ہوں۔ خلاصہ یہ ہے کہ جیسا بخیل اپنی بی بی کے ہاتھ میں امور خانگی کا اختیار سپرد نہیں کرتا اور خرچ وغیرہ میں ذرا سی زیادتی ہونے سے اُس کو دے مارتا ہے میں بھی ایسا کروں؟ معاذ اللہ بلکہ میں نے تو بی بی کے اختیار میں خانگی امور کو چھوڑ دیا ہے وہ جیسا چاہے بندوبست کرے

| لَكِ الْبَيْتُ اِلَّا فَيْنَةً تُحْسِنِيْنَهَا | اِذَا حَانَ مِنْ ضَيْفٍ عَلَيَّ نُزُوْلُ |
|---|---|
| تیرا ہی گھر ہے مگر اُسوقت کہ تو احسان کرتی ہے اسمیں | جب کسی مہمان کی مجھ پر آمد ہوتی ہے۔ |

(حل) لک البیت ای لک تدبیر البیت۔ الفینۃ الوقت۔ قولہ تحسنینھا یجوز فیہ الوجھان ان یکون خبراً کما ھو وان یکون الخبر بمعنی الامر ای احسنی فیھا قولہ اذا حان بدل من الفینۃ۔ قولہ علیّ متعلق بنزول۔ ومعنی قولہ تحسنینھا ای تحسنین فیھا والضمیر راجع الی الفینۃ۔

(عربی) یقول ان تدابیر البیت مفوضۃ الیکِ وامرکِ نافذ فیھا فی جمیع الاوقات الا وقت نزول الاضیاف علیّ فان الدار حینئذ دارھم فیجب علیک ان تحسنی فیہ الی الاضیاف وتکرمی لھم وفیہ اشارۃ الی اھتمام امر الاضیاف عندہ۔ ویجوز ان یکون المعنی۔ لک البیت فی الاوقات کلھا الا وقت نزول الاضیاف علیّ وھو الوقت الذی انت تحسنی فیہ الیھم فان البیت حینئذ بیت لھم لا لک وھذا المعنی بظنی اولیٰ لخلوہ عن التکلف۔

(فارسی) زن خود را میگوید کہ تدبیر خانہ بتو سپرد ست ہرچہ خواہی بکن۔ مگر وقتیکہ مہمان تشریف آورد دراں ہنگام بر تو واجب ولازم ست کہ در تعظیمش بہ اہتمام تام تدبیر خانہ را انجام دہی ومہمان را شاد کنی۔ (یا چنیں گوید) مگر وقتیکہ بر مہماناں احسان میکنی واں وقت آمدن مہمانان ست۔ درینو لا خانہ مرا ایشان ست نہ ترا۔

(اُردو) گھر کا سارا کاروبار تیرے سپرد ہے۔ خاص تیرا ہی گھر ہے، ہاں جس وقت کوئی مہمان آئے

اور تم اس پر احسان کرتی ہو یعنی خدمت کے لیے طیار رہتی ہو۔ البتہ اس وقت وہ گھر تیرا نہیں بلکہ مہمان کا گھر ہے۔ حاصل یہ ہے کہ مہمانوں کو میں اس قدر عزیز سمجھتا ہوں کہ میرا گھر ان کا گھر ہے جیسے چاہیں ویسے ہی رہیں میں اُن کی خوشی پر موقوف ہے۔ میں تو اس وقت اپنے کو پرائے گھر میں سمجھکر اُن کے اشاروں پر چلتا ہوں۔

## وقال بعض بنی اسد

| لَهَا عِنْدَ قِرَّاتِ الْعَشِيَّاتِ اَزْمَلُ | وَسَوْدَاءَ لَا تُكْسَى الرِّقَاعَ نَبِيْلَةٍ |
|---|---|
| اُنکے لیے بوقت اخیر روز ایام سرما کے کھد کھداہٹ کی آواز ہے | بہت سی سیاہ بڑی دیگیں صافی ڈالی نہیں جاتی ہیں |

(حل) الواو بمعنی رب والمراد بالسوداء القدر التی یطبخ فیھا۔ تکسی مجھول من کسا یکسو الثوب فلانًا البسہ ایاہ۔ کساہ شعرًا مدحہ بہ۔ کسی ثوبًا لبسہ۔ الرقاع جمع رقعۃ وھی قطعۃ من الثوب انما جمع الرقاع للدلالۃ علی عظم القدر بان لا تغطیھا قطعۃ او قطعتان منصوب علی المفعولیۃ۔ نبیلۃ ای عظیمۃ بالجر نعت سوداء۔ القرات جمع قرۃ بالضم ھی البرد۔ العشیات جمع عشیۃ وھی ما بعد الزوال وانما خص ھذا الوقت لان الاضیاف تکثر فی ھذا الوقت۔ الازمل الصوت الشدید۔

(عربی) رب قدر من قدورنا سوداء (لکثرۃ الطبخ) عظیمۃ وسیعۃ لھا صوت شدید عند الوفود لا تکسی الرقاع لکثرۃ الاضیاف النازلین وقت برد العشیات وزمن القحط الشدید والشدۃ۔ الحاصل ان القدور تطبخ دائمًا فلا تکسی الرقاع ای لا تغطی بالرقاع فان القدر انما تغطی بالرقاع عند عدم الطبخ۔ یصف الشاعر بہ نفسہ انہ کثیر الضیافۃ۔

(فارسی) بسا دیگہائے سیاہ فام کلاں اند کہ صافی بر آنہا انداختہ نہ شود و مر آنہا را آواز جوشیدن ست بوقت سردی شام کہ ہنگام نزول مہمان باشد یعنی بوجہ آمد شد مہماناں مشغول ماندن آں دیگہا بر آنہا صافی انداختہ نہ شود۔ حاصل اینکہ آں دیگہائے بزرگ را بوقت نزول مہماناں کہ سر شام ست آواز جوشش ست کہ طعام برائے شاں بہم پختہ شود گاہے فرصت نہ شود کہ بر آں صافی انداختہ شود واضح باد کہ از قرات العشیات ایام قحط نیز مراد تواں شد پس بریں تقدیر معنیش اینکہ در زمان قحط نیز آں دیگہائے سترگ ہمیشہ بطبخ مشغول مانند۔ نزد من قحط و فراخ یکساں ست۔

(اردو) بہت سی سیاہ فام بڑی بڑی دیگیں ایسی ہیں کہ ایام قحط میں یا آخر روز میں (سرما کے)

جب بکثرت مہمانوں کی آمد شروع ہوتی ہے تو اُن دیگوں پر صافی نہیں ڈالی جاتی ہے۔ کیونکہ ہر وقت اُن میں کھانا پکتا رہتا ہے۔ اور اُن میں سے کھانا نکالکر مہمانوں کو کھلایا جاتا ہے۔ لہذا اُن میں صافی ڈالنے کی فرصت نہیں ملتی۔ ایسے وقت میں اُن میں اُبلنے اور کھدکھداہٹ کی بڑی آواز ہوتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ میرے مکان میں ہر وقت مہمانوں کی آمدورفت کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ دیگیں چولھے پر ہمیشہ چڑھی رہتی ہیں بھلا اُن پر صافی ڈالنے کا موقع کب ملتا ہے۔

| اِذَا مَا قَرَيْنَاهَا قِرَاهَا تَضَمَّنَتْ | قِرَى مَنْ عَرَانَا اَوْ تَزِيْدُ فَتَفْضُلُ |
| --- | --- |
| جب انکو انکی ضیافت سے بھر دیتے ہیں تو ذمہ دار ہو جاتی ہیں | انکی ضیافت کی جو سوال کی غرض سے میرے پاس آتے ہیں یا زائد ہوتی اور فاضل بچ جاتی ہیں |

(حل) قریناها اے ملأناها باللحم۔ استعیر القری لطرح اللحم فی القدر۔ عرانا یقال عراہ یعروہ اذا غشیہ طالبًا معروفہ فمعنی من عرانا من اتانا سائلاً والبیت جواب رب البیت قبلہ
(معناہ) اذا طرحنا فی القدر اللحوم وملأناها بها تضمنت ضیافۃ من اتانا سائلاً معروفی من الاضیاف وربما تزید فتفضل علی غیرهم وذلک لعظامتها۔

(ف) چوں از گوشت دیگ را پُر کردم پس مر ضیافت آں مہماناں کہ لطلب معروفم آمدہ اند ضامن گشت وبسا وقت ازاں زاید گردد و بر دیگراں افزوں شود خلاصہ اینکہ آں دیگ بوجہ کلانیش گاہے طعام مہماناں کم نکند بلکہ در اکثر اوقات زاید می گردد پس بر دیگراں مثل غریب و مسکین ہمسایہ آں باقی ماندہ طعام عطا کردہ شود

(اُردو) شاعر اپنی دیگ کی کلانی اور اپنی دریا دلی کو دکھلاتا ہوا کہتا ہے کہ جب اُن دیگوں میں گوشت اور شوربہ ڈال دیا جاتا ہے (جو اُن کی ضیافت ہے) تو وہ دیگیں اپنی کلانی کے سبب اُن مہمانوں کی ضیافت کی ضامن یعنی ذمہ دار ہو جاتی ہیں۔ جو ہمارے یہاں سوال کی غرض سے آتے ہیں۔ اور بسا اوقات اس سے بھی زاید ہو جاتی ہیں اور دوسرے لوگوں کے واسطے کھانا فاضل بچ جاتا ہے۔ غرضیکہ کبھی اس میں کمی نہیں ہوتی ہے۔

## وقال اٰخر وھو حاتم وقیل عروۃ بن الورد

| سَلِي الطَّارِقَ الْمُعْتَرَّ يَا اُمَّ مَالِكٍ | اِذَا مَا اَتَانِيْ بَيْنَ قِدْرِيْ وَمَجْزَرِيْ |
| --- | --- |
| پوچھ لے اے ام مالک رات کو آنے والے محتاج سے | جب وہ میرے پاس مذبح اور باورچی خانے کے درمیان آوے |

(حل) سلی من السوال۔ الطارق الاتی لیلاً۔ المعتر المعترض الذی لا یسأل۔ المجزر موضع الذبح للشاۃ والابل۔ المراد بقولہ بین قدری ومجزری۔ ای بین المطبخ والمذبح۔

(معناه) يقول امرأ زوجته يا ام مالك سلى الطارق المعترض الذى له ضرورة السوال ولا يسأل لشرافته اذا اتانى بين مطبخى ومذبحى - ياتى ذكر المسئول عنه فى البيت القابل

(فارسی) اے ام مالک (زنش) تو از مهمان شب آینده محتاج که بوجه شرافت خود سوال نه کند و قتیکه درمیان مطبخ و مذبح من درآید درباب من بپرس، که بااو سلوک چگونه دارم چنانکه در بیت آینده بیانش می آید۔

(اردو) اے میری بی بی ام مالک تو شب آئندہ مہمان محتاج سے جبکہ وہ میرے مطبخ اور مذبح کے درمیان آجاے میری بابت پوچھ لے کہ میں کیسا ہوں، اور کیا ہوں وہ تجھے صاف صاف بتاویگا کہ میں کس پایہ کا آدمی ہوں۔

| أَيُسْفِرُ وَجْهِي اَنَّهُ اَوَّلُ الْقِرٰى | وَاَبْذُلُ مَعْرُوفِي لَهُ دُونَ مُنْكَرِى |
| --- | --- |
| میرا چہرہ ہشاش ہوتا ہے بیشک وہی پہلی ضیافت ہے | اور بخشتا ہوں اپنی بھلائی اُسکو نہ اپنی بُرائی |

(حل) ايسفر وجهى هذا فى موضع المفعول الثانى لقوله سلى - وفى الكلام حذف اى ايسفر وجهى ام لا انما حذف لدلالة القرينة عليه لفظا ومعنىً قوله يسفر اى يتهلل وهو اول القرى اى بشاشة الوجه اول علامة الضيافة - فان طلاقة الوجه عنوان الضمير - المنكر ضد المعروف -

(معناه) سلى عن الضيف ايتهلل وجهى بالبشاشة عند نزوله ام لا - والبشاشة اول الضيافة وعنوانها وانى ابذل للضيف معروفى واجتنب عما يوحشه الحاصل انى اتخلق معه بالخلق الحسن دون القبيح -

(فارسی) بپرس از وے که من بوقت آمدنش خنده روے باشم یا ترشروے۔ و در حقیقت خنده روئی دیباچه مهمانداری ست . و من با او احسان میکنم نه منکر را مثل عتاب و ترشروئی وغیره که زیبا نباشد۔ حاصل اینکه من با مهمانان نیک سلوک دارم و سلوک بد ندانم۔

(اردو) پوچھ لے اُس سے کہ وہ جب میرے پاس آتا ہے تو کیا میرا چہرہ ہشاش بشاش ہوتا ہے یا تیور چڑھاے رہتا ہوں۔ کیونکہ چہرہ کی بشاشت اول ضیافت ہے یعنی (اُسکا عنوان ہے) اور کیا میں اُسکے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتا ہوں یا بدسلوکی سے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مہمان کے ساتھ خندہ روئی کے ساتھ پیش آتا ہوں ہرگز مجھ سے بدسلوکی صادر نہیں ہوتی۔

## وقال آخر وهو الفرزدق

| | |
|---|---|
| وَاِنَّا لَمَشَّاؤُنَ بَيْنَ رِحَالِنَا | اِلَى الضَّيْفِ مِنَّا لَاحِفٌ وَمُنِيْمٌ |
| اور بیشک ہم اپنی فرودگاہوں میں آگے بڑھتے ہیں | مہمان کیطرف۔ ہم میں کا بعض لحاف اُڑھاتا اور بعض سُلاتا ہے |

(حل) منا لاحف اللاحف من يغطي الضيف باللحاف۔ قوله ومنيم اي ومنا منيم اي المحدث مع الضيف حتى ينام۔ من الانامة باب افعال۔ قوله الى الضيف متعلق بمشاؤن

(معناه) نحن قوم لنا حسن العناية بالاضياف لانقصر في خدمته قط۔ فانا مشاؤن بين رحالنا اليهم بعضنا يلحفه وبعضنا يحدثه ويسمره حتى ينام۔

(فارسی) ما در خدمت مہماناں جاں بازیم چنانکہ ما در فرودگاہ سوے مہمان می رویم پس بعضے از ما لحافش می پوشاند وبعضے با وے گفتگو کردہ می خواباند۔ یعنی ہر یکے از ما آرام دہ مہمان ست۔

(اردو) اور بیشک ہم اپنی فرودگاہوں میں مہمانوں کی طرف بڑھکر جانے والے ہیں اور کما حقہ اُنکی خدمت میں مصروف رہتے ہیں۔ ہم میں سے کوئی تو اُن کو لحاف دیتا ہے اور کوئی قریب بیٹھے خوش گپ کرتا ہوا اُنھیں سلاتا ہے غرضیکہ اُن کے ساتھ ہمارا سلوک بہت عمدہ رہتا ہے۔

| | |
|---|---|
| فَذُوالْحِلْمِ مِنَّا جَاهِلٌ دُوْنَ ضَيْفِهٖ | وَذُوالْجَهْلِ مِنَّا عَنْ اَذَاهُ حَلِيْمٌ |
| سو ہم میں کا حلیم جاہل ہے مہمان سے ورے | اور ہم میں کا اَن پڑھ اُس کی اذیت سے حلیم ہے |

(معناه) اذا اتانا الضيف فذو الحلم (الحليم) منا كالجاهل عنده حيث يقاتل عنه ولا يبالي بنفسه اكرامًا له ودفعًا عنه اذى الغير۔ فكانه جاهل لاحلم له وكذا الجاهل منا حليم دونه حيث يحتمل مايؤذيه الضيف من لسانه ويده فنحن بلغنا في اكرامه غاية مابعدها غاية۔

(فارسی) مرد حلیم وبردبار از ما نزد مہمان مثل نادان ست یعنی اگر کسے بہ ایذا رسانی مہمان درآید آں مرد حلیم ہمچوں نادان با وے پیکار کند وپروائے خود نہ کند۔ تا مہمان در امن باشد۔ ہمچناں نادان از ما مثل حلیم ست کہ بر ایذا رسانی مہمان مانند حلیم متحمل باشد۔ غرضیکہ در تعظیم وتکریم مہمانان بجائے رسیدیم کہ کسے نرسیدہ۔

(اُردو) یعنی مہمان کو دوسرا کوئی ستانا چاہے تو ہم میں کا حلیم شخص اُس وقت اکھڑ جاہل بنکر اُس سے لڑ پڑتا ہے۔ مہمان کی عزت کی خاطر اپنی جان پر کھیل جاتا ہے۔ علی ہذا القیاس ہم میں کا جاہل مہمان

کے سامنے حلیم ہوجاتا ہے گو مہمان اُسکو لاکھ ستاوے مگر وہ مہمان کی خدمت کو اچھی طرح انجام دیتا ہے اور مہمان سے تکلیف اُٹھانے میں بردباری سے کام لیتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مہمان کی خاطرداری میں ہم یکتا بنے ہوئے ہیں۔

## وقال ابن هرمة

| | |
|---|---|
| اَغْشَى الطَّرِيقَ بِقُبَّتِي وَرِوَاقِهَا | وَاَحُلُّ فِي نَشَرِ الرُّبَى فَاُقِيمُ |
| میں راستے کو اپنے خیمے اور اُسکے گنبد سے ڈھانپ لیتا ہوں | اور اونچی جگہوں پر چڑھکر قیام کرتا ہوں |

(حل) القبة بناء سقفه مستدير مقعر قباب وقبب ج اغشى الطريق اغطيه۔ الرواق مايكون حول القبة ۔ النشر المكان المرتفع۔ وكذا الربوة۔ والجمع ربى۔

(معناه) انى اغشى الطريق واغطيه بالخيم وفسطاطها۔ واحل بنفسى فى المكانات المرتفعة فاقيم هناك۔ انما قال كذلك لانه كانت من عادة اجدادهم ان يضربوا الخيم فى الطريق للاضياف وهم يقيمون فى البيوت المرتفعة وليوقدون النار عليها ليراها المسافرون من بعيد فياتون بضوئها الى منازلهم والى هذا اشار الشاعر وقال انى من الاجواد۔

(فارسی) من راه را از گنبد و خیمهاے آں پوشانم۔ وخود بر جاے بلند اقامت می کنم حاصلش اینکه خیمهاے بر راه برائے مهماناں زده بجاے بلند اقامت کنم و در انجا آتش روشن کنم تا مهماناں بوقت شب از دور درخشش دیده سوے ما بیایند۔ وآں از عادات مهمان نوازان ست۔

(اُردو) میں راستے کو خیمے اور اُس کے گنبد سے چھپالیتا ہوں اور خود اونچی جگہ پر قیام کرتا ہوں۔ خلاصہ یہ ہے کہ اونچی جگہوں پر آگ جلاکر حسب دستور عرب مہمانوں کو اپنی طرف بلاتا ہوں اور راستوں میں خیمہ ڈال رکھتا ہوں تاکہ کوئی مہمان راستہ گم نہ کرے اور میرے ہی خیمہ میں اُترے۔

| | |
|---|---|
| اِنَّ امْرَأً جَعَلَ الطَّرِيقَ لِبَيْتِهِ | طُنُبًا وَاَنْكَرَ حَقَّهُ لَلَئِيمُ |
| بے شک جس شخص نے راستے پر اپنے گھر کے لیے رسیاں | گاڑیں اور اُس کا حق ادا نہ کیا وہ کمینہ ہے۔ |

(حل) الطنب جمع طناب وهو حبل البيت۔ الطريق منصوب بنزع الخافض اى على الطريق قوله انكر حقه فاعلم ان انكار حق الطريق كناية عن عدم قرى الاضياف۔ اللئيم البخيل الدنى

(معناه) يقول المرء الذى جعل على الطريق خيمه ولم يؤد حق ذلك الطريق من قرى الاضياف فانه لئيم بخيل جدًا۔

(فارسی) ہرکہ در راہ خیمہ زد وحق راہ کہ عبارت از ضیافت مسافران ست ادا نکرد ہمانا بخیل ودنائت حاصل اینکہ بخیل حق راہ ادا نہ کند وسخی ادا کند لاجرم من بر راہ خیمہ زدہ حق راہ خوب ادا نمایم کہ سخی ومہمان نوازم۔

(اردو) بے شک وہ شخص سخت کمینہ اور بخیل ہے جس نے راستے میں اپنے خیمے کی رسیاں گاڑیں یعنی خیمہ زن ہوا اور حقوق راہ کو ادا نہ کیا۔ یعنی مہمان نوازی نہ کی۔ کیونکہ راستے میں خیمہ لگانے سے راستے کا حق بھی ادا کرنا ہوتا ہے جیسے میں ادا کرتا ہوں۔

## وقال اٰخر

| | |
|---|---|
| وَمُسْتَنْبِحٍ تَسْتَكْشِطُ الرِّيحُ ثَوْبَهُ | لِيَسْقُطَ عَنْهُ وَهُوَ بِالثَّوْبِ مُعْصِمُ |
| بہت سے کتوں کی مانند بھونکنے والے کہ ہوا اُسکا کپڑا کھول دیتی ہے | تاکہ اُس سے گر جائے اور وہ کپڑے کو سخت پکڑنے والا ہے۔ |
| عَوَى فِي سَوَادِ اللَّيْلِ بَعْدَ اعْتِسَافِهِ | لِيَنْبَحَ كَلْبٌ أَوْ لِيَفْزَعَ نُوَّمُ |
| آواز دی رات کی اندھیری میں راہ بھٹکنے کے بعد | تاکہ کوئی کتا بھونکے یا سونے والے جاگیں |

(حل) قوله تستكشط اى تكشف كشط واستكشط بمعنى هو السلخ۔ المعصم المستمسك عوى صاح۔ والبيت الثانى جواب رب۔ الاعتساف الضلالة عن الطريق۔ قوله ليفزع نوم اى ينتبه النائم۔ النُّوَّمُ بتشديد الواو جمع نائم۔

(معناه) ورب ضال عن الطريق مستنبح تسلخ الريح الشديدة ثوبه ليسقط عنه ثوبه وهو مستمسك به مخافة السقوط۔ عوى وصاح فى سواد الليل بعد ما سلك فى الطريق على غير هداية فضل۔ وانما صاح لينبح كلب فى جواب صيحته او ينتبه نائم من نومه فيتلقاه او يرفع له نار الضيافة۔

(فارسی) بسا آواز کنانندہ سگاں یا آواز کنندہ بآواز سگ اند کہ باد تند جامہ اش رامی کشود تا از بدنش بیفتد۔ واو جامہ اش را بخوف افتادن بسخت گیرد۔ ودر تاریکی شب بعد از گم کردن راہ آواز میکند تا سگے در جوابش آواز دہد یا خوابندہ از جوابش بیدار شدہ آتش برائے وردو مہمان می افروزد یعنی درچنیں شب مصیبت زدہ گشتہ پریشاں می گردد۔

(اردو) اور بہت سے کتوں کی طرح بھونکنے والے ہیں کہ ہوا اپنے زور سے اُن کے کپڑے کو کھول دیتی ہے تاکہ اُن کے بدن سے گر پڑے اور وہ لباس کو تھام رہے ہیں۔ جو رات کی اندھیری میں راستہ بھٹک کر کتے کی

مانند اس غرض سے آواز دیتے ہیں تاکہ کسی بستی کا دوسرا کوئی کتا اُس کی آواز سنکر بھونکے یا کوئی سونے والا اپنی میٹھی نیند سے چونک اُٹھے اور ضیافت کی آگ جلاوے اور وہ لوگ اُس کی روشنی سے پتہ لگائیں

| لَهُ عِنْدَ اِتْيَانِ الْمُهِبِّيْنَ مَطْعَمُ | فَجَاوَبَهُ مُسْتَسْمِعُ الصَّوْتِ لِلْقِرٰى |
|---|---|
| اُس کو جگانے والوں کے آتے وقت کھانا ملتا ہے | سو جواب دیا اُسکی آواز کا سننے والے (کتے) نے ضیافت کیلیے |

(حل) جاوبه اجاب سواله من المجاوبة باب مفاعلة يقال جاوبه مجاوبة اذا اجاب سواله وحاوره والمراد لمستسمع الصوت الكلب۔ المهبين الموقظين۔ من اهبه اذا ايقظه والمراد بالمهبين هم الاضياف لانهم يوقظون النوم عند نزولهم۔ المطعم الطعام۔

(معناه) لما عوى وصاح اجابه كلب يدعوه الى القرى والضيافة لان له عند حضور الاضياف مطعمًا مما ينحر لهم من الابل والغنم فلذلك اجابه ودعاه الى القرى۔

(فارسی) پس از شنیدن آوازش سگ من جوابش گفت واو را سوے ضیافت من دعوت کرد۔ زیرا کہ بوقت آمدن بیدار کنندگان (مہمانان) برائے اوہم طعام ست کہ از گوشت شتر مذبوح خوب میخورد حاصل اینکہ سگ من بطمع خوردن خود مہماناں را ضیافت میکند چہ میداند کہ از ورود مہمان ضرور شتر ذبح کردہ شود واو شکم سیر خواہد کرد۔

(اردو) سو کتے نے اُس کی آواز سُنکر اُسے ضیافت کی طرف بلایا یعنی بھونکا۔ تاکہ اُسکا بھونکنا سنکر مہمان لوگ اِدھر آپہونچیں۔ کیونکہ مہمانوں کے آنے کے وقت اُس کو بکثرت کھانا ملتا ہے۔ بسبب ذبح ہونے شتر وں کے۔ خلاصہ یہ ہے کہ کتے نے آواز دی اور وہ لوگ اُسکو سنکر میرے ہاں آپہونچے۔ اور کتے کا بھونکنا بے وجہ نہ تھا بلکہ اس لیے تھا کہ وہ جانتا ہے کہ مہمان کے آنے سے اونٹ ذبح کیا جائیگا اور اسلیے اسکو حصہ ملیگا۔

| يُكَلِّمُهُ مِنْ حُبِّهٖ وَهُوَ اَعْجَمُ | يَكَادُ اِذَا مَا اَبْصَرَ الضَّيْفَ مُقْبِلًا |
|---|---|
| اُس سے بول پڑے اپنی محبت سے حالانکہ وہ بے زبان ہے | قریب ہے کہ جب مہمان کو آتا دیکھتا ہے۔ |

(حل) اعجم وهو الذى لا يتكلم ولا يقدر على التكلم۔ المقبل من الاقبال (باب افعال)

(معناه) يصف الشاعر بهذا البيت شدة حب الكلب للضيف فيقول اذا ما يبصره الكلب يقبل الىّ يكاد يكلمه من حبه له مع انه اعجم لا يتكلم۔

(فارسی) ہرگاہ سگ من مہمان را سوے خانہ ام متوجہ بیند قریب بود کہ با وے سخن گوید باوجودیکہ بے زبان ست زیرا کہ سگ مہمان را دوست می دارد لہذا با وے سخن گفتن می خواہد۔

(اردو) وہ کُتّا اس قدر مہمان دوست ہے کہ جب مہمان کو آتا دیکھتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ فور محبت

کی وجہ سے اُس سے بات کریگا۔ باوجودیکہ وہ بے زبان ہے، بات کرنیکی طاقت نہیں رکھتا۔ حاصل یہ ہے کہ بکثرت مہمانوں کے آنے جانے کی وجہ سے میرا کتا بھی مہمان دوست ہوگیا ہے۔

## وقال سالم بن قحطان العنبری

ومن حدیث هذه الابیات ان سالم بن قحطان جاء الیه اخو امرأته زائراً فاعطاه بعیراً من ابله وقال لزوجته هاتی حبلاً یقرن به ما اعطیناه الی بعیره ثم اعطاه بعیراً اٰخر وقال لها مثل ما قال اول مرة ثم اعطاه اٰخر فقالت ما بقی عندی حبل۔ فقال علیّ الجمال وعلیكِ الحبال فرمت الیه بخمارها وقالت اجعل الخمار حبلاً لبعضها فانشد یقول۔

| | |
|---|---|
| لَا تَعْذُلِیْنِیْ فِی الْعَطَاءِ وَیَسِّرِیْ<br>مجھکو ملامت مت کر بخشش کی بابت اور طیار کر | لِکُلِّ بَعِیْرٍ جَاءَ طَالِبُهُ حَبْلًا<br>ہر اُس شتر کے لیے رسّی جسکا چاہنے والا آوے |

(حل) قوله لا تعذلینی ای لا تلمینی۔ یسری من التیسیر معناه هیّئی۔ قوله حبلاً منصوب علی المفعولیة لقوله یسری۔ لکل بعیر متعلق بیسری۔ قوله جاء طالبه صفة لبعیر حبلاً مفعول لیسّری۔

(معناه) لا تعذلینی علی ما اهبُ واعطی من جمالی بل هیّئی لکلّ بعیر اهبه للطالب حبلاً یقاد به فانی لست بخیلاً فیؤثر فیّ لومكِ۔

(فارسی) مرا بر بخشیدن مال خود ملامت مکن بلکہ برائے ہر آں شتر کہ طالبش نزد من درآید رسنے آمادہ کن تا ازاں کشیدہ شود خلاصہ اش اینکہ مرا ملامت مکن بلکہ با من موافق شدہ مددے بمن برساں

(اردو) اپنی بی بی سے کہتا ہے کہ تو مجھے بخشش کے معاملے میں ملامت نہ کر بلکہ جس شتر کا طالب میرے پاس آوے اُس کے لیے رسی طیار کر دے جس سے وہ اونٹ باندھا جاوے خلاصہ مطلب کا یہ ہے کہ میں تو برابر سخاوت کرتا رہونگا تو میری موافقت کر اور ملامت سے باز آ۔

| | |
|---|---|
| فَاِنِّیْ لَا تَبْکِیْ عَلَیَّ اِفَالُهَا<br>کیونکہ نہیں روئیں گے مجھ پر اُن کے بچے | اِذَا شَبِعَتْ مِنْ رَوْضِ اَوْطَانِهَا بَقْلًا<br>جبکہ وہ پیٹ بھرلیں گے باغ وطن کی گھاس سے |

(حل) الافال جمع افیل وهو الصغیر من اولاد الابل۔ الروض جمع روضة۔ بقلاً منصوب علی نزع الخافض ای من بقل یقال شبع لحماً ومن لحم قوله فانی الخ لبیان علة السخاوة اولبیان عدم ملامة الزوجة له فی العطاء۔

(**معناہ**) یقول لا تعذلینی الخ لان صغار اولاد الابل (الافال) لا تهتم بی ولا تبکی علیّ اذا انا متُّ لا نها بهائم لا تعقل الحزن ولا الفرح۔ بل اذا انا مت فھی ترتع وتشبع من بقول روض او طانھا۔ فموتنا وموت من لم ینحرھا سواء عندھا۔

(**فارسی**) مرا بر داد و دہش عتاب مکن زیرا کہ بعد از وفات من بچگان شتر نہ بر من غم خواہند خورد ونہ گریہ خواہند کرد۔ ہر گاہ از سبزہ زار وطن شکم پر کردہ از آب وگیاہ سیر شوند۔ آنہا را نہ شعور غم است ونہ خیال فرحت۔ پس چرا از آنہا دست بردارم وذبح کردہ لقمۂ مہمان نہ سازم۔

(**اردو**) تم اس لیے مجھے بخشش کی بابت ملامت نہ کرو کہ میرے مرنے پر وہ بچے شتر کے نہ تو غم کھائیں گے اور نہ ماتم منائیں گے۔ جب اُن کو پیٹ بھر مکانوں کی گھاس ملجائیگی اور وہ اُس سے آسودہ ہو جائیں گے اب ایسی حالت میں اُن پر رحم کرنا اور نہ کرنا دونوں برابر ہیں۔ اور یہ بھی مطلب ہوسکتا ہے کہ میرے مرنے سے تو وہ خوش ہونگے کہ ظالم کے ہاتھ سے بچگئے۔ لہٰذا جبتک دم میں دم ہے اپنا کام کروں۔

| وَلَا مِثْلَ اَیَّامِ الْحُقُوْقِ سَبِیْلًا | | فَلَمْ اَرَ مِثْلَ الْاِبِلِ مَالًا لِمُقْتَنٍ |
|---|---|---|
| اور نہ مانند ایام حقوق کے کوئی اچھی راہ | | کیونکہ میں نے نہیں دیکھا شتر کے مانند کوئی مال مقتن کے لیے |

(**حل**) المقتن من یدخر المال اوالذکر الجمیل۔ والمراد بالحقوق ھنا ما ینحر فی ضیافۃ الاضیاف ویعطی فی الدیاتِ والدیون وغیرھا۔ قولہ ولا مثل ایام الخ معطوف علی مثل الاول سبیلا منصوب مفعول لم ارَ۔ (**معناہ**) ان الابل احسن من کل مال یدّخر ویقتنی وان ینحرھا للاضیاف ودفعھا فی الدیات والدیون سبیل احسن من کل سبیل تنفق فیہ فلا خیر فی ادخارھا اذا لم تنفق فی الدیات ولم تنحر للاضیاف۔

(**فارسی**) ندیدم ہمچو شتر ملے برائے ذخیرہ کنندۂ ذکر جمیل ونیک نامی۔ نیز ندیدم راہے مانند روز ہائے حقوق۔ یعنی برائے حصول ذکر جمیل مثل شتر ملے نیز مثل آں روز ہا کہ دراں حقوق مردماں مثلاً ضیافت مہماناں۔ وادائے دیت وقرض وغیرہ ادا کردہ شوند راہے نیک ندیدم۔ الحاصل شتر بہترین اموال ست وباعث حصول نیک نامی۔

(**اردو**) کیونکہ میں نے شتر سے بڑھکر کوئی دوسرا مال ذکر جمیل کے ذخیرہ کے لیے نہ پایا اور نہ ایسا کسی دوسرے مال کو دیکھا۔ اور مثل اُن دنوں کے جن میں حقوق ادا کیے جاتے ہیں صرف کی کوئی اچھی سبیل اور عمدہ راہ نہیں دیکھی اس لیے میں بہترین مال کو بہترین راہ میں صرف کرتا ہوں۔ حقوق سے مراد مہمانوں کی ضیافت تاوان وغیرہ کا ادا کرنا ہے۔ یعنی مال صرف کرنے کا یہی عمدہ راستہ ہے۔

# فاجابته امرأته

| | |
|---|---|
| حَلَفْتُ یَمِیْنًا یَا ابْنَ قَحْطَانَ بِالَّذِیْ | تَکَفَّلَ بِالْاَرْزَاقِ فِی السَّھْلِ وَالْجَبَلْ |
| میں نے قسم کھائی ہے لے قحطان کے بیٹے اس ذات کی | جو روزیوں کا کفیل ہے میدان اور پہاڑ میں |
| تَزَالُ حِبَالٌ مُحْصَدَاتٌ اُعِدُّھَا | لَھَا مَا مَشٰی مِنْھَا عَلٰی خُفِّہٖ جَمَلْ |
| ہمیشہ مضبوط رسیاں تیار کروں گی | شتر کے لیے جب تک چلے اپنے موزے پر کوئی نر اونٹ |

(حل) تکفل ای تضمن وصار کفیلا۔ السّھل ضد الجبل۔ المحصدات جمع محصد وھو الحبل الشدید الفتل۔ قولہ تزال بحذف لا النافیۃ ای لا تزال۔ لھا ما مشی۔ متعلق بقولہ اعد۔ قولہ ما مشی منھا الخ معناہ الدوام۔ اعد من الاعداد باب افعال والمجرور فی خفہ للجمل
(معناھا) اجابتہ امرأتہ وقالت انی حلفت حلفًا باللّٰہ الذی ھو کفیلٌ برزق مخلوقاتہ فی السھل والجبل۔ علی انہ لاتزال الجبال الوثیقۃ الشدیدۃ الفتل عندی اعدھا للابل تقادبھا مادامت تمشی علی اخفافھا ولا اقصو بھذہ الخدمۃ قط بل استعد لما تامرنی فی باب السخاوۃ والعطاء۔

(فارسی) سوگند میخورم بخدائے عزوجل کہ در بحر و بر کوہ و دشت متکفل رزقہائے مخلوقات خود ست برین کہ رسنہائے مضبوط برائے شتراں ہمیشہ طیار کنم تا آنکہ شتر بر سُم خود برود۔ حاصل این ست کہ تا زندہ ام گاہے درین کار غفلت نورزم بلکہ از جان و دل در سخاوت یار توام۔

(اردو) میں اس خدائے پاک کی قسم کھا کے کہتی ہوں جو دشت وکوہ میدانوں اور پہاڑوں میں اپنی مخلوق کے رزق کا ضامن اور کفیل ہے۔ کہ جبتک اونٹ اپنے موزے پر چلے تب تک یعنی ہمیشہ اونٹوں کے لیے مضبوط رسیاں طیار کرونگی اور جب تک زندہ رہونگی بخشش کے معاملہ میں آپ کی مدد کرتی رہوں گی۔

| | |
|---|---|
| فَاَعْطِ وَلَا تَبْخَلْ لِمَنْ جَاءَ طَالِبًا | فَعِنْدِیْ لَھَا خُطُمٌ وَقَدْ زَاحَتِ الْعِلَلْ |
| سو دیتا رہ اور بخل مت کر اس شخص کے ساتھ جو تجھسے مانگنے آئے | کیونکہ میرے پاس انکی مہاریں ہیں اور منع کرنیوالی چیزیں دور ہوگئی ہیں |

(حل) قولہ طالبًا ای طالبًا معروفک۔ فعندی لھا۔ الضمیر یرجع الی الابل یدل علی ذالک القرائن۔ الخطم جمع خطام ما یقاد بہ البعیر۔ زاحت زالت وبعدت۔ العلل جمع علۃ ای الموانع من السخاوۃ والاعطاء۔

(معناه) قالت۔ فاعط کما تشاء ولا تبخل فان الموانع قد زالت (وھی عدم اتخاذی الحبال فالان تجد الخطم موجودۃ مھیأۃ عندی بلا ریب لکل بعیر تعطی للطالبین السائلین۔ فاعطھم السائلین ولا تبخل بھم۔

(فارسی) پس بہ بخش و بخل مکن ہر آئینہ موانع از درمیان برخاستند۔ وبراے ہر شتر نزد من رسنے موجود است۔ پس کسیکہ بہ طلب عطیہ ات درآید باوی بخل نہ کردہ چنانکہ خواہی بہ بخش۔

(اردو) جو شخص تجھ سے اونٹ مانگے تو اُن کو دیتا رہ اور بخل سے پرہیز کر کیونکہ اونٹوں کی رسیاں اُن کی مہاریں میرے پاس موجود ہیں تمہارے سمجھانے سے میں اس کی تیاری میں کوشاں ہو گئی لہذا اب موانع درمیان سے ہٹ گئے۔ تمہاری طبیعت جیسا چاہے ویسا ہی دان خیرات کرو میں دل و جان سے مدد کروں گی۔

## وقال آخر

| أَلَا تَرَيْنَ وَقَدْ قَطَّعْتِنِي عَذَلًا | مَاذَا مِنَ الْبُعْدِ بَيْنَ الْبُخْلِ وَالْجُودِ |
|---|---|
| کیا دیکھتی نہیں؟ اور بیشک تو نے میرے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے ملامت سے | کس قدر فرق ہے درمیان کنجوسی اور سخاوت کے |

(حل) الا اداۃ التنبیہ۔ قطعتینی اوجعتنی۔ العذل اللوم۔ ماذا استفھام علی طریق التھویل وکانت زوجتہ تلومہ علی الجود فقال کیف تلومنی ولا ترین ماذا الخ۔ قولہ وقد قطعتنی الجملۃ حالیۃ معترضۃ والاصل الا ترین ما ذا من البعد الخ وقد قطعتنی عذلا۔

(معناہ) الا تنظرین۔ (خطاب لزوجتہ) ای البعد والفرق البین بین السخا والبخل کیف تلومنی علی الجود وانہ لیس لک ان تفعلی کذا لان الفرق بینھما مما لا سترۃ فیہ ولا شک ان السخا افضل من البخل۔

(فارسی) آیا نہ بینی وحال این ست کہ مرا از ملامت ونکوہش پارہ پارہ ساختی۔ کہ درمیان بخل وسخاوت چہ فرق ست یعنی بزنش خطاب کردہ بگوید۔ تو کہ مرا درباب سخاوت نکوہش میکنی آیا فرق ظاہر ومسافت عیاں را کہ درمیان آں ہر دوست نہ بینی۔ خلاصہ اش اینکہ سخاوت بدرجہا از بخل افضل ست۔ ہوشدار کہ گاہے مرا بر سخاوت ملامت نہ کنی۔

(اردو) کیا تو دیکھتی نہیں اور بے شک تو نے سخاوت پہ ملامت کر کے میرے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے کہ سخاوت اور بخل میں کتنا بعد فاصل ہے۔ حاصل یہ ہے کہ اپنی بی بی سے کہتا ہے۔ تم جو مجھے میری سخاوت

اور مہمان نوازی کی بابت ملامت کرتی ہو۔کیا تم ان دونوں میں فرق نہیں پاتی؟ ان دونوں کے درمیان توعیاں و بیاں فاصلہ ہے ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ خبردار ہرگز ایسا نہ کرنا بلکہ سخاوت میں مجھے مطلق العنان رکھنا تجھ پر ضروری ہے۔

| لِلْمُعْتَفِيْنَ فَإِنِّيْ لَيِّنُ الْعُوْدِ | اِلَّا يَكُنْ وَرَقِيْ غَضًّا اُرَاحُ بِهٖ |
| --- | --- |
| سائلوں کے لیے تو بے شک میں شاخ نرم ہوں | اگر نہ ہو میرا مال ایسا تیار کہ راحت پاؤں |

(حل) اِلَّا اصلہ ان لا۔ الورق کنایۃ عن المال۔ الغض الطری الرطب۔ اراح ای ارتاح المعتفون الطالبون للمعروف۔ لین العود کنایۃ عن الذلۃ۔ العود الاصل والغصن قولہ غضًا منصوب خبر کان وقولہ اراح بہ الجملۃ نعت غضًا۔

(معناہ) ان لم یکن مالی (معروفی) طریا غضًا بحیث ارتاح بہ للسائلین المعروف الطالبین لہ فانی اذاً ضعیف وذلیل۔ الحاصل۔ ان لم یکن مالی موافقًا للسائلین بحیث ارتاح برؤیتہم فانی اذاً ذو الهوان والذل لا محالۃ۔

(فارسی) اگر مال من برائے سوال کنندگان چناں نباشد کہ از دیدار شاں راحت یاب شوم پس دراں وقت ہمانا بدترم از او۔ یعنی مال من مال سوال کنندگان ست مرا باید کہ از دیدن شاں خوش وشاداں باشم نہ کہ ناشاد مثل بخیل۔

(اردو) اگر میرا مال سائلوں کے لیے ایسا موافق نہ ہو کہ اُن کو دیکھنے سے میں راحت پاؤں بلکہ الٹا دل میں رنجش ہو تو اس صورت میں میں واقعی ذلیل وخوار ہوں۔ خلاصہ یہ ہے کہ میں سخی وکریم ہوں۔ میرا مال درحقیقت سائلوں کا مال ہے اُن کو دیکھ کر میں دل ہی دل میں راحت پاتا ہوں بخیل کی طرح صدمے سے دل چور چور نہیں ہوتا ہے۔

## وقال قیس بن عاصم المنقری رضؓ

وھو صحابی معروف۔ وھو شاعر فارس شجاع حلیم کثیر الغزوات مظفر فی غزواتہ ادرک الجاھلیۃ والاسلام۔ اسلم وحسن اسلامہ واتی الی النبی علیہ السلام وصحبہ فی حیاتہ وعمر بعدہ زمانًا۔

| وَلَسْ يُفَنِّدُهٗ وَلَا اَفِنُ | اِنِّيْ امْرُؤٌ لَا يَعْتَرِيْ خُلُقِيْ |
| --- | --- |
| میلی بات جو سوء فہم کی طرف اُسکو منسوب کرے اور نہ کم عقلی | بیشک میں وہ شخص ہوں کہ لاحق نہیں ہوتی ہے میری عادت کو |

(حل) الاعتراء الاصابة - الدنس مایشین الانسان ویعیبه - یفنده یفحشه - الافن ضعف العقل وخفته -

(معناه) انی امرءٌ شریف الخصال لایصیب خصالی ما یشینها ویعیبها ولا یعتری اخلاقی خفة العقل یعنی انی رجل کریم شریف الخصال صحیح العقل -

(فارسی) من مردے نیکخویم گاہے بہ اخلاق وعادات من چناں چیزہا لاحق نشوند کہ ازاں خویم معیوب وبدنما گردد ونہ ضعیف العقل ہستم - (حاصل) این ست کہ من از خاندان شرفاءم وخصائلم برگزیدہ وپاک از چیزہائے کہ اخلاق را چرک آلودہ سازند نیز ثابت العقل وصحیح الفہم ہستم -

(اردو) میں ایسا مرد ہوں کہ میری خصلت کو ایسی میلی چیزیں پیش نہیں آتی ہیں جن سے میری خصلت معیوب ہو اور مجھے کج فہمی کی طرف لے چلیں - میں تو شریف الخصال اور ثابت العقل ہوں خلاصہ یہ ہے کہ میں شریف خاندان سے ہوں لہذا میری خصلتیں بھی عیوب سے بالکل پاک وصاف ہیں -

| اَلْغُصْنُ یَنْبُتُ حَوْلَهُ الْغُصُنُ | مِنْ مِنْقَرٍ فِیْ بَیْتِ مَکْرُمَةٍ |
|---|---|
| ڈالی کے آس پاس اس قسم کی ڈالی جمتی ہے - | بنی منقر سے بزرگی کے گھر میں |

(حل) منقر ابو بطن من تمیم - المکرمة فعل الکرم - قوله الغصن ینبت الخ مثل فی ان الطیب ینشأ عنه الطیب - اورده دلیلاً علی نجابته - ای اصلی من منقر فی بیت الخ او انا من منقر الخ

(معناه) انا من قوم ابی بطن من تمیم ولدت فی بیت کریم وهم قوم کرام فانا ایضاً کریم نجیب لان الغصن ینبت حوله غصن اٰخر مثله - وکل اناء یترشح بما فیه وکل شئ یرجع الی اصله -

(فارسی) من از قبیلۂ بنی منقر بخانۂ عزت وشرافتم - لاجرام خود شریف وکریم ہستم زیراکہ گرد شاخ شاخ بروید - خلاصہ اش اینکہ بزرگانم ہمہ شریف وکریم اند لاجرم من نیز شرافت را بارث یافتم زیراکہ گندم از گندم بروید جو ز جو - الولد سر لابیہ -

(اردو) میں بنی منقر سے عزت اور شرافت کے گھرانے میں ہوں کیونکہ شاخ کے گرد اسی قسم کی شاخ جمتی ہے - حاصل مطلب یہ ہے کہ میں نجیب الاصل اور شریف النسل ہوں میرے باپ دادا سب شریف تھے - اب باپ جیسا بیٹا تیسا ہوں - شرافت میری موروثی چیز ہے، کوئی انوکھی چیز نہیں ہے جو تکلف سے حاصل کروں - بلکہ الولد سر لابیہ کا ایک زندہ نمونہ ہوں -

| خُطَبَاءُ حِیْنَ یَقُوْمُ قَائِلُهُمْ | بِیْضُ الْوُجُوْہِ مَصَاقِعٌ لُسُنٌ |
|---|---|
| بڑے لکچرار ہیں جبکہ کھڑا ہوتا ہے اُن میں کا کوئی بولنے والا | سفید چہرے والے بلیغ اور قادر الکلام ہیں |

(حل) خطباء جمع خطیب ای هم خطباء۔ بیض جمع ابیض المراد بقوله بیض الوجوہ السادات ای هم السادات۔ مصاقع جمع مصقع یقال خطب مصقع ای بلیغ عالی الصوت اللسن جمع لسن وهو المتناهی فی الفصاحة والبلاغة۔

(معناہ) کل واحد منهم خطیب بلیغ عالی الصوت سادات۔ متکلم بالفصاحة والبلاغة المتناهیة فی المجالس۔ لا یماثلهم احد ولا یدانیه فی الرتبة۔ بیض الوجوہ ای اشراف کرام

(فارسی) ایشاں چوں در بزم بایستند ہر یکے از ایشاں سالار قوم نیز خطیب بلیغ فصاحت بیان بلند آواز باشد یعنی در اوصاف بے مثل اند ومن از ایشانم۔

(اردو) میں ایسے خاندان سے ہوں جس کا ہر شخص بڑا گویا ہے۔ جب کسی محفل میں کوئی اپنا سفید رنگ یعنی سرداروں کا سا چہرہ لیکر کھڑا ہوتا ہے فصیح اور بلیغ سمجھا جاتا ہے یعنی نسب و حسب و علم ولیاقت غرضیکہ جمیع اوصاف کے وہ لوگ جامع ہیں۔

| لَا یَفْطِنُوْنَ لِعَیْبِ جَارِهِمْ | وَهُمْ لِحِفْظِ جِوَارِهِمْ فُطُنٌ |
|---|---|
| خبر نہیں رکھتے ہیں اپنے ہمسایہ کے عیب کی | اور وہ لوگ حق ہمسائگی کی حفاظت کیلیے ہشیار ہیں |

(حل) لا یفطنون لا یدرکون۔ فطن جمع فطن الحاذق الذکی۔ قوله هم مبتدأ وفطن خبرہ والمراد بحفظ الجوار حفظ حق الجوار۔

(معناہ) هم لکرم اخلاقهم لا یتفحصون عن مخفیات امور الجیران بل یلا بسونها علی ظاهر امرهم۔ وهم لحفظ جوارهم ذکی حاذق بذلوا انفسهم دونهم حمیة علیهم

(فارسی) ایشاں را از عیوب ہمسایہ خبرے نباشد و برائے حفاظت حق ہمسایہ ہشیار اند یعنی عیب جوئی شیوۂ ایشاں نیست بلکہ برائے نگہداشتی ہمسایہ جاں بدہند وبا او مدارات کنند۔ نزد شاں معاملہ ع باشد اندر جستن عیب کساں نیست۔

(اردو) وہ لوگ اپنے ہمسایہ کے عیوب کی خبر تک نہیں رکھتے یعنی اُن کی عیب جوئی میں نہیں لگے رہتے ہیں۔ وہ تو اپنے ہمسایہ کی حفاظت کے واسطے بڑے ہوشیار وخبردار ہیں۔ یعنی ہمسایہ کے حقوق کی سخت رعایت کرنے والے ہیں۔ اگر کبھی ہمسایہ کے عیوب پر نظر پڑ جاتی ہے تو اسے چھپا ڈالتے ہیں۔ لوگوں کی عیب جوئی اُن کا شیوہ نہیں ہے، وہ خطا پوش ہیں نہ کہ خطا بیں۔

## وقال ابن عنقاء الفزاری

ومن حدیث ھذہ الابیات ان عمیلة الفزاری مرّ علی ابن عنقاء وھو یحتش لغمنہ۔ فقال مالك صرت الی ھذہ الحالة فقال ابن عنقاء تغیر الزمان وتعذر الاخوان وضن امثالك بما معھم فقال عمیلة لاجرم واللہ لا تطلع الشمس غداً الّا وانت کاحدنا وکان عمیلة غلاماً حین بقل وجھہ فبات ابن عنقاء یتململ علی فراشہ یاخذہ النوم اشتغالاً بما قال لہ عمیلة۔ فقالت لہ امرأتہ ما شانك فاخبرھا فقالت قد خرقت وذھب عقلك حتی تعلق نفسك بکلام غلام حدیث السن فبینھا ھی تراجعہ الکلام اذا اقبل علیھم کاللیل من ابل وغنم وخیل واذا عمیلة قد وقف علیہ فقال یا ابن عنقاء اخرج الیّ فخرج الیہ فقال ھذا مالی اجمع ھلمّ نقتسمہ فقاسمہ خیلہ وابلہ وغنمہ وجاریة جاریةً غلاماً غلاماً فقال ابن عنقاء یمدحہ۔

| رَأَنِیْ عَلٰی مَا بِیْ عُمَیْلَةُ فَاشْتَکٰی | اِلٰی مَالِہٖ حَالِیْ اَسَرَّ کَمَا جَھَرَ |
|---|---|
| دیکھا مجھکو عمیلہ نے اُس حالت پر جو مجھپر بیت رہی تھی سو شکوہ کیا | اپنے مال سے میری حالت کا باطن میں کیا جیسا ظاہر میں دکھلایا |

**(حل)** قولہ علی ما بی ای الذی بی من الکآبة والفاقة والاحتیاج۔ قولہ اشتکی الی مالہ الخ مجاز یرید بہ انہ رجع الی اصلاح حالی بمالہ۔ قولہ اسرّ کما جھر ای فعل کما قال۔

**(معناہ)** ان عمیلة لما رأنی مغموماً محتاجاً مصاباً فعزم علی انہ یمدنی بمالہ ویخفف عنی حزنی وھموم معیشتی فکانہ اشتکی الی مالہ حالی۔ وفعل کما قال فوافق ظاھرہ باطنا

**(فارسی)** چوں عمیلہ مرا در حالتِ زار بے قرار دید سوے مالِ خود شکایت حال من کرد و آخر چنانکہ ظاہر گفتہ بود در باطن بکرد حاصل این ست کہ از دیدن حال زارم وعدۂ اصلاحش کردہ بود پس در حقیقت وفاے عہد کرد کہ خود با مال فراواں حاضر خدمت من گردید۔ دوروئی و نفاق را دراں دخل نداد۔

**(اردو)** عمیلہ نے میری مصیبت اور احتیاج کو دیکھا تو اپنے مال سے میرے حال کا شکوہ کیا یعنی مال سے میری امداد کو رجوع کیا اور اُس کا رجوع کرنا منافقانہ نہ تھا کہ ظاہر میں اور ہو اور باطن میں اور بلکہ جیسا کہا تھا ویسا ہی کرکے دکھلا دیا۔ اور بہت کچھ مال لیکر میرے پاس پہونچا۔

| عَلٰی حِیْنَ لَا بَدْوٌ یُرَجّٰی وَلَا حَضَرٌ | دَعَانِیْ فَاٰسَانِیْ وَلَوْضَنَّ لَمْ اَلُمْ |
|---|---|
| ایسے وقت میں جبکہ نہ کسی دیہاتی سے امید کیجاتی اور نہ شہری سے | مجھکو بلایا اور غمخواری کی اور اگر بخل کرتا تو میں ملامت نکرتا |

(حل) قولہ دعانی اشارۃ الی انہ لما کان وقف علی بابہ ودعاہ۔ ولوضنّ ای بخل۔ قولہ علی متعلق بضن۔ الحضری المصری۔ والبدوُ صدہ۔ لم اَلُمْ صیغۃ متکلم علی وزن لم اقل من اللوم۔

(معناہ) جاء بما لہ الی داری فدعانی واعطانی ما استعین بہ علی دفع احتیاجی و قمع بؤسی۔ فلو لم یعطنی ما اعطاہ و بخل علیّ لم المہ لاجل القحط الشدید الذی حینئذ لا بدوی یرجی فیہ ولا حضری یؤمل۔

(فارسی) مرا بخواند و غمگساریٔ من کرد یعنی چنداں مال داد کہ حاجتم از و روا شد و از دست مفلسی نجات یافتم۔ دراں ہنگام کہ نہ از باشندۂ شہر امیدے بود نہ از باشندۂ قریہ توقع۔ پس درچناں قحط اگر مرا ہیچ نداد بخدا گلہ اش نکردمے۔ خلاصہ اش این ست در وقت چنیں مرا بخشید زیرا کہ او سخی ست۔

(اردو) اُس نے مجھے بلا کر میری مدد کی اور غم واندوہ سے مجھے نجات دلائی۔ اگر ایسی قحط سالی میں وہ بخل سے کچھ بھی مجھکو نہ دیتا تو ہرگز میں اُسکو ملامت نہ کرتا کیونکہ وہ وقت ایسا کٹھن تھا کہ نہ کسی دیہاتی سے کچھ ملنے کی امید کیجاتی تھی اور نہ کسی شہری سے۔ غرضیکہ قحط نے ہر طرف کہرام مچا رکھا تھا پھر بھی اُس نے اپنی دریادلی سے کام لیا۔

| لَہٗ سِیْمَاءٌ لَا تَشُقُّ عَلَی الْبَصَرِ | غُلَامٌ رَمَاہُ اللّٰہُ بِالْخَیْرِ یَافِعًا |
|---|---|
| اُس کا جمال گراں نہیں معلوم ہوتا ہے آنکھ پر | وہ نوجوان ہے جوانی ہی میں خدا نے اُسکو خیر و برکت عطا فرمائی ہے |

(حل) قولہ ھو غلام رماہ اللہ بالخیر ای اعطاہ خیراً۔ الغلام الشاب الذی ظہر شبابہ الیافع الشاب الناعم۔ انما نصب یافعاً لانہ حال من الضمیر المنصوب فی رماہ۔ السیماء الحسن والبہجۃ۔ قولہ لا تشق علی البصر ای لا یکرہ النظر الیہ۔ بل یسر الناظرین یقال شق علیہ اذا ثقل۔

(معناہ) ان اللہ تعالیٰ اعطاہ خیراً کثیراً فی زمن شبابہ واعطاہ من الحسن والجمال ما یسر الناظرین الیہ من غیر ملل ولا سأمۃ۔

(فارسی) نوجوانے ست کہ دریں وقت خدائے کارساز خیر و برکت بدو رسانیدہ است حسن و جمال

(فارسی) پس خیر گفتمش و مرکار او ستودم۔ ای مخاطب تو بہ کسے ہرچہ از نیک و بد پیش کردہ او نیز ترا ہماں قدر پاداش وے می دہد۔ حاصل این ست کہ حسب ضابطۂ معروف کردہ خویش آید پیش چو عمیلہ مرا مدد کرد من نیز برائے او کلمۂ خیر و برکت گفتم و مر احسان اورا استایش کردم۔

(اردو) سو میں نے اُس کے احسانات کے عوض اُس کو کلمۂ خیر کہا اور اُس کے فعل کی تعریف کی اور درحقیقت اے مخاطب جس نے تیری تعریف یا مذمت کی تو سمجھ لے کہ اُس نے تیری چیز کا عوض دیا جو تو نے اُس تک آج سے پیشتر پہونچا رکھی تھی۔ لہٰذا میں نے عمیلہ کی جو کچھ تعریف کی سو وہ اُس کے احسانات کا عوض ہے۔ کیونکہ مثل مشہور ہے جیسا کرنا ویسا بھرنا۔

## وقال آخر

وھو عبد اللہ بن الزبیر الاسدی یمدح عمرو بن عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقیل غیرہ واللہ اعلم۔

| | |
|---|---|
| سَاَشْكُرُ عَمْرًا اِنْ تَرَاخَتْ مَنِيَّتِيْ | اَيَادِيَ لَمْ تُمْنَنْ وَاِنْ هِيَ جَلَّتِ |
| عنقریب میں شکر ادا کرونگا عمرو کا اگر مہلت دی میری موت نے | اُن احسانوں کا جنھیں احسان جتلایا نہ گیا باوجود بڑے ہونیکے |

(حل) ایادی جمع اید وھو جمع ید النعمۃ۔ لم تمنن من المن معناہ (احسان جتلانا) قال تعالیٰ لا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى۔ او المعنی لم تقطع والمن بمعنی القطع وعلی الاول بمعنی المنۃ

(معناہ) یقول ان تراخت عنی منیتی فاشکر عمروًا ایادیہ واحساناتہ التی لم تمنن علیّ و ان کانت تلک النعم عظیمۃ جلیلۃ۔ الحاصل انہ لم یمنن علیّ بھا مع جلالتھا وعظامتھا فوجب علیّ الشکر مادمتُ حیًّا۔

(فارسی) اگر مرگ مہلتم داد پس تا دم آخر شکر آں احسانات و نعمتہائے عمرو بگذارم کہ باوجود بسیاری و عظیم شدن آنہا بر من منت نہ نہادہ است یا آں نعمتہا باوجود بسیاری و فراوانی گاہے از من منقطع نشدند بلکہ ہمیشہ بیک روش ازاں محظوظ شدم دریں جا مطلب دیگر ہم خواہد شد یعنی من در شکر آنہا مصروف باشم اگرچہ بہ سبب عظامت آں نعمتہا شکر ممکن نیست۔

(اردو) اگر میری حیات باقی رہی اور موت نے مجھے مہلت دی تو عنقریب میں عمرو کی اُن نعمتوں کا شکر ادا کرونگا جو باوجود بڑی بڑی ہونے کے کبھی مجھپر اُن کا احسان نہ جتلایا گیا بلکہ برابر مجھکو ایک روش پر ملتی رہی کیونکہ اُس میں ایک ساتھ شکر کے دو سبب جمع ہو گئے۔ ایک تو نفس احسان دوسرا احسان نہ جتلانا

| وَلَا مُظْهِرُ الشَّكْوٰى إِذَا النَّعْلُ زَلَّتِ | فَتًى غَيْرُ مَحْجُوبِ الْغِنٰى عَنْ صَدِيقِهٖ |
|---|---|
| اور نہ شکوے کا ظاہر کرنیوالا ہے جبکہ پاؤں لغزش کھا جاوے | وہ ایسا جوان ہے جسکی تونگری اپنے دوست سے پوشیدہ رکھی نہیں جاتی |

(حل) قوله اذا النعل زلت فاعلم ان زلة النعل كناية عن البؤس وتغير الحال من الخصب الى الشدة۔ قوله محجوب الغنى اى لا يحجب غناه عن صديقه كالبخيل۔

(معناه) هو فتى كريم يجعل صديقه شريكا فى غناه فلا يحجبه عنه۔ ولا يظهر الشكوى اذا تغير حاله بل يصبر ويتجلد الحاصل انه كريم جواد يعطى من غناه لاحبائه ولا يبخل عليهم۔ وكذا مضبوط القلب صابر متجلد لا يجزع عند تغير الحال۔

(فارسی) جوانے ست کہ تونگریش را از دوستان خود نہاں نہ کند ونہ بوقت لغزش پا از زبانش شکایت گلہ بیرون شود۔ خلاصہ اش اینکہ مثل بخیل از دوستان خود مال مخفی ندارد بلکہ اوشانرا از داد ودہش مالا مال کردہ مثل خود تونگرمی سازد ونیز در ہنگام بلا ومصیبت از صبر کار گیرد۔ جزع وفزع گلہ وشکایت کار او نیست

(اردو) وہ ایسا نوجوان سخی ہے کہ اپنی دولت کو دوستوں سے چھپا نہیں رکھتا بلکہ بخشش سے اُنکو بھی اپنا سا غنی بناڈالتا ہے۔ اگر خدا نخواستہ کہیں اُسکی دولتمندی مبدل بافلاس ہوگئی تو کسی کے پاس شکوہ و شکایت کا اظہار نہیں کرتا ہے کیونکہ صابر اور عالی ہمت ہے۔

| فَكَانَتْ قَذًى عَيْنَيْهِ حَتّٰى تَجَلَّتِ | رَأٰى خَلَّتِيْ مِنْ حَيْثُ يَخْفٰى مَكَانُهَا |
|---|---|
| سو وہ حاجت اُسکی آنکھونکی کھٹک بنگئی یہانتک کہ وہ دور ہوگئی | دیکھا میری حاجت کو اُس جگہ سے جہاں اُسکا ہونا مخفی تھا |

(حل) الخلة بالفتح الحاجة والفقر۔ يخفى مكانها اى كونها۔ فكانت الضمير يرجع الى الخلة اى فكانت خلتى قذى عينيه الخ۔ تجلت انكشفت قذى (آنکھ کی کھٹک) منصوب خبر كانت

(معناه) كانت خلتى وحاجتى مخفية حيث لا ترى ولا يطلع عليها۔ فمع ذلك هو اطلع عليها ورأها۔ فكانت خلتى قذى عينيه بحيث لم ينكشف الا بعد ما زالت خلتى وقضيت حاجتى واندفع ماكان بى من الفقر والبؤس۔ الحاصل انه كريم جواد سخى يتتبع عن احوال الفقراء فيعطى۔

(فارسی) ممدوح فقر واحتیاج مرا از جاے دیدکہ وجودش در انجا نہاں بود۔ پس مرچشم او خاشاک شد تاآنکہ صاف گشت (حاصل) حاجت وغربت من پوشیدہ وپنہاں بود تاہم بکدامی صورت بر وے مطلع گشت ست چناں مضطرب الحال شد کہ حاجتم در چشم او خاشاک وار افتاد۔ اما چو از داد ودہش مرا از دست افلاس مناص بخشید او را ہم راحت رسید واز چشمش خاشاک دور شد۔

(اردو) اُس نے میری احتیاج کو اُس جگہ سے دیکھ لیا جہاں اُسکا ہونا پوشیدہ تھا کیونکہ میری حاجت پوشیدہ تھی۔ پس وہ حاجت اُس کی آنکھوں کی کھٹک بنگئی یہاں تک کہ میری حاجت پوری کرنے سے اسکو آرام پہونچا اور چین حاصل ہوا۔ حاصل یہ ہے کہ وہ شخص دوسروں کی مصیبت کو اپنی مصیبت کی طرح جانتا ہے۔ اور فوراً اُس کے دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

قصہ اس کا یہ ہے کہ ایک دفعہ شاعر اپنے ممدوح سے گفتگو کر رہا تھا۔ اُس کے کرتے کی آستین دوسرے کپڑوں کے تلے دریدہ تھی۔ یکایک ممدوح کی نگاہ اُس پر پڑی اور بعد قطع کلام کے جب وہ شخص گھر چلا آیا تو ممدوح نے ہزار درہم اُسکے لیے بھیج دیے اسی بات کی طرف شاعر اشارہ کرکے کہتا ہے کہ دریدہ آستین میری اور کپڑوں سے پوشیدہ ہونے کے باوجود اُس نے اُس کو دیکھ لیا اور فوراً میرے گھر پر ہزار درہم بھیجدیے

## وقال رجل من بهراء واسمه فدكی

ومن حديث هذه الابيات ان الفدكی هذا كان مجاوراً لبنی عتاب فاغار علی ابله خنش بن معيد التغلبی۔ وكان علقمة بن سيف العتابی غائباً فسعی علقمة فی ان يرد ابله خنش فلما لم يتيسر له ذلك لاسباب اُخر اعطی الفدكی مائة بعير من ماله وقال خذها فاخذ وانشد

| اِنْ اَجْزِ عَلْقَمَةَ بْنَ سَيْفٍ سَعْيَهُ | لَا اَجْزِهِ بِبَلَاءِ يَوْمٍ وَاحِدٍ |
|---|---|
| اگر بدلہ دوں علقمہ بن سیف کی کوششوں کا | بدلہ نہ دے سکونگا ایک روز کی بخشش کا |

(حل) اجز من الجزاء۔ البلاء الاحسان۔ قوله سعيه اشارة الی ما سعی علقمة فی ان يرد خنش ابل الفدكی۔ وقوله ببلاء يوم الخ اشارة الی اعطائه مائة بعير من ماله۔

(معناه) ان اريد ان اكافی واجازی علقمة بن سيف العتابی علی سعيه لرد ابلی فلا اقدر عليه۔ وكذا لا اقدر علی مجازاة بلاء يوم واحد فانه قد اعطانی مائة بعير من ماله۔ فكيف امكن ان اجزيه علی هذا لا والله هذا امنی محال جداً۔

(فارسی) اگر خواہم کہ مرکوشش علقمہ بن سیف پاداش دہم نتوانم داد پاداش احسان یکروزہ اش نتوانم داد۔ یعنی آنکس برائے واپس کردن شترم چناں جد وجہد کردہ ہرگاہ ناکام ماند از مال خود صد شتر بمن ارزانی فرمود پس چگونہ مرآں احسان جزیل از من پاداشے خواہد شد۔ ہرگز نے۔ چہ جائیکہ عوض احسانات ہمہ عمر نتوانم داد۔

(اردو) اگر میں علقمہ بن سیف عتابی کی کوششوں کا بدلہ دینا چاہوں تو اُسکے ایک روز کے احسان

کا بدلہ مجھ سے نہ ہوسکے گا چہ جائیکہ عمر بھر کے تمام احسانون کا۔ اُسکے احسانات میرے اوپر بے شمار اور اَن گنت ہین۔ ایک ہی دن کے احسان کا بدلہ ساری عمر مین بن دے نہین سکون گا وہ میرے اونٹون کو چھڑا لانے کی کوشش میں جب کامیاب نہو سکا تو اپنی طرف سے سواونٹ مجھکو دے دیے بھلا اسکا بدلہ ممکن ہے؟

| لَاَحَبَّنِیْ حُبَّ الصَّبِیِّ وَرَمَّنِیْ | رَمَّ الْهَدِیِّ اِلَی الْغَنِیِّ الْوَاجِدِ |
|---|---|
| خدا کی قسم اُس نے مجھکو پیار کیا مانند پیار کرنے بچونکے اور اصلاح کی میری | مثل اصلاح کرنے تحفوں کی جو تو انگر مالدار کے پاس بھیجے جاتے ہین |

(حل) اللام جواب قسم مقدر ای واللہ لاحبنی۔ رمنی اصلحنی۔ الهدی العروس تزف الی زوجها۔ اوکل ما یهدی به (ہدیہ و نیاز) الواجد ذوالسعۃ والغنی۔ قوله حب الصبی منصوب بنزع الخافض ای کحب الصبی۔

(معناہ) واللہ لاحبنی علقۃ مثل حب الصبی۔ وانه اصلحنی کما یصلح الهدی المهدی به الی الرجل الغنی الواجد اهتمامًا بشانه۔ اوالمعنی انه اصلح حالی اهتمامًا بشانی کما یصلح اهل العروس فی تجهیزها اذا زفوها الی زوجها الغنی الواجد لئلا یعیب الناس۔ الحاصل انه اصلح حالی اصلاحًا تامًّا۔

(فارسی) بخدا مرا چون طفل خود محبت کرد و حالم را چنان اصلاح داد۔ کہ تحفہ و نیاز را پیش مرو فراخ حال و توانگر با صلاح تام و اہتمام ما لاکلام پیش کردہ شود یا عروس نوزا بدینگونہ بمکان شوہر پیش فرستادہ شود حاصل اینکہ با ہتمام کامل اصلاح حالم کرد و مرا چون پسر خود دید۔

(اُردو) اُس نے مجھکو ایسا پیار کیا جیسا مان باپ اپنی اولاد کو پیار دُلار کرتے ہین اور میرے حال کی اصلاح ایسی کی جیسے دلھن والے کسی غنی سے بیاہ کر کے رخصت کے وقت اس دلھن کو نہایت اعلی درجے کے اہتمام سے جہیز کے متعلق ساری چیزون کو دیکھ بھال کے ساتھ دیکر روانہ کرتے ہین۔ تاکہ اس غنی شخص کے اہل مکان اُس مین کچھ عیب نہ نکال سکیں۔ یا یون کہو کہ جیسے کسی بڑے مالدار امیر کبیر شخص کے پاس ہدیہ وغیرہ کو بنا سنوار کر بھیجا جاتا ہے غرضیکہ اس نے نہایت ہی تکلف سے میری حالت زار کی اصلاح کی۔

| اَجَابَنِیْ یَوْمَ الصُّرَاخِ بِهَجْمَةٍ | مِائَةٍ تَشُقُّ عَلَی عِصِیِّ الزَّوَائِدِ |
|---|---|
| مجھکو جواب دیا بروز دادخواہی چند شتر کے ساتھ | جو ایسے سو شتر تھے کہ غالب آوین جو بدستی پر چلانیوالونکے |

الذوائد

(حل) یوم الصراخ وقت الفزع والدعر والصراخ صوت الاستغاثۃ (فریاد خواہ کی آواز) الهجمۃ من الابل ما بین السبعین الی المائۃ۔ قوله مائۃ تفسیر لقوله هجمۃ۔ الزوائد جمع الزائد السائق ای من یدفع الابل عن الحوض۔ والمراد بقوله تشق علی عصی الزوائد

ھو ان تلک الابل کانت قویۃً عظماء۔ تشق بمعنی تغلب۔ العصی بالکسر جمع عصی۔

(معناہ) اجابنی واعاننی یوم الفزع والدعر الذی یعلو فیہ صوت المستغیثین بمائۃ من الابل تشق وتغلب علی عصی السائق حین یسوقھا عن الحوض لانھا قویۃ عظیمۃ۔ الحاصل انہ اعاننی فی وقت کذا بمائۃ من الابل السمینۃ العظیمۃ۔

(فارسی) روزے کہ آواز فریاد خواہی بلند شود (یعنی در وقت قحط) ممدوح مرا چنین صد شتر مدد کرد کہ بر چوب شتربانان بوقت راندنش آنہا را از چشمہ غالب آیند۔ الحاصل مرا بوقت قحط وتنگی کہ کسے مددگار و یار نبود از ہر سو آواز فریاد خواہان قیامت برپا می کرد۔ بصد شتر فربہ وطاقتور کہ بر چوب رانندہ آنہا غالب می آمدند۔ مدد رسانید و حال زارم را اصلاح داد۔ وبر جامۂ صد پارۂ حالم از صد شتر پیوند نہاد۔

(اردو) اُس نے اُس وقت مین کہ چارون طرف سے فریاد خواہون کی صدائے الغیاث اُٹھتی تھی میری فریاد خواہی کی اور آواز کا جواب سو اونٹ سے دیا۔ ایسے سو اونٹ کہ حوض سے روکنے والون کی چوب دستیون پر بسبب اپنی کثرت اور قوت کے غالب آوین اور روکنے سے نہ رکین۔ حاصل یہ ہے کہ ایسے نازک وقت مین اُس نے میری مدد کی جس سے میری حالت درست ہوگئی اور غربت وتنگدستی کے ہاتھ سے مجھے نجات مل گئی۔

| وَلَقَدْ نَضَحْتُ مَلِیْلَتِیْ فَتَمَیَّثَتْ | عَنْ اٰلِ عَتَّابٍ بِمَاءٍ بَارِدٖ |
|---|---|
| خدا کی قسم مین نے حرارت کو بجھایا سو وہ بجھ گئی | ٹھنڈے پانی سے آل عتاب کے |

(حل) الواو للقسم۔ نضحت بردت وسکنت یقال نضح العطش اذا سکنہ۔ الملیلۃ الحرارۃ المستکنۃ فی العظام ای شدۃ العطش۔ تمیثت بردت وذابت من التمیث یقال تمیث الشئ من الماء اذا ذاب فیہ۔ تمیث الارض اذا مطرت۔ تمیث الرجل اذا ذل۔ والحرارۃ اذا بردت بردت وذابت۔

(معناہ) واللہ قد سکنت عطشی بالماء البارد عن اٰل عتاب فبردت۔ الحاصل ان الحاجۃ والفقر زالتا عن اعطاءھم ایانا فصرت کمن لا فقر لہ۔

(فارسی) بخدا تشنہ لبی خود را از آب سرد کہ منجانب آل عتاب عنایت شدہ بود تسکین دادم پس تشنگی دور گشت۔ الحاصل فقر وافلاس کہ دامنگیر حال زبونم بود از داد ودہش آل عتاب بغنا وتونگری مبدل شد۔

(اردو) بخدا مین نے اپنی حرارت باطنی کو اُس ٹھنڈے پانی سے جو آل عتاب سے ملا تھا بجھا دیا اور

وہ یون بجھ کر رہ گئی۔ حاصل یہ ہے کہ فلاکت وافلاس جو جان پر آبنا تھا اُن کی بخشش سے دور ہو گیا۔ اور میری حالت اچھی ہو گئی، کیونکہ میری طلب حسب دلخواہ پوری ہوئی۔

## وقال ابوزیاد الاعرابی الکلابی

| | |
|---|---|
| لَهٗ نَارٌ تُشَبُّ عَلٰی یَفَاعٍ | اِذَا النِّیْرَانُ اُلْبِسَتِ الْقِنَاعَا |
| اسکی ایسی آگ ہے جو جلائی جاتی ہے اونچے مکان پر | جس وقت آگین پہنا دی جاوین قناع (سر بند) |

(حل) قوله له نار الضمير للممدوح۔ تشب بمعنی توقد۔ الیفاع المکان المرتفع۔ قوله اذا النیران البست الخ هذا کنایة عن اشتداد الزمان اذ لا یوقدون الناس فی نار الضیافة القناع بالکسر مجهول ما یستر راس المرأة۔

(معناه) ان ممدوحی رجل جواد کریم یوقد النار علی المکان المرتفع (کما هو من عادتهم) للضیافة وهذا فی وقت الشدة والقحط حیث اطفیت النیران ولم یبق احد یستعد علی اکرام الاضیاف واطعامه ایاهم۔

(فارسی) مراد را آتشے باشد کہ بوقت قحط شدید کہ ہمہ آتشہا روپوش شوند۔ بر جاے بلند درخشان میماند الحاصل ممدوحم چنان کریم وجواد ست کہ در ایام قحط ہم سلسلۂ ضیافت مہمانان جاری دارد۔ بغیر او کسے نباشد کہ آتشے روشن کردہ مہمانان راسوے خود بخواند بلکہ ہمہ آتشہا در نوالا فروشوند۔

(اردو) ممدوح کی آگ اُس وقت مین بھی اونچے مکانون پر مسافرون کو دُور سے بلانے کی غرض سے شعلہ زن رہتی ہے جبکہ قحط کی وجہ سے دنیا بھر کی آگین روپوش ہوجاتی یعنی بجھادی جاتی ہین۔ خلاصہ یہ ہے کہ ایسا مہمان نواز اور سخی مزاج ہے کہ اُس کے نزدیک فراخ حالی اور قحط سالی دونون برابر ہین۔ کبھی اُس کے مکان سے آگ غائب نہیں رہتی ہے۔

| | |
|---|---|
| وَلَمْ یَكُ اَكْثَرَ الْفِتْیَانِ مَالًا | وَلٰكِنْ كَانَ اَرْحَبَهُمْ ذِرَاعَا |
| اور نہین ہے زیادہ مال والا اور جوانون سے | لیکن اُن سے دراز دست ہے۔ |

(حل) الفتیان جمع فتی۔ ارحبهم اوسعهم الرحب لسعة الذراع الید۔ قوله مالا وذراعا منصوبان علی التمییز۔ والمراد بقوله ارحبهم ذراعا اوسعهم عطاءً۔

(معناه) هو لم یکن کثیر المال کغیره من الفتیان لکن کان اوسع الذراع فی العطاء منهم مع قلة ما عنده۔

(فارسی) او از جوانان دیگر مال و دولت فراوان نداشت مگر در داد و دہش از ایشان دراز دست بود حاصل این ست کہ گرچہ از دیگران کم مایہ بود لیکن در باب سخاوت بر ایشان سبقت برد۔

(اردو) اوروں سے وہ شخص مال و دولت مین بڑھا ہوا نہین ہے لیکن سخاوت مین اُن سے دراز دست یعنی کثیر السخا ہے۔ یعنی مال و دولت گو اُس کے پاس بہت زیادہ نہ تھی لیکن سخاوت مین بڑے بڑے مالداروں پر غالب تھا۔

## وقال العرندس

وھو کلابی یمدح قوماً کان قد نزل بھم وھم بنو عمرو الغنوئون وکان ابو عبیدۃ اذا انشدھا یقول ھذا واللہ محال کلابی یمدح غنویًا۔

| | |
|---|---|
| هَيْنُوْنَ لَيْنُوْنَ اَيْسَارٌ ذَوُوْ كَرَمٍ | سَوَّاسُ مَكْرُمَةٍ اَبْنَاءُ اَيْسَارِ |
| وہ لوگ نرم مزاج نیک خصلت سخی صاحب کرم ہین | درست کرنیوالے اچھے کاموں کے سخیوں کی اولاد ہین۔ |

(حل) قولہ ھینون ای ھم ھینون الخ۔ الھین مخفف الھین من الھون دون الھوان واللین مخفف اللین۔ ایسار جمع یسر وھم الذین یجیلون القداح والعرب تمدح بذلک لانہ من علامات الکرم عندھم۔ وایضاً یقال لمن یوفق للخیر۔ والسواس جمع سائس بمعنی رائض الخیل۔ المکرمۃ الافعال الحسان (کارخیر)

(معناہ) ھم قوم لین اخلاقھم ھین طباعھم معدن الخیر والکرم والجود والسخا۔ سواس مکرمۃ وابناء ایسار ای قوم کرام (الحاصل) انھم قوم کثیر الجود والکرم لین الاخلاق وھین الطباع اھل المکرمۃ ومصلحھا۔ من اولاد اھل الکرم والسخا۔

(فارسی) آں قوم نرم مزاج و نیک خو اند۔ گردانندہ کاسہا و صاحب کرم۔ اصلاح کنندہ کار خیر پسران سخیا نند۔ یعنی بہ سبب شرافت و نجابت گوہر در ایشان نرم مزاجی و نیکخوئی جا گرفت۔ در سخاوت و بخشش خط وافر دارند۔ کارہاے خیر از ایشان اصلاح پذیر شوند۔ و ہمیشہ در کار خیر مشغول مانند۔ زیراکہ از گوہر بیش بہا اصل ایشان ست یعنی از اولاد سخیا نند۔

(اردو) وہ لوگ نرم مزاج نیک خصال۔ پیالوں کے دَور کرانے والے یعنی سخی اور صاحب کرم۔ کار خیر کے مصلح سخیوں کی اولاد ہین۔ حاصل یہ ہے کہ اُن کے مزاجوں مین گرمی بالکل ندارد ہے بلکہ مزاج کے نرم اور خصلت کے نیک بخشش و کرم مین یکتاے زمان ہین۔ کار خیر اُن کے گھروں مین پرورش پاتا ہے

یہ نہ سمجھنا کہ اُن کو یہ اوصاف بہ تکلف حاصل ہوئے بلکہ حقیقت مین وہ لوگ شریف خاندان کے لوگ اور بڑے بڑے نامور سخیون کی اولاد ہین۔

| فِی الْجَهْدِ اُدْرِكَ مِنْهُمْ طِيْبُ اَخْبَارٍ | اِنْ يُسْأَلُوا الْحَقَّ يُعْطُوْهُ وَاِنْ خُبِرُوْا |
| --- | --- |
| سختی میں تو اُن سے اچھی خبرین سنی جاتی ہین | اگر سوال کیے جاوین حق کے تو دیتے ہین اور اگر آزمائے جاوین |

(حل) قوله يسألوا مجهول - الحق كناية عن الضيافة واداء الديات وغيرها خبروا اى اختبروا وامتحنوا - الجهد بالفتح الشدة - قوله طيب اخبار اضيفت الصفة الى الموصوف اى اخبار طيب -

(معناه) هم اهل الجود والكرم اذا سئلوا عن الحق يعطوه ولا يبخلون به وان امتحنوا فى الشدة فادرك منهم اخبار طيب - الحاصل - اذا سئلوا عن الضيافة واداء الديات وغيرهما مما اوجبوه على انفسهم من مالهم فيعطوه - واذا امتحنوا فى الشدائد والمصائب فيثبتون على اقدامهم -

(فارسی) اگر از حق سوال کردہ شوند می دہند اگر در مصائب وشدائد گرفتہ شوند ثابت قدم مانند وخبر نیک از ایشان شنیدہ شود - حاصل این ست کہ اگر کسے نزد شان بابت ضیافت ومہمانی و داے دیات وتاوانات سوال کند بے چون وچرا سوالش را روا سازند ومرادش بکف دہند ہمچنان وقت تنگی وشدت حال اگر کسے سوال کند تاہم خبر نیک یعنی روائے سوال شنیدہ شود غرضیکہ بکدامی حالت چہ در فراخی وچہ در تنگی ایشان بازار بخشش را گرم دارند -

(اردو) اگر اُن سے حق کا سوال کیا جاوے تو اُسکو پورا کرتے ہین - اگر تنگ حالی مین آزمائے جاوین تو اُن سے اچھی خبرین سُنی جاتی ہیں - یعنی ضیافت ومہمانداری - ادائے دیات وتاوان وغیرہ کے متعلق اُن کے پاس سوال کرنے سے بے دریغ بخشش کرتے ہوئے سائل کے سوال کو پورا کر دیتے ہین - شدت اور سختی مین اگر اُن کا امتحان لیا جاوے تو بھی وہ اپنے پاؤن پر ثابت نکلتے یعنی ایسے وقتون مین بھی بخشش سے دست بردار نہیں ہوتے ہیں -

| كَشَّفْتَ اِذْ مَا رَشَرٌّ غَيْرُ اَشْرَارٍ | وَاِنْ تَوَدَّدْتَهُمْ لَانُوْا وَاِنْ شُهِمُوْا |
| --- | --- |
| تو کھلم کھلا لڑائی کے بہادر غیر شریر دیکھے گا | ذرا اگر تو اُن سے دوستی طلب کرتا ہے تو وہ نرم ہوتے ہین اور اگر ڈرائے جاتے ہین |

(حل) توددتهم اى طلبت مودتهم - لانوا من اللين - شهموا مبنى للمفعول من شهمه اذا افزعه - كشفت من التكشيف يقال كشفت الشئ اى كشفه وكشف فلانا عن الامر

اذاکرہ علیہ۔ الاذمار جمع ذمر ھوالجری الشجاع۔ الشر ضد الخیر وھو فی عرفھم بمعنی الحرب۔ اشرار جمع شریر علی غیر قیاس۔

(معناہ) انک (یامخاطب) اذا تقربت الیھم بالمودۃ وطلبت مودتھم لانوا لک واحبوک حبًا بخلاف ما اذا حرکتھم علی سبیل الاخافۃ والافزاع۔ فکانک کشفت شجاع حرب جریًا مع انھم اخیار لا اشرار۔ الحاصل ای کما انھم اھل الکرم والجود کذلک شجاع جری یعفون الجرم۔

(فارسی) اگر با ایشان الفت داری وطلب محبت و مودت کنی برایے تو نرم شوند۔ اگر خوف زدہ شوند یعنی کسے با اوشان جنگجو شود۔ شجاع و بہادر رانند کہ شریر نیستند۔ حاصل این ست کہ درشتی ونرمی ہر دو صفت در وشان موجود ست۔ اگر کسے بہ محبت پیش آید۔ با او بنرمی آمیزند اگر کسے ارادۂ جنگ و پیکار کردہ پیش آید۔ بہادران می نمایند لیکن شریر نیستند یعنی طالب عفو را معاف نمایند و جرم وخطا ایش بہ بخشند۔

(اردو) اگر تو اُن لوگون سے دوستی کا طالب ہو تو وہ لوگ تجھ سے نرمی کا برتاؤ کرینگے۔ اگر ڈرائے جاوین تو اُن کو بہادران جنگ غیر شریر خوب ظاہر دیکھے گا۔ یعنی مزاج کے نرم اور گرم بھی ہین، جس سے نرمی کی اُس کے ساتھ نرمی سے پیش آتے ہین۔ اور جس نے اُن سے لڑنے کا ارادہ کیا تو سمجھ لو کہ بہادران جنگ ہین۔ لیکن شریر نہیں یعنی طالب عفو کا قصور معاف کر دیتے ہین ڈھیٹھ نہین ہین۔

| فِيهِمْ وَمِنْهُمْ يُعَدُّ الْمَجْدُ مُتَلَّدًا | وَلَا يُعَدُّ نَثَا خِزْيٍ وَلَا عَارِ |
|---|---|
| انھین مین اور انھین سے شمار کی جاتی ہی بزرگی پرانی | اور شمار نہین کیجاتی ہے خبر رسوائی اور ننگ و عار کی |

(حل) المتلد القدیم۔ النثا ما یخبر بہ عن الرجل من حسن او سیئ۔ الخزی الذل۔ وفی تقدیم قولہ فیھم ومنھم فائدۃ التخصیص کما لا یخفی۔

(معناہ) ان لھم قدم صدق فی المجد والشرف یعد المجد قدیمًا فیھم ومنھم۔ ولا یعد فیھم خبر الذل ونثا الخزی والعار بل یعد فیھم کل جمیل۔ الحاصل انھم اھل الجود والکرم۔ ذو المجد والشرف وان ھذہ الاوصاف قدیمۃ فیھم جاءت من اٰباءھم الاولین۔ فلا یصدر منھم الا کل جمیل۔ وانھم بریئون عن العار والخزی۔

(فارسی) بزرگی در ایشان واز ایشان قدیم شمردہ شود۔ ہیچ یکے از اخبار ننگ و عار ذلت وخواری درمیان شان نہ شمردہ شود۔ یعنی بزرگی وشرافت از قدیم الایام میراث وملک شان ست۔ بزرگان شان

نیکنام بودند بعد ازان آن بزرگی سوے شان منتقل شد۔ لاجرم ایشان از ننگ و عار بالکلیہ پاک ہستند

(اردو) مجد و بزرگی قدیم ان مین اور انھین سے شمار کیجاتی ہے۔ عار اور رسوائی کی کوئی خبر اُن مین اور اُن سے شمار نہین کی جاتی۔ حاصل یہ ہے کہ اُن کے آباء اجداد سب کے سب بزرگ تھے۔ بزرگی کوئی نئی چیز اُن کے حق مین نہین ہے۔ ہمیشہ نیک کامون میں مصروف رہا کرتے ہین۔ ننگ وبدنامی سے اُن کی ذات بالکل بری ہے۔ سوائے مجد و بزرگی کے کسی قسم کی معیوب اور شرمناک چیز اُنکے پاس پھٹک نہین سکتی ہے

| لَا يَنْطِقُوْنَ عَنِ الْفَحْشَاءِ اِنْ نَطَقُوْا | وَلَا يُمَارُوْنَ اِنْ مَارُوْا بِاِكْثَارِ |
|---|---|
| نہیں کہتے ہین واہی تباہی اگر گفتگو کرتے ہین | اور نہیں جھگڑتے ہیں بوقت جھگڑا بسیار گوئی سے |

(حل) یمارون یجادلون من المراء الجدال۔ الاکثار مصدر باب افعال من الکثرۃ ای لایکثرون الکلام فی امر لاطائل تحتہ۔

(معناہ) ان نطقوا فی المجالس فھم لاینطقون عن الفحشاء بل ینطقون عن الکلام الطیب الجیّد۔ ولو جادلوا فیما بینھم فلا یجادلون باکثار ولا یکثرون الکلام فی امر لاطائل تحتہ۔

(فارسی) چوں در بزمہا گفتگو کنند سخنان برگزیدہ و پاک می گویند از فحش کلامی می پرہیزند۔ اگر در آپس تکرار کنند پس بسیار گوئی نہ کنند۔ یعنی سخنان بے سود از زبان شان برون نہ شوند ہرچہ گویند سودمند گویند۔ چنانکہ عادت اشراف ست۔

(اردو) اگر وہ لوگ کسی محفل مین گفتگو کرتے ہین تو بُری باتون سے پرہیز کرتے ہوے صرف مفید اور کارآمد باتین کہتے ہین۔ اور جب کبھی آپس مین اپنے ہمسرون سے جھگڑتے ہین (تکرار کرتے ہین) تو بکواس نہین کرتے۔ کیونکہ وہ لوگ بڑے شریف ہین اور شریفون کی یہی عادت ہوا کرتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ وہ لوگ اچھے گویا ہین اور لپاڑ نہین ہین۔

| مَتٰى تَلْقَ مِنْهُمْ تَقُلْ لَاقَيْتُ سَيِّدَهُمْ | مِثْلَ النُّجُوْمِ الَّتِيْ يَسْرِيْ بِهَا السَّارِيْ |
|---|---|
| جب تو ملے اُنہین سے کسی سے تو کہے کہ اُنکے سردار سے ملا ہون | مانند اُن ستارون کے جنکی روشنی سے رات کا مسافر چلتا ہے |

(حل) قولہ مثل النجوم ای مثلھا فی الاھتداء بھا۔ الساری الماشی لیلاً۔

(معناہ) کل واحد منھم سیّد فانک متی تلق احداً منھم تقل فی نفسک قد لاقیت سیدھم۔ وھم کالنجوم التی یمشی بھا الساری لیلاً فی الاھتداء بھم بایّھم اقتدیتم اھتدیتم

(فارسی) ہرگاہ باکسے از ایشان ملاقات کنی گوئی کہ با سردار شان ملاقات کردم۔ ایشان مانند آن ستارگانند کہ شب رَو در روشنی آنہا سیر کند یعنی در بزرگی و سرداری ہریکے درجہ کمال دارد۔ در باب

اقتدا و پیروی چنانند کہ باہر کسے طریقۂ اقتدا روا داری و پئے نشان قدمش رو ی بہ منزل مقصود برسی گویا مثل آن ستارگانند کہ برائے اہتدا شب و روز یکسانند۔

(اردو) جب کہ تو اُن میں سے کسی سے ملے تو تو یہ کہے گا کہ واہ میں تو اُس قوم کے سردار سے ملا ہون وہ لوگ اُن ستارون کے مانند ہیں جو رات کے وقت سفر کرنے والا اُنکی روشنی کے سہارے چلتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اُن میں کا ہر شخص اپنی لیاقت و قابلیت میں نرالا ہے۔ اُن میں سے جس کسی کا اقتدا کوئی شخص کرے تو وہ اپنے مطلب کو بخوبی ایسا ہی پہونچ جائیگا جیسے رات کا مسافر چمکنے والے ستارون کی روشنی سے منزلِ مقصود تک پہونچکر رہ جاتا ہے۔

## وقال اٰخر

| وَمَا فَوْقَ شُكْرِیْ لِلشَّكُوْرِ مَزِيْدُ | رَهَنْتُ يَدِیْ بِالْعَجْزِ عَنْ شُكْرِ بِرِّهٖ |
|---|---|
| حالانکہ نہین ہے اوپر میرے شکر کے شکر گذارون کیلیے زیادہ | میں نے رہن کردیا اپنا ہاتھ عجز کے نزدیک اُسکے احسان کے شکر سے |

(حل) الشکور مبالغۃ الشاکر۔ قولہ برہ الضمیر یعود الی الممدوح۔ والمراد بالمصراع الاول انی عجزت عن اداء شکر احساناتہ۔

(معناہ) انی عجزت عن شکر برہ واحسانہ فکانی رہنت یدی بالعجز عنہ۔ وما فوق شکری مزید للشکور ای لا شکر فوق شکری ومع ذلک قد عجزت عن شکر احسان ممدوحی فاقدروا ان ایادیہ الیّ کثیرۃ جداً۔

(فارسی) من از شکر ممدوحم عاجز آمدہ دست خود را نزد عجز رہن داشتم۔ حالانکہ بالائے شکر من برائے شکرگذاران شکرے نیست تاہم از وقاصر آمدم زیراکہ احسانات او برمن بے شمار اند حاصل اینکہ چندان احسان کردہ کہ شکر آنہا از من ناممکن ست۔ ع یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد۔

(اردو) میں نے ممدوح کے احسانات کے شکر سے قاصر رہکر اپنا ہاتھ عجز کے پاس ہمیشہ کے لیے رہن رکھدیا حالانکہ مجھ سے بڑھکر کوئی شکر گذار شکر ادا نہین کرسکتا ہے۔ مگر با این ہمہ میں اُس کے احسانات کے شکر سے عاجز آگیا اب خیال کرلیجیے کہ اُس کا احسان مجھپر کس قدر ہے۔

| وَلٰكِنَّ مَا لَا يُسْتَطَاعُ شَدِيْدُ | وَلَوْ اَنَّ شَيْئًا يُسْتَطَاعُ اسْتَطَعْتُهٗ |
|---|---|
| مگر جو چیز دائرۂ قدرت سے باہر ہو واقعی مشکل ہے | اگر کوئی چیز قدرت و قابو کی ہوتی تو اُس پر میں قابو پاتا |

(معناہ) لوکان شیئًا یقدر علیہ لقدرت علیہ لا محالۃ ولکن ما لا یقدر علیہ فہو شدید

الحاصل لوكنت اقدر على اداء شكره وايفاء عوض انعامه لفعلت ذلك لكن لما لم اقدر عليه فما افعل سوى العجز والله اعلم۔

(ف) اگر چیزے در قدرت بودے بر وقبضہ کردمے مگر آنکہ از طاقت بیرون ست ناگزیر حصول مشکل باشد۔ یعنی شکر ممدوح اگر ممکن بودے ہر آئینہ ادا کردمے مگر چہ کنم کہ از طاقت بیرون ست لاجرم عاجز و قاصرم۔

(اردو) اگر وہ شکر گذاری میرے بس کی چیز ہوتی تو ضرور اُس پر قابو پاکر شکر ادا کرتا۔ لیکن کروں کیا؟ جو چیز قدرت سے باہر ہو اُس پر قبضہ کیسے ہو سکتا ہے۔ خلاصہ یہ سمجھ لو کہ اُس شخص کے احسانات کا شکر مجھ سے ہرگز ہو نہیں سکتا معذور م والسلام۔

## وقال الحسين بن مطير الاسدی

| وَيَوْمُ نَعِيمٍ فِيهِ لِلنَّاسِ اَنْعُمُ | لَهُ يَوْمُ بُؤْسٍ فِيهِ لِلنَّاسِ اَبْؤُسٌ |
|---|---|
| اور ایک دن بخشش کا ہے جس میں دوستوں کیلیے نعمتیں ہیں | اسکے لیے ایکدن سختی کا ہے جس میں دشمنوں کے لیے مصیبتیں ہیں |

(حل) البؤس ضد النعيم ابؤس جمعه۔ ايضًا الانعم جمع نعيم۔ قوله له الضمير يعود الى الممدوح وهو المهدی من الخلفاء العباسية۔

(معناه) ان ايام هذا الممدوح منقسمة بين انعام وانتقام الاول للاصدقاء تصدق بها والثاني للاعداء تشقى بها۔ فيقول للممدوح يوم بؤس فيه لاعدائه ابؤس وله يوم نعيم فيه لاصدقائه انعم۔ الحاصل انه رحمة للاحياء وغضب للاعداء۔

(ف) روزہائش بدو حصہ منقسم ست یکے روز بلا و مصیبت کہ دران برائے دشمنانش مصائب و سختیہا اند۔ دوم روز انعام و بخشش ست کہ دران برائے دوستان نعمتہا ست۔ حاصل این ست کہ ممدوح برائے دوستان باعث رحمت ست کہ بر ایشان بخشش کند و برائے دشمنان زحمت کہ از ایشان انتقام میگیرد و صدہا را تہ تیغ کند۔

(اردو) ممدوح کے لیے ایکدن ایسا ہے جس میں دشمنوں پر ہزاروں مصیبت کا سامنا ہوتا ہے اور دوسرا روز ایسا ہے کہ بس دوستوں کے لیے نعمتوں کی لوٹ ہوتی ہے یعنی دوستوں پر رحمدل اور دشمنوں پر سخت گیر ہے۔

| وَيَمْطُرُ يَوْمَ الْبَأْسِ مِنْ كَفِّهِ الدَّمُ | فَيُمْطِرُ يَوْمَ الْجُوْدِ مِنْ كَفِّهِ النَّدٰى |
| --- | --- |
| اور برستا ہے بروز سختی اُس کی ہتھیلی سے خون | سو برستی ہے بروز سخاوت اُس کی ہتھیلی سے بخشش |

(حل) فيمطر الخ هذا البيت تفسير للبيت السابق۔ البأس والبؤس واحد معنًى وفيه لف ونشر غير مرتب۔ الندى الجود۔ انما قال يمطر ليدل على كثرة الجود وايضًا على كثرة البأس

(معناه) اما يوم الجود فيمطر من كفه فيه الجود والكرم واما يوم البأس فيمطر فيه دم الاعداء من كفه۔ الحاصل انه اذا جاء على اصدقائه فجوده يشبه بالمطر فى الكثرة كذلك يوم الحرب يرق دم اعدائه كالمطر۔

(ف) بروز جود بخشش از کف دست او میبارد وہمچنان بروز جنگ خون دشمنان چون بارش از آسمان ریختہ شود۔ حاصل این ست کہ در جود و سخا چنانکہ بے مثل ست در جنگ و پیکار نیز یگانۂ روزگار ست۔

(اردو) بروز بخشش اُس کی ہتھیلی سے بخشش پانی کے مانند برستی ہے۔ اور بروز جنگ دشمنون کا خون بھی ایسا ہی بہایا جاتا ہے۔ یعنی سخاوت کا ہاتھ اس قدر کشادہ ہے کہ جب کھلتا ہے۔ تو بخشش کی بارش برستی رہتی ہے۔ علی ہذا القیاس دست انتقام جب میدان کارزار کی طرف شمشیر پکڑے ہوے چلتا ہے تو خون کا دریا بہہ جاتا ہے۔

| عَلَى النَّاسِ لَمْ يُصْبِحْ عَلَى الْأَرْضِ مُجْرِمُ | وَلَوْ اَنَّ يَوْمَ الْبَأْسِ خَلّٰى عِقَابَهُ |
| --- | --- |
| لوگون پر تو نہین رہیگا روے زمین پر کوئی گنہگار | اگر بروز جنگ وہ اپنے عذاب کو چھوڑ دے |

(حل) ولو ان يوم البأس الخ فيه مزيد التشريح ليوم البأس۔ قوله لم يصبح اى لم يبق۔ وهو جواب لو۔

(معناه) لو خلى عقابه على الناس يوم الحرب لم يبق احد من المجرمين على ظهر الارض حيًا۔ الحاصل انه شجاع جرئ بلغ فى شجاعته مبلغًا لم يبلغه احد من الناس حتى انه لو خلّى عقابه على الناس يوم الحرب لقتل المجرمين كلهم۔

(ف) اگر بروز سختی عذابش را بر مردمان بگذارد۔ بر روی زمین کسے از گنہگاران باقی نماند یعنی در کارہاے کارزار چنان ماہر آزمودہ کار ست۔ کہ اگر بہ کمال شجاعتش کار گرفتہ دست عقاب بر مجرمین و گنہگاران کشاید ہیچ یکے را زندہ نگذارد۔ بلکہ ہمہ را شربت مرگ بچشاند۔

(اردو) اگر وہ ممدوح بروز جنگ دشمنون پر اپنے عقاب کو چھوڑ دے تو روے زمین پر گنہگارون مین سے

ایک بھی باقی نہ رہے۔ بلکہ سب اپنی اپنی جگہ آرام سے سو رہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ وہ بہت بڑا شجاع اور لڑاکو ہے۔

| وَلَوْ اَنَّ یَوْمَ الْجُوْدِ خَلّٰی یَمِیْنَہٗ | عَلَی النَّاسِ لَمْ یُصْبِحْ عَلَی الْاَرْضِ مُعْدِمٗ |
| --- | --- |
| اور اگر بروز بخشش اپنا داہنا ہاتھ کھول دے | لوگوں پر تو نہیں رہیگا دنیا میں کوئی محتاج |

(حل) ولو ان یوم الجود الخ هذا البیت الضا فیه مزید التفضیل لیوم الجود۔ قوله یمینه ای یده الیمنی وهذا کنایة عن الجود۔ المعدم المفلس الفقیر۔

(معناه) انه کثیر الجود حتی انه لو خلی یمینه فی یوم الجود علی الناس لم یبق مفلس فقیر علی ظهر الارض بل صاروا اغنیاء۔

(فارسی) اگر بروز سخاوت وبخشش دست راست خود را بگشاید بر روے زمین فقیرے باقی نماند یعنی همه فقرا از داد و دهش او تونگر شوند۔

(اردو) اور اگر بروز عطا اپنے دوستوں پر دست راست چھوڑ دے تو پھر روئے زمین پر کوئی نادار وفقیر باقی نہ رہے۔ بلکہ سب کی محتاجی تونگری سے بدلجاوے۔ یعنی بہت بڑا سخی ہے جسکو دیتا ہے مالدار بنا ڈالتا ہے۔ واضح رہے کہ اس شعر میں (الناس) سے دوست وآشنا مراد لئے گئے ہیں کیونکہ شروع کی بیت میں وہی ترجمہ کیا گیا ہے۔ لیکن عام لوگ بھی مراد ہو سکتے ہیں۔ فتامل۔

## وقال ابو الطمحان القینی واسمه شرقی بن حنظلة

| اِذَا قِیْلَ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ قَبِیْلَةً | وَاَصْبَرُ یَوْمًا لَا تُوَارِیْ کَوَاکِبُهٗ |
| --- | --- |
| جب کہا جاوے کہ کون لوگ بہتر ہیں قبیلہ کی رو سے | اور زیادہ صبر کرنیوالے اُس روز میں جسکے ستارے پوشیدہ نہیں ہوتے |

(حل) اصبر اسم تفضیل من الصبر ای اجلد۔ قوله لا تواری کواکبه الخ تواری بمعنی تغیب کواکب جمع کوکب۔ فمعنی قوله لا تواری کواکبه ای تظهر کواکبه فاعلموا ان ظهور الکواکب فی الیوم کنایة عن الشدة۔ ای تظهر الکواکب فی ذلك الیوم کما تظهر فی اللیلة لان الیوم یصیر کانه لیل لاجل النقع المرتفع من حفرة الخیل۔ یوماً وقبیلة منصوب علی التمییز۔ کواکبه الضمیر یعود الی الیوم۔

(معناه) یقول یمدح قبیلة بنی لام۔ انه اذا قیل ایّ الناس خیر حیًا وقبیلةً واجلد علی الشدائد والمصائب یوم الحرب الذی لا تواری فیه الکواکب۔ فیقال فی جوابه انهم بنو لام

کمایاتی فی البیت القابل۔

(فارسی) اگر گفتہ شود کہ از روی خاندان یا گروہ از مردمان بہتر کیست و بر مصائب روزیکہ ستارگان دران پوشیدہ نمانند صبر کنندہ تر کدام ست۔ یعنی اگر کسے پرسد کہ از قبائل جہان کدام قبیلہ از روی شرف و بزرگی افضل ست و آن کیستند کہ بروز جنگ کہ از غبار پا می اسپان بہ شب میماند بر مصائب صابر باشند پس در جواب آن نام قبیلہ بنی لام بردہ شود۔

(اردو) جبکہ یہ کہا جاوے کہ قبیلہ کی روسے کون لوگ بہتر ہین، اوران لوگونسے اس روز مین جس کے ستارے پوشیدہ نہین ہوتے، سختیون پر زیادہ صابر ہین تو اس کے جواب مین کیا کہا جاوے گا۔ (جواب آیندہ شعر میں آرہا ہے) واضح ہو کہ دن مین ستارون کے غائب نہونے کے یہ معنی ہین کہ بروز جنگ جب گھوڑون کے سمون سے غبار بکثرت اڑے اور آفتاب روپوش ہوجاوے تو اندھیری کی وجہ سے ستارے نظر آنے لگتے ہین۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس جملہ سے عموماً سختی اور مصیبت مراد لیجاتی ہے کیونکہ مصیبت کو اہل الکلام اکثر شب تاریک سے تشبیہ دیا کرتے ہین۔

| | |
|---|---|
| فَاِنَّ بَنِی لَامِ بْنِ عَمْرٍو اَرُوْمَۃٌ | سَمَتْ فَوْقَ صَعْبٍ لَا تُنَالُ مَرَاقِبُہٗ |
| سو بیشک بنی لام بن عمرو نجیب الاصل ہین | وہ لوگ ایسے پہاڑ پر چڑھگئے ہین جسکی بلندی پر پہونچا نہین جاتا |

(حل) الارومۃ الاصل۔ سمت من السمو وھو العلو۔ صعب جبل۔ مراقب جمع مرقب وھو موقع النظر ویکون مرتفعاً لامحالۃ۔

(معناہ) ای یقال فی الجواب ھم بنو لام بن عمرو فان بنی لام بن عمرو قوم نجیب الاصل صعد وا من المجد والشرف مالا یرام ولا یقصد۔ فلا ینال قال منزلتھم۔

(فارسی) در جواب گفتہ شود کہ بنو لام بن عمرو اند۔ زیرا کہ ایشاں نجیب الاصل و شریف النسل اند۔ در حصول شرف و بزرگی بہ چنین جاے بلند رسیدند کہ ہر بلندیش رسیدہ نشود یعنی چنان بزرگی و شرافت حاصل کردند کہ کسے را حاصل نشد و نہ کسے در خواب و خیال آن را دید۔

(اردو) کہا جائیگا کہ وہ لوگ بنی لام بن عمرو ہین کیونکہ وہ لوگ شریف الاصل ہین۔ بزرگی و شرافت کے ایسے پہاڑ پر وہ لوگ چڑھ گئے ہین جسکی بلندی پر پہونچا نہین جاسکتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ وہ لوگ بزرگی مین اپنا جواب نہین رکھتے ہین وہ سب سے اشرف ہین۔

| | |
|---|---|
| اَضَاءَتْ لَھُمْ اَحْسَابُھُمْ وَوُجُوْھُھُمْ | دُجَی اللَّیْلِ حَتّٰی نَظَّمَ الْجَزْعَ ثَاقِبُہٗ |
| روشن کردیا ہے انکے لیے ان کے احساب اور چہرون نے | رات کی اندھیری کو یہانتک کہ پرولیا ہے یمانی موتیونکے بیندھنے والے نے انکو لڑی مین |

(حل) قوله اضاءت لهم الخ ای انارت لهم احسابهم وجوههم مرفوع علی الفاعلیۃ - دجی اللیل منصوب علی المفعولیۃ - الدجیٰ الظلمۃ - نظم ای جمع فی سلک الجزع الحرز الیمانی فیہ البیاض والسواد تشبہ بہ العین غالباً - الثاقب من ثقب اذا خرق بخرق نافذ - والضمیر فی ثاقبہ یعود الی الجزع -

(معناه) ان احسابهم وجوههم اضاءت لهم ظلمۃ اللیل حتی نظم الجزع ثاقبہ فیہ فی سلک - الحاصل انهم ذو الجاه والحسب -

(فارسی) روشن ساخت کارہاے خیر وچہرہاے شان تاریکی شب ایشان را تا آنکہ پرو ئیدہ وریمانی درین روشنی ایشان را در رشتہ پرو یدہ است یعنی کارہاے نمایان بکثرت از ایشان بوقوع می آمدند - لاجرم ننگ وبدنامی کہ چون شب تاریک اند از ایشان دور شد گو روشنی آن کارہاے نمایان آنرا دور کرد پس اینک جو دریمانی برابناے روزگار خود تابان ہستند کسے نباشد کہ در سرداری وشرافت لاف ہمسری زند الحاصل اینکہ او شان نیک نفس وشرافت آباء و بزرگی ومجد لاجواب ہستند -

(اردو) اُنکے اچھے کامون اور روشن چہرون نے اُنکی تاریکی کو روز روشن کے مانند کردیا یہانتک کہ یمانی پوتون کے بیند ھنے والون نے اسی روشنی میں انکو لڑی میں پرولیا ہے - حاصل یہ ہے کہ اُنسے اچھے اور عمدہ کام ہمیشہ وقوع مین آتے ہین - ننگ وعار اُنسے کوسون دور پڑا ہوا ہے - سردارون کا چہرہ ہے اور بزرگی وشرافت اسمین نمایان - شرافت ونجابت مین بے مثل ہین - یا یون کہو کہ اُنکی رات بھی روز روشن کی طرح روشن ہے -

| اِذَا طَالِبُ الْمَعْرُوْفِ اَجْدَبَ رَاکِبُہٗ | | لَهُمْ مَجْلِسٌ لَا يَحْصُرُوْنَ عَنِ النَّدٰی |
|---|---|---|
| جبکہ احسان کا طلبگار قحط مین مبتلا ہوجاوے اُس کا راکب | | ان کے لیے ایک مجلس ہے جسمین بخشش سے رکتے نہین ہین |

(حل) لا یحصرون لا یمتنعون - الندی الجود - وفی الکلام محذوف ای لا یحصرون فیہ عن الندی اجدب الرجل اذا اصابہ القحط - راکبہ تابعہ والذاهب علی اثرہ - قولہ راکبہ الضمیر یعود الی طالب المعروف -

(معناه) لهم مجلس لا یمتنعون فیہ عن الجود والسخا اذا کان طالب الاحسان محتاجاً مجدباً مصاباً بالقحط فقیراً - فانهم یعطونہ - الحاصل انهم یجودون ایام القحط والشدۃ ایضاً

(فارسی) براے آنہا بزمیست کہ دران از سخاوت وبخشش باز نیایند وقتیکہ خواہندۂ بخشش واحسان در قحط مبتلا گردد - حاصل اینکہ در ایام قحط وخشکسالی ہم داد ودہش شان بروش خود جاری بماند -

(اردو) اُنکی ایک مجلس ہے جس مین داد ودہش سے رُکتے نہین ہین جبکہ احسان وضیافت کا طالب مصیبت قحط مین مبتلا ہوجاوے حاصل یہ ہے کہ فراخ حالی کے وقت مین جیسا دست بخشش اُنکا کشادہ رہتا ہے قحط سالی میں بھی اُنکی داد ودہش جاری رہتی ہے اُنکے نزدیک قحط وفراخی دونون برابر ہین -

| تَسِيْرُ الْمَنَايَا حَيْثُ سَارَتْ مَوَاكِبُهْ | وَمَا زَالَ مِنْهُمْ حَيْثُ كَانَ مُسَوَّدٌ |
|---|---|
| کہ چلتی ہین موتین جس جگہ چلتے ہین اُس کے لشکر | ہمیشہ رہتا ہی اُنہین کا سردار جہان پر ہو اس طور پر |

(حل) وما زال الخ مسوّد ای سید مرفوع لانہ اسم وما زال۔ وکان تامۃ۔ قولہ تسیر المنایا الخ الجملۃ خبر ما زال۔ مواکب جمع موکب الجماعۃ رکباناً کانت او مشاۃً۔ المنایا جمع منیۃ وہی الموت

(معناہ) وما زال منہم سید حیث کان ووجہہ بحیث تسیر المنایا حیث سارت افواجہ اسے یقتل الاعداء حیث سار۔ الحاصل انہم جواد کریم وایضاً شجاع جرئ۔

(ف) سردار آنہا ہر کجا نماید ہمیشہ چنان ماند کہ لشکرش ہر جا کہ رود موت ہمراہ شان می رود۔ حاصل این ست کہ سردار شان ہر کجا کہ رود از کشت وخون دشمنان موت را شادمان کند یعنے بسیار جنگجوست و برای دشمنان مجسم موت۔

(اردو) اور اُن مین کا سردار جہان کہین ہو ہمیشہ اس طرح رہتا ہے کہ اُسکی فوجین جس جگہ جاتی ہین تو دشمنون کی موتین اُن کے ہمراہ چلتی ہین یعنے ان مین کا سردار اپنی فوجون سے ہمیشہ دشمنون کو قتل کرتا رہتا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ بڑے پایہ کا سخی ہے اور زبردست لڑاکو۔

## وقال اٰخر

| مِثْلَ ابْنِ زَيْدٍ لَقَدْ خَلَّى لَكَ السُّبُلَا | يَا أَيُّهَا الْمُتَمَنِّي أَنْ يَكُوْنَ فَتًى |
|---|---|
| ابن زید کی طرح تو بیشک اُس نے تیرے لیے راہین چھوڑ دین | ای آرزو کرنے والے اس بات کی کہ جوانمرد بن جاوی |

(حل) السبل جمع سبیل۔ قولہ لقد خلی لک السبل ای ترک لک الطرق فی اکتساب مناقب الفتوۃ۔ قولہ مثل ابن زید۔ وفی نسخۃ مثل ابن لیلے۔ وھو سلیمان بن الحصین۔

(معناہ) یا من تتمنی ان یکون مثل ابن زید (او ابن لیلے) فی مناقبہ۔ فکن فانہ قد ترک لک الطرق فی کتساب المناقب فامش انت ایضاً علی تلک الطرق الحاصل انہ قد اکتسب المناقب والمعانی فان کنت تتمنی اکتسابہا فکن مثلہ واکتسب کما اکتسب ولکن لم تقدر علی ھذا کما یبین فی الابیات الاٰتیۃ۔

(ف) اے آرزومند آنکہ شوی مانند ابن زید یا ابن لیلے پس بشو زیرا کہ آن کسی برای تو راہا فروگذاشتہ است الحاصل اگر ترا آرزو باشد کہ در بزرگی ونیکنامی مثل ممدوح من شوی پس ترا برین راہا باید رفت کہ در کسب معالی فروگذاشتہ است تو پی نشان قدمش برو ومناقب حاصل کن۔

(اردو) اے شخص جو اس بات کی تمنا رکھتا ہی کہ ابن زید کے مانند جوانمرد سخی بنجاوے تو تو اُن راستون پر چل کہ اُس نے حصول نیکنامی کے لیے تیرے لیے چھوڑ دین۔ اُس نے تو راستہ صاف کر رکھا ہے اب تجھے صرف سیدھا چلنے کی ضرورت ہے

مگر تمھاری یہ تمنا جب پوری ہوگی جب تم بھی اُسکے مانند کارروائیاں کرو۔ ذرا حل کر دیکھو تو معلوم ہوجائیگا کہ اُس نے کیا کیا کر رکھا ہے :

| ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا | آگے آگے دیکھنا ہوتا ہے کیا |
|---|---|

| اُعْدُدْ نَظَائِرَ اَخلَاقٍ عُدِدْنَ لَہٗ | هَلْ سَبَّ مِنْ اَحَدٍ اَوْ سُبَّ اَوْ بَخِلَا |
|---|---|
| گن مثالیں اُن اخلاق کی جو اُسمیں شمار کیے جاتے ہیں | کیا کسی کو گالی دی یا وہ گالی دیا گیا یا کنجوسی کی، |

(حل) اعدد صیغۃ الامر من العد (شمار کرنا گننا) عددن لہ الضمیر یعود الی ابن زید۔ سب من احد ای سب احداً یقال سبت احداً ومن احد او سُب (مبنی للمفعول ای لم یسبہ احد) والالف فی بخلا للاشباع

(معناہ) اذا تمنی ان تکون مثلہ فعلیک ان تعد فیک مثال اخلاق کریمۃ وخصال شریفۃ عدت لہ فانہ صاحب الخصال الکریمۃ والاخلاق الحمیدۃ۔ منہا انہ ماسب احداً من الناس قط و کذا لم یسبہ احد ولم یبخل علی السائلین۔ ھل توجد فیک تلک الاوصاف ۔

(ف) اگر آرزو داری کہ چون او بشوی۔ پس بشمر در خود امثال آن خصلتہا کہ در وشمردہ شدند آیا کسے را دشنام دادیا او را کسے یا گاہے بخل کرد۔ یعنے بہ سبب شرافتش اوصاف مذکورہ بالا در وی موجود بودند نہ گاہے کسی را سخت درشت گفت کہ آن از اخلاق کریمان بعید ست ونہ کسے او را دشنام داد کہ ہیبتش ازان مانع بود ونہ گاہے سائل را از بخل خود براند ومرادش روا نکرد بلکہ سخی وکریم شریف الخصال بود۔ تو نیز آن اوصاف را شمردہ بہ بین کہ حاصل کردہ یا نہ۔

(اُردو) جو جو اچھی خصلتیں اسمیں تھیں تم اپنے میں گن گن کے دیکھو لو کہ کونسی خصلت تم میں ہی اور کونسی نہیں، کیا اُس نے کبھی کسی کو سخت و درشت کہا۔ یا کسی نے اُس کو گالی گلوج دی۔ یا کبھی بخل کیا ۔ یعنے یوں تو ہزاروں نیک خصلتیں اُسمیں موجود تھیں منجملہ اُن خصلتوں کے نہ کبھی کسی کو گالی بکتا تھا اور نہ کوئی اُس کو بلکہ اُسکی ہیبت سے لوگ تھراتے تھے یا یوں کہو کہ داد و دہش سے تمام دنیا کو غلام بنا رکھا تھا بھلا کوئی اُسکے سامنے منھ کھول سکتا تھا علاوہ برین بخل کیا چیز ہے جانتا ہی نہ تھا۔ پہلے دیکھ لو کہ تم میں کیا کیا موجود ہے پھر آرزو کرو۔

### شعر

قیس کی شہرت پہ جلکر کیوں کباب ہوتی ہو جی
دشت پیمائی میں اُسکا سا جگر ہونے تو دو

| اِنْ تُنْفِقِ الْمَالَ اَوْ تُكَلَّفْ مَسَاعِيَهٗ | يَصْعُبْ عَلَيْكَ وَتَفْعَلْ دُوْنَ مَا فَعَلَا |
|---|---|
| اگر لٹا دو گے تمام مال کو یا تجھکو تکلیف دیجائیگی اُسکی کوششوں کی | دشوار اور مشکل ہونگے یہ دونوں امر تجھپر اور کریگا کمتر اُسکے فعل سے |

(حل) تکلف مبنی للمفعول من اکلفہ بمعنے کلفہ۔ مساعیہ مفعول ثانٍ لتکلف۔ یصعب یشکل ولیعسر دون بمعنے اقل ۔

(معناه) لو انفقت المال كله وسعيت كل السعي لتكون مثله في الجود والكرم والمجد والشرف بعسر ويصعب عليك وما استطعت الى ذلك سبيلا۔ بل مع ذلك اتيت باقل مما اتی به فالحاصل ان تمنی مساواته محال لا طائل تحته۔

(ف) اگر جمله مالت را صرف کنی یا در سعیهائش تکلیف داده شوی پس بر تو دشوار خواهد شد ولیکن کم از انچه کرده است۔ حاصل این ست که اگر برای حصول نیکنامی همه مال و دولت خود را صرف کنی و از جان و دل در سعیهائش ساعی باشی تاهم نزد نیکنامیش نتوانی رفت بلکه باوجود این همه از انچه او کرده است کرده تو کم و اندک بود۔

(اردو) اگر تو اپنا تمام مال خرچ کر ڈالیگا یا تحصیل حسنات مین اُسکی سی کوششون کی تکلیف تجھے دیجائیگی تو تجھپر گران بار ہوگا۔ اور پھر بھی اُسکے نیک کامون کے سامنے کم ہوگا۔ یعنے ہزار کوششین کرو سارا مال لُٹا دو پھر بھی اُس سے زیادہ ہونا تو ممکن ہی نہین اُسکے مانند ہونا بھی مشکل ہے اب جہان تک تم سے بن پڑے اتنا ہی کرو۔ باقی اُس کی مساوات کی تمنا چھوڑ دو۔

| | |
|---|---|
| لَوْ يُبْعَثُ النَّاسُ اَدْنَاهُمْ وَاَبْعَدُهُمْ | فِي سَاحَةِ الْاَرْضِ حَتّٰى يَحْزُنُوا الْاِبِلَا |
| اگر بھیجے جاوین سب لوگ قریب اور بعید کے | زمین کی کشادگی مین یہانتک کہ لاغر کرڈالے اپنی شتر کو |
| كَيْ يَطْلُبُوا فَوْقَ ظَهْرِ الْاَرْضِ لَمْ يَجِدُوْا | مِثْلَ الَّذِيْ غَيَّبُوْا فِيْ بَطْنِهِ رَجُلَا |
| تاکہ تلاش کرین روے زمین پر نہ پاوین گے | مثل اُس شخص کے جسکو تمکو زمین مین غائب کردیا ہے کوئی مرد |

(حل) قوله لو يبعث فيه وجهان معروف ومجهول فعلى الاول ادناهم وابعدهم منصوب على المفعولية۔ والناس فاعل يبعث۔ وعلى الثاني ادناهم وابعدهم بدل من الناس يحزنوا الابل۔ يهزلونها بالاسفار۔ قوله رجلا مفعول لم يجدوا۔ قوله غيبوا مفعوله محذوف اي غيبوه (معناهما) لو يبعث الناس كلهم ادناهم وابعدهم في ساحة الارض لكي يصادفوا عليها رجلا يماثل الممدوح الذي استودعوه في بطن الارض ودفنوه فيها۔ لم يجدوا امثله ونظيره ولو يضعفوا الابل بكثرة الاسفار وشدة الطواف بالارض۔ الحاصل انه رجل لا مثل له في المجد والشرف۔

(ف) اگر همه مردمان نزدیک و دور برای تلاش کسے مثل ممدوح گماشته شوند وایشان بکثرت گردش وسفر شتران خود را نحیف ولاغر بگردانند تاهم بر روے زمین چونش کسے نیابند۔ آن راکه مردم زیر خاک پوشیده کرده اند۔ او نظیر خویش نگذاشته که از تلاش دست دهد۔

(اردو) اگر تمام آدمی نزدیک اور دور کے سطح زمین پر اس غرض سے بیھجے جاوین کہ اُس شخص کے مانند جسکو زیر خاک دفن کر رکھا ہے۔ دوسرے کسی کو ڈھونڈھ نکالین تو ہر چند وہ لوگ چھان بین کرین اور سفر کرتے کرتے

اپنے اونٹوں کو ضعیف کرڈالیں مگر ممدوح کی نظیر نہیں مل سکتی۔ خلاصہ یہ ہے کہ لاکھ تلاش کیجاے مگر ممدوح کا سا دوسرا نہیں مل سکتا ہے

**وقال اٰخر**

| | |
|---|---|
| لَمْ اَرَ مَعْشَرًا کَبَنِیْ صُرَیْمٍ | تَلُفُّهُمُ التَّهَائِمُ وَالنُّجُوْدُ |
| میں نے نہیں دیکھا کوئی گروہ بنی صریم کے مانند | جن کو جمع کرتے ہیں کھادر اور بانگر۔ |

حل) تلفهم تجمعهم من اللف التهائم جمع التهامة وهی الارض المنخفضة۔ والنجود جمع نجد وهو ضد التهامة اے الارض المرتفعة مثل الجبل۔

(معناہ) انی لم ار قومًا مثل بنی صریم ولا معشرًا مثلهم بحیث تجمعهم الارض کلّها مرتفعها ومنخفضها فانهم منتشرون فی الآفاق لم تبق جهة من الجهات وهم لا یکونون هناك یصفهم الشاعر بالکثرة تعدادًا۔

(ف) گروہے ہمچون بنی صریم چنان ندیدہ ام کہ در ہمہ جاہاے روی زمین فراز ونشیب پست وبالا موجود باشند۔ حاصل این است کہ ایشان بسبب کثرت تعداد در ہمہ جای موجودہ اند۔

(اردو) میں نے بنی صریم کے مانند کسی دوسرے گروہ کو ایسا نہیں دیکھا کہ ہر قسم کی زمین کھادر اور بانگر بوجہ کثرت تعداد کے انکو اکٹھا کرتی ہو۔ یعنے وہ لوگ ہر جگہ موجود ہیں۔

| | |
|---|---|
| اَجَلَّ جَلَالَةً وَاَعَزَّ فَقْدًا | وَاَقْضٰی لِلْحُقُوْقِ وَهُمْ قُعُوْدُ |
| بڑے ہوں شان وشوکت میں عزیز الفقدان | اور پورا کرنے والے حقوق کے حالانکہ وہ بیٹھے ہوے ہیں |
| وَاَکْثَرَنَا شِئًا مِخْرَاقَ حَرْبٍ | یُعِیْنُ عَلَی السَّادَاتِ اَوْ یَسُوْدُ |
| اور زیادہ ہوں انکے جو ان جو امور جنگ میں تجربہ کار ماہر فن ہیں | مدد کرتے ہیں دوسرے سردارونکی یا خود سرداری کرتے ہیں |

حل) الجلالة الشان والجاه۔ اعز بمعنے اشق۔ وهم قعود ای فی مجالسهم۔ الناشی من نشأ الغلام اذا شبّ۔ مخراق الحرب صاحبها المتصرف فی امورها یقال الله متصرف فی الامور مخراق

(معناهما) ولم ار ایضًا قومًا اعظم شانًا واشق فقدانًا علی الناس۔ ولا اقضی للحقوق مثل الضیافة واداء الدیات قضاء الدیون۔ وهم فی مجالسهم قعود ولا اکثرنا شیًا متصرفًا فی امور الحرب یعین السادات علی سیادتهم او یسود الناس بنفسهم۔ والمراد بقوله اعز فقدًا هو انهم لاجل کثرة جودهم وفضلهم علی الناس صاروا بحیث یشق علیهم فقدانهم وغیبتهم

(ف) وندیدہ ام گروہے را مثل بنی صریم بزرگ تر در بزرگی وعزیز تر در گم شدن یعنے گم شدن ایشان بر دومان

مثل قیامت ست۔ و نہ روا کنندہ مر حقوق ضیافت و ادای دیات و قرضہا وغیرہ درحالت جلوس در مجالس نیز ندیدہ ام چنین جوانمردان و ماہر فن جنگ کہ بر سرداران اعانت کنندہ یا خود سرداری کنندہ اند۔ حاصل اینست کہ این ہمہ اوصاف بحز ایشان در کسے یافتہ نشوند۔

(اردو) مین کسی دوسرے گروہ کو بنی صریم کے مانند نہین دیکھا کہ آن و شان میں بڑے ہون لوگون پر انکا غائب ہونا گران بار ہو مجلس مین بیٹھے ہوئے حقدارون کے حقوق مثل ضیافت و ادای دیات وغیرہ کے کما حقہ ادا کرتے ہون۔ جنگ کے واقف کار سرداران اُنکے زیادہ ہون۔ دوسرے سردارون کو اُن سے مدد و اعانت پہنچے یا تو خو لوگون پر سرداری کرے۔ یعنے اوصاف مذکورہ بالا سوائے اُن لوگون کے اور کسی قوم میں پائے نہیں جاتے ہین گویا ان لوگون نے ان اوصاف کو اپنے لیے مخصوص کر لیا ہے کہ دوسرے میں حل نہین سکتے۔

| | وقال شقران مولى سلامان من قضاعة |
|---|---|
| لَوْ كُنْتُ مَوْلَىٰ قَيْسِ عَيْلَانَ لَمْ تَجِدْ | عَلَيَّ لِإِنْسَانٍ مِنَ النَّاسِ دِرْهَمَا |
| اگر میں غلام آزاد کردہ ہوتا قیس عیلان کا تو نہ پاتا تو | مجھپر کسی آدمی کا لوگوں میں سے ایک درہم |

(حل) قولہ درہما مفعول اول وعلیّ مفعول ثان لتجد۔ قیس عیلان ای قیس بن عیلان المولے المالک والسید والعبد المعتق والمنعم والمنعم علیہ بالکسر والفتح والمحب و الصاحب الحلیف والجار والابن وابن العم موالی ج۔

(معناہ) یقول لو کان ولائی فی قیس بن عیلان لا قتدیت بہم فی البخل والامساک لئلا یرکبنی دین فلم تجد درہما علیّ لانسان مخافتہ ان لا یؤدہ عنی۔

(فارسی) اگر از غلامان آزاد کردہ شدہ قیس بن عیلان بودم بر من درہمی قرضہ کسی نیافتی یعنی ایشان بوجہ بخل از جانب غلامان قرض ادا نمی کنند۔

(اردو) اگر مین قیس بن عیلان کا آزاد کردہ غلام ہوتا۔ تو ای مخاطب مجھپر کسی کا ایک درہم بھی پاونا و قرض نہ دیکھتا (یا دہ لوگ نہ دیکھتے) کیونکہ وہ لوگ اپنے مولی کیطرف سے قرض ادا نہیں کرتے بھلا اس صورت مین مین کسی سے قرض لیتا؟

| وَلٰكِنَّنِي مَوْلَىٰ قُضَاعَةَ كُلِّهَا | فَلَسْتُ أُبَالِي أَنْ أُدِيْنَ وَتَغْرَمَا |
|---|---|
| لیکن مین تو بندہ آزاد ہون سارے بنی قضاعہ کا | لہذا پروانہیں کرتا ہون کہ مقروض ہوں اور وہ ادا کرین |

حل قولہ تغرما معطوف علی ادین۔ (معناہ) لکن ولائی فی قضاعۃ وہم اہل الجود والکرم یودون عن دین مولاہم فلست ابالی ان اقترض وادین لانفاق فی البر۔

(فارسی) لیکن من غلام قضاعہ ام پس پروا باکے ندارم کہ قرض دارو مدیون شوم وایشان از من ادایش کنند چہ ایشان را عادتے ست کہ از غایت جود وکرم از جانب غلام خود قرض ادا می نمانید۔
(اردو) میں تو سارے بنی قضاعہ کا آزاد غلام ہون اب مجھے اس بات کی پرواہی نہیں کہ مین مقروض بنون اور وہ میری طرف سے ادا کرین کیونکہ وہ لوگ تو اپنے بندۂ آزاد کردہ کی طرف سے قرض ادا کرتے رہتے ہین۔

| عَلٰی کُلِّ حَالٍ مَا اَعَفَّ وَاَکْرَمَا | اُولٰئِکَ قَوْمِیْ بَارَکَ اللّٰهُ فِیْهِمُ |
|---|---|
| ہر حالت میں کسقدر عفیف اور داتا ہین | وہ ہی لوگ میری قوم ہے برکت دے اللہ پاک اُنہین |

(حل) قولہ علی کل حال متعلق ببارک اللّٰہ۔ ما اعفّ واکرما علی الاستیناف افعال التعجب ای ما اعفهم واکرمهم۔ والاعف من العفاف یقال عفّ عفّۃً وعفافًا وعفافۃً اذا کفّ وامتنع عما لایحل اولا یجمل فهو عفیف وعف اعفۃ واعفاء وعفون جمعہ۔

(معناہ) اولٰئک قومی وانا منهم علی کل حال بارک اللّٰہ فیهم ما اعفهم واکرمهم ای انهم موصوفون بالعفۃ والکرم۔

(ف) ایشانند قوم من خدائے پاک بہر حال یعنی ہمیشہ برایشان رحمت کند وبرکت دہد چہ قدر عفیف وکریم ہستند
(اردو) وہ ہی لوگ میری قوم ہے اللہ ہمیشہ اون لوگون پر رحمت برساوے اور برکت دیوے۔ وہ کسقدر عفیف (بے عیب) اور سخی ہیں جسکا بیان ممکن نہین۔

| رَحَا الْمَاءِ یَکْتَالُوْنَ کَیْلًا غَذَمْ غَذَمَا | ثِقَالُ الْجِفَانِ وَالْحُلُوْمِ وَرَحَاهُمُ |
|---|---|
| پہن چکیان ہیں ناپتے ہین اٹکل ناپ سے | بھاری کٹھرے اور عقل والے ہین اُنکی چکیان |

(حل) الجفان جمع جفنۃ وهی القدح الکبیر انما قال رحا الماء لانها اکثر طحنا من رحا الید الغذم ذم الکیل الجزاف (اٹکل) الحلوم جمع الحلم بالضم وهو العقل۔

(معناہ) هم قوم کرام ثقال الجفان (مملوۃ من الطعام) رزان العقول کثیر العطاء فرحاهم رحا الماء یکتالون کیلا جزافا لانقد یرلہ۔ وهذا من علامات الجود والکرم۔

(ف) کاسہای ایشان کہ ازان مہمانان طعام می دہند گران ومعمور اند۔ نیز عقول شان از متانت پر۔ وسنگ رحائے شان مثل آبی رحاست۔ چیز بار ابوقت سخاوت بے حساب وبے وزن می دہند یعنی از حد سخی اند۔
(اردو) اُنکے کٹھرے یعنی ظروف طعام کھانون سے (جو مہمانون کو کھلاتے ہین) پُر اور بھاری ہین۔ اور اُنکی عقلین متانت سے مالا مال۔ اُنکے ہاتھ چکیان پن چکیون جیسی ہین۔ یعنی بڑے سخی ہین لوگون کو کھانے کی چیزین اٹکل سے مفت دیتے رہتے ہین یعنی کچھ حساب وکتاب نہین ہے۔

لہ اوبعضوں یا اعف واکرما ۱۲

| وَلَا يَاكُلُوْنَ اللَّحْمَ اِلَّا تَحَزُّ مَا | جُفَاةُ الْمَحَزِّ لَا يُصِيْبُوْنَ مَفْصَلًا |
|---|---|
| اور کھاتے نہین گوشت مگر چھری سے کاٹ کر | دور رہنے والے ہین گوشت کاٹنے سے پہونچتے نہین کسی جوڑ کو |

حل قولہ جفاۃ یقال جفا عنہ اذا بعد المحز القطع ھو والحز سواء ۔ التحزم تقطع اللحم بالسکین (معناہ) ھم قوم یبعدون عن قطع اللحم لکثرۃ خدامھم ولا یصیبون مفصلا من مفا صل المذبوح بایدیھم واذا یاکلون اللحم یاکلونہ قاطعا بالسکین کما ھو من عادۃ الاشراف الحاصل انھم شرفاء کثیر الخدام ۔ او المعنی انھم اذا ارادوا اللحم تنا ولوما سھل منہ ولا یتبعون مایکون ملصقا بالعظم کما ھو عادۃ الفقراء ۔

(ف) ایشان لسبب کثرۃ خدمتگاران از بریدن گوشت وجدا ساختن مفصل وپیوند مذبوح دوری مانند خدمتگاران این ہمہ کار انجام بدہند ۔ واز شرافت خود گوشت را از دندان نمی خورند بلکہ از چاقو تراشیدہ تناول می فرمایند چنانکہ از تکلفات شرفاست ۔

(اردو) وہ لوگ بسبب کثرت خدام کے گوشت کاٹنے اور مذبوح کے جوڑون کو جدا کرنے سے علحدہ اور دور رہتے ہین ۔ دسترخوان پر گوشت چھریون سے کاٹ کاٹ کر تکلف کے ساتھ کھاتے ہین نہ دانتون سے کیونکہ وہ شرفا کا قاعدہ نہین ہے ۔ یا یون کہو کہ کھاتے وقت اوپر اوپر سے بے ہڈی والا گوشت کھاتے ہین کنگالون کے مانند گوشت اور ہڈیان سب کھا نہین جاتے ۔

وقال ابو ھبل الجمحی یمدح النبی صلعم وقیل بمدح عبد اللہ بن عبد الرحمن

| ذَهَبٌ وَكُلُّ بُيُوْتِهٖ ضَخْمٌ | اِنَّ الْبُيُوْتَ مَعَادِنٌ فَنِجَارُهٗ |
|---|---|
| سونا ہے اور اُس کے تمام خاندان بڑے ہین | بے شک خاندان کا نہین ہین سوا اُسکی اصل |

حل المراد بالبیوت ھنا قبائل العرب ۔ المعادن جمع معدن وھو منبت الجواھر من ذھب وغیرہ النجار بالکسر ککتاب الاصل ضخم شریف ۔

(معناہ) ان القبائل متفاوتۃ فی الشرف ۔ والمجد کانھا معادن توجد فیھا اشیاء متفاوتۃ فی القیمۃ ۔ فاصل ممدوح کمعدن ذھب او کذھب وکل بیوتہ من بیوت الاخوال والاعمام شریف کریم فخیم

(ف) خاندانہاے مردم بمشابہ کانہاے زر وسیم می مانند پس خاندان ممدوح من واصل او مثل کان زر یا مثل زرست نیز ہمہ خانہاے اخوال واعمام او ز شرافت زریست ۔ ع این خانہ ہمہ آفتاب ست ۔

(اردو) لوگون کے خاندان سونے چاندی کی کانون کیطرح ہین جسمین بھلی بُری ہر قسم کی چیزین رہتی ہین سو میرے ممدوح کی اصل گوہر سونیکی کان کے مانند ہے اور اُس کے مادری و پدری خاندان تمام بڑے اور بزرگ ہین خلاصہ یہ ہے کہ نجیب الطرفین اور شریف

| اِنَّ النِّسَاءَ بِمِثْلِهٖ عُقُمٌ | عُقِمَ النِّسَاءُ فَمَا يَلِدْنَ شَبِيهَهٗ |
| --- | --- |
| بے شک عورتین اُسکے مثل کے جننے سے بانجھ ہین | عورتین بانجھ ہوگئین سو نہین جنتین اُس کا مثل |

حل) عقم النساء ای بمثلہ فحذف لہ لالۃ ما بعدہ علیہ ۔ والعقم جمع عقمۃ وھی التی لاتلد یقال عقمت المرأۃ اذا صارت عقیمۃ ۔ والشبیہ ھو المثل الموافق ۔

(معناہ) ان النساء منعن ان یاتی بمثل الممدوح فلا یلدن مثلہ فلا شک ان النساء عقیمات بمثلہ

(ف) زنان از زائیدن مردے چنین بزرگ وشریف (یعنی ممدوح) عقیم گشتند لہذا ہیچو نش نزائیدند پس بے شک آن زنان از زائیدن مثل او عقیم ہستند ۔

(اردو) تمام عورتین بانجھ ہوگئین سو ایسا بزرگ اور شریف شخص نہین جنتین اسمین شک وشبہ نہین ہو کہ ایسے شخص کی مثال جننے سے عورتین عقیم اور بانجھ ہین یعنے ممدوح کے مانند آجتک کوئی دوسرا پیدا نہوا ۔

| وَ سِيَّانِ مِنْهُ الْوَفْرُ وَالْعُدْمُ | مُتَهَلِّلٌ بِنَعَمْ بِلَا مُتَبَاعِدٌ |
| --- | --- |
| اور برابر ہین اُس کے پاس مال کی کثرت اور قلت | خوش ہے ہان کے ساتھ اور دور ہے نہین کہنے سے |

(حل) متھلل من تھلل تبسم وفرح ۔ متباعد بعید ۔ سیان المثلان الوفر المال الکثیر والعدم بالضم قلۃ المال ۔ والباء فی بلا بمعنے عن ای متباعد عن قول لا ۔

(معناہ) انہ یحب الاعطاء ویمیل الیہ فیفرح بنعم ویجتنب المنع فیبعد عن لا وانہ یعطی عند ضیق العیش کما یعطی عند الرخاء والسعۃ فالرخاء والشدۃ سیان عندہ ۔ کما انشد المنشد فی مدح النبی علیہ السلام شعر ما قال لا قط الا فی تشھد ولولا التشھد کانت لاؤہ نعم ۔

(فارسی) بوقت سوال سائل بہ لفظ نعم خوش می باشد واز لفظ لا دور فراخی وتنگی ہر دو نزد او یکسان ست بہر دو حالت بیک روش سخاوت میکند ہ نرفت کلمۂ لا از بان او ہرگز مگر باشہد ان لا الہ الا اللہ

(اُردو) وہ ہان کہنے سے خوش اور نہین کہنے سے ناخوش ۔ (دور) ہے فرح حالی وتنگدستی اُس کے نزدیک برابر ہین یعنی علو ہمت سے دونون حالتون مین بیک روش سخاوت کرتا ہی ۔

| ضَمِنًا وَلَيْسَ بِجِسْمِهٖ سُقْمٌ | نَزْرُ الْكَلَامِ مِنَ الْحَيَاءِ تَخَالُهٗ |
| --- | --- |
| بیمار حالانکہ اُسکے بدن مین کوئی مرض نہین ہے ۔ | وہ کم سخن ہے بوجہ حیا کے تو گمان کرے گا اُس کو |

(حل) نزر الکلام قلیل الکلام وقلیل الخیر والنزر ایضا ورم فی ضرع الناقۃ یقال ما جئت الا نزرا ای بطیا نزر جمعہ الضمن السقیم ۔ والعاشق والمبتلی فی جسدہ من داء اوغیرہ یقال ھو ضمن علی اھلہ ای کل ۔

(معناه) انه لا يتكلم كثيرا لشدة حياءه تظنه سقيما لا يتكلم مع انه ليس به سقم بل قلة تكلمه لاجل الحياء ۔

(ف) از حیاء کم گوست از کم گوئی او گمان بری کہ مریض ست حالانکہ در بدن و جسم او ہیچ بیماری نیست بلکہ کم سخنی او بوجہ شرم وحیاست ۔

(اردو) حیا کے باعث وہ قلیل الکلام ہے اسقدر کم سخن ہے کہ تو اُسکو دیکھنے سے بیمار خیال کرنے لگے حالانکہ اُس کے جسم مین کسی قسم کی بیماری نہین ہے۔ صرف حیا بسیار گوئی سے اُسکو روکتی ہے۔

## (وقال ليلى الاخيلية)

| | |
|---|---|
| يَا اَيُّهَا السَّدِمُ الْمُلَوِّيْ رَاْسَهُ | لِيَقُوْدَ مِنْ اَهْلِ الْحِجَازِ بَرِيْمَا |
| ای متکبر گردن کا کج رکھنے والا | اسوجہ سے کہ اہل حجاز کے مختلف قوموں سے بڑے ہو لشکر کی سرداری کرتا ہے |
| اَتُرِيْدُ عَمْرَو بْنَ الْخَلِيْعِ وَدُوْنَهُ | كَعْبٌ اِذًا لَوَجَدْتَهُ مَرْءُوْمًا |
| کیا تو عمرو بن الخلیع کا ارادہ رکھتا ہے اور حال یہ ہو کہ اُسکے اُس پاس | بنی کعب ہیں اسوقت تو پائیگا عمرو کو مرحوم [illegible] |

(حل) السدم والسادم النادم الحزين والسدم ايضا الفحل، الهائج الملوي من لوى راسه اذا تكبر واعرض البريم في الاصل الخيط المختلط من السواد والبياض واستعير للجيش لكثرة من اخلاط الناس واوباشهم المرءوم اسم مفعول من رئم رأما اذا عطف عليه فالمرءوم بمعنى المرحوم۔ والواو في دونه حالية دون بمعنى ادنى واحط منه درجة وبمعنى امام وهو المراد هناك وبمعنى غير وايضا بمعنى خذ يقال دونك زيدا اى خذه وايضا بمعنى الخسيس الحقير۔

(معناهما) ايها الفحل المتكبر لان يقود جيشا من اهل الحجاز مختلطا من اخلاط الناس واوباشهم اتريد مقابلة عمرو بن الخليع امتنع وابعد عن ارادتك فانك اذا وجدت دونه بني كعب مرحوما معطوفا عليه يمنعون عنه من يريده فانه سيد كريم الحاصل الانكار على المخاطب فيما يريد من مقابلة عمرو بن الخليع ۔

(ف) ای جوانمرد متکبر کج گردن می روی از برای آنکہ بر لشکر مخلوط سرداری میکنی و ارادہ داری کہ از فوج حجازی (مخلوط الاقوام) مقابلہ عمرو بن الخلیع کنی حالانکہ بنی کعب از طرف او برای دفع تو مہیاست یعنی قبل ازین کہ باوی بجنگی برای دفع تو بنی کعب آمادہ اند بعد ازان چون با عمرو بن الخلیع مقابل باشی آنرا میان آن قوم چنان بیابی کہ برای او جانباز اند و از حد فرمان بردار مطیع او ہستند لاجرم ترا تاب نباشد کہ بر ارادہ خود کامیاب شوی ۔

(اردو) اے متکبر مرد کہ غرور سے کج گردن ہی کیا تو چاہتا ہے کہ حجازی فوج سے جو کہ مختلف قوموں سے مخلوط اور گڈمڈ ہے عمرو بن الخلیع کا مقابلہ کرے گا یعنی اُس سے لڑنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اور حال یہ ہے کہ اُس سے دربنی کعب تجھ سے لڑنے کو آمادہ ہین۔ جب تو اُنسے لڑیگا تو عمرو بن الخلیع کو ایک ایسے سردار کی صورت میں پاویگا کہ ساری قوم اُسکی اطاعت کو جانباز ہین۔ حاصل یہ ہے کہ اُس سے لڑنے کی تاب تو نہین لاسکیگا لہذا اپنے ارادے سے باز آ

| کَالْقَلْبِ اُلْبِسَ جُؤْجُؤًا وَحَزِيْمَا | اِنَّ الْخَلِيْعَ وَرَهْطَهُ فِيْ عَامِرٍ |
|---|---|
| بمنزلۂ قلب کے ہین جسپر پہنایا گیا ہے سینہ اور وسط سینہ | البتہ خلیع اور اُس کی قوم بنی عامر مین ہے |

(حل) الجؤجؤ کھدھد الصدر الرھط قوم الرجل و قبیلتہ وعددیجمع من الثلاثۃ الی العشرۃ ولیس فیھم امرأۃ ولا واحد لہ من لفظہ ج ارھط ورھاط۔ والحزیم موقع الحزام من الصدر القلب عضو صنوبریُّ الشکل مودع فی الجانب الایسر من الصدر والفواد و والعقل و قلب الجیش وسطہ قلب کل شی لُبُّہٗ ومحضہ)

(معناہ) ان موضع الخلیع من بنی عامر موضع القلب من البدن فلابد ان یحفظوہ فلا یمکنک الوصول الیہ۔

(ف) البتہ خلیع (پدر عمرو) و گروہ او در بنی عامر مانند دل اندکہ بر سینہ و درمیانی سینہ بلحاظ حفاظت ملبوس شد یعنی بنی عامر از حد محافظ خلیع و گروہ او اند پس کسے بروی دلیری نخواہد کرد۔

(اردو) بےشک خلیع اور اُسکا فریق بنی عامر مین ایسا محفوظ ہین جیسا دل سینہ اور وسط سینہ مین۔ اسلیے کوئی اُسپر ہمت کر نہین سکتا یعنی بنی عامر خلیع کے سخت طرفدار اور محافظ ہین۔ بنی عامر اُسکی حفاظت کو ایسے ہین ہی جیسا سینہ اور وسط سینہ دل کی حفاظت کے لیے۔

| لَا ظَالِمًا اَبَدًا وَلَا مَظْلُوْمَا | لَا تَغْزُوَنَّ الدَّهْرَ اٰلَ مُطَرِّفٍ |
|---|---|
| نہ ظالمانہ اور نہ مظلومانہ | مت لڑ کبھی آل مطرف سے |

قولہ لا ظالما منصوب علی الحال۔ ای لا مبتدئ الھم بالحرب۔ ولا مظلوما ای ولا منتقما

(معناہ) ای لا تغزون ولا تحارب اٰل مطرف (ھم اقارب عمرو بن الخلیع) ابدًا لا ظالمًا مبتدئًا بالظلم ولا مظلومًا منتقمًا طالب ثار منھم لانھم اولو باس شدید لا یطاقون،

(ف) گاہے بہ جنگ و پیکار آل مطرف آمادہ مشو نہ از روی ظلم کردن و نہ از روی انتقام گرفتن چہ ایشان دلیران و جوانمرد ہند۔ مقابلہ شان مشکل ست بردشان ستم و ظلم آغاز کردن بالاے طاق باشد انتقام ظلم گرفتن ہم مشکل ست

(اردو) تو کبھی آل مطرف سے لڑنے پر آمادہ نہ ہو نہ اولاً (ظالمانہ) اور نہ آخراً مظلومانہ یعنی یہ لوگ ایسے ہیں کہ نہ

کوئی ظلم اُنپر ڈھا سکتا ہے۔ اور نہ ظلم کا بدلہ لے سکتا ہے ہمیشہ ہمیش کے لیے وہ لوگ غالب ہیں کسی حالت مین مغلوب نہیں ہوتے ہین اب تو کیونکر اپنے ارادے پر کامیاب ہو سکتا ہے۔

| وَآسِنَّةٌ زُرْقٌ تُخَالُ نُجُومًا | قَوْمٌ رِبَاطُ الْخَيْلِ وَسْطَ بُيُوتِهِمْ |
|---|---|
| اور چمکتے نیزے ہین جو گمان کیے جاتے ہین ستارے | وہ ایسی قوم ہین جنکے گھوڑون کے طویلہ گھرونکے بیچ مین ہین |

هم قوم۔ الرباط بالكسر ما يربط به والفواد والخيل يقال فلان له رباط من الخيل الحصن ا والمكان الذى يربط فيه الجيش ج رُبُط الاسنة جمع اسنان۔ الزرق الصافية اللامعة تخال بمعنى تظن مجهول۔

(معناه) هم قوم رباط الخيل فى بيوتهم واسنة زرق لامعة صافية تظنها۔ (اوتظن) نجومًا لاجل لمعانها الحاصل انهم مستعدون فى كل وقت لدفع الاعداء۔

(ف) اوشان گروہے اندکہ طویلۂ اسپان درمیان خانہاے شان ست ونزد شان یا اوشان مثل سنان لامع اندکہ در برق ودرخشندگی مثل ستارگان اند۔

(اردو) وہ ایسی قوم ہے جنکے گھوڑوں کے پائیگاہ اپنے گھرون کے بیچونبیچ ہین اور اُن کے پاس ایسے چمکتے نیزے ہین جو بہ سبب کثرت چمک دمک کے تارون کی طرح معلوم ہوتے ہین۔ یعنے وہ لوگ بڑے لڑاکو ہیں جو ہر وقت لڑائی کیلیے پا برکاب رہتے ہین۔ یا یون کہیے کہ لڑائی کے اسباب کو اپنی جان کیطرح حفاظت سے رکھتے ہین۔ یا یون کہو کہ وہ لوگ چمکتے نیزون کے مانند ہین۔

| وَسْطَ الْبُيُوتِ مِنَ الْحَيَاءِ سَقِيمًا | مُخَرَّقُ عَنْهُ الْقَمِيصُ تَخَالُهُ |
|---|---|
| گھرون کے بیچ مین حیا کی وجہ سے مریض | پھٹے ہوئے کرتہ والا شخص جس کو تو گمان کرے گا۔ |

حل المخرق الممزق من خرق اذا مزق۔ قوله ومخرق عطف على رباط الخيل۔ سقيما مفعول ثان لتخال وسط البيوت منصوب على الظرفية۔

(معناه) وفى وسط بيوتهم رجل مخرق عنه قميصه لاجل كثرة اشتغاله بقرى الاضياف و خدمة المساكين تحسبه فى بيوت القوم سقيما من شدة الحياء من ان لا يكون منه اداء خدمة المساكين كما يجب ويودّ۔

(ف) نیز درمیان خانۂ شان مردی ست کہ جامۂ اش بوجہ کثرت خدمت مہمان دریدہ وپارہ پارہ گشتہ بہ سبب کثرت اشتغال اورا فرصتے دست ندھد کہ جامۂ اش را افگندہ جامۂ دیگر در برکند۔ اگر اورا وبینی گمان کنی کہ از حیا بیمار وار در خانۂ میماند یعنی با وجود چندین خدمت ہم او بدل خود شرمندہ است کہ خدمت کما حقہا از من ادا نمی شود۔

(اردو) اور ان کے گھروں مین ایسا شخص بھی ہو جس کا کرتہ کثرت خدمت سے پارہ پارہ ہوگیا پر اُسکو مشغولیت کیوجہ سے اتنی فرصت ملتی نہین ہو کہ وہ اپنا لباس تبدیل کرلے۔ وہ ایسی حالت مین ہو کہ دیکھنے سے گھر مین شدت حیا و شرم سے تو بیمار اُسکو سمجھے۔ خلاصہ مطلب یہ ہے کہ اس قدر خدمت کرکے بھی وہ دل بدل شرمندہ رہتا ہو اور کہتا ہو کہ کاش پوری خدمت مہمانوں کی مجھ سے ادا ہوسکی۔ الغرض اس سے قوم مذکور کی تعریف مقصود ہے کہ وہ لوگ بڑے مہمان نواز ہین۔

| حَتّٰى إِذَا رُفِعَ اللِّوَاءُ رَأَيْتَهُ | تَحْتَ اللِّوَاءِ عَلَى الْخَمِيسِ زَعِيمَا |
|---|---|
| یہان تک کہ جب جھنڈا بلند کیا جاوے دیکھے گا اس کو | لوا کے نیچے بڑی فوج پر سردار اور اُنکا ذمہ دار |

(حل) الزعیم السید الکفیل لامور الناس۔ الخمیس الجیش الذی یکون له مقدمة وساقة وقلب ومیمنة ومیسرة انما سمی الخمیس خمیساً لان الجیش کذا یکون له خمس فرق وکذا الخمیس یوم الخمیس والخامس من الاسبوع اللواء بالکسر العلم وھو دون الرایة قیل سمی اللواء لواءً لانه یلوی لکبرہٖ فلا ینشر الا عند الحاجة الویة جمعه۔

(معناہ) اذا رفع لواء الحرب کان ھذا الممدوح رئیس الجیش وکفیلا لاموره۔

(ف) آنکس درین حالت (مذکور) می ماند تا آنکه چون علم جنگ بلند کرده شود او را زیر علم جنگ سردار جیش کارساز آن می بینی۔ یعنے در وی ہر دو وصف مہمان نوازی و جنگ سازی موجود اند۔

(اُردو) وہ ایسا ہی گھر مین مشغول خدمت رہتا ہو اتنے مین جب لڑائی کا جھنڈا بلند ہوتا ہے تو تو اُسکو پرچم کے تلے بڑے لشکر پر سرداری کرتا ہوا دیکھیگا یعنے گھر بار کے دونو کامون مین وہ ماہر ہو۔

| لَنْ تَسْتَطِيعَ بِأَنْ تُحَوِّلَ عِزَّهُمْ | حَتّٰى تُحَوِّلَ ذَا الْهِضَابِ يَسُومَا |
|---|---|
| ہرگز قادر نہو گا اُن کی عزت کو بدلنے پر | یہانتک کہ تو بدل دے کوہ یسوم کو جسکے ساتھ اور پہاڑ ہین متصل ہین |

(حل) الھضاب جمع ھضبة الجبل الصغیر او التل۔ یسوم جبل متصل بجبل۔ تحول من التحویل وھو التبدیل والتغییر

(معناہ) لن تقدر علی ان تحول عزھم ومجدھم حتی تقدر علی ان تحول ذا الھضاب الصغار جبل یسوم من مستقره۔ وھذا التعلیق بالمحال۔

(ف) ہرگز نتوانی کہ عزت و بزرگی ممدوح را بگردانی مگر آنگاه کہ کوه یسوم را کہ بہ کوه ہاے دیگر متصل و ملصق ست از جای او برکنی اما نہ این شود و نہ آن۔ یعنے برگردانیدن آن کوه از محال ست لاجرم تحویل عزت ممدوح نیز محال بلکہ احل ست۔

(اُردو) تجھکو ہرگز اس کی طاقت نہو گی کہ ممدوح کی عزت اُس سے بدل کر دوسرے کو دیدے ہاں یہ تو تب ہو سکتا ہے کہ اُس بڑے پہاڑ کو جس سے اور پہاڑ یان ملی ہوئی ہیں اپنی جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ رکھدے حاصل یہ ہو کہ نہ یہ ہو سکتا ہے اور نہ وہ نہ نومن تیل ہوگا نہ رادھا ناچیگی۔

| وَاِنْ قَدْ كَفٰى لَكَ بِالرُّقَادِ نَعِيْمًا | اِنْ سَالَمُوْكَ فَدَعْهُمْ مِنْ هٰذِهٖ |
|---|---|
| اور سورہ کافی ہے تیرے لیے یہ سونا نعمت کی روسے | اگر تجھ سے صلح کرلین تو اُن کو لڑائی سے چھوڑ دے |

قولہ نعیما منصوب علی التمیز۔ بالرقاد الباء داخلۃ علی الفاعل ای کفی لک الرقاد قولہ من ھذہ اشارۃ الی الحرب۔ سالموک من المسالمۃ المصالحۃ۔

(معناہ) ان سالموک فدعھم عن الحرب واحسب الصلح غنیمۃ ونم فی بیتک فانہ کفاک

(ف) اگر اوشان با تو صلح نمایند پس تو ایشان را از جنگ بگذار و صلح را غنیمت شمردہ بخانۂ خود بخواب زیرا کہ خواب تو برائے نعمت کافی خواہد شد، یعنے اگر جنگ کنی نیست و نابود شوی لاجرم صلح را غنیمت شمر کہ آرام بجائی آن صلح بحق تو عین نعمت ست

(اُردو) اگر وہ لوگ تجھ سے صلح کرلین تو اُن سے لڑائی ترک کرکے مزے کیساتھ گھر مین سورہ اور اس صلح کو غنیمت سمجھ کہ جین سے زندگی گذریگی ورنہ اُن سے لڑائی کرکے جان سے مارا جائیگا۔

وقالت ایضا ویقال بل قالہا ابوہا

وھو الصواب فیضی

| حَتّٰى يَدِبَّ عَلَى الْعَصَا مَذْكُوْرًا | نَحْنُ الْاَخَائِلُ لَا يَزَالُ غُلَامُنَا |
|---|---|
| یہاں تک کہ لاٹھی کے سہارے چلے مشہور | ہم بنی الاخیل ہین ہمیشہ رہتا ہے ہم مین کا طفل |

(حل) الاخائل جمع وھی قبیلۃ۔ یدب علی العصا۔ ای یمشے مشیۃ الشیخ الھرم۔ قولہ مذکورا منصوب خبر لا یزال۔

(معناہ) نحن المعروفون المشھورون ولا یزال الغلام منا رفیع القدر من صباہ الی ان یدب علی العصا ای یصیر شیخا ھرما۔

(ف) ما از قبیلہ بنی الاخیل ہستیم کہ معروف و مشہوریم، طفلان ما ہم از کودکی و خردسالی تا پیری مشہور و معروف میماند

(اردو) ہم بنی الاخیل کے لوگ ہین ہم مین کا ہر ایک لڑکا بھی بچپنے سے بوڑھاپے تک لوگون مین مشہور و معروف رہتا ہے یعنی بچپنے سے اسمین شہرت آجاتی ہے اور اُسوقت تک وہ شہرت بحال رہتی ہے کہ وہ لاٹھی کے سہارے چلنے لگے۔

| جَزَعًا وَنَعْلَمُنَا الرِّفَاقُ بُحُوْرًا | تَبْكِي السُّيُوْفُ اِذَا فَقَدْنَ اَكُفَّنَا |
|---|---|
| گھبراہٹ سے اور جانتے ہیں ہمین احباب دریا | روئین گی تلوارین جب ہمارے ہاتھون کو گم کرین گی |

(حل) الاکف جمع کف۔ الرفاق جمع الرفیق۔ البحور جمع البحر المراد به مثل البحر فی العطاء والسخاء۔ قوله اکفنا منصوب مفعول فقدن الجزع والفزع واحد معنی۔

(معناه) ان السیوف اذا فقدت اکفنا تبکی حزنا وجزعا لانها لا تجد من یسقیها من دم الاعداء غیر اکفنا۔ وان احبانا واصحابنا یعلمون ما عندنا من الجود والکرم وکثرة العطاء کانا بحور فی العطاء۔

(ف) ہرگاہ شمشیر دست ما گم کند بے تاب بگریہ مجبان ما را مثل دریای دانند یعنے شمشیر را از دست کسے بجز دست ما سیرابی حاصل نشود لاجرم از مفارقت دست ما زار میگرید۔ ما بردوستان خود چندان بارش بخشش می باریم کہ ادشان ما را مثل دریا می انگارند۔

(اردو) جب کہ تلوارین ہماری ہتھیلیوں کو گم کرینگی تو بہ سبب اس کے کہ دوسرون سے اُن کی پیاس ٹھنڈی نہیں ہوتی ہے گھبرا کر زار و قطار رونے لگینگی۔ اور ہمارے دوست واحباب کثرت عطاء و وفور سخاوت کے باعث ہمین دریا جانتے ہین یعنے ہم لوگ سخاوت اور شجاعت دونوںین کامل ہین۔

| وَلَنَحْنُ اَوْثَقُ فِیْ صُدُوْرِ نِسَائِکُمْ | مِنْکُمْ اِذَا بَکَرَ الصُّرَاخُ بُکُوْرًا |
|---|---|
| خدا کی قسم ہم زیادہ معتبر ہین سینوں مین تمھاری عورتوں کے | تم سے جبکہ صبح کو پہونچے فریاد خواہ کی آواز |

(حل) الصراخ الصیاح ای صوت المستغیث۔ انما خص الفراخ بالبکور لان الغارة تقع عند الصباح۔ بکو بکورا بمعنی اتی بکرة۔

(معناه) ان نساءکم لهن ثقة بنا اکثر من ثقتهن بکم مع انکم من اهلهن لاننا نتبادر بحمایتهن قبلکم اذا استغثن وقت الصباح فلاجرم نحن اوثق منکم فی صدورهن ولنا الفضل علیکم عندها۔

(ف) بخدا ما در سینہاے زنان شما از شما معتبر و معتمد علیہ ہستیم زیرا کہ ما در وقت صبح چو آواز فریاد بگوش ما برسد درین وقت بفریادرسی شان می دویم ازین رو ما را اعتبار می کنند۔

(اردو) خلاصہ یہ ہے کہ مصیبت کے وقت تمھاری عورتون کی مدد کرنے کیوجہ سے وہ ہمکو تم سے زیادہ مانتی ہیں تم لوگ باوجودیکہ انکے اہل مین سے ہو تاہم اس قدر مدد اُن کو تم سے نہین ملتی جس قدر ہم سے ملا کرتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اُن کے دلون مین ہماری محبت جاگیر ہے۔

## وقال اٰخر

| یَتَشَبَّهُوْنَ سُیُوْفًا فِیْ صَرَامَتِهِمْ | وَطُوْلِ اَنْضِیَةِ الْاَعْنَاقِ وَالْاُمَمِ |
|---|---|

| اور درازی مین گردنون اور قدون کی کو | | وہ لوگ تشبیہ دیئے جاتے ہین تلوارونسے اپنی عزیمت مین |
|---|---|---|

(حل) الصرامۃ الشجاعۃ و تصمیم العزم سیوفا منصوب مفعول ثان للفعل الانضیۃ جمع نضی وھو السھم الذی لاریش لہ والمراد بھاھنا اعلی العنق وھو ممدوح فی الرجال الامم جمع امۃ وھی القامۃ والقد یقال ما احسن امّتہ ای قامتہ۔

(معناہ) انھم فی شجاعتھم وامضاء عزیمتھم مثل السیوف ایضًا فی طول اعناقھم واعتدال قامتھم واستواءھا یشبھون بالسیوف۔

(ف) اوشان درشجاعت ودلیری وروانگی عزم نیز درورازی گردن وراستی قامت مثل شمشیر اند۔

(اردو) وہ لوگ اپنے ارادون کے پوراکرنے اور گردن وقامت کی درازی مین شمشیرون سے تشبیہ دیے جاتے ہین خلاصہ یہ ہی جیسی تلوارین مین کام کرجاتی ہی ویسےہی وہ لوگ بہت جلد اپنے دل کی خواہشون کو پورا کرلیتے ہین اُن کے کامون مین تعویق والتوا نہین ہی اُن کی قامت تلوارجیسی سیدھی اور گردن کا بالائی حصہ درازہے اور یہ اوصاف مردون مین ممدوح ہین۔

| رَاحُوا تَخَالُهُمْ مَرْضٰى مِنَ الْكَرَمِ | | اِذَا غَدَا الْمِسْكُ يَجْرِىْ فِىْ مَفَارِقِهِمْ |
|---|---|---|
| ایسے ہو جاتے ہین کہ تو دیکھنے سی انکو مریض گمان کریگا یہ سبب وقار کے | | جبکہ بوقت صبح مشک اُنکی مانگون مین پھیل جاتا ہے |

(حل) غدا ذھب غدوۃ ویستعمل بمعنے صار فیرفع المبتدأ وینصب الخبر۔ المسک بالکسر طیب وھو من دم دابۃ کا لظبی یدعی غزال المسک المفارق جمع المفرق وھو موضع افتراق الشعر قولہ راحو من راح رواحًا اذا ذھب فی الرواح ای العشی ویستعمل لمطلق الذھاب والمشی مَرْضٰی جمع مریض۔

(معناہ) یصفھم الشاعر ویقول انھم اذا استعملوا الطیب (المسک) وقعدوا فی مجالس الانس وقت الصباح صاروا من وقارھم وسکنتھم بحیث تحسبھم وتظنھم مرضی لا حرکۃ لھم۔ الحاصل انھم کریم الاخلاق رزین العقول۔

(ف) ہرگاہ بروقت صبح خوشبوھا۔ برسرشان پراگندہ شود۔ ودرمجالس با وقار واطمینان بہ نشینند گوئی کہ بیمار ہستند کہ حرکتے ازیشان صادر نشود یعنے کریم الاخلاق اند حسب عادات ملوک بوقت صبح می نوشی کردہ درمحافل خموش وساکن می مانند۔

(اردو) جب صبحدم مشک اُن کی مانگون مین پھیلجاتا ہی اور بزم انس میں شراب نوشی کرتے ہوئی حسب عادات ملوک ورؤساکہ صبحدم اکثر شراب پیا کرتے ہین ایسے وقار کے ساتھ بیٹھتے ہین کہ دیکھنے والا اُن کو

دیکھکر مریض ناتوان سمجھیگا کہ بالکل چپ بیٹھے ہوے ہین ذرا سی حرکت تک اُن مین نہین خلاصہ یہ ہو کہ مزاج کے چنچل نہین ہین بلکہ سلیم اور متین ہین۔

## وقال اٰخر

قال ابو الندی قتلت ابنی زیاد الجشبیین من بنی حرام فقال الحارث بن عوف اخو بنی حرام یرثیھما

| | |
|---|---|
| فَاِنْ تَكُنِ الْحَوَادِثُ جَرَّ فَتْنِیْ | فَلَمْ اَرَ هَالِکًا کَابْنَیْ زِیَادِ |
| سو اگرچہ زمانے کی گردش نے میری بیخ کنی کردی ہے | لیکن مین نے نہین دیکھا کسی مرنے والیکو زیاد کے دونو بیٹون کی طرح |

(حل) جر فتنی یقال جرف الطین اذا ذھب بہ کلہ والمراد ھھنا الاستیصال وفی نسخۃ حرقتنی من التحریق وایضًا فی نسخۃ غیرتنی من التغییر ھالکًا مفعول لم ار

(معناہ) ان قتل ابنی زیاد (وھما الربیع وعمارۃ) وھلاکھما اصابنی بمصیبۃ اشد من استیصال الحوادث اصلنا۔ ای لم تصب مصیبۃ مثل مصیبۃ ھلاکھما بل کل مصیبۃ عند ھا ھینۃ سھلۃ

(ف) اگرچہ حوادث روزگار وگردش دور دوارم ازبیخ برکندہ است تاہم مثل مصیبت قتل وہلاک شدن ہر دو پسر زیاد مصیبت دیگر ندیدہ ام ونہ مثل آن ہر دو مقتول کسے ہلاک شوندہ را بچشم معاینہ کردہ ام۔

(اردو) یہ مانا سہی کہ حوادثات روزگار نے میرے سارے احباب و برادران کو ہلاک کرکے میری بیخکنی کردی ہو اور میری حالت ناگفتہ بہ ہوگئی ہو مگر زیاد کے دونون بیٹون کی طرح دوسرے کسی مرنے والے کو مین نے نہین دیکھا۔ خلاصہ یہ ہے کہ میرے سر پر سیون نہین لاکھون مصیبتین آن پڑی ہین آسمان ٹوٹ پڑا ہی لیکن ان دونون کی ہلاکت سے سب سے بڑی مصیبت سر پر گری کیونکہ یہ دونون اپنے اوصاف میں نرالے تھے، ان کے مرنے کے ساتھ ساتھ سخاوت وبخشش بھی رخصت ہوگئی ہے۔

| | |
|---|---|
| هُمَا رُمْحَانِ خَطِّیَّانِ كَانَا | مِنَ السُّمْرِ الْمُثَقَّفَةِ الصِّعَادِ |
| وہ دونوں دو نیزے خطی سے تھے۔ | گندم گون سیدھے لمبے |

(حل) الخطی قریۃ بالبحرین ینسب الیھا الرماح فیقال خطی بالیا لنسبتہ الیھا۔ والسمر الرماح۔ المثقفۃ من التثقیف وھو التعدیل والتقویم الصعاد جمع صعدۃ ھو الرمح الطویل مستو لا یحتاج الی التثقیف شبھھما بالرمح الخطی کذا وکذا فی اعتدال القامۃ وطولھا

(معناہ) یصفھما (ابنی زیاد) فیقول ھما کرمحین خطیین فی صلابتھما واعتدالھما وحسن الوانھما۔ وطول القامۃ واعتدالھا۔

(ف) ہر دو پسر زیاد در اعتدال واستوا و راستی قد وقامت ہمچو نیزہائے خطی بودند کہ در راستی وخوبصورتی

از ہمہ نیزہاے جملہ ممالک مشہور اند۔ کہ گندم گون وراست ودراز بودند۔

(اردو) وہ دونون درازی قامت حسن ورنگت اعتدال وغیرہ اوصاف مین سیدھے گندم گون خطی نیزونکے مانند تھے خطی نیزے سے تشبیہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ وہ نیزے اور ممالک کے نیزون سے اچھے اور خوبصورت ہوتے ہیں۔ چنانچہ مصرع ثانی مین اس کے اوصاف بیان کردیے گئے ہین۔

| بِمِثْلِهِمَا تُسَالِمُ اَوْ تُعَادِيْ | تُهَالُ الْاَرْضُ اَنْ يَّطَأَ عَلَيْهِمَا |
|---|---|
| تواُن جیسے سے صلح کرسکتا یا لڑ سکتا ہے | ڈرائی جاتی ہے زمین اُن کے چلنے سے اس پر |

(حل) تهال مجهول من اهال التراب اذا صبه الى تحت۔ او من هاله اذا اخافه هول الارض فزعها۔ ان يطأ صلة لان يطأ والطى بمعنى القطع يقال طوى الثوب اذا لم ينشره وطوى البلاد اى قطعها تسالم تصالح۔ تعادى تحارب۔

(معناه) كانت لهما وطاءة شديدة تخاف الارض بمشيهما عليها لقوتهما وكانا صادق المقال بحيث تسالم بمثلهما يا مخاطب او تحارب لانهما معتمدين معتبرين۔

(ف) زمین از (رفتن) آن ہردو جوان خوف زدہ شدی یعنے از قوۃ بدن چنان گام زدندے کہ زمین از ایشان خوف کردے وغارت شدی (این مبالغہ ست در وصف قوت) وآن ہردو چنان معتبر وقابل اعتماد بودند کہ بگفتار شان ای مخاطب ترا اختیار ست کہ صلح کنی یا پیکار زیراکہ بہرحال حامی ومددگار تو بودند۔

(اردو) ان دونون کے چلنے سے زمین کانپ جاتی اور نیچے دب جاتی تھی وہ دونون ایسے تھے کہ اُن کے بھروسے پر (ای مخاطب) تو صلح بھی کرسکتا ہے یا کسی سے لڑ بھی سکتا ہے بہرحال وہ تیرے مددگار رہتے اور اپنی باتون کا زندہ ثبوت دکھلادیتے یعنے قوت وشجاعت میں دونوں یکتا اور اعتبار وثوق میں بے مثل تھے۔

## وقال آخر

| وَيَدْنُوْ وَاَطْرَافُ الرِّمَاحِ دَوَانٍ | كَرِيْمٌ يَغُضُّ الطَّرْفَ فَضْلَ حَيَاۤئِهٖ |
|---|---|
| اور قریب ہوتا ہے حالانکہ بھالیں نیزوں کی مل جانے والی ہین، | وہ کریم ہے کہ چشم پوشی کرتا ہے زندگی بھر |

(حل) كريم اى هو كريم غض الطرف كفه۔ الفضل البقية ومنه فضلى ودوان جمع دان بمعنى قريب۔ (الفضل) منصوب على الظرفية على انه مفعول له اما رفعه فعلى الفاعلية ليغض۔ يدنو من الدنو وهو القرب وفى نسخة فضل حياءه والواو فى قوله واطراف الرماح حالية والاطراف جمع الطرف بمعنى الجانب والطرف الاول بمعنى العين۔

(معناه) انه كريم يغض طرفه عن خطيّات احبابه لكرمه وانه شجاع لا يهاب

بل یدنو ویقرب من الرماح کلمادنت منه ای عند شدۃ القتال واشتعال نار الحرب۔

(ف) ممدوح من چنان کریم و شریف ست کہ ہمہ عمر از عیوب وخطاہای مردمان چشم پوشی میکند و معاف ازد ودر شجاعت چنان ماہر ست کہ از جنگ ہیچ بال باکے ندارد بلکہ در کارزار نزد نیزہامیرود ہرگاہ نیز ہا سوی او قریب می آیند یعنے بوقت شدت کارزار ہم ہمت و تہور خود در میدان جنگ ثابت قدم می ماند۔

(اردو) ممدوح ایسا نیک ہے کہ عمر بھر احباب و یاروں کی خطاؤں سے چشم پوش رہتا ہے (یا اُسکی زندگی کی خوبی و فضیلت ذاتی اُس سے چشم پوشی کرتی ہے) شجاعت میں وہ کمال رکھتا ہو کہ لڑائی سے ہٹنے کے بجائے جب میدان جنگ مین جانبین کے نیزون کی بھالیں آپس میں مل جاتی ہیں تو وہ اپنی بہادری سے پاس آجاتا ہے کہ لڑکے دشمنوں کے چھکے چھڑا دیتا ہے۔

| وَکَالسَّیْفِ اِنْ لَایَنْتَہٗ لَانَ مَسُّہٗ<br>اور وہ تلوار کے مانند ہو اگر تو اُسکو نرمی سے چھوئیگا تو اسکا چھونا نرم ہوتا ہو | وَحَدَّاہُ اِنْ خَاشَنْتَہٗ خَشِنَانِ<br>اور اُسکی دونوں دھارین اگر تو سختی سے چھوئیگا سخت معلوم ہونگی |
|---|---|

لَایَنْتَہٗ

حل قولہ وحداہ اعلم انہ یکون من السیف مالہ حدان ویکون مستقیما۔ ایسی دو دھاری تلوار کو اردو مین کتے کہتے ہیں۔ شبہہ فی اللینۃ والخشونۃ بالسیف لانیۃ من لانیہ لیانا اذالان لہ وکذا خاشنہ اذاخشن لہ۔ وان شرطیۃ بیان التشبیہ۔

(معناہ) ہوکالسیف ان لنت لہ ولم تمسہ شدیدالان لک ووجدت منہ کل رفق ولین وان عادیتہ ومسستہ شدیدا لقیت منہ کل قسوۃ وخشونۃ فالحاصل انہ کان لینا مع الاحباء وخشنا مع الاعداء۔

(ف) اومانند شمشیر ست کہ اگر نرم بگیری نرم شود اگر سخت بگیری تیزی او تیز تر شود ای درشتی و نرمی ہر دو صفت دروی موجود ست برلے نرم نرم و بگرم گرم۔

(اردو) وہ شخص تلوار کی مانند ہے۔ اگر نرمی سے چھوئی تو نرم معلوم ہوتی ہو اور اگر سختی سے پکڑی تو اُس کی دونوں دھارین سخت یعنے تیز معلوم ہوتی ہیں۔ اور ہاتھ کٹ جاتا ہو خلاصہ یہ ہے کہ اسمیں نرمی و گرمی دونون صفتیں موجود ہیں نرمی کیساتھ نرمی کا برتاؤ کرتا ہو چڑچڑے مزاج کیساتھ بری طرح پیش آتا ایک حیثیت سے شہد شیریں اور دوسری حیثیت سے زہر ہلاہل تھا

وقال العجیر السلولی

یمدح ابن عمہ وکان محسنا الیہ دائما

| اِنَّ ابْنَ عَمِّیْ لَابْنُ زَیْدٍ وَاِنَّہٗ<br>بے شک میرے چچا کا بیٹا زید کا بیٹا ہو اور بے شک وہ | لَبَلَّالُ اَیْدِیْ جِلَّۃِ الشَّوْلِ بِالدَّمِ<br>بہت ترکرنیوالا ہی ہاتھوں کو بڑی موٹی تازی گابھن اونٹنیوں کے خون سے |
|---|---|

بالدم

(حل) البلّال مبالغة من بله يقال بلّ بللاً وبلالاً بالماء اذا ندّاه بل الثوب ندّاه والجلة بالكسر المسنة من الابل - والشول جمع شائلة الناقة التي جف لبنها اي اتى عليها من حملها ووضعها سبعة اشهر فجف لبنها - قوله ايدي في محل النصب لانه مفعول بلال وقوله
(معناه) والله ان ابن عمي لابن زيد في الحقيقة وانه كثيرا ما يبلّ ايدي عظام النوق ومسنتها بالدم بنحره اياها للاضياف والمساكين والغرباء الحاصل انه جواد كريم يحب الاضياف وينحر لهم النوق الموصوفة

(ف) البتہ عم زادہ من پسر زید است کہ دستہائے شتر مادہ فربہ پرگوشت را بخون ترکنندہ است یعنی برائے مہمانان ناقہائے چنین ذبح میکند وازان مہمانان راسیر کند۔

اردو - بے شک چچازاد بھائی چچا کا بیٹا) حقیقت میں ابن زید ہی بے شک وہ بڑی موٹی تازی بیش عمر اونٹنیوں کے ہاتھوں کو خون میں تربتر کرنے والا ہے - خلاصہ یہ ہے کہ مہمانوں کے لیے ایسی ایسی اونٹنیوں کے کوچے کاٹتا ہے اور ذبح کرتا رہتا ہے بڑا مہمان دوست اور غریب نواز ہے۔

| إِلَىٰ غَايَةٍ مَنْ يَبْتَدِرْهَا يُقَدَّمُ | طَلُوعُ الثَّنَايَا بِالْمَطَايَا وَسَابِقٌ |
|---|---|
| اس حد تک کہ جو شخص اسمیں آگے بڑھ جاوے پیشوا گنا جاتا ہے | اختیار کرنیوالا مشکل کاموں کا بذریعہ سواریوں کے اور آگے نکلجانیوالا ہے |

(حل) الطلوع مبالغة الطالع كالصبور مبالغة الصابر - الثنايا جمع ثنية وهي العقبة المراد بطلوع الثنايا من يركب صعاب الامور ومشكلاتها يبتدرها يسبقها - قوله من يبتدرها الخ الجملة نعت لغاية - يقدم مجهول من التقديم -

(معناه) يصف بالبيت ابن عمه فيقول هو يركب صعاب الامور بالمطايا - وبهمته وعلو شانه يسبق الناس الى كل غاية من المجد والشرف من بادر اليها تقدم بين اقرانه ويحتسب سيداً ومقتدىً اي انه السابق الى غاية المجد كالمسبوق فلهذا صار سيد القوم ومقتداهم

(ف) اواز سواریہائے خود کارہائے دشوار ومشکل گذار را انجام میدہد - ودر طلب مجد وبزرگی بجدے میرسد ہر آنکس کہ دریں حد رسد از ہمسران وابنائے زمان وخویش گوئے سبقت برد ومقدم وپیشوا شمار کردہ شود یعنے دربزرگی وشرافت بجد پایاں رسیدہ لاجرم پیشوائے قوم شمردہ شد۔

اردو - وہ اپنی سواریوں کے ذریعے مشکل کاموں کو اختیار کرتا اور انھیں انجام دیتا ہے - بزرگی میں اس حد تک پیش قدمی کرتا ہے (بڑھتا ہے کہ جو شخص اس حد کو پہونچے وہ اپنے ہمسروں میں مقدم اور پیشوا شمار کیا جاتا ہے یعنے وہ اپنے مقاصد کے انتہائی حد تک پہونچگیا لہذا اپنی قوم میں سردار گنا جاتا ہے۔

| وَيَكْفِيكَ مَا حَمَّلْتَهُ عِنْدَ مَغْرَمِ | يَبِيتُ مَظْلُومًا وَيُرْضِيكَ ظَالِمًا |
|---|---|

خوش کرتا ہے تجھکو جبکہ مظلوم ہو اور راضی رکھتا ہے جبکہ ظالم ہو | اور تن تنہا کافی ہوتا ہے تیرے لیے اُس چیز کا جسکو تو اوسکے ذمہ کرے بوقت تاوان دینے

حل) یسرّك من السرور المغرم الغرامة مغارم جمع والغریم الدائن والمدیون قوله حمّلته من التحمیل یقال حمله الشیٔ تحمیلاً وحمالاً اذا جعله یحمله ویکلفه حمله۔

(معناه) یقول یسرك مظلوماً ای اذا جئت عنده وانت مظلوم من ظالم فلیسرك بان ینصرك باخذ الثار عمن ظلمك وكذا یرضیك وانت ظالم بان یؤدی الغرامة والدیة عنك ویكفیك هو وحده ما حمّلته ایاه عند لزوم الغرامة۔

(ف) اگر تو از ظلم دیگر مظلوم باشی از وی انتقام گرفته ترا خوش بکند و اگر ظالم شوی تاہم ترا راضی کند بدینگونہ کہ دیت از طرف تو ادا کند و ہرچہ از دیت بروی لازم گردانی او تنہا مر ادای اوبس و کافی باشد۔

(اردو) جب کہ تو مظلوم اور ستمدیدہ ہو تو وہ تجھکو خوش کرتا ہے اور ظالم سے تیرا انتقام لیتا ہے اور جب تو ظالم ہو تو بھی تجھکو خوش اور راضی رکھتا ہے، کیونکہ تیری طرف سے تاوان ادا کر دیتا ہے بوقت ادای دیت تو جو کچھ اُس کے ذمہ کر دے وہ اُسکو تنہا کافی ہے، اُس کے پاس دولت کی کمی تو نہیں ہے کہ دوسرے سے مدد مانگے۔

مِنَ النَّفَرِ الْمُدْلِیْنَ فِیْ کُلِّ حُجَّةٍ | بِمُسْتَحْصِدٍ مِنْ جَوْلَةِ الرَّأْیِ مُحْکَمِ
اُن لوگوں میں سے ہیں جو حجت پکڑتے ہیں ہر قضیہ میں | محکم اور تیز راے سے۔

(حل) المدلین من ادلی الحجة اذا احتج بها لانه یطلب باحتجاجه فوزاً لشیٔ فشبهه بارسال الرجل دلوه فی البئر لنزع الماء واراد بالحجة موضع الاحتجاج المستحصد فی الاصل الحبل المحکم والباء صلة الادلاء۔ جولة الرأی الرأی الجائل فی الامور ومن

(معناه) هو من النفر الذین یحتجون فی کل قضیة بمحکم من الرأی الجائل فی الامور ویفوزون بمرادهم ویغلبون ولا یُغلبون۔

(ف) او از کسانیست کہ در ہر قضیہ کہ محتاج بہ احتجاج ست از رای محکم و صائب حجت می گیرند۔ یعنے او محکم الرای و صائب العقل است در مقدمات و قضیات از رای خود بر دیگران غالب آید۔

(اردو) وہ اُن لوگوں میں سے ہے جو ہر قضیہ و مقدمہ مین محکم و تیز درای صائب سے حجت پکڑتے ہیں یعنی تیز ہوش اور صائب الرای ہے ممکن نہین کہ کوئی اُسکی رای کو غلط ثابت کر دے ہمیشہ دوسروں پر غالب رہتا کبھی مغلوب نہیں ہوتا ہے۔

جَدِیْرُوْنَ اَنْ لَّا یَذْکُرُوْكَ بِرَیْبَةٍ | وَلَا یُغْرِمُوْكَ الدَّهْرَ مَا لَمْ تَغْرَمِ
اس بات کے لائق ہین کہ تجھکو تہمت سے یاد نہ کرین | اور تاوان نہ ڈالین تجھپر تا وقتیکہ تو از خود اُس کو قبول نہ کرے

(ح) جديرون خليقون ۔ الريبة التهمة يغرموك من اغرمه الزمه الغرامة الدهر منصوب علے الظرفية مالم الخ فی معنی الشرطية ۔

(معناه) هم جديرون خليقون بان لا يذكروك بالتهمة ولا يلزموك ابداً مالم تلتزمه انت (يا مخاطب) بنفسك لنفسك من الغرم ۔

(ف) ایشان درخور آنند کہ ترا از تہمت یاد نکنند و بر تو تہمت نہ بند ند نیز تا وقتیکہ دیت وتاوان برخود لازم نگردانی بر تو نیفگنند ۔

(اردو) وہ لوگ اس امر کے لائق ہیں کہ تیرا ذکر تہمت سے نہ کریں یعنی تم پر کوئی تہمت نہ باندھے ۔ اور کبھی وہ تجھپر تاوان نہ ڈالیں جسکو تو اپنے لیے لازم نہ کرے اور بخوشی قبول نہ کرے ۔ یعنی ہمیشہ لوگونکا ذکر خیر کرتے ہیں اور لوگوں کیساتھ احسان سے پیش آتے ہیں ۔

## وقال ایضاً

| | |
|---|---|
| اَقُوْلُ لِعَبْدِ اللّٰهِ وَهْنًا وَدُوْنَنَا | مُنَاخُ الْمَطَايَا مِنْ مِنًى فَالْمُحَصَّبُ |
| میں نے کہا اپنے رفیق عبداللہ سے آخرِ شب کو اور ہمسے دور تھی | خوابگاہ سواریوں کی مقام منی اور محصب کا |

(حل) الوهن آخر الليل ظرف لاقول المناخ موضع اناخه البعير۔ منى قرية انما سمى منى لما يسفك فيه من الدماء والمحصب موضع رمي الجمار من منى متصل به لمطايا جمع لمطية

(معناه) قلت لرفيقي عبد الله في آخر الليل وبيننا مسافة مبرك المطايا من منى فالمحصب

(ف) گفتم بعبداللہ در آخر شب و حال آنکہ خوابگاہ و مناخ شتران مقام منی و محصب از ما دور بود ۔

اردو ۔ یعنے منی اور محصب سے دور رہتے ہوئے اپنے رفیق سے کہتا تھا ۔

| | |
|---|---|
| لَكَ الْخَيْرُ عَلِّلْنَا بِهَا عَلَّ سَاعَةً | تَمُرُّ وَسَهْوَاءُ مِنَ اللَّيْلِ يَذْهَبُ |
| تجھکو خیر ہو مرا دل بہلا محبوبہ کے ذکر سے کاش ایک گھنٹا | گذرے اور رات کا ایک حصہ کٹ جائے |

(حل) هذا البيت مقول القول السابق ۔ لك الخير دعاء اى اختار الله الخير لك ۔ عللنا بها اى حدثنا بها بالمحبوبة الضمير يرجع اليها قوله علّ بمعنى لعل ۔ والسهواء قدر من الليل قوله يذهب عطف على تمرّ قوله سهواءً منصوب لانه معطوف على اسم لعل اى ساعةً ۔

(معناه) قلت لعبد الله حدثنا بحديث المحبوبة واجعلنا مشغولا بحديثها لعل ساعة من الليل تنقضى بسهولة من طيب حديثها ۔

(ف) گفتم مر عبداللہ کہ از حدیث معشوقہ ام با من گفتگو کن کاش ساعتے از شب و پاسے از ان بتقریب آن

بگذرد معلوم نشود که دیر شد زیرا که این سخنان لذت دہ اند۔

(اردو) اے عبداللہ خدا تیرا بھلا کرے۔ ہمکو اپنی محبوبہ کا ذکر سنا اور اسمیں مشغول رکھ کاش کسی قدر رات کٹ جاے اور اسی گفتگو میں آسانی سے وہ ایک ساعت گذر جائے یعنے رات کٹ نہیں ہی ہے اسکا ذکر چھیڑ تو رات آسانی سے کٹ جائیگی

| طوی البطنِ مُمْشُوقُ الذِّرَاعَیْنِ شَرْجَبُ | فَقَامَ فَاَدْنٰی مِنْ وِسَادِیْ وِسَادَہٗ |
|---|---|
| خالی شکم ہلکے پتلے بازو دراز قامت شخص نے | سو اٹھ کھڑا ہوا اور میرے بستر سے اپنا بستر قریب کیا |

(حل) طوی البطن خمیص البطن ای صغیر البطن خلقۃ (ای قام صغیر البطن) الممشوق خفیف اللحم الشرجب الطویل ادنی من الادناء وسادہ مفعول ادنی قد جمع بین فعلین قام وادنی فیجوزان یکون قولہ طوی البطن مرفوعًا بالاول منہما ویجوزان یرتفع بالثانی وقد اضمر فی قام علی شریطۃ التفسیر فاعلہ والمعنی فقام بہ اومنہ رجل ہکذا۔

(معناہ) فقام وقرب منی وجعل وسادہ قرب وسادی من ہو صغیر البطن (الرفیق عبداللہ) خفیف لحم الذراعین طویل القد یعنی قام رفیق عبداللہ وہو کثیر النشاط والقوۃ۔ لان من کان اوصافہ ہی فہو کثیر القوۃ لامحالۃ۔

(ف) پس شخصے دراز قامت خرد شکم خفیف بازو یعنے در دستہاے او گوشت کم باشد بالیتادہ نزد من آمد۔ ای رفیق من عبداللہ نزدیکی من جست و بستر خود را بہ بستر من پیوست۔

(اردو) سو اپنی جگہ سے اٹھکر اپنا بستر میرے بستر سے قریب کیا ایک شخص نے جو خالی شکم پتلے بازو اور دراز قامت ہے یعنے عبداللہ جو موصوف باوصاف مذکورہ تھا فوراً اٹھکر میرے قریب چلا آیا اوصاف مذکورہ سے اُس کی چالاکی اور پھرتی کو دکھلانا مقصود ہے۔

| عَلَیْکَ وَمَنْزُوْرُ الرِّضَا حِیْنَ یَغْضَبُ | بَعِیْدٌ مِنَ الشَّیْءِ الْقَلِیْلِ احْتِفَاظُہٗ |
|---|---|
| تجھپر اور کمتر راضی ہوتا ہے جبکہ آگ بگولا ہوتا ہے | دور ہے تھوڑی سی چیز پر اس کا خفا ہونا |

(حل) احتفاظہ غضبہ وہو فاعل بعید۔ منزور قلیل یقال نزرت الشئ نزرا ثم یقال للمنزور ہو منزور۔ علیک متعلق بقولہ احتفاظہ۔ وذکر البعد ہنا لضد النفی وہکذا کما یستعمل القلیل والاقل والمراد بہما النفی۔

(معناہ) لا یغضب علیک لاجل الشئ القلیل بل یعفوک وقلما یرضی اذا غضب فانہ مستقل المزاج وسلیم الطبع

(ف) از چیزے اندک بر تو خشم نگیرد بلکہ معاف کند اگر در طبیعت او آتش غضب بر فروخت پس فرو شدن آن ہم مشکل ست یعنے مستقل المزاج ست۔

(اردو) تھوڑی سی چیز پر مجھ سے خفا اور ناراض نہیں ہوتا بلکہ معاف کر دیتا ہے ہاں جب خفا ہوتا ہے تو راضی ہونا اُسکا مشکل ہے یعنے مستقل مزاج اور بھاری بھرکم ہے بات بات میں بگڑتا نہیں ہے باقی غصے میں آ نیسے پھر ٹھنڈا ہونا مشکل

| بِهِ الرَّكْبُ وَالتِّلْعَابَةُ الْمُحَبَّبُ | هُوَ الظَّفِرُ الْمَيْمُونُ اِنْ رَاحَ اَوْ غَدَا |
|---|---|
| اُسکے ساتھ شتر سوار کا گروہ اور بڑا کھلاڑی ہر دل عزیز ہے | وہ فائز المرام مبارک ہے اگر شام کرے یا صبح |

(حل) الظفر الفائز بمراده۔ التلعابة كثير اللعب۔ الميمون المبارك المحبب من التحبب تفعل يقال تحبب اليه اذا اظهر له المحبة، والوداد۔

(معناه) هو السعيد بفوز بمقاصده المبارك فيهما ان غدا به الركب وراح به (اى كل وقت يفوز بمراده) كثير اللعب المحبب الى الناس اى هو سعيد مبارك يوده الناس لاجل سعادته وحسن خلقه

(ف) ممدوح فائز المرام ومبارک است در وقت صبح وشام کہ قافلہ شتر سواران بدو سفر کنند بسیار لعب پسند ومحبوب القلوب ست یعنی مدام بمرام خود فائز باشد وبوجہ سعادت واقبالمندیش ہر دل عزیز ست۔

(اردو) یعنے صبح وشام جسوقت وہ بارادۂ جنگ یا غارتگری شتر سواروں کیساتھ نکلتا ہے تو اپنی مراد کو حاصل کرکے واپس آتا ہے ہر کام میں وہ کامیاب اور مبارک ہنتا ہے بڑا کھلاڑی اور ہر دل عزیز ہے خوش طبعی کے سبب ہر شخص اُسکو چاہتا ہے۔

## وقال ابو دهبل فى الازرق المخزومى

| عِنْدَ التَّفَرُّقِ مِنْ خِيْمٍ وَ مِنْ كَرَمٍ | مَاذَا رُزِئْنَا غَدَاةَ الْخَلِّ مِنْ رِمَعٍ |
|---|---|
| بوقت جدائی عادات کریمہ اور کرم عام کی | کسقدر مصیبت پہونچائی گئی ہمکو بوقت صبح مقام رمع کی لمبی ریتی میں |

(حل) قوله رزئنا اى رزينا ه الخل الطريق النافذ بين الرملتين والرمل المستطيل وقيل موضع باليمن۔ الرمع كعنب موضع وقيل جبل باليمن الخيم بالكسر سجيات وعادات كريمة ومن بيانية لما واضافة الغداة الى الخل بادنى ملابسة

(معناه) ماذ اصبنا به غداة الخل من هذا المنزل بذهاب بن الازرق منا ومضيه عنا من عادات كريمة وكرم عام اى خسرنا بذهابه خسرانا مبينا۔

(ف) چہ قدر مصیبت در باب کرم عام وخصال کریمہ بر ما رسید ہرگاہ بمقام رمع بوقت صبح فراق ممدوح گزیدم یعنے بوقت پگاہ چو ممدوح از ما جدا شد سخت مصیبت بر ما نازل شد زیرا کہ آن خصائل کریمہ کرم عام از نفس او زایل وود شدند۔

(ا)(و) کس قدر مصیبت کرم عام اور خصال حمیدہ کی ہمکو پہونچائی گئی جبکہ ہمنے ممدوح کی مفارقت کی لمبی ریتی مقام رمع میں بوقت صبح یعنے صبحدم جب وہ ہمسے جدا ہوگیا تو وہ ان شریف خصلتوں نے بھی جو اُس میں تھیں ہم سے مونھہ چھپالیا اور یہی ہم پر سخت مصیبت تھی۔ کہ بار دیگر ایسی نیک عادتوں اور کرم عام سے ہماری ملاقات نہوگی ازرق کے بیٹے کی مفارقت صدمہ بیان کیا

| ظَلَّ لَنَا وَاقِفًا يُعْطِي فَاكْثَرَمَا | قُلْنَا وَ قَالَ لَنَا فِي وَجْهِهِ نَعَمْ |
|---|---|
| دن چڑھے تک کھڑا رہ کر بخشش کرتا رہا سو تمام | قیل وقال ہماری آپس میں ہاں تھا |

(حل) قوله فاكثرما المراد به الكل كما يراد بالقلة العدم - يعطي منصوب المحل على الحالية - نعم حرف ايجاب انما حرك ميم نعم هنالك للاطلاق وحقها السكون وقوله وجهه اى سفره الذى مضى فيه -

عربي - والمعنى ان الكثر شئ قلنا له حين سالناه العطاء واكثر ما قاله لنا حين عزم السفر هو لفظ نعم - اى اجبنا له ما سأل عنا واجاب لنا ما سألناه -

(ف) بوقت رخصت ممدوح برما بخشش کرد تا آنکه آفتاب برآمد ودرروشن شد - سخنان که درین والا میان او شدند نعم بودند - یعنے از غایت جود وکرم بوقت رخصت ہم برما بارش سخا بارید ہرچہ ما گفتیم بجوابش نعم گفت وما بجواب سخنانش نعم گفتیم -

(اردو) دن چڑھے تک کھڑا رہ کر ہم کو بہت مال بخشتا تھا جو کچھ ہم نے اُس کے روبرو کہا اور جو کچھ اُس نے ہمارے روبرو فرمایا اُن ساری باتوں کا جواب نعم (ہاں) تھا یعنے ہماری ہاں اُس نے تسلیم کی اور ہم نے اُسکی (نہیں) کا لفظ توکبھی اُسکی زبان پر آیا نہیں بھلا اب بوقت رخصت کب آسکتا ہے -

| ثُمَّ انْتَحَى غَيْرَ مَذْمُومٍ وَ اَعْيُنُنَا | لَمَّا تَوَلَّى بِدَمْعٍ سَافِحٍ سَجِمِ |
|---|---|
| پھر وہ چلدیا اچھے حال میں اور ہماری آنکھیں | جبکہ اُس نے پشت پھیری رواں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں |

(حل) انتحى قصد ومر غير مذموم انتصب على الحال قوله بدمع متعلق بمحذوف اى تلبست اعيننا بدمع الخ - سافح منسكب سجم كلتفا اى سافح نعت دمع -

(معناه) ثم (اى بعد قيل وقال) مضى عنا غير مذموم ولما تولى عنا تلبست اعيننا بدمع منسكب سافح لفراقه -

(ف) پس راہ گرفت بخیر وبرکت وچون از ما پشت داد وبرفت چشمہای ما اشک ریزان پرولبالب شدند یعنے از فراق وی آبدیدہ شدیم وبگریستیم -

(اردو) پھر وہ بخیر وبرکت ہم سے جدا ہوکے چلدیا جب اُس نے ہم سے اپنی پشت پھیری تو ہماری آنکھیں اشک ریزان بھر آئیں وراُس کے فراق مین رونے لگین یعنے ہمکو اُسکی محبت نے رلادیا -

| تَجْلُهُ النَّاقَةُ الْاَدْمَاءُ مُعْتَجِرًا | بِالْبُرْدِ كَالْبَدْرِ جَلَّى دَاجِيَ الظُّلَمِ |
|---|---|
| لے چلی اُسکو سفید رنگ اونٹنی وہ عمامہ باندھے ہوئے تھا | دھاریدار شل بدر کے اجالا کردیا اندھیرے کی تاریکی کو |

رحل، الادماء الناقة البيضاء - المعتجر المتعمم سميت العمامة معجر الانه يكون على الراس وا ملة العقد وقيل المعجر العمامة فى الراس من غير ادارة تحت الحنك وقيل بل المعجر نوع من ثياب اليمن البرد الثوب المخطط الداجى المظلم والظلم جمع ظلمة -

(معناه) تحمله الناقة البيضاء (وهو راكب عليها) وهو متعمم بثوب مخطط كانه البدر التام قد كشف داجى الظلمات اى هو عند ذهابه يشبه بالبدر التام فى حسن اللون ووضع اللباس

(ف) چون مر شتر ماده سفید رنگ سوار شده بر سر خود عمامهٔ جامهٔ خط را پیچیده میرفت چنان می ماند که بدر منیر تاریکی شب تار را دور ساخته روز روشن گردانید -

(اردو) وہ سفید اونٹنی پر دھاریدار عمامہ باندھے ہوے سوار تھا گویا چودھویں رات کا چاند - بدر تمام ہے کہ اندھیرون کو ہٹا کر روشنی پھیلادی تھی یعنے اپنی وضع وتراش وعمدگی لباس میں بدر منیر کی طرح اُجالا معلوم ہوتا تھا ہر سو چاندنی چھٹکی ہوئی نظر آتی تھی -

| وَكَيْفَ اَنْسَاكَ لَا نُعْمَاكَ وَاحِدَةٌ | عِنْدِيْ وَلَا بِالَّذِيْ اَوْلَيْتَ مِنْ قِدَمٍ |
|---|---|
| اور کیونکر تجھے بھول جاؤں حالانکہ تیری نعمتیں ایک دو نہیں ہیں | میرے نزدیک اور نہ وہ عطا جو تونے مجھکو بخشی ہو پرانی ہے |

حل، قوله كيف انساك اى لا انساك - اوليت انعمت قوله لا نعماك الخ فى موضع الحال من انساك النعماء جمع النعمة

(معناه) انى لا انساك بعد ما انعمت على بهذه النعم العديدة التى لم يتقادم عهدها بعد - لانك كل يوم تنعم على بنعمة جديدة - وكيف انساك يا ممدوح ونعماك على ليست بواحدة بل هى تحصى لا تعد

(ف) چگونه فراموشت کنم وعطاها ونعمتهای تو بر من یک دو نی بلکه بیشمار اند ہنوز آن عطاها که قبل ازیں عنایت کردی کہنه نشده اند -

(اردو) اے ممدوح میں تجھکو کیونکر بھول سکتا ہوں - اور حال یہ کہ تیری نعمتیں مجھپر ایک دو نہیں بلکہ اَن گنت ہیں اور ابتک نہ تیری وہ عطائیں جو تونے مجھکو بخشی ہیں پرانی ہوگئیں یعنے ہر روز نئی نئی عطا تیری طرف سے مجھکو ملتی رہی - بھلا کیونکر تجھے فراموش کروں -

## وقال ايضا فيه

| مَا زِلْتَ فِي الْعَفْوِ لِلذُّنُوْبِ وَاِطْلَاقٍ لِعَانٍ بِجُرْمِهٖ غَلِقٌ |  |
|---|---|
| تو ہمیشہ رہتا ہے بخشش کرنے میں گناہوں کے | اور رہا کرنے میں اُس قیدی کو جو اپنے جرم میں ایسا گرو ہو جسکی رہائی کی امید نہیں |

حل، العانى الاسير والغلق المرهون الذى لا يرجى انفكاكه - قوله ما زلت مبتدأ وفى العفو الخ خبره اى ما زلت اخذا فى العفو -

(معناه) مازلت (انت یا ممدوح) فی عفو الذنوب و فی اطلاق اسیر مرهون بجرمه رهنًا غلقًا لا یرجی انفکاکه الا منك۔

(ف) لے ممدوح من تو ہمیشہ در بخشیدن گناہ گناہگاران و وارہانیدن اسیران کہ بجرم خود چنان مرہون بودند کہ امید خلاصی نبود باشی یعنے وارہانیدن چنان قیدیان و بخشیدن جرمہاے کبیرہ کار تست۔

(اردو) تو ہمیشہ گناہوں کی بخشش میں رہتا ہو اور ایسی ایسی قیدیوں کے آزاد کرنے میں جو اپنے جرم میں ایسے گروہیں کہ چھوٹنے کی امید نہیں۔ یعنے اس قسم کے کام ہمیشہ تجھی سے وقوع میں آتے ہیں۔

| عِنْدَكَ أَمْسَوْا فِي الْقِدِّ وَالْحَلَقِ | حَتَّى تَمَنَّى الْبُرَاةُ أَنَّهُمُ |
| --- | --- |
| تیرے پاس مقید ہوں تسموں اور بیڑیوں میں | یہاں تک کہ تمنا کی بے قصوروں نے کہ وہ |

(حل) البراۃ جمع بریٔ اے البریوّن من الجرم والقد بالکسر السیر الذی یشد بہ الاسیر والحلق جمع حلقۃٍ۔ بیڑی۔

(معناہ) مازلت اخذاً فی العفو حتی تمنی من لاجرم لہ ان یکون اسیراً عندك مشدوداً فی القد والحلق حتی یتوفر علیہ نظر کرمك واحسانُك۔

(ف) تا آنکہ غیر مجرمان آرزومی کنند کہ زدنو در حلقۂ اسیران بقد و زنجیر بستہ باشند تا از لطف و کرم تو بہرہ یاب شوند مخفی مباد کہ دریں شعر از حد مبالغہ است ورنہ کسے باشد کہ چنین آرزومند شود۔

(اردو) یہانتک کہ غیر مجرموں نے تمنا کی اس بات کی کہ وہ تیرے پاس تسموں اور بیڑیوں میں مقید ہوں اور تو اُن کو رہا کرے اور وہ تیرے لطف و کرم سے محظوظ اور بہرہ مند ہوں۔ واضح رہے کہ اس شعر میں بہت مبالغہ کیا گیا ہے علاوہ بریں خلاصہ مطلب میں تعقید ہے کیونکہ ایک شخص آزاد رہکر کیوں قید کی آرزو کرے حالانکہ آزاد رہکر بھی ممدوح کے احسان سے بہرہ ور ہوسکتا ہو۔ ہاں اگر یہ کہا جاوے کہ وہ خصوصًا قیدیوں کے ساتھ بہت اچھا سلوک رکھتا ہو اس لیے بے قصوروں نے اس بات کی تمنا کی تو ایک حد تک مطلب صاف سمجھ میں آجائیگا۔

## وقال الحزین اللیثی فی علی بن الحسین ویقال انہا للفرزدق

والصحیح ان الابیات للفرزدق۔ ومن حدیث ھذہ الابیات ان ھشام بن عبدالملك کان قد حج عامًا ومعہ سادات الشام فجہد ان یستلم الحجر الاسود فلم یقدر علیہ لکثرۃ ازدحام الطائفین حتی جاء علی بن الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فطاف فلما بلغ الحجر تفرق لہ الناس عن الحجر فسأل عنہ سادات الشام ھشام بن عبدالملك فقال لا اعرفہ وکان یعرفہ فقال الفرزدق انا اعرفہ وانشد۔ وقیل ان البیتین الاخیرین للحزین۔

| وَالْبَيْتُ يَعْرِفُهُ وَالْحِلُّ وَالْحَرَمُ | هٰذَا الَّذِي تَعْرِفُ الْبَطْحَاءُ وَطْأَتَهُ |
|---|---|
| اور خانۂ کعبہ جانتا ہے اُسکو اور حل وحرم | یہ وہ شخص ہے کہ جانتا ہو وسیع پتھریلہ کھالا اُسکے نشان قدم کو |

(حل) البطحاء المسیل الواسع فیہ رمل ودقاق الحصٰی اراد بہ ھنا ارض مکۃ ۔ بطائح وبطاح جمعہ والحل خارج المواقیت من البلاد والحرم مابین المواقیت المعروفۃ البیت یجوزان یراد بہ البیت الحرام او اھل البیت ۔

(معناہ) ھذا الذی (علی بن الحسینؓ) یعرفہ اھل مکۃ ویعرفہ اھل البیت والحل والحرم فضلاً عن غیرھم ۔ ای اذا کان یعرف بطحاء مکۃ وطأ رجلیہ ویعرفہ بیت الحرام والحل والحرم فمن ذا الذی لا یعرفہ ۔

(ف) اوکیست کہ زمین سنگلاخ مکہ نشان قدم اورامی شناسد نیز بیت اللہ وحل وحرم از وشناسا ست یعنی معروف ومشہور است ۔

(اُردو) یہ وہ شخص ہے جسکے نشان قدم کو مکہ کی پتھریلی زمین جانتی ہے ۔ بیت اللہ اور حل وحرم مین سے ہر ایک چیز اُس سے آشنا ہے یا یون کہو کہ اہل مکہ اُسکی حقیقت سے واقف ہین اور دلیل ہو اسبات کی کہ ساری دنیا اُسکو جانتی ہو

| هٰذَا التَّقِيُّ النَّقِيُّ الطَّاهِرُ الْعَلَمُ | هٰذَا ابْنُ خَيْرِ عِبَادِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ |
|---|---|
| یہ پرہیزگار پاک مشہور واقف کار ہے | یہ بیٹا اُس شخص کا جو سارے بندگان خدا سے بہتر ہے |

حل المراد بخیر عباد اللہ النبی علیہ السلام النقی المطہر المنتخب التقی من یتق اللہ فیتقی من الشرک والمعاصی العلم سید القوم ۔ اوعلیم ۔ الظاھر المشھور وفی نسخۃ الطاھر ولکن الظاھر بالظاء ھو الصحیح بقرینۃ لفظ النقی کما لا یخفی ۔

(معناہ) ھذا ابن خیر خلق اللہ کلھم ای النبی علیہ السلام ھذا من یتق اللہ وھذا النقی الظاھر سید القوم علیم بامور الدین والاسلام (ابن خیر خلق اللہ) ای اولادہ ۔

(ف) اواز اولاد وفرزندان بہترین خلق خدا است ۔ پرہیزگار وپاک ومشہور وسردار قوم ست ۔

(اردو) یہ اُس شخص کی اولاد میں سے ہے جو بہترین بندگان خدا ہین (یعنے نبی کریم علیہ السلام) یہ متقی پرہیزگار پاک پاکیزہ مشہور اور سردار قوم ہے (یا یون کہو کہ دین کے امور سے دانا ہے ۔

| اِلٰى مَكَارِمِ هٰذَا يَنْتَهِي الْكَرَمُ | اِذَا رَأَتْهُ قُرَيْشٌ قَالَ قَائِلُهَا |
|---|---|
| عمدہ کامون تک اُس کی ختم ہوتا ہے کرم | جب کہ دیکھے اُسکو قریش تو کہے اُنکا کہنے والا |

(حل) قولہ ینتھی الکرم بمعنے یختم ۔ الی مکارم الخ مقول لقال ۔

(معناه) اذا رأته قريش قال قائل منهم بخيتم الكرم والمجد الى مكارم هذا لا يتجاوزها -

(ف) چون قريش آنرا ديد گفت يكے ازيشان كه سوى مكارم آن كرم ختم شد يعنے بيش ازين نتوان شد-

(اردو) جبکہ قریش اُسکو دیکھے تو اُنکا کہنیوالا یہ کہے کہ اس شخص کے مکارم (عمدہ کاموں) تک کرم اور بزرگی کی انتہا ہوگئی یعنے جو کچھ مکارم ہیں اسمیں ہیں اس سے زیادہ اور ہو نہیں سکتے- گویا دنیا بھر کے مکارم کا وہ مخزن ہے-

| رُكْنُ الْحَطِيْمِ إِذَا مَا جَاءَ يَسْتَلِمُ | يَكَادُ يُمْسِكُهُ عِرْفَانَ رَاحَتِهِ |
|---|---|
| حجر اسود جبکہ چھونے آوے اُس کو | قریب ہے کہ روک لے اُسکو اُسکی ہتھیلی کی پہچان کے سبب |

(حل) قوله عرفان منصوب على انه مفعول له- ركن الحطيم فاعل يمسكه- المراد بالحطيم هنا هو ما بين الركن الاسود الى الباب او مقام ابراهيم الراحة الكف- الاستلام في الاصل بمعنى لمس الحجر ولكن غلب في لمس الحجر الاسود-

(معناه) يقول الشاعر في توصيف على بن الحسين يكاد يمسكه الحجر الاسود (الركن) اذا جاءه مستلما لانه يعرف كفه ويريد ان يحصل البركة من يده -

(ف) بوجه آنكه حجر اسود (سنگ سياه) كف دست ممدوح را ميداند هرگاه بقصد بوسه نزد او مى رسد قريب بود كه سنگ اورا بگيرد واز رفتن باز دارد-

(اردو) جسوقت وہ حجر اسود کو چھونے (چومنے) آوے تو بہ سبب اسکے کہ حجر اسود اُس کی ہتھیلی کو جانتا ہے قریب ہے کہ وہ اُسکو روک لے اور اُس سے برکت حاصل کرے یعنے حجر اسود بھی آپ کا شناسا ہے-

| لِاَوَّلِيَّةِ هٰذَا اَوْ لَهُ نِعَمُ | اَيُّ الْقَبَائِلِ لَيْسَتْ فِيْ رِقَابِهِمِ |
|---|---|
| اُسکے بزرگوں یا اُسکی نعمتوں کا ھار | کون قبیلہ ہے جنکی گردنوں میں نہیں ہے |

(حل) المراد بالاولية الاوائل- النعم جمع نعمة لاولية في موضع الخبر وقوله نعم اسم ليست

(معناه) اى قبيلة من قبائل العرب ليست في رقابهم قلائد نعم لاوائل هذا الكريم - (اى الممدوح) كيف لا وقد هداهم الله بهم الى الاسلام او له نفسه فانه ايضا يدعو لهم بالخير (الحاصل) ان قبائل العرب كلها شهدا على فضله وفضل اباءه لا ينكره احد من العرب

(ف) آن كدام گروه است از گروه‌هاى عرب كه بر گردنش بار گران احسان آبا و اجداد ممدوح يا احسان او نيست يعنے او و بزرگانش همه محسن قبائل عرب اند چرا او شان از دعوت اسلام كرده از كفر سوى نور اسلام آورده اند-

(اردو) عرب کے قبائل میں سے وہ کونسا قبیلہ ہے جنکی گردنوں میں اُسکے بزرگوں یا خود بذاتہ اُسکی نعمتوں کے ہار نہ ہوں کیونکہ انھیں لوگوں نے سارے عرب کو ہدایت کی اور خدا و رسول کی پہچان دلائی- کیا وہ احسان نہیں ہے؟

| بِكَفِّهِ خَيْزُرَانٌ رِيحُهَا عَبِقٌ | مِنْ كَفِّ أَرْوَعَ فِي عِرْنِينِهِ شَمَمٌ |
|---|---|
| اُسکے ہاتھ مین ایک چھڑی ہے جسکی خوشبو مہکتی رہتی ہے | ہاتھ سے ایک جمیل اونچی ناک والی شخص کے |

(حل) الخيزران ما يمسكه الملك بيده من عصا وعود لين يشير به عند تكلمه الاروع الفائق فى الجمال بحيث يعجبك حسنه وجماله العبق المنتشر الفائح - العرنين الانف والشمم ارتفاع قصبة الانف مع استواء اعلاه واذا قرن الشمم بالعرنين او الانف فالمراد به المجد والكرم. من فى من كف الخسبية -

(معناه) فى كفه عود الملك ينتشر ريحه من كف فتىً الفائق فى الجمال اشم الانف - اى انه من الملوك الفائقين فى الجمال والكرم والشجاعة وانه يكون بيده عصا عبق ريحه فى الجوانب والاطراف

(ف) بدست او چوبے ست کہ بوئش ہر سو منتشر ست زیراکہ آن چوب بدست مرد خوبرو و دلیر بلند بینی ست یعنی بدست ممدوح شاہانہ چوبے میباشد کہ از خوشبوی دست آن چوب خوشبودار می گردد. وہر سو بوئش پراگندہ می شود۔

(اردو) اُسکے ہاتھ مین ایک پادشاہانہ چھڑی ہے جسکی خوشبو ہر طرف مہک رہی ہے کیونکہ وہ چھڑی ایک جمیل اور دلیر و درازبینی اونچی ناک والے شخص کے ہاتھ مین ہے یعنے ہاتھ کی خوشبو چھڑی مین سرایت کرگئی ہے دراصل اس شعر سے حسن وجمال ولطافت وشجاعت کو دکھانا مقصود ہے۔

| يُغْضِي حَيَاءً وَيُغْضَى مِنْ مَهَابَتِهِ | فَمَا يُكَلَّمُ إِلَّا حِينَ يَبْتَسِمُ |
|---|---|
| وہ چشم پوشی کرتا ہے حیا کیوجہ سے اور دوسرونکی آنکھیں مُند جاتی ہین اُسکی ہیبت سے | اسلیے وہ کلام نہین کیاجاتا مگر تبسم کے وقت |

(حل) يغضى من غض البصر يقال اغضى الرجل اذا قرب جفونه بعضها من بعض كانه اغمض المهابة الخوف والهيبة قوله من مهابة فى موضع المفعول له كما ان قوله يغضى حياء انتصب لذلك قوله يكلم مجهول من التكليم اى لا يكلمونه الا وقت ابتسامه -

(معناه) انه كثير الحياء مهيب عند الناس لا يكلمونه الا اذا رأوه مبتسمًا متهللاً فرحًا -

(ف) او بہ سبب حیا از عیوب مردم چشم پوشی میکند. ومردمان از ہیبت او در ویش چشم پوش باشند. لاجرم بجز وقت خندہ اش کسے با او گفتگو نکند یعنی چون از ہیبت حق مردمان پیش او خوف زدہ شوند او بدین خیال بوقت گفتگو بخندد تا ہیبت از دل مردم دور شود وبا وی گفتگو کنند۔

(اردو) وہ لوگونکے عیوب سے براہ شرم وحیا چشم پوشی کرتا ہے اور خداداد ہیبت کے سبب سے لوگونکی آنکھیں اُسکے روبرو بند ہو کر رہجاتی ہین یعنی کسیکی مجال نہین ہوتی کہ ہر وقت اُس سے ہمکلام ہوسکے ہان جب وہ ہنس مکھ رہتا تھا اُسوقت لوگ اُس سے باتین کیا کرتے لہذا وہ بات کرتے وقت ہنس ہنس کے بات کرتا ہے تاکہ لوگ ہیبت زدہ نہون اور دل کھولکر اُس سے اپنے مطلب کی باتین کرسکین سچ ہے ہیبت خلق ست این از خلق نیست۔

## وقال اخر

| | |
|---|---|
| إِذَا انْتَدَى وَاحْتَبَى بِالسَّيْفِ دَانَ لَهٗ | شُوْسُ الرِّجَالِ خُضُوْعَ الْجُرْبِ لِلطَّالِیِ |
| جب وہ مجلس میں آتا اور گوٹ مار کر تلوار سامنے رکھتا ہو مطیع ہوجاتے ہیں اسکے | سرکش متکبر لوگ جیسے خارشتی شتر روغن ملنے والے کا مطیع ہوتا ہے |

(حل) انتدی الرجل اذا شهد نادی القوم ر مجلسهم۔ الاحتباء بالسیف یکون عند عقد الجوار او عزم الحرب (اسکو ہندی میں گوٹ مار کر بیٹھنا کہتے ہیں) احتبی بالسیف اذا وضعه قدامه محتبیا کانه احتبی به۔ دان له خضع له۔ الشوس جمع اشوس وهو الذی ینظر بمؤخر عینه عداوة او کبرا ای المتکبر۔ والجرب جمع اجرب (شتر خارشتی) الطالی من یطلی البعیر الاجرب بالقار۔ انما خص الجرب لانها کثیرة الخضوع للطالی۔

(معناہ) یقول اذا شهد مجلس القوم ووضع السیف قدامه محتبیا خضع له المتکبرون کما یخضع الابل الجرب للذی یطلیها بالقار۔ ای انه شجاع منقاد تنقاد له الرجال۔

(ف) وقتیکہ در بزم بغرض صلح یا عزم جنگ میرود وشمشیر خود را در پیش نهاده بر زانو نشیند۔ متکبران وسرکشان از خوف ورعب او با طاعتش چنان سر نهند کہ شتر خارش دار نزد قار مالنده۔ یعنے دریں وقت متکبران را طاعت او ناگزیر است کسے را تاب نباشد کہ از حکم او سر پیچیده۔

(اردو) جبکہ وہ قوم کی محفل میں (بغرض صلح یا بقصد جنگ) جا کر گوٹ مار کر اپنی تلوار آگے رکھ لیتا ہے تو بڑے بڑے گھمنڈ والے متکبر لوگ اُسکے ایسے مطیع ہوجاتے ہیں جیسے خارشتی شتر روغن قار ملنے والے کا مطیع ہوجاتا ہے یعنے متکبروں کی تاب کیا جو ممدوح کے آگے سر اُٹھائے یہاں تو تواضع اور نرمی کے سوا کام ہی نہیں ہے۔

مخفی نہ رہے کہ بغرض صلح یا بقصد جنگ کی قید کی وجہ یہ ہے کہ ایسے موقع پر اس قسم کی نشست ہوتی ہے. خصوصًا بڑے بڑے عقلمندوں اور دماغداروں کی نشست کسی معاملے کے طے کرتے وقت ایسی ہی ہوتی ہے۔

| | |
|---|---|
| کَاَنَّمَا الطَّیْرُ مِنْهُمْ فَوْقَ هَامَتِهِمْ | لَاخَوْفَ ظُلْمٍ وَّلٰکِنْ خَوْفَ اِجْلَالِ |
| گویا پرندے ہیں اُن کے سر پر | خوف ظلم سے نہیں بلکہ خوف اجلال وبزرگی سے |

(حل) هامتهم رؤسهم۔ کون الطیر فوق الراس کنایة عن التواضع والسکون والسکوت تامًا۔ قوله لاخوف منصوب مفعول له وکذا قوله خوف اجلال۔

(معناہ) ان الناس فی مجلسه یکونون فی غایة السکون والوقار خوفًا من اجلاله واحتشامه لاخوفًا من ظلمه فانه لیس بظالم۔

(ف) مردمان (متکبران) در بزم او چنان خاموش وبا وقار وسکون بہ نشینند گویا بر سر شان پرند نشسته است

کہ از حرکت بپرد واین سکون شان از خوف حرمت وتعظیم اوست نہ از خوف ستم او کہ ستم دوست نیست۔
(اردو) لوگ اُس کی بزم مین اس طرح سے جمکر خاموش بیٹھتے ہین کہ گویا اُن کے سر پر پرندے بیٹھے ہین کہ سر ہلے اور اڑ گئے۔ اور بات تو یون ہے کہ اُن کا سکوت اور سکون اُن کے ظلم وستم کے خوف سے نہین بلکہ اُسکی ہیبت وحشمت کے خوف سے۔ یعنے بڑا ذوالحشمۃ اور ذی رعب شخص ہے۔

## وقالت لیلی الاخیلیۃ
### قالت بمدح الحجاج

| | |
|---|---|
| فَاِنِّیْ لَمْ اٰکُنْ اٰتِیْکَ تَھْوِیْ | بِرَحْلِیْ رَادَۃُ الْاَصْلَابِ نَابٌ |
| مین قریب نہ تھی کہ آؤن تیرے پاس ایسے حال مین کہ تیز لیے جاتی ہو | میرے کجاوہ کو پشت کے مہرے کھڑکھڑ کرنے والے ناقہ |

(حل) ھوی بہ اسرع بہ۔ الرادۃ مخفف الرائدۃ من راد اذا جاء وذھب فمعنی رادۃ الاصلاب متحرکۃ الاصلاب۔ الاصلاب جمع صلب وھو عظم طویل من الکاھل الی اصل الذنب والمراد بہا فقار الظھر۔ والناب الناقۃ المسنۃ۔ قولہ رادۃ الاصلاب صفۃ لناب مقدم علیھا
(معناہ) تقول انی لم اکد ازورک حین شرع برحلی ناقۃ مسنۃ متحرکۃ الاصلاب من شدۃ الھزال بکثرۃ الاسفار۔ لکن یجیئنا علی ھذا لشدۃ الضرورۃ۔
(ف) من قریب ونزدیک آن ارادہ نبودم کہ بخدمت تو درین حالت بیایم کہ کجاوہ ام را شتر مادہ کہ استخوان پشت او بہ سبب لاغری حرکت میکند بسرعت میبرد یعنی درین حالت زار آمدنم بوجہ احتیاج شدید است۔
(اردو) مین تو اس ارادے کے قریب ہی نہین تھی کہ تمھارے پاس ایسی حالت مین آؤن کہ میرے کجاوہ کو ایک سن رسیدہ اونٹنی تیز لیے جاتی ہو اور اُسکی حالت تو یہ ہو کہ شدت لاغری کے سبب اسکے پشت کے مہرے کھڑکھڑ کرتے ہین پھر بھی ایسی بُری حالت میں آنا بتقاضای ضرورت شدید ہی سو وقت کرم ہے۔

| | |
|---|---|
| قَرِیْحُ الظَّھْرِ یَفْرَحُ اَنْ یَّرَاھَا | اِذَا وُضِعَتْ وَلِیَّتُھَا الْغُرَابُ |
| زخمی پشت کہ خوش ہوتا ہو اس کے دیکھنے سے | جبکہ اتار دیا جاوے اُس کا عرقگیر۔ کوا۔ |

(حل) القریح الجریح۔ الولیۃ ما یبسط من النمد تحت الرحل۔ یفرح فاعلہ الغراب قولہ ان یراھا بتقدیر اللام ای لان یراھا وقولہ قریح الظھر الخ نعت لناب فی البیت السابق اذا وضعت
(معناہ) ھی قریح الظھر یفرح الغراب لان یراھا اذا وضعت عنھا ولیتھا۔ ووجہ فرحۃ الغراب انہ یاکل لحمھا فالحاصل انھا لم تصلح للرکوب ومع ذلک اتیت عندک مؤملا کرمک
(ف) آن ناقہ قریح الظھر ست یعنی پشتش چنان زخم شد کہ ہر گاہ پالانش از پشت برون کردہ شود کلاغ بدیدنش

شادمان شود کہ گوشت وی بخورد یعنے سواریم قابل سوار شدن نماند تاہم بجناب شما بامید عطیات آمدم۔
(اردو) وہ ناقہ زخمی پشت اور کمر لگی ہوئی ہے جب اُسکا غرقلیر اُسکی پیٹھ سے اتارا جاتا ہے تو اُسکے دیکھنے سے کوا خوش ہوتا ہے کیونکہ زخم ہونے کے بعد سے وہ اُسکا گوشت نوچ نوچ کھاتا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ ناقہ کی حالت اس حد تک ابتر ہے کہ کوے کے موںھ کا نوالہ بنگئی ہے اسپر بھی اُسکو سواری بنا کر آپکے پاس آئی ہوں تاکہ آپکی بخشش سے بہرہ ور ہوں

## وقال العریان لسھلۃ وذم غیرہ

| | |
|---|---|
| مَرَرْتُ عَلٰى دَارِ امْرِءِ السُّوْءِ حَوْلَهٗ | لَبُوْنٌ كَعِيْدَانٍ بِحَائِطِ بُسْتَانِ |
| مین گذرا گھر پر ایک بدذات شخص کی جسکے گرد | دودھ دینے والی اونٹنیان تھین مانند تنۂ درخت خرما کے باغ کی احاطہ مین |

ل اللبون الابل ذات الالبان اراد بھاھنا الجنس و قولہ امرء السوء ضد قولہ امرء الصدق والمعنی فیھا نعم الرجل وبئس الرجل العیدان کشیطان طوال النخل والحائط البستان المراد بہ ھنا ما یحیط بہ۔

(معناہ) یذم بالبیت ویقول مررت علی دار رجل لئیم لہ ابل ذات الالبان عظام کطوال النخل فی حائط بستان ای انہ ذو ثروۃ لکنہ بخیل لئیم۔

(ف) گذرم بخانۂ مردے بخیل ودونا فتادکہ باحاطۂ گرد باغ او شتران شیرہ دراز وبلند قامت مثل تنۂ درخت خرما ایستادہ بودند الحاصل اینکہ فراخ حال بود لیکن بخیل۔

(اردو) ایک بدذات اور بخیل شخص کے گھر پر میرا گذر ہوا جسکے گرد باغ کے احاطہ میں بڑی موٹی موٹی بلند قامت اونٹنیان دودھ دینے والی کھڑی تھین اور وہ اونٹنیان موٹاپن اور بلندی مین تنۂ درخت خرما کی سی تھین۔ یعنے بڑا خوشحال تھا مگر مزاج کا لئیم اور بخیل۔

| | |
|---|---|
| فَقَالَ أَلَا أَضْحَتْ لَبُوْنِيْ كَمَا تَرٰى | كَأَنَّ عَلٰى لَبَّاتِهَا طِيْنَ أَفْدَانِ |
| سو کہا سُن میری دودھ دینے والی اونٹنیاں ہوگئین جیسا کہ تو دیکھ رہا ہے | گویا اُن کے سینون پر محلون کی کہگل چڑھ رہی ہے |

ل اللبۃ جمع لبۃ الصدر والنحر۔ والافدان جمع فدن القصر المطین۔ یشیر بذلک الی سمنھا وضخامتھا۔

(معناہ) فقال لی الایا مخاطب ان لبوناتی قد صارت سمینۃ ضخیمۃ کماتراھا۔ کان علی صدورھا طین قصر مطین مشید لانی لااقری الاضیاف ولا ارکب علیھا للاسفار فتھزل۔

(ف) بمن گفت کہ شیرہ شتران من چنانکہ می بینی آن قدر فربہ وبسیار گوشت شدہ اند گو در سینہائے آنہا گل قصر مشید یعنے برسینہ چندان گوشت جمع شد کہ چون تودۂ خاک می نماید۔

(اردو) سو اس لئیم نے مجھ سے کہا کہ اے شخص میری دودھ دینے والی اونٹنیاں جیسا کہ تو دیکھ رہا ہے ایسی موٹی تازی ہوگئیں گویا اُن کے سینوں پر محلوں کی کمگل چڑھ رہی ہو۔ فربہی کی وجہ یہ ہے کہ وہ بخیل اپنی کاھلی سے اُنپر سفر نہیں کرتا اور نہ تو کبھی مہمانوں کے لیے ایک آدھ ذبح کرتا ہے جس سے خوف کرکے دبلی پتلی ہو جاویں۔

| | |
|---|---|
| فَقُلْتُ عَسٰى اَنْ يَّحْوِيَ الْجَيْشُ سَرْبَهَا<br>سومیں نے کہا عنقریب گھیر لیگا کوئی لشکر اسکی جماعت کو | وَلَا وَاحِدٌ يَسْعٰى عَلَيْهَا وَلَا اِثْنَانِ<br>اور نہ ایک تم میں کا اس سے خدمت لے سکے اور نہ دو |

(حل) السرب الجماعة۔ سعے علیه خدمه یحوی بمعنے یحیط والضمیر فی سربها للبون قوله ولا واحد یسعی الخ معناه لا یسعی علیها مالك واحد ولا اثنان لکنها تصیر منفسمه ویجوزان یکون معناه فلیس لك عون ولا عونان۔

(معناه) فقلت له عسے ان یاخذها جیش بالغارة ولا یسعی علیها واحدٌ ولا اثنان منکم فانها لا تبقی فی اید یکم۔ یجوزان یکون معنے المصرع الثانی اے اذا یحوی علیها جیش من الجیوش بالغارة لا یعاونك احد ولا اثنان بردها الیك لانك لم تطعم منها الاضیاف والمعنے الاول الیق بالمقام۔

(ف) گفتم مرا ورا کہ عنقریب لشکرے بغارت ببرند آن شتران را پس نہ یکے از شما و نہ دو بر و سوار شدہ خدمت خواہد گرفت زیرا کہ آن شتران ہمہ در قبضۂ غارت گران خواہد بود۔

(اردو) سو میں نے اُس سے کہا کہ عنقریب لشکر اُن کو لوٹ لیوسے اور پوری جماعت (ریوڑ) کو گھیرے اور تم میں کا نہ ایک اُنپر سوار ہو کر اپنی خدمت لے سکے اور نہ دو بلکہ بمضمون مال موذی نصیب غازی وہ سب دشمنوں کے قبضہ میں آجاوینگے۔ اور تم مُنھ تاک کے رہ جاؤگے۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ جب غنیم تمہارے مال پر حملہ آور ہوں گے اسوقت نہ ایک شخص کو تم اپنی مدد کے لیے پاؤگے نہ دو کو کیونکہ ضیافت و داد و دہش سے تم نے کسی کو خوش نہیں کیا کہ اب بوقت مصیبت تمہاری مدد کو تیار ہو جاے۔

| | |
|---|---|
| وَرُحْتُ اِلٰى دَارِ امْرِءِ الصِّدْقِ حَوْلَهٗ<br>اور میں گیا گھر پر ایک سچے آدمی کے جسکے ارد گرد | مَرَابِطُ اَفْرَاسٍ وَمَلْعَبُ فِتْيَانِ<br>گھوڑوں کے طویلے اور کھیل کی جگہ جوانوں کی تھی، |

(حل) قوله رحت من راح اذا ذهب رواحا وقد یستعمل مطلقاً۔ والصدق الاحکام فی الفعل اذا اضیف الیه موصوفه الافراس جمع فرس الملعب اسم ظرف من لعب یلعب فتیان جمع فتیٰ

(ومعناه) فترکت دار الرجل اللئیم وقصدت دار رجل اٰخر یخالفه فی الاوصاف بانه کریم حول بیته خیل وملعب فتیان یجتمعون عنده لسخائه۔

(ف) خانهٔ آن مرد دونا را بگذاشته سوی خانه مرد سخی وکریم وراست باز رفتم۔ که گرد او طویلهاے اسپ بازیگاه جوانان ست یعنے بامید بخشش او جوانان مجتمع شوند۔

(اردو) اور وہان سے مین ایک اچھے راستباز مرد کے گھر کی طرف گیا۔ جسکے اردگرد گھوڑون کے طویلے اور جوانون کے کھیل کود کیلیے باقاعدہ فلڈ کا بندوبست تھا۔ الحاصل وہ شخص راستباز اور سخی مزاج تھا۔

| وَمَنْحَرُ مِئْنَاتٍ يُجَرُّ حُوَارُهَا | وَمَوْضِعُ إِخْوَانٍ إِلَى جَنْبِ إِخْوَانِ |
| --- | --- |
| اور مذبح ہے ہمیشہ مادہ بچہ جننے والی اونٹنیوں کا جنکے بچے کھینچے جاتے ہین | اور جگہ بھائیونکی پہلو مین اور بھائیونکے یا خوان ہے پہلو مین اور خوانون کے |

(حل) المنحر موضع نحر الابل۔ المئنات من الابل ما تلد انثی دائماً وھی عند العرب عزیزۃ) قوله یجر حوارھا ای انها تنحر وھو فی بطنها فیجر من بطنها والحوار ولد الناقة۔ الاخوان جمع اخ وبمعنی الخوان معرب وکلاھما یصح والبیت عطف علی قوله مرابط افراس فی البیت السابق قبله (معناہ) وحوله ایضاً منحر الابل المئنات یجر ولدھا من بطنها حین نحرھا وحوله موضع اخوان فی جنب اخوان۔ ای ینحر المئنات للاضیاف فیجر حوارھا بعد الذبح من بطنها فلاشك انه سخی محب الاضیاف۔

(ف) وگرد او جای ذبح (نحر) ماده شتران ست که بعد از ذبح بچه اش را از شکم او کشیده شود ونیز گرد او جای برادران بپهلوے برادران است یعنے سخاوت او بحدے رسیده که شتر بچه ده را با وجودیکه عزیز ترین شتران ست برای مهمان ذبح می کند وبچه اش را از شکمش برون آورده شود یا معنی مصرع ثانی چنین گویند گرد خانه اش خوانها موجود اند که مردم بر وہمیشه می خورند۔

(اردو) اور اسکے آس پاس ان اونٹنیون کا مذبح ہے کہ ہمیشہ مادہ بچہ جنتی ہین (اور اسی قسم کی اونٹنیان عرب کے نزدیک سب سے پیاری ہین) ایسی پیاری قیمتی اونٹنیون کو مہمانون کی خاطر ذبح کردیتا ہے اور بعد کو ان کے بچے پیٹ سے کھینچے جاتے ہین۔ اور اس شخص کے آس پاس بھائیون کی نشستگاہ ہے دوسرے بھائیون کے پہلو مین۔ الحاصل وہ شخص بے حد مہمان نواز ہے ایسی قیمتی شترون کے ذبح سے دریغ نہین کرتا ہمیشہ اس کے گرد برادران خوش طبعی یا عطا کے لیے اکٹھے رہتے ہین۔ یا یون کہو کہ اسکے گھر کے اردگرد خوان دھرنے کی جگہ ہے اور خوانون کے پہلو مین۔

| فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي أَتَيْتُكَ رَاغِبًا | بِذِعِلْبَةٍ تَدْمَى وَإِنِّي امْرُؤٌ عَانِ |
| --- | --- |
| سو مین نے کہا کہ مین آیا ہون تیرے پاس بطمع بخشش | ایک تیز رفتار ناقہ لیکر جسکے پاؤن خون آلود ہین اور مین اکیلا چار شخص ہون |

(حل) رغب فیه اذا طمع فیه ورغب علیه اذا تفزع الیه ورغب عنه اذا انحرف واعرض

عنہ ۔ والذی علیہ الناقۃ السریعۃ السیر تدمی ای یخرج الدم من مناسمها العانی العاجز ۔
(معناہ) فقلت لہ قد قصدتک راغبًا الیک ابتغی معروفک واطمع فی کرمک مع ما نالنی و
نال ناقتی من التعب والنصب حتے ان الدم خرج من مناسمها وانی امرء عاجز ۔
(ف) گفتمش کہ من بطمع عطیات تو بر ناقۂ فرسودہ پا خون آلودہ سوار شدہ بخدمت تو آمدہ ام و من مردے عاجز و ذلیل ستم
(اُردو) سو مین نے اس سے کہا کہ مین ایک عاجز و ناچار شخص ہون تیرے پاس بطمع تیری بخشش کے ایک ایسی
اونٹنی لیکر آیا ہون جسکے پاؤن بہ سبب فرسودگی کے خون آلودہ ہین یعنے بہت دور دراز راستے سے آرہا ہون ۔

| فَقَالَ اَلَا اَهْلًا وَ سَهْلًا وَمَرْحَبًا | جَعَلْتُكَ مِنِّیْ حَیْثُ اَجْعَلُ اَشْجَانِیْ |
|---|---|
| سو اُس نے کہا ارسُن) تو آیا گھر میں اپنے اہل کی اور آرام کی کشادہ جگہ مین | کی مین نے تیری جگہ اپنے جسم مین اُسجگہ جہان اپنے غم وارادہ کو رکھتا ہون |

(حل) الاشجان جمع شجن الحزن والغم ۔ ومعنے قولہ جعلتک منی الخ ای جعلتک فی قلبی حیث
اجعل همی وغمی وحاجتی ۔ قولہ الا ای الا جئت ۔
(معناہ) انہ تلقانی بکل اکرام وقال لی الا جئت اهلا وسهلا ومرحبًا وقال لی جعلتک فی قلبی
حیث اجعل همی ۔
(ف) گفت تو بخانۂ مرد سخی و کریم آمدہ خانۂ ام خانۂ تست من جائی تو در جانی خواہم داد کہ در و غم والم و ارادہ جا ہتم
می ماند ۔ یعنے جای تو در دل من ست ع بیا بیا کہ خانۂ ام خانۂ تست ۔
(اردو) سو اُس نے مجھسے کہا کہ تو ایک کریم النفس سخی مزاج نرم دل شخص کے گھر آیا ۔ تجھے کسی بات کی تکلیف
نہو گی ۔ مین نے تیری جگہ اپنے دل مین کر رکھی ہی جس مین اپنے غم وارادہ کو رکھتا ہون یعنے میرے گھر کو اپنا ہی گھر سمجھ
تجھکو کسی بات کی تکلیف نہو گی مین اپنے دل مین تیری جگہ کر دی ہی واضح ہو کہ (اہلا وسہلا و مرحبا) یہ چند کلمات استقبالیہ ہین
جسکے معنے علیحدہ یہ ہوتے ہین ۔ اهلا یعنے آے ہو اهل کے پاس جسمین مہمانداری کی قابلیت ہے ۔ یا آے ہو اپنے گھر
مین وہ پرایا گھر نہین ہی ۔ سهلا آرام کی جگہ مین اُترے ہو تکلیف کی جگہ نہین ۔ مرحبا من الرحب مصدر میمی ہے
یعنے کشادہ اور وسیع جگہ مین آے ہو (اصل عبارت یہ ہی اتیت اهلا وسهلا ورحبت مرحبًا)

| فَقُلْتُ لَهٗ جَادَتْ عَلَیْكَ سَحَابَةٌ | بِنَوْءٍ یُنَدِّیْ كُلَّ فَغْوٍ وَرَیْحَانِ |
|---|---|
| سو مین نے دعا دی اور کہا کہ تجھ پر ایسے جوگ سے برسے | مینہ جو ہر گل حنا اور ریحان کو تر و تازہ کر دے |

(حل) النوء هو النجم الساقط (جسکو اردو مین نچھتر بولتے ہین) واراد بہ هنا المطر ۔ یندی یبل ۔ الفغو والفاغیۃ نوع
الحنا ۔ وکل مالہ رائحۃ طیبۃ والریحان النبت الطیب الرائحۃ ۔
(معناہ) فدعوت لہ حین رأیت تعظیمہ لی وقلت جادت علیک سحابۃ بمطر کثیر یبل

كل فغوو يرطب كل ريحان ويحصل لك الخصب وحسن الحال -

(ف) مراورا دعا كردم وگفتم ابر باران برتوچنان ببارد كه گل حنا وريحان بهر دوراتر وتازه بگرداند وترا ازان فراخي حال دست دهد - يعنے خداي پاك ترا از مال ومنال مالامال كند -

(اردو) سومین نے اُسکے حق مین دعادی اور کہا کہ تجھپر ایسے جوگ سے مینھ برسے جو ہر گل حنا و ریحان کو شاداب و سیراب کرے یعنے تجھکو فراخحالی اور آرام نصیب ہو خیر و برکت سے مالامال رہے -

وَقُلْتُ سَقَاكَ اللهُ خَمْرَ سُلَافَةٍ بِمَاءِ سَحَابٍ حَائِرٍ بَيْنَ مُصْدَانِ

اور مین نے کہا کہ اللہ پاک پلادے تجھکو وہ شراب کہنہ جو ملی ہوئی ہو اُس ابر کے پانی سے جو اونچے ٹیلونمین گھرتا رہتا ہو

ع السلافة الخمر المعتقة الحائر المتردد المتحير - المصدان جمع مصد ومصاد بالضم وهو الهضبة العالية - وكذا يجمع على امصدة -

(معناه) وقلت له سقاك الله خمرا عتيقة ممزوجة بماء سحاب متردد بين مصدان اى الهضاب العالية اى دعوت له بان يطيب عيشه وتخصب اوديته -

(ف) نيز دعاش دادم كه خداے برتر ترا آن شراب كهنه ومي ديرينه نوشاند كه با او آب ابر باران كه بركوه هاي بلند گروان باشد آميخته شود دراين چنين مي خوشگوار بود) يعنے او را دعاي حصول زندگي خوب دادم -

(اردو) مین نے اُسکو دعا دی اور کہا کہ خدا تجھکو وہ شراب کہنہ اُس ابر باران کے پانی سے ملی ہوئی جو اونچے اونچے ٹیلون مین حیران اور گھرا ہوا ہو پلادے (اس قسم کی شراب نہایت ہی خوشگوار اور نفیس ہوا کرتی ہو) یعنے اللہ تجھے خوشحال رکھے اور عیش و عشرت سے تو زندگی بسر کرے - اور سب سے اچھی زندگی تجھے نصیب ہو -

## (وقال اخر)

هو عبد الله بن محمد بن سالم بن يونس الخياط المعروف بابن الخياط وكان مولى قريش يمدح الخليفة المهدي فلما انشده اعطاه خمسين الف درهم فجادبها في الحال مع ما كان عنده

لَمَسْتُ بِكَفِّي كَفَّهُ اَبْتَغِي الْغِنٰى وَلَمْ اَدْرِ اَنَّ الْجُوْدَ مِنْ كَفِّهٖ يُعْدِيْ

مین نے چھوئی اپنی ہتھیلی سے اُسکی ہتھیلی مالداری کی طلب سے اور مین نہ جانتا تھا کہ بخشش اُسکی ہتھیلی سے تجاوز کر جائے گی

(حل) قوله من كفه يعدي اى يتجاوز من كفه الى كفي يعدي من اعداه اذا جاوزه - قوله ابتغي الغنى في موضع الحال - ابتغي متكلم من الابتغاء -

(معناه) لمست كفه طالبًا الغنى والثروة ولما درِان الجود يتجاوز من كفه (الممدوح) الى كفي - اى انه اعطاني مالا كثيرا فصرت غنيا جوادا حتى جدت بما كان عندي فصرت فقيرا

(ف) کف دستش راکبف دست خود لمس کردم از برائے طلب توانگری یعنے از وی بخشش خواستم مراخبر آن نبود کہ جود وکرم از دست او بدست من بیاید و من جواد و سخی شوم لیکن فی الحقیقت چنان شد کہ من ہرچہ از وی یافتم مع نقد خود یکجا کردہ بر فقیران تقسیم کردم و خود فقیر بماندم۔ یعنے ممدوحم چنان ستکہ ہرکہ نزد او برائے طلب کرم رود خود کریم بشود۔ ہرکہ درکان نمک رفت نمک شد۔

(اردو) میں نے مالدار ہونے اور تونگر ہونیکی غرض سے اپنی ہتھیلی سے ممدوح کی ہتھیلی چھوئی۔ اور میں نے یہ نجانا کہ جود وسخا کا مضمون اُسکی ہتھیلی سے بڑھکر میری ہتھیلی میں آجائیگا۔ اور حقیقت میں ایسا ہی ہوا کہ میں نے تمام مال عطا مع اپنے مملوک مال کے فقراء کی نذر کر دیا اور خود لکیر کا فقیر بن کر رہ گیا۔ خلاصہ یہ ہے کہ ممدوح ایسا جواد وکریم ہے کہ اُس کی بخشش سے بہت سے لوگ بڑے بڑے داتا بن گئے ہیں۔

| فَلَا اَنَا مِنْہُ مَا اَفَادَ ذَوُو الْغِنٰی | اَفَدْتُ وَاَعْدَانِیْ فَاَتْلَفْتُ مَاعِنْدِیْ |
| --- | --- |
| سو میں نے اُس سے وہ چیز جو تونگروں نے حاصل کی | حاصل نکی ہاں سخاوت کا اثر مجھ میں سرایت کر گیا صرف کر دیا جو کچھ میرے پاس تھا |

الافادة هنا بمعنى الاستفادة۔ فاتلفت من الاتلاف الاهلاك اى اهلكت۔ قوله ما افاد فى موضع المفعول من قوله افدت ووضع لاموضع لم معناه لم افد منه ما افاد ذوو الغنى كما قال تعالے فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی۔

(معناه) فلا انا استفدت من جهة ما استفاده منه الاغنياء من الاموال الكثيرة نعم اعدانى لمس كفه الجود فاتلفت ما عندى على الفقراء اى اعطيتهم اياه۔

(ف) من از وے آنقدر مال حاصل نکردم کہ توانگران از و حاصل کردند البتہ سخاوتِ او در من اثرے چنان کرد کہ ہرچہ نزد من بود آنرا ہم صرف کردم و بر فقراء دادم یعنے مردمان از وی آن بخشش حاصل کردہ توانگر وغنی شدند لیکن من سخی شدم۔

(اردو) یعنے میرے ممدوح کے عطیات سے اوروں نے تونگری حاصل کی اور بے انتہا دولت اکٹھی کر لی لیکن میں نے جو چیز اُس سے حاصل کی وہ کسی کو نصیب نہوئی اور وہ یہ ہے کہ ممدوح کی بخشش نے مجھ میں ایسا اثر کیا کہ میں ایک داتا بنگیا اور جو کچھ مال میرے ہاتھ لگا تھا اُسے محتاجوں کی نذر کر دیا۔

## وقال آخر

| اِذَا لَاقَیْتَ قَوْمِیْ فَاسْئَلِیْہِمْ | کَفٰی قَوْمِیْ بِصَاحِبِہِمْ خَبِیْرًا |
| --- | --- |
| جب تو ملے میری قوم سے تو اُن سے پوچھ لینا | کافی خبردار ہے میری قوم اپنے رفیق کا حال جاننے کے لیے |

قوله كفى بقومى الخ هو مقلوب التركيب وكان الواجب ان يقول كفى بقومى خبيرا بصاحبهم الا انهم كثيرا ما يفعلون ذلك اعتمادا على فهم المعنى المراد والمراد بصاحبهم نفسه والخبير ذو الخبرة التامة وكان ينبغى ان

يقول خبراء بالجمع ولكن الواحد قد ينوب عن الجمع۔

(معناه) اذا لاقيتِ قومي (الخطاب لزوجته) فاسئلي عني قومي فانهم اخبر بصاحبهم يخبرونكِ عن حقيقتي وشرف نفسي۔

(ف) اگر ترا حقیقت وشرف من دانستن ست پس بوقت ملاقات قوم من از ایشان حالم را بپرس زیرا که ایشان از راز من داناتر اند از ایشان اصل خبر ترا معلوم خواهد شد که من شریف النفس ہستم۔ یا نہ

(اردو) اپنی جورو سے خطاب کرکے کہتا ہے کہ جب تو میری قوم سے ملے تو انہیں سے میرا حال دریافت کر لینا کہ میں کس حقیقت کا آدمی ہوں کیونکہ میری قوم اپنے رفیق مصاحب (یعنے میری) کی پوزیشن جاننے کے لیے کافی خبردار ہے میری قوم تجھے میری حقیقت بتا دیگی۔

| | |
|---|---|
| هَلْ اَعْفُوْ عَنْ اُصُوْلِ الْحَقِّ فِيْهِمْ | اِذَا عَسُرَتْ وَاَقْتَطِعُ الصُّدُوْرَا |
| آیا میں معاف کردیتا ہوں رؤس اموال انسے یا نہیں | جب وہ تنگدست ہوجاتے ہیں اور بہت سے مال میں سے تھوڑا لیتا ہوں |

(حل) اصول الحق اے اصول حقی اسقطت الهمزة القطعية للضرورة الاقتطاع اخذ الشئ القليل من الكثير والمراد بالصدور الفروع۔ فمعنٰی قوله اقتطع الصدور اخذ ما سهل اخذه من اوائل الحقوق وقيل المراد منه مودات الصدور بحذف المضاف وقيل المراد بالصدور الرؤساء۔

(معناه) سليهم عن حسن معاملتي لهم ورافتي بهم اني التسامح بما يجب لي عليهم من الحقوق واعفو عن اصل الحق۔ واخذ اليسير من الكثير لا استقصي في تقاضيها۔

(ف) بپرس نزد قوم من که آیا من رأس المال خود را از ایشان معاف بکنم۔ یا نه هرگاه مفلس شوند ومن از فراوان اندکے بگیرم یعنے با ایشان لطف واحسان کنم۔

(اردو) ان سے پوچھ لے کہ آیا میں رأس المال کو انسے معاف کردیتا ہوں کہ نہیں جسوقت انپر تنگی ٹوٹ پڑتی ہے۔ اور بہت میں سے تھوڑا لے لیتا۔ اور باقی معاف کردیتا ہوں یعنے بڑے جگر کا آدمی ہوں اپنے لوگوں سے راس المال کو بھی بوقت تنگی معاف کردیتا ہوں۔ اور جب لیتا ہوں تو تھوڑا سا لیکر باقی بخش دیتا ہوں ہر حالت میں میری قوم کی بہبودی اور خیرخواہی کا مجھے خیال رہتا ہے۔

## وقال عمرو بن الاطنابة احد بني الخزرج

| | |
|---|---|
| اِنِّيْ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ اِذَا انْتَدَوْا | بَدَؤُا بِحَقِّ اللّٰهِ ثُمَّ النَّائِلِ |
| بے شک میں اس قوم سے ہوں کہ جب وہ لوگ محفل میں بیٹھتے ہیں | شروع کرتے ہیں حق واجب سے پھر نفل |

(حل) انتدوا ای جلسوا فی المجالس - بدؤا بحق الله ای بما یجب علیهم لنا ثل لعطاء والنفل نزائد

(معناه) انی من القوم الذین هم صلحاء اسخیاء یؤدون الفرض اولًا والنفل ثانیًا فی مجالسهم اذا جلسوا۔

(ف) من از کسانی ہستم کہ در مجلس بزم خود اولًا فرض ادا نمودہ بعد ازان نفل ادا نمایند یعنی سخی ہستند کہ پاس ادای فرض ونفل ہر دو کنند۔

(اردو) میں بیشک اُس عمدہ قوم میں سے ہوں کہ جب وہ لوگ برادری کی بزم مین جلوہ فرما ہوتے ہین تو پہلے حق واجب کو ادا کرکے بعد اُس کے نفل ادا کرتے ہین یعنے سخاوت کی وجہ سے فرض ونفل دونون کا خیال رکھتے ہین نہ یہ کہ بخل سے خواہی نخواہی فرض تو ادا کیا مگر نفل کے وقت مٹھی بند۔

اَلْمَانِعِیْنَ مِنَ الْخَنَا جَارَاتِهِمْ
منع کرنے والے ہین فحش سے اپنی ہمسایہ عورتون کو

اَلْحَاشِدِیْنَ عَلٰی طَعَامِ النَّازِلِ
مجتمع ہوتے ہین کھانا کھلانے پر مہمان کے

(حل) الخنا الفحش - الحاشدین الجامعین من الحشد الجمع وقیل ای الذین لا یفترون عن القیام بذلك وهو من قولهم فی الابل لها حاشد وهو الذی لا یفتر عن حلبها والطعام بمعنی الاطعام

(معناه) هم الذین یمنعون جاراتهم عن الفحش وهم یجتمعون علی طعام الضیف النازل ای اذا نزل عندهم الضیف لم [illegible] وحده لکنهم یجتمعون یاکلون معه ویؤنسونه (کما هو شرط الاطعام الضیف)

(ف) ایشان زنان ہمسایۂ خود را از فحش باز دارند چہ جائیکہ خود مرتکب آن شوند یعنے اہل العفاف ہستند۔ وچون مہمانے بخانۂ شان فرود آید - برائے خاطر داریش ہمہ یکجا شوند وبا او باحسن گفتگو می خورند وازان مہمان را علاوہ برین کہ پُر شکم بخورد فرحت قلبی نیز حاصل شود۔

(اردو) وہ لوگ ہمسایہ عورتون کو فحش کلامی سے منع کرتے ہین چہ جائیکہ خود اُسکے مرتکب ہوں - اور وہ لوگ مہمان کے کھلانے پر متفق ہوتے ہین یا یون کہو کہ مہمان کو تنہا نہین کھلاتے بلکہ اور دو چار اُس کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھکر ہنسی تفریح کے ساتھ کھاتے ہین جس سے مہمان کی پوری خاطر داری ہوتی ہے۔

وَالْخَالِطِیْنَ فَقِیْرَهُمْ بِغَنِیِّهِمْ
اور ملانے والے ہین اپنے فقیر کو اپنے غنی کے ساتھ

وَالْبَاذِلِیْنَ عَطَاءَهُمْ لِلسَّائِلِ
اور بخشنے والے ہین اپنی عطا سائل کے لیے

(معناه) انهم لا یمیزون بین الفقراء والاغنیاء لانهم اهل الشفقة بالفقراء فیخالطونهم مخالطة الاغنیاء - ویبذلون عطاءهم للسائلین۔

(ف) ایشان مفلس را با توانگر می آمیزند ودر میان ہر دو فریق در سلوک تمیز نہ کنند وعطاہائے خود را بہ سوال کنندگان بدہند۔

(اردو) (واضح ہو کہ) فقیر کو غنی کے ساتھ ملانے کے یہ معنی ہو سکتے ہین کہ فقراء کو اسقدر دیتے ہین کہ اغنیاء کی

گروہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ یا یہ مطلب ہے کہ دونوں فریق سے برابر سلوک رکھتے ہیں۔ پڑھنا کھانا انکے ہاں یہیں ہے واللہ اعلم

| وَالضَّارِبِيْنَ الْكَبْشَ يَبْرُقُ بَيْضُهُ | ضَرْبَ الْمُجَهْجِهِ عَنْ حِيَاضِ الْآبِلِ |
|---|---|
| اور مار کر ہٹا دینے والے ہیں سردار قوم کو جسکا خود چمکتا ہے | مانند مارا ونٹ کے ہٹا نیوالے کی حوض سے اونٹ والی کے |

(حل) الكبش سيد القوم وقائدهم۔ يبرق يلمع۔ المجهجه من يطرد الابل عن الحوض بعد ما شربت الماء۔ الآبل كفاعل صاحب الابل مثل لابن وتامر اى صاحب لبن وصاحب تمر البيض جمع بيضة الحديدة التى تلبس فى الراس (خود آهنى) والضاربين اى لدافعين من ضربه عنه اذا دفعه۔

(معناه) يصف بهذا شجاعتهم فيقول هم دافعون عن انفسهم سيد القوم الذى يلمع بيضه على رأسه كما يضرب ويدفع من يطرد الابل عن الحوض بعد ما رؤيت اى هم اهل الحرب يدفع عنهم سيد القوم۔

(ف) در شجاعت و دلیری چنانند کہ سالار قوم را کہ خود آہنی بر سرش درخشاں ست از ز دو کوب چنان پس پا کنند کہ رانندہ شتران را از حوض حیثیت لب تشنا نیدہ بضرب شدید واپس می گرداند یعنی زلمور کارزار آزمودہ کار را ند۔

(اردو) وہ بڑے سردار قوم کو جسکا آہنی خود چمکیلا نظر آتا ہے ایسا مار ہٹاتے ہیں جیسا کہ اونٹوں کا ہٹانے والا حوض سے پانی پینے کے بعد اونٹوں کو بے دریغ مار مار کر ہٹا دیتا ہے (پانی پینے کے بعد اونٹ ہٹنا نہیں چاہتا ہے اُسوقت شتربان خوب مار مار کر اُسے ہٹاتا ہے۔)

خلاصہ شعر کا یہ ہے کہ وہ لوگ بڑے جنگجو اور لڑاکو ہیں بڑے بڑے بہادر و نکے پاؤں انکے خوف سے میدان سے اُکھڑ جاتے ہیں۔

| وَالْقَاتِلِيْنَ لَدَى الْوَغَا اَقْرَانَهُمْ | اِنَّ الْمَنِيَّةَ مِنْ وَرَاءِ الْوَائِلِ |
|---|---|
| اور قتل کرتے ہیں لڑائی میں اپنے ہمسروں کو | البتہ موت بھاگنے والوں کے پیچھے ہے |

(حل) الوغى الحرب الاقران جمع القرن وهو المثل المساوى فى القوة۔ الوائل الذى فر من الحرب وولى عن القتال يطلب النجاة من وئل اذا فر ومنه الموئل بمعنى المفر۔

(معناه) هم يقتلون فى الحرب من يساويهم فى القوة لاجل مهارتهم فى امور الحرب۔ ومن فر وهرب طالبا النجاة فالموت وراءه فلاخلاص له فلذلك لا يولون الادبار لانه لاخلاص لاقرانهم من ايديهم ولا ملجأ لهم منهم۔

(ف) ایشان ہمسران خود را در میدان جنگ تہ تیغ میکنند۔ گاہے از میدان کارزار فرار نمی کنند زیرا کہ در پس گریزندہ مرگ ست۔ یعنے چون می دانند کہ موت کسے را نگذارد لاجرم از جنگگاہ نہ گریزند۔ یا چنین گویند کہ ہر کہ

از دشمنان در میدان مانند مقتول شود و هر که روبفرار نهد او نیز مقتول گردد بہر حال کسے را از دست شان مناصے نی

(اردو) وہ لوگ اپنے ہسسرن کو لڑائی مین کاٹ کے رکھ دیتے ہین (یعنے بڑے شجاع ہین) لڑائی سے بھاگنا اسیلیے نہین جانتے کہ آخر بھاگنے والے کو بھی تو موت نہ چھوڑیگی تو جب مرنا ہے لڑائی کر کے مرے نہ فرار کر کے یا یون کہو کر دشمنون کو کسی صورت سے اُنسے بچاؤ نہین ہے میدان جنگ مین رہے تو قتل کیے جاوین بھاگنا چاہیں تو بھی مارے جاوین غرضیکہ اُنسے اُن کی کسی صورت سے رہائی نہین ہے میرے خیال مین یہی معنی زیادہ انسب ہے

| یَوْمَ الْمَقَامَةِ بِالْقَضَاءِ الْفَاصِلِ | | اَلْقَائِلُوْنَ فَلَا یُعَابُ کَلَامُهُمْ |
|---|---|---|
| بروز بزم حکم قطعی اور قضاے فیصل سے | | وہ لوگ حکم لگانے والے ہین عیب لگایا نہین جاتا انکو کلام پر |

(حل) المقامۃ المجلس الفاصل اے یفصل بین الفریقین۔ القضاء الحکم النافذ۔ قولہ القائلون مرفوع علے المدح (ومن القاعدۃ) انہ اذا اورد اوصاف متعددۃ فلا بدمن اختلاف الاعراب قال تعالے والمؤفون بعھدھم اذا عاھدوا والصابرین فی الباساء والمقیمین الصلوۃ بعد قولہ الراسخون والمؤمنون وفی بعض النسخ القائلین مجرورا۔

(معناہ) ھم امراء الکلام لا یعاب کلامھم فی المحافل۔ وھم یفصلون بین الحق والباطل بالقضاء الفاصل۔ لانھم اھل حکومۃ وارباب قضاء۔

(ف) بروز بزم ایشان حکم قطعی صادر کنند و میان حق و باطل فرق نمایند کسے نیست کہ در سخنان شان رخنہ و عیبے گیرد۔ زیرا کہ او شان اہل حکومت اند قضا و فیصلہ شان ہمیشہ راست افتد۔

(اردو) بروز بزم (انصاف کے دن) وہ لوگ حکم قطعی سے فیصلہ کرنے والے ہین اُن کے کلام پر کسی قسم کا عیب لگایا نہین جاتا یعنے جو کچھ کہتے ہین وہ تیر بہدف ہوتا ہے کسیکو مجال ہے کہ اسمین عیب جوئی کرے۔

| یَمْشُوْنَ مَشْیَ الْاُسْدِ تَحْتَ الْوَابِلِ | | خُزْرٌ عُیُوْنُهُمْ اِلَی اَعْدَائِهِمْ |
|---|---|---|
| چلتے ہین مثل چلنے شیر کے سخت بارش مین | | ترچھی ہین اُن کی آنکھین دشمنون کی طرف |

(حل) الخزر النظر باحد الشقین والمراد بہ الاستحقار۔ الاسد جمع الاسد۔ الوابل المطر الشدید

(معناہ) اعداءھم محقرون عندھم وھم ینظرون الیھم بالحقارۃ۔ ویمشون مشی الاساد۔ تحت المطر الشدید (ولا یخفی ان الاسد لشدۃ حرارۃ مزاجہ یفرح بالمطر۔)

(ف) سوی دشمنان نظر شان کج ست کہ سوی شان بحقارت می بینند در میدان کارزار از موت بے خوف شدہ ہمچون شیر ببر کہ در باران کثیر بخوشی می رود می خرامند۔

(اردو) اُن کی آنکھین دشمنون کی طرف ترچھی ہین (یعنے دشمن انکی آنکھون مین حقیر ہے) میدان جنگ مین ایسے

اطمینان سے چلتے ہین جیسے شیر باران شدید مین نازسے چلتا ہے یعنے بوجہ شجاعت کے خرامان چلتے ہین۔ ہان موت سے بے خوف رہنے کی وجہ سے واللہ اعلم۔
واضح ہو کہ شیر کو اپنی حرارت طبعی کیوجہ سے ٹھنڈک زیادہ بھاتی ہے لہذا بارش مین وہ آہستہ آہستہ ناز سے چلتا ہے

| مَا الْحَرْبُ شُبَّتْ اَشْعَلُوْا بِالشَّاعِلِ | لَيْسُوْا بِاَنْكَاسٍ وَّلَا مِيْلٍ اِذَا |
|---|---|
| بھڑکادی جاوے آتش جنگ اُسکو شعلہ زن کردیتے ہین کسی بہادر سے | وہ ضعیف اور کم سوار نہین ہین جبکہ |

(حل) الانکاس جمع نکس وھو الرجل الذی لاخیر فیہ والمراد بہ ھنا الرجل الضعیف والمیل جمع امیل وھو الذی لا یثبت علی الفرس ومن لاترس معہ ولاسیف شُبّت اوقدت مجھول من شب النار اذا اوقدھا واشعل النار الھبھا ورجل شاعل ذو اشعال المراد بہ شجاع وما فی قولہ وما الحرب زائدۃ۔

معناہ۔ ھم لیسوا بانکاس وما ھم بضعفاء ولا جبناء بل ھم فرسان اذا اوقدت الحرب اشعلوھا برجل شجاع شاعل یشعلھا لانھم فرسان شجاع اھل حرب۔

(ف) گروہ ممدوحم ضعفاء وکمزوران نیند بلکہ شجاع وبہادر انند۔ چون آتش جنگ برافروختہ شود آنرا از شخصے جنگجو کہ از قوم خویش بود مشتعل کنند۔ خلاصہ اش اینکہ اونشان درفن جنگ وپیکار بسیار ماہر ہستند لاجرم از جنگ باکے ندارند بلکہ آتش جنگ را برافروزند۔

(اردو) وہ لوگ ضعیف اور کم سوار نہین ہین بلکہ امور جنگ مین خوب ماہر اور کار آزمودہ ہین۔ اُن مین کوئی ایسا نہین ہے کہ اپنی کمزوری کیوجہ سے گھوڑے پر جمکر نہ بیٹھ سکتا ہو اُن کی بہادری کی حالت تو یہ ہے کہ جسوقت لڑائی کی آگ جلا دیجاوے تو اُسکو کسی اپنے بہادر نوجوان کے ذریعہ اور بھی بھڑکا دیتے ہین یعنے شجاعت کے سبب لڑائی سے جی چراتے نہین ہین

وقالت حبیبۃ بنت عبد العزی العوراء

| فَلَسَامَنَا سِمَهَا النَّجِيْعُ الْاَسْوَدُ | اَاِلَى الْفَتَى بَرٍّ تَلَكَّاُ نَاقَتِيْ |
|---|---|
| سوچپائے اُسکے سمون کی موزون کو خون سیاہ | کیا بر جیسے سخی سے میری اونٹنی پیچھے ہٹے گی |

(حل) الھمزۃ للانکار والی بمعنی عن وفی نسخۃ اعن الفتی الخ۔ قولہ برّ بدل من الفتی وھو علم الممدوح تلکأ اصلہ تتلکأ والتلکؤ معناہ الحبس والابطاء۔ الفاء فی فلسا جزائیۃ والشرط محذوف ای ان تلکأ۔ والنجیع الدم الطری المائل الی السواد۔ او دم الجوف۔ قولہ فلسا مناسمھا الخ دعاء علی الناقۃ بالعرقبۃ ان تاخرت فی المسیر قولہ لسا بمعنے ستر۔

(معناہ) اتبطئ ناقتی فی المسیر الی الجواد الکریم الذی علمہ برّ لا یکون کذلک فان کان کذا

وتاخرت ناقتی فیسترانجیع مُناسمھابان تعفرعقرا فاحشا۔

(ف) آیا ناقہ ام از رفتن بسوی کریم بخشندہ مسمی بہ بر سر تپا بد وانکار کند (پس پا شود) ہرگز نی (گرفتم) اگر چنان باشد پس پا ہایش راخون سیاہ بپوشاند یعنے دعای بد میدہم کہ زخمی شود۔ حاصل آن ست کہ بخدمت چنین کریم ناقہ ام دوان برود۔

(اردو) کیا بر جیسے سخی کریم کے پاس جانے سے میرے ناقہ پیچھے ہٹیگی۔ ہرگز نہین اور نہ ایسا ہونا چاہیے۔ اور اگر وہ ناقہ پیچھے ہٹے تو اسکے سمون کے موزون کو خون سیاہ چھپالے یعنے وہ خون مین غرق ہوجاوے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ایسے کریم سے پیچھے ہٹنے کی سزا مین اسکی کونچی کاٹی جاوین۔ (یہ بد دعا ہے)

اِنِّیْ وَرَبِّ الرَّاقِصَاتِ اِلٰی مِنًی
بے شک مین۔ قسم ہے اُن مادہ شترونکی جو تیز جاتے ہین منی کیطرف

بِجُنُوْبِ مَکَّۃَ ھَدْیُھُنَّ مُقَلَّدُ
مکہ کے اطراف مین جن کی قربانیان مقلد ہین

اُوْلِیْ عَلٰی ھُلْکِ الطَّعَامِ اَلِیَّۃً
قسم نہین کھاتی تمام ہونے پر طعام کے قسم

اَبَدًا وَّلٰکِنِّیْ اُبِیْنُ وَاُنْشِدُ
ہمیشہ لیکن ظاہر کردیتی اور قسم لازم کردیتی ہون

(حل) الراقصات من الرقص نوع من سیر الابل۔ والجنوب جمع جنب الطرف والھدی مایھدی الی مکۃ من الدواب۔ والمقلد الذی فی عنقہ علامۃ لاھدائہ اولی من الایلاء وھو الحلف۔ وحذف حرف النفی لامن اللبس فاصلہ لااولی۔ ابین اظھر انشد ای اطلب من یاکل طعامی وقیل معناہ اقسم باللہ والزم علیہ القسم۔ قولہ اولی الخ الجملۃ جواب القسم وخبران قولہ ھدیھن مقلد الجملۃ حال من الراقصات ھلک الطعام فناءہ (معناھا) انی ورب الابل الراقصات الماشیات بالرقص الی منیً بحوالی مکۃ وقد قلد ھدیھن علامۃ للاھداء۔ لا احلف علی فناء الطعام عند نزول الاضیاف علی بان اقول واللہ ماعندی شیئٌ ولکنی ابین واظھر لھم ماعندی واطلب منھم (او اقسمھم باللہ) اکل طعامی ماشاءوا۔

(ف) سوگند ست مالک مرآن مادہ شتران راکہ بحوالی مکہ معظمہ سوی منی بدین حالت میروند کہ برایشان قلائد بستہ باشند (وآن شتران قربانی اند) کہ من بوقت آمدن مہمانان بر ختم شدن طعام مہمانی سوگند نخورم۔ بلے ہرچہ نزد من حاضر و مہیا باشد ادرا حاضر خدمت شان کردہ مہمانان راسوگند میدہم کہ از ماحضر قلیلے تناول فرمائید خلاصہ اش انیکہ برای مہمانان ہروقت بخانہ ام طعام مہیا ماند لاجرم ضرورت نیفتد کہ سوگند خورم چنانکہ عادت بخیلان ست۔

(اردو) اُن مادہ شترون کے مالک کی جو مکہ کے اطراف وجوانب مین مقام منی کی طرف ایسی حالت مین تیز جاتے ہین کہ اُن مین سے قربانیان ہار (قلائد) پہنائے ہوئے ہین قسم ہے کہ مین بے شک مہمان کے آنے پر اسبات کی

قسم نہین کھاتی ہون۔ کہ میرے پاس کھانے کی چیزین ختم ہوچکین اور مہمان کے لیے کچھ نہ رہا۔ ہان البتہ میرے پاس جو کچھ ہوتا ہے اُسے ظاہر اور حاضر کردیتی۔ اور مہمان کو سخت قسم دیتی ہون کہ ما حضر مین سے تھوڑا بہت جس قدر خواہش ہو کھالے۔ خلاصہ یہ ہے کہ میرے ہان کھانا کبھی ختم ہی نہین ہوتا ہی پھر فضول قسم کیون کھائے جاوین مہمانونکے لیے ہر وقت کھانیکی چیزین موجود رہا کرتی ہین اور ع سامنے مہمان کی جو تھا میسر رکھدیا زبر برار عمل در آمد ہوتا ہے۔

| نَفْضَ الْوِعَاءِ وَكُلُّ زَادٍ يَنْفَدُ | | وَصّٰى بِهَا جَدِّي وَعَلَّمَنِي اَبِي |
|---|---|---|
| خالی کرنا برتن کا اور حال یہ کہ ہر توشہ فنا ہوجاتا ہے | | وصیت کی ہی اُس خصلت کی میرے دادانے اور سکھایا ہی مجھکو میرے باپ نے |

(حل) وصّی بها اے بهذه الخصلة الحميدة۔ النفض الهز و هو مفعول علمني و فاعله ابي ينفد يفنى قال تعالے مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ۔

(معناه) ان جدی وصی بهذه الخصلة الحميدة (الكرم) وعلمني ابي ان انفض الوعاء واخليه فان كل زاد ينفد ويفنى وان بخل به الحاصل ان الكرم وغيره من الخصال الحميدة لم نحصل لنا تكلفا بل هي عزيزة ورثناها عن اباءنا الاولين۔

(ف) جد بزرگوارم وصیت کرده اند کہ من موصوف بخصال حمیده و اخلاق ستوده باشم و ہمچنان پدرم تعلیم داده اند۔ کہ اناہاے طعام را خالی سازم و بہ مہمانان ہدیہ پیش کنم چہ ہر توشہ آخر فانی ست۔ یعنے تعلیم یافتہ ام کہ ہر چہ باشد مہمان را خورانیده تہی سازم و جمع و فراہم نہ کنم زیرا کہ ہر چہ فانی شونده است از بخل ہم پائیدار نباشد۔

(اردو) میرے دادا نے اُس خصلت کی مجھے وصیت کی ہی اور باپ نے تعلیم دی کہ مہمانون کے لیے برتن خالی کرون کیونکہ ہزار بخل کرنے سے بھی ہر توشہ تمام ہوجاتا ہی۔ پھر بخل سے فائدہ کیا؟

کوئی یہ شبہ نہ کرے کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ کبھی کھانا ختم نہین ہوتا ہے اور یہان کہا جاتا ہے کہ برتن کے خالی کرنے کی تعلیم دی گئی۔ مراد یہ ہے کہ بخل سے کھانا بچا نہ لیا جاوے یون کھانے کے باعث ختم ہو پھر تیار کیا جاوے۔ حاصل شعر کا یہ ہے کہ خصال حمیده مثل کرم و سخاوت کے ہم نے تکلف سے حاصل نہیں کین بلکہ یہ موروثی چیزین ہین جو ہمین وراثۃً ملی ہین۔ ؎ ومن اشبہ اباه فما ظلم۔ ؎

| لَا تَخْرِقَنْهُ فَارَةٌ وَلَا جُدْجُدْ | | فَاحْفَظْ حَمِيتَكَ لَا اَبَالَكَ وَاحْتَرِسْ |
|---|---|---|
| کاٹ نہ ڈالے اُس کو چوہا یا جدجد | | سو حفاظت کر مشکیزه کی (لا ابالک) اور نگہبانی کر |

(حل) الحميت زق السمن۔ خرقه شقه۔ الجدجد كهدهد طائر صغير يشبه الجراد ينزل على الزق في خرقه۔ قوله لا ابالك والجملة دعائية۔

(معناه) فاحفظ زقك واحترسه لا ابالك لا تخرقنه فارة وجدجد۔ اى احفظ السمن

في الرزق للاضياف والطارقين ـ وقيل كن حافظا لعرضك لايصيبك عار ومنقصة وفي ظني ان هذا المعنى اولى وانسب ـ

(ف) پس مشکیزهٔ خود را نگاه دار ـ (پدرت مباد) موش وجدجد سوراخش نکند یعنے مرا نائے خود حفاظت کن ـ یا عزت وآبروئے خود را از عیوب پاکدار والله اعلم ـ

(اردو) سو اپنے گھی کے مشکیزہ کی حفاظت کر ـ کہین تری مشک کو چوہا یا جدجد کاٹ نہ ڈالے یعنے مہمانون کے لیے ان چیزون کی حفاظت اور نگہبانی اچھی طرح سے کر ـ یا اپنی عزت کو عیوب سے پاک رکھ اور برابر مہمانون کی خاطر کر کیونکہ اس سے عزت بڑھتی ہے ـ

(جدجد) ایک چھوٹا سا پرند ہے جو چمڑہ کھاتا ہے (لا ابالک) تجھکو اپنا باپ نہ ہوجیو ـ یہ جملہ اکثر مدح کے مقام مین مستعمل ہوتا ہے اور کبھی ذم مین ـ یہان پر دعا مراد ہے یعنی خصال بالا کی حفاظت کر بلا سے اگر تیرا باپ نہ ہو بلکہ دعا کرتا ہون کہ تجھے اپنے باپ کی پرواہ نہ رہے ـ

## وقال مالك بن جعدة التغلبي

فَأَبْلِغْ صَلْهَبًا عَنِّي وَسَعْدًا ۔۔۔ تَحِيَّاتٍ مَآثِرُهَا سُفُورُ

سو پہونچا دے میری طرف سے صلہب اور سعد کو ۔۔۔ ایسے سلام جنکی خوبیان مثل صبح کے روشن ہین

(حل) صلهب وسعد رجلان ـ التحيات جمع تحية هي التعظيم والتسليم ـ المآثر جمع مأثرة او مأثورة وهي المكرمة التي تذكر وتنقل السفور جمع سفر بمعنى الكتاب او جمع سفر الصبح بمعنى بياضه (هذا على الاستهزاء) ـ

(معناه) يقول الشاعر على سبيل الاستهزاء ابلغهما (الصلهب والسعد) عني تحيات تستوعب الكتب مآثرها اذا سطرت فيها ـ او المعنى ابلغهما عني تحيات تذكر مكارمها في اسفار واضحة مثل بياض الصبح ـ

(ف) تو از من بہ صلہب وسعد گلدستہ چنان سلام برسان کہ خوبیایش ہمچون صبح روشن ست ـ یا در کتابہا نوشتہ شوند ـ

(اردو) سو میری طرف سے صلہب اور سعد کو ایسے سلام کے تحفے پہنچا دے جنکی خوبیان کتابون مین لکھی جاتی ہین یا جنکی خوبیان صبح کے مانند روشن ہین ـ یہ کلام بطور استہزا ہے ـ

فَإِنَّكَ يَوْمَ تَأْتِينِي حَرِيبًا ۔۔۔ يَحِلُّ عَلَيَّ يَوْمَئِذٍ نُذُورُ

کیونکہ تو جس روز آئے گا میرے پاس لٹا ہوا ۔۔۔ واجب ہوگا مجھپر اس روز پورا کرنا منتون کا

(حل) الحريب الذي سلب ماله فلم يبق عنده شئ - تحل عليّ تجب عليّ - يومئذٍ بدل
من يوم تاتيني - النذور جمع النذور -

(معناه) ان اتيتني يومًا مسلوبًا يجب عليّ حينئذ ايفاء نذورٍ نذرت لك بخلاف ما كنت
لي من البخل عليّ - اي اني لا ابخل عليك كما بخلت عليّ ومن حديثه ان الشاعر اتاه
سائلا فحرمه او وعده وعدًا لم يف به فقال ما قال -

(ف) البته روزیکه نزد من مسلوب وتاراج شده) بیائی در آن روز بر من وفائی آن منتها واجب گردد
که مر تاراج شدن تو کرده ام خلاصه اش اینکه تو بعد از وعده کردن خلاف کردی ما من چنان نکنم بلکه بر تو سخاوت بکنیم -

(اردو) البته جس روز تو لٹا ہوا میرے پاس آویگا تو اس روز مجھپر منتوں کا ایفاء واجب ہو جائیگا یعنے جو منتیں
تیرے لوٹے جانے کیلیے مین نے مانی ہین اُنکا پورا کرنا مجھپر لازم اور ضروری ہوگا - خلاصہ مطلب کا یہ ہی کہ جب
تم نے میرے ساتھ وعدہ کرکے خلاف کیا تو مین نے منت مانی کہ خدا کرے تم لٹے لٹھے میرے پاس محتاج ہو کر
پہنچو اور مین تم کو دون -

| تَحِلُّ عَلَيَّ مُفْرِهَةٌ سِنَادُ | عَلَى أَخْفَافِهَا عَلَقٌ يَمُورُ |
|---|---|
| واجب ہوگی مجھپر بچہ دینے والی فربہ اونٹنی | جسکے موزون پر خون بہتا ہو |

حل المفرهة التي تلد اولادا كريمة من افرهت الناقة والسناد الناقة القوية - العلق الدم
يمور يجري ويسيل من مار الدم اذا سال -

(معناه) يجب عليّ في هذا اليوم ان انحر لك ناقة تلد اولادًا كريمة وقوية تسيل الدماء على اخفافها

(ف) درین روز لازم خواهد شد بر من ذبح کردن ناقه که اولاد کریمه می زاید و آن ناقه قویه است - و بر موزہایش خون
به سبب ذبح کردن روان باشد - یعنے ناقه کریمه فربه را ذبح بکنم -

(اردو) اُس روز مجھپر ایک اچھی اور قوی بچہ دینے والی اونٹنی کو نچی کاٹنا واجب ہوگا جس کے موزون پر کونچی
کاٹنے کے سبب خون بہتا ہو اور ایسی ناقہ کے ذبح مین ہم دریغ نہ کرین گے -

| لِأُمِّكَ وَيْلَةٌ وَعَلَيْكَ أُخْرَى | فَلَا شَاةٌ تُنِيلُ وَلَا بَعِيرُ |
|---|---|
| ہلاکت ہو تیری مان کو اور تجھکو بھی | نہ بکری دیتے ہو اور نہ اونٹ |

حل الويلة الفضيحة اخرى اي ويلة اخرى - فلا شاة مرفوعًا على انه فاعل فعل محذوف اي
فلا ترجى منك شاة تنيل من الانالة الاعطاء اي تعطي -

(معناه) لامك ويلة حيث ولدت مثلك - وعليك ويلة اخرى لما خلقت لئيمًا بخيلا

فلا مرتجی منک شاۃ ولا بعیراے لاخیر فیک قلیلا و کثیرا۔

(ف) ہلاکت باد مر مادرت را کہ چون تو فرزندے زائیدہ است۔ نیز مر ترا کہ چنین مرد دونا پیدا شدی نہ از تو امید بزست و نہ توقع شتر یعنے نہ کسے را بز عطا کنی و نہ شتر چنان بخیل ہستی کہ از تو اندکے متوقع نباشد

(اردو) تیری ماں پر ہلاکت ہو کہ تجھ سو کمینہ کو جنا اور تجھپر دوسری ہلاکت ہو کہ ایسا بخیل پیدا ہوا۔اب تجھ سے نہ بکری کی امید ہے اور نہ اونٹ کی یعنے تم کسی کو نہ بکری دیتے ہو اور نہ اونٹ تم سے کم ہی کی امید نہین کیجاتی ہے چہ جائیکہ زیادہ کی توقع کی جائے۔

## وقال عبد اللہ الحوالی من الازد

وہو عبد اللہ بن حوالۃ الازدی صحابی کریم یحتمل ان یکون نسبتہ الی حوالۃ بن ہنیء وہم بطن من الازد

| لما تعیا بالقلوص و رحلہا | کفی اللہ کعبا ما تعیا بہ کعب |
|---|---|
| جبکہ ناکامیاب ہوا کعب اپنی ناقہ اور اسکے کجاوہ کی بابت | تو کافی ہوگیا اللہ کعب کے اس امر کو جسمین وہ ناکام رہا |

(حل) تعیا بالامر اذا لم یہتد بوجہ مرادہ فمعنے تعیا بالقلوص ای اعیاہ امرہا۔القلوص الشابۃ من النوق وکعب مرفوع علی الفاعلیۃ وہو علم قولہ ما تعیا بہ الخ فی محل النصب علی انہ مفعول ثان لکفی وکعبا مفعول اول لہ۔

(معناہ) یقول ان کعبا لما اعیاہ امر ناقتہ وامر رحلہا بان لا یدری ما یفعل بہما کفی اللہ کعبا مالم یدرو یہتد بہ بیان الکفایۃ فی البیت الاتی۔

(ف) ہرگاہ ناقۂ کعب بماندہ (تھک گئی) وا ودر باب ناقہ و کجاوہ اش ناکام شد یعنے در نیافت کہ چہ کند خدائے پاک برای آن امر کافی شد کہ دران کعب ناکام شدہ بیان کفایت در شعر آئندہ است۔

(اردو) یعنے ناقہ کے تھک جانے پر اسکو یہ نہ سوجھا کہ اب اسے کیا کرے سو اللہ تعالی نے اسکی صورت نکال دی۔اور اس امر کو وہ کافی ہوگیا جسمین کعب ناکام رہگیا یعنے اسکو ذبح کرنے کی ہدایت کردی۔

(بعد کے شعر مین اس کا بیان آرہا ہے)

| دعونا لہا قینا رفیقا بمدیۃ | یجزئہا فینا کما یجزأ النہب |
|---|---|
| ہم نے بلایا اسکے لیے ایک اپنے رفیق غلام کو چھری سمیت | تقسیم کرتا تھا اسکو ہم مین جیسے مال غنیمت تقسیم کیا جاتا ہے |

(حل) القین العبد۔المدیۃ السکین۔النہب الغنیمۃ۔یجزی بمعنے یقسم)

معناہ۔دعونا عبدا رفیقا ان یاتی بالسکین فجاء ونحرہا بہ ثم کان یقسمہا فینا کما یقسم النہب بین الغانمین

(ف) غلام رفیق را خواندم کہ بیا با قو (کارد) بیاید آن ناقہ را ذبح کند پس آن غلام گوشت آنرا ہمچون تقسیم کردن

مال تاراج درمیان تاراج کنندگان میان ماتقسیم میکرد۔

(اردو) ہم نے اپنے ایک رفیق غلام کو اس ناقہ کے لیے (ذبح کے لیے) چھری سمیت بلایا۔ اب وہ اسکو ذبح کر کے اسکا گوشت ہمارے درمیان ایسے تقسیم کرتا تھا جیسے مال غنیمت کی تقسیم ہوتی ہے۔

| يَسِيْرًا عَلَيْهَا اَنْ يَّضُرَّبِهَا الرَّكْبُ | لَعَمْرِيْ لَقَدْ ضَيَّعْتَ يَاكَعْبُ نَاقَةً |
|---|---|
| جو سہل تھا اُس پر اُس کا تیز چلانا سواروں کو | اپنی زندگی کی قسم ہے بیشک ہلاک کر دی تونے او کعب ایسی ناقہ |

(لغت) ضیعت من التضییع قولہ یسیرًا علیہا ای کان انعاب الراکب ایاھا ھینًا یسیرًا علیہا قولہ یضر من ضربہ بمعنے ضرّہ۔

(معناہ) یقول بعد نحر الناقۃ۔ لعمری لقد اھلکت یا کعب ناقۃ قویۃ شریعۃ السیر کان ھینًا علیہا ان یضرھا الرکب بالحث والاسراع۔ ای لاتتعب من السیر لقوتہا۔

(ف) سوگند زندگی من ست اے کعب تو ناقہ تیز رفتا طاقتورے راہلاک کردی کہ مرسواران تیز راندنش آسان بود یعنے چنان تیز رفتار بود کہ سواران رابرائے تیز راندنش ضرورتے راندن نبود بلکہ از خود تیز میرفت۔

(اردو) اپنی زندگی کی قسم ہے بیشک تونے اے کعب اپنی ایسی اونٹنی کو ہلاک کیا جو سواروں پر اسکا تیز چلانا سہل اور آسان کام تھا یعنی اپنی قوت کی وجہ سے ایسی تیز رفتار تھی کہ سوارونکو اُسکے تیز چلانیمیں ڈپٹنے کی حاجت نہ تھی۔ وہ خود ہی مزے سے دوڑتی رہتی تھی۔

| رَأَتْ رُفْقَةً فَالاَوْ لُوْنَ لَهَا نُصُبُ | مُوَكَّلَةً بِالاَوَّلِيْنَ فَكُلَّمَا |
|---|---|
| دیکھتی کسی قافلہ کو تو پیش روان اُسکے ہوتے اُسکیلئےگویا منزلیں | موکلہ تھی اولیں کے سو وہ جب |

حل۔ قولہ موکلۃً بالنصب ای ناقۃً موکلۃً نعت ناقۃ۔ الاولین اوائل الرکب السابقین منھم۔ النصب بالضم والضمتین کل ما عبد من دون اللہ تعالےٰ وکانوا یسرعون الیہ من بعید قال تعالےٰ کانھم الی نُصُبٍ یوفضون اے یسرعون۔ الرفقۃ الجماعۃ۔

(معناہ) ضیعت ناقۃ موکلۃ بان تدرک الاولین السابقین من الرکب بحیث کلما رأت رفقۃ فکان اوائلھم لھا کالنصب تسرع الیھم وتدرکھم۔ فیہ توصیف الناقۃ بسرعۃ سیرھا فقط ای کلما رأت رفقۃ قد سبقت فتعد والیھا لتدرکھا عدوًا کما یسرع الی النصب۔

(ف) چنان ناقہ کہ بسبب تیز رفتاریش بدین غرض بر پیش روان قافلہ متعین بود کہ آنرا بگیرد۔ ہرگاہ قافلہ رامی دید پس سوے پیش رفتگان آن چنان تیزی دوید کہ بت پرستان سوی بتان (نصب) خود دوان می روند گویا آن پیش رفتگان برائے او بمثابہ نصب بت پرستان اند۔

(اردو) حاصل یہ ہے وہ ناقہ بہت تیز رفتار تھی، کسی قافلہ کو آگے بڑھا ہوا دیکھنے سے بے تحاشا دوڑتی ہوئی اُسکے ہمراہ ہوجاتی تھی۔ اُس قافلہ کی طرف ایسے ہی دوڑتی تھی جیسے بت پرست لوگ بتون کی طرف بے تحاشا دوڑتے ہین۔ گویا پیش روان اُسکے حق مین نصب کے منزلے مین تھے۔

## وقال حجر بن خالد یمدح النعمان بن المنذر

| | |
|---|---|
| سَمِعْتُ بِفِعْلِ الْفَاعِلِيْنَ فَلَمْ اَجِدْ | كَمِثْلِ اَبِيْ قَابُوْسَ حَزْمًا وَ نَائِلًا |
| مین نے سنے مین کام نیک کارون کے مگر نہ پایا | مثل ابو قابوس کے ہوشیاری اور عطا مین |

(حل) الکاف فی کمثل زائدۃ۔ ابو قابوس کنیۃ النعمان۔ حزمًا و نائلًا منصوبان علی التمیز۔ النائل من النیل الاعطاء۔

(معناہ) سمعت کثیرًا من فعل الفاعلین واخبار الملوک لکننی لم اجد احدًا مثل النعمان فی شدۃ العزم وکثرۃ العطاء

(ف) بسیار از اخبار شاہان شنیدہ ام وبسا نکوکاران را دیدہ ام اما مانند نعمان کسے را در ہوشیاری ودور اندیشی نیز در فضل واحسان ندیدہ ام یعنے در ہوشمندی ولطف واحسان بے مثل ست۔

(اردو) مین نے بہت نیک کارون کے کام سنے اور دیکھے ہین۔ مگر نعمان بن منذر کے مثل ہوشیاری اور احسان مین کسی کو نہین پایا۔ ان اوصاف مین وہ بالکل نرالا ہے۔

| | |
|---|---|
| فَسَاقَ اِلٰهِيْ الْغَيْثَ مِنْ كُلِّ بَلْدَةٍ | اِلَيْكَ فَاَضْحٰى حَوْلَ بَيْتِكَ نَازِلًا |
| سو ہنکا لاوے میرا خدا بارش کو ہر شہر سے | تیری طرف اور تیرے گھر کے اردگرد برس پڑے |

(حل) ساق من السوق (راندن) الغیث المطر۔ قولہ الیک متعلق بمحذوف ای من کل بلدۃ الیک امرها وتدبیرها قولہ الیک التفات من الغیبۃ الی الخطاب والشعر دعاء لہ۔

(معناہ) یدعو للنعمان بالخصب ویقول فساق الٰهی الغیث الیک من کل بلدۃ فینزل حول بیتک لحاصل انہ یحصل لک الخصب ومزید النعم حیثما حللت وانما کنت وتکون الدنیا تحت امرک۔

(ف) دعامی دہد کہ خداوند بر تو باران را از ہر طرف وہر شہر راندہ گرد خانہات آورد وآنجا بارد یعنے ہر جاکہ باشی فراخ حال باش۔

(اردو) دعا دیتا ہوا کہتا ہے کہ خداوند کریم ہر شہر سے باران کو ہنکا لا کر تمہارے گھر کے پاس جمع کرے اور وہ وہین برس پڑے۔ یعنے ہر وقت تمہین ہر جگہ مین خوشحالی نصیب ہو۔ اور دنیا تمہارے تابع ہوجائے۔

| | |
|---|---|
| فَاَضْحٰى مِنْهُ كُلُّ وَادٍ حَلَلْتَهٗ | مِنَ الْاَرْضِ مَسْفُوْحَ الْمَذَانِبِ سَائِلًا |
| اور ہوجاوے اُس باران سے ہر وہ زمین جسمین تو فروکش ہووے | بہتی ہوئی نالیان |

(حل) منه ای من الغیث المذانب مسائل الماء۔ والمسفوح المنصب الجاری۔ حللت نزلت علیه ودخلت فیه۔ انتصب المسفوح علی انه خبر اصبح۔ والبیت من جملة الدعاء فی البیت الاول قوله من الارض بیان للوادی۔

(معناه) ای حیثما حللت فی واد وجدته مریعًا خصیبًا من ذلك المطر ولا تری وجه الحزن لکآبة البلد

(ف) وازان باران ہر چشمہ ازان زمین کہ تو در آنجا فروکش شوی چشمہاے روان پدیدار شوند یعنے ہر جا کہ روی خیر و برکت شامل حال باشد واز سخاوت خود ہمچون آب روان مردمان را بخشی۔

(اردو) یعنے جہان تمھارا گذر ہو وہاں خیر و برکت کی ندیان بہ جاوین۔ یہ شعر پہلی دعا کا تتمہ ہے۔

| مَتٰی تَنْعَ یَنْعَ الْجُوْدُ وَالْبَاسُ وَالتُّقٰی | وَتُصْبِحْ قَلُوْصُ الْحَرْبِ جَرْبَاءَ حَائِلاً |
|---|---|
| جب تیری موت کی خبر دیجائیگی تو خبر دیجائیگی بخشش اور رعب اور پرہیزگاری کی | اور ہوجائیگی لڑائی کی جوان ناقہ خارشتی اور بانجھ |

(حل) تنع ینع لجود من النعی هو الاخبار بموت المیت۔ والقلوص الشابة من النوق کالمرء۔ والجرباء تانیث الاجرب۔ وهو ما به الجرب والناقة الجرباء یکون ضعیفة۔ فالمراد بقوله قلوص الحرب الخ ای یضعف الحرب بعد النعمان وفیه اضافة المشبه الی المشبه الحائل من حالت الناقة اذا ضربها الفحل فلم تحمل لسنة العقیمة۔

(معناه) متی تموت یا ممدوح وینع بموت معك الجود والباس والتقی ویصبح الحرب ضعیفًا فکان الجود والکرم والتقوی والشجاعة مفقودة بعدك وتصیر قلوص الحرب ضعیفة مطرودة عقیمة۔

(ف) ہرگاہ خبر مرگ تو اے ممدوح رسانیدہ شود خبر مرگ جود و کرم۔ رعب و تقوی نیز برسد و مادہ شتران جوان کہ برای جنگ آمد خارشدار و ضعیف خواہند شد یعنے مرگ تو مرگ این ہمہ اوصاف ست۔ کہ بعد از تو در کسے یافتہ شوند۔ ونہ کسے ماند کہ بازار کارزار را گرم کند۔

(اردو) اے نعمان جب تیری موت کی خبر دیجائیگی تو ساتھ ہی ساتھ بخشش و کرم رعب و تقوی کی موت کی بھی خبر دی جائیگی۔ اور لڑائی کی جوان ناقہ خارشتی اور ضعیف ہوجائیگی یعنے تیرے گذرنے پر صفات مذکورہ بالا بھی مٹ جائینگے۔ فن حرب کا بھی خاتمہ ہوجائیگا۔ کیونکہ کوئی شخص تیرے بعد ان اوصاف کا نہین رہے گا۔

| فَلاَ مَلِكٌ مَا یُدْرِكَنَّكَ سَعْیُهٗ | وَلَا سُوْقَةٌ مَا یَمْدَحَنَّكَ بَاطِلاً |
|---|---|
| سو نہ کوئی بادشاہ ہے کہ اسکی کوشش تیری کوشش کو پہونچ سکے | اور نہ کوئی رعیت ہے کہ تیری جھوٹی تعریف کرے |

(حل) ما فی ملك ما زائدة۔ وکذا فی سوقة ما للتاکید۔ السوقة دون الملك لانه لیسوقه حیث یشاء المراد بالسوقة الرعایا۔ قوله یمدحنك باطلا۔ المراد بالمدح الباطل انه مبالغة فی زعم المداح

التوكيد بالنون الثقيلة في الفعلين لما في الكلام من معنى النفي قوله باطلا منصوب على انه صفة المصدر محذوف اي مدحًا باطلا۔

(معناه) لايدركنّ سعى الملك سعيك ولايمدحنك سوقة مدحًا باطلا فان المدائح كلها صادقة لذاتك وان بالغ واطرء مادح في زعمه۔

(ف) کسے از شاہان بسعی خود بمرتبۂ تو نخواہد رسید کہ از سعی در ان مرتبہ رسیدی۔ ونہ رعیتے از رعایا مدح تو در وغ و باطل توان کرد۔ یعنے ہمہ تعریف تو راست ست اگر مدحگو بہزار مبالغہ کند۔ ہمانا کم ست۔

ع ہر چند وصفت می کنم لیکن ازان بالاتری۔

(اردو) سو ایسا کوئی بادشاہ نہین ہے کہ امور خیر مین اُسکی کوشش تیری کوششون کو پہنچ جاوے۔ اور نہ کوئی رعیت ہی کہ تیری جھوٹی تعریف کری یعنے ہزار مبالغہ کے ساتھ تمھاری تعریف کرے پھر بھی وہ کم ہی اگرچہ اُس نے یہ خیال کیا کہ مین نے آپکی خوب تعریف کی۔ خلاصہ یہ ہے کہ کوئی بادشاہ بزرگی مین تیرے برابر نہین ہے۔ اور نہ کوئی رعیت کماحقہ تیری ستائش کر سکتی ہے۔

## وقال آخر

| | |
|---|---|
| وَمُسْتَنْبِحٍ بَعْدَ الْهُدُوءِ دَعَوْتُهُ | بِشَقْرَاءَ مِثْلِ الْفَجْرِ ذَاكٍ وَقُودُهَا |
| اور بہت سے کتون کو بھونکانے والے بعد ٹھہر جانے آوازون کی بلایا ہی مین نے اُنکو | بذریعہ سرخ آگ کے شل صبح کے شعلہ زن تھا اُسکا ایندھن |

(حل) الهدوء سكون الليل المراد به سكون اصوات الناس۔ والشقراء حمراء نعت النار شبه النار بالفجر لارتفاعها۔ والذاكي المتقد والمشتعل والوقود بالضم مصدر بمعنى توقد و بالفتح اسم لما يوقد به النار۔

(معناه) ورب طارق ليل بعد سكون اصوات الناس۔ اضأت له نارًا شقراء مثل الفجر متوقد وقودها۔ ليبصرها فيجئ اليها۔

(ف) بسا آوازکنانندگان بآواز سگ یعنے مسافران شب آئندہ اند کہ بعد از سکون شب و خفتن مردمان از روشن ساختن آتش سرخ و روشن مانند صبح کہ ہیزمہائش شعلہ زن ست دعوت شان کردم۔ حاصل مطلب این ست کہ در چنین بے وقت ہم در مکان من آتش روشن باشند تا مسافران گم کردہ راہ از دیدہ بمکانم آیند۔

(اردو) اور بہت سے کتون کے بھونکانیوالی شب آیندہ مہمان ایسے وقت مین ہوتے ہین کہ رات سناٹی ہوگئی اور لوگونکی آوا بند ہوگئی ہی سو مین نے بذریعہ سرخ آگ کے جو مثل صبح کے روشن تھی اور جسکا ایندھن شعلہ زن تھا اُنکو اپنی طرف بلایا۔ یعنے ایسے وقت مین بھی ہمارے مکان مین مہمانون کے بلانیکے لیے آگ بھڑکتی رہتی ہی اب خیال کیجیے کہ مین کیسا مہمان نواز ہون

| فَقُلْتُ لَهُ اَهْلاً وَّ سَهْلاً وَّمَرْحَبًا | بِمُوقِدِ نَارٍ مِحْمَلٍ مَنْ يَرُوْدُهَا |
|---|---|
| سو مین نے اُس سے کہا اھلا و سہلا و مرحبا | تو آیا ایسے آگ جلانے والے کے پاس جس اسکے پاس آتا ہو اسکی تعریف کرتا ہے |

(ح) قوله بموقد نار الباء متعلق بفعل محذوف اے تلبست بموقد الخ والمراد بموقد نار نفسہ محمل اسم فاعل على وزن مكرم من احمل يحمل - يرودہ يطلبہ يعنى من اتاها حمد امرها واهلها۔
(معناہ) فقلت لہ اتيت اهلاً ونزلت سهلاً ومرحبالك قد تلبست بموقد نار من اتاها يرضى بفعلہ ويمدحہ عليہ۔

(ف) گفتمش بیا بیا خوش بیا البتہ بمرام و مقصود خود بہ روشن سازندہ آتش رسیدی کہ ہر فرود آیندہ نزد آن مدحش کند۔ الحاصل بخانۂ کسے آمدی کہ ہر مہمان از کار او شادمان شدہ مدح گوی او باشد۔

(اردو) مین اُسکے استقبال کو بڑھا اور اُس سے کہا کہ تو اپنے گھر مین آیا تجھپر آفرین ہے کہ اچھی راہ چلا۔ تو ایسی آگ جلانے والے کے پاس پہنچا کہ جو اُسکے پاس آتا ہو اُسکے کام سے خوش ہو کر اُسکی تعریف کرتا ہو یعنے تو بڑے مہمان نواز کے گھر پہونچا ہے۔

| فَنَصَبْنَا لَهُ جَوْفَاءَ ذَاتَ ضَبَابَةٍ | مِنَ الدُّهْمِ مِبْطَانًا طَوِيلًا رُكُوْدُهَا |
|---|---|
| سو ہم نے چڑھا دی اُسکے لیے بڑی پیٹ کی دیگ بھاپ اُٹھنیوالی | سیاہ دیگون مین سے جو عظیم البطن مین اور دیر تک ہو اُنکا رکود۔ |

(حل) الجوفاء القدر الواسعۃ الجوف۔ الضبابۃ الظلمۃ الرقيقۃ التى قد تحدث فى الشتاء عند غروب الشمس والمراد بها هنالك ما يعلو القدر من البخار والدهم جمع دهماء وهى السوداء قولہ من الدهم بيان للجوفاء وهى القدر السوداء لدوامها على الاثافى وفيہ اشعار بكثرة مثل هذا القدر والمبطان العظيمۃ البطن۔ الركود السكون۔
(معناہ) نصبنا للضيف قدراً سوداء لدوامها على الاثافى عظيمۃ البطن ذات دخان واسعۃ الجوف يطول مكثها على النار لعظمها وامتلائها باللحم والمرق۔

(ف) پس برای مہمان دیگے کلان سیاہ فام کہ از دود برخیزد و آن دیگ از آن دیگان ست کہ بسبب کثرت طبخ سیاہ فام گشتند کہ تا دیر بر آتش ماند بر آتش نہادم یعنے دیگ کلان کہ روی گوشت آش زیادہ گنجد برای مہمان بر آتش نہادم۔

(اردو) سو ہمنے مہمان کے لیے ایک بہت بڑی دیگ بڑے شکم کی بھاپ اُٹھنیوالی جو منجملہ اُن دیگون کے تھی کہ جو بوجہ کثرت طبخ اور ہمیشہ چولھے پر چڑھے رہنے کے سیاہ رہتی ہین اور وہ عظیم البطن ہین اور دیر تک آگ پر رہتی ہین۔ چولھے پر چڑھا دی۔ خلاصہ یہ ہے کہ مہمان کو کھلانے کے لیے ایک بہت بڑی دیگ چولھے پر چڑھا دی جسمین گوشت و شوربہ بہت زیادہ سماتا ہو۔

| وَاِنْ شِئْتَ بَلَّغْنَاكَ اَرْضًا تُرِيْدُهَا | فَاِنْ شِئْتَ اَثْوَيْنَاكَ فِيْ اَلْحَيِّ مُكْرَمًا |
|---|---|
| اور اگر چاہے تو ہم تجھکو پہونچا دین اُسجگہ جہان تیرا ارادہ ہے | اگر تو چاہے تو ہم جگہ دین تجھکو اپنی قوم مین عزت سے |

(حل) اثوینا‌ك من اثواه بالمكان اذا اقامه به وفی نسخة ثوّیناك والمعنی واحد۔
(معناه) قلنا للضيف بعد اكرامه ۔ ان شئت الاقامة بيننا اقمت مكرمًا معظمًا وان اردت التوجه الى مقصدك بلغناك مرادك ۔

(ف) پس از تعظیم وتکریم مہمان گفتیم کہ ترا اختیارست کہ در آنجا بمانی اگر ارادۂ آن کنی پس با عزو وقار در قوم من بمان ۔ اگر خواہی کہ در جاے دیگر بروی لیکن آنجا ترا باآرام برسانم بہر کیف بخدمت کمر بستہ و در رضا جوئی تو آمادہ ام ۔

(اردو) اور ہم نے اُس سے کہا کہ اگر تمھاری خواہش ہو تو ہم اپنی قوم مین عزت آبرو کیساتھ تم کو جگہ کردین اور اگر کسی دوسری جگہہ جانیکا ارادہ ہو تو کہو وہان پہونچا دین غرضیکہ تمھاری مرضی مطلوب ہی ۔

**وقال آخر**

| اِلٰى كُلِّ شَخْصٍ فَهُوَ لِلسَّمْعِ اَصْوَرُ | وَمُسْتَنْبِحٍ تَهْوِيْ مَسَاقِطُ رَأْسِهٖ |
|---|---|
| طرف ہر سیاہی کی سو وہ سننے کیطرف سخت مائل ہین | بہت سے کتون کو بھونکانیوالے ہین کہ گرتے ہین انکے اطراف سر |

(حل) تهوی تسقط ۔ المساقط جمع مسقط الموضع الذی يسقط الرجل عنه ۔ والشخص ما يری من سواد الانسان وغيره من بعيد ۔ الاصور المائل كالميل بسو تفضيل من صولے مال السمع مصل السمع
(معناه) ورب طارق ليل ضال عن الطريق يستنبح الكلاب ليهتدی به الی السبيل ۔ يكاد يسقط رأسه من مكانه لكثرة التفاته يمينًا وشمالًا ليجد انسانا يضيّفه مع ميله الی كل صوت يسمعه لشدة حيرته فی ظلمة الليل ۔ جواب القسم فی الابيات الاتية ۔

(ف) وبسا آواز کنندگان سگ ۔ (آواز کنندگان مثل سگ) گم کردہ راہ شب آیندہ اند کہ کنارہاے سرشان بسبب التفات بچپ وراست ۔ از نمایان شدن کالبد در تاریکی می افتند ۔ وگوشہا برشنیدن آواز سگ وغیرہ مائل بدان آواز بود تا راہ آن سمت گیرند ۔

(اردو) اور بہت سے کتون کو بھونکانیوالے راہ بھولے ہوئے رات کے مسافر ہیں کہ اپنے سر کے اطراف ہر سیاہی کی طرف جو دور سے نمایان ہوتی ہے دائین بائین گردن موڑ موڑ کر دیکھنے کی وجہ سے گرتے اور میل کرتے ہین سو وہ (کتے کی) آواز کے سننے کی طرف متوجہ اور کان لگائے ہوئے ہین تاکہ اُسی آواز کی طرف چلیں یعنے بہت سے مہمان رات کے وقت راہ بھولے سخت پریشان ہوتے ہین ۔ جواب سامنے آرہا ہے ۔

| تَكَبَّدُ لَيْلٍ مِنْ جُمَادَى وَصَرْصَرُ | يُصَفِّقُهُ اَنْفٌ مِنَ الرِّيْحِ بَارِدٌ |
|---|---|

| | |
|---|---|
| تھپیڑ مارتی ہے اُس کو اگلی ٹھنڈی ہوا | چو بادی رات کی موسم سرما کے اور بادصرصر |

(حل) یصفقہا ای یضربہ الانف من الریح اولہا۔ النکباء کل ریح تھب بین ریحین من الریاح الاربع والمراد بجمادی موسم الشتاء الصرصر الریح الباردۃ۔ والبیت لغت مستنبح۔

(معناہ) یقول یضربہ (الضیف) انف من الریح ومقدمہا بارد ونکباء لیل بارد من لیالی موسم الشتاء وریح باردۃ۔ ای انہ فی غایۃ المصیبۃ وشدۃ التحیر۔

(ف) یعنے آن کس در مصائب شدیدہ مبتلا بود بادسرد کہ مقدم باد باشد نیز بادسرد شب چہار بادی موسم سرما در خارش طپانچہ می زد واورا پریشان می ساخت۔

(اردو) رات کو آنے والے ایسے مہمان کہ اگلی ٹھنڈی ہوا اور موسم سرما کے چوبادی رات کی ہوا کے جھکڑ اسکے منہ پر تھپیڑے سے مارتے تھے اور وہ بالکل پریشان اور مصیبت زدہ تھے (اسمیں بھی صرف مستنبح نعت ہی)

| | |
|---|---|
| حَبِیْبٌ اِلَے کَلْبِ الْکَرِیْمِ مُنَاخُہٗ | بَغِیْضٌ اِلَی الْکَوْمَاءِ وَالْکَلْبُ اَبْصَرُ |
| محبوب ہے مرد کریم کے کتے کو اُسکا شتر بٹھانا | ناگوار ہے ناقۂ بلند کوہان کو اور کتا خوب جاننے والا ہے |

(حل) حبیب بالجر لغت مستنبح وھوا قرب وبالرفع علی انہ خبر مقدم۔ ومناخہ مبتدأ مؤخر۔ وفاعل بغیض المستتر ای ھو۔ الکوماء الناقۃ العظیمۃ السنام۔ وابصر بمعنی اعلم من بصر القلب لا من بصر العین۔

(معناہ) محبوب الی کلب الکریم السخی مناخ ابل الضیف ومبغوض الی الناقۃ العظیمۃ السنام ای مجیئہ موجب لسرور للکلب لانہ یعلم ان الکریم ینحر الابل للضیافۃ فیاکل ھو منہ۔ اما الناقۃ العظیمۃ ففی بغض بمجیئہ لانہا تنحر لاجلہ۔

(ف) آمدن آن مہمان ونشانیدن شتر ش بہ نزد سگ مرد سخی محبوب ونزد ناقہ مبغوض ست چہ سگ از ان گوشت ناقۂ مذبوحہ بخورد لاجرم باعث مسرت اوست اما ناقہ را خطرۂ جان خود است لاجرم باعث بغض اوست۔ حاصل آنست کہ از آمدن مہمان نزد من ذبح ناقہ ضروری ست۔

(اردو) اُس مہمان کا آنا اور اُسکا شتر بٹھلانا مرد سخی کے کتے کو خوب پیارا ہی کیونکہ وہ جانتا ہی کہ میرا مالک مہمان کے آتے ہی سے شتر ذبح کریگا اور مجھکو بھی خوب کھانیکو ملیگا۔ لیکن ناقۂ بلند کوہان کو اُسکا آنا بہت ہی ناگوار اور جان کا دشمن ہے۔ کیونکہ مہمان کیوجہ سے اُسکے گلے پر چھری پھیر دی جائیگی گویا ع جان جاتی ہو مری تیرا بگڑتا کیا ہی شتر ادر کتے کا مسئلہ ہے۔

| | |
|---|---|
| حَضَاْتُ لَہٗ نَارِیْ فَاَبْصَرَ ضَوْءَھَا | وَمَا کَادَ لَوْلَا حَضْوَۃُ النَّارِ یُبْصِرُ |

| | |
|---|---|
| مین نے روشن کی اسکے لیے اپنی آگ سو اسنے دیکھی اسکی روشنی | اور اگر آگ کی روشنی نہوتی تو وہ دیکھنے کے پاس نہ پھٹکتا |

(حل) قوله حضأت اے اوقدت والجملة جواب رب۔

(معناه) اوقدت له ناری فابصر ضوءها واهتدی بها الطريق ولولا حضأت النار ما كاد يبصر الطريق ولم يهتد لاجل الظلمة الكثيرة۔

(ف) افروختم برائے او آتش را پس دید روشنی آن را و راہ یافت اگر آتش نہ افروختم پس در تاریکی شب راہ نیافتے و چیزے نتوان دید۔

(اردو) ایسے مہمانون کے لیے مین نے آگ جلا رکھی سو وہ اسکی روشنی دور سے دیکھکر میری سمت آیا اور اگر آگ روشن نہوتی تو وہ کچھ نہ دیکھ سکتا اور راہ نہ پانے کی وجہ سے رات بھر پریشان پھرتا۔

| | |
|---|---|
| دَعَتْهُ بِغَيْرِ اسْمٍ هَلُمَّ اِلَى الْقِرٰى | فَاَسْرٰى يَبُوْعُ الْاَرْضَ وَالنَّارُ تَزْهَرُ |
| اسکو آگ نے بے نام لیے بلایا کہ جلد ضیافت کیطرف | تو وہ چلا رات کو ایسے حال مین کہ لنبے لنبے ڈگونسے زمین طی کرتا تھا اور آگ روشن تھی |

(حل) قوله دعته ای النار۔ بغير اسم لانها لا تعلم اسمه لكونه اجنبيا مع انها من الاعجمی۔ يبوع يقطع بخطوات وسيعة۔ تزهر تشرق۔ اسری سار ليلا الليل۔

(معناه) دعته النار بغير اسم وقالت تعال الی الضيافة۔ فسار فی الليل يقطع الارض بخطوات وسيعة والنار تزهر علی حالها۔

(ف) آتش آن گم کردہ راہ را دعوت کرد و بے نام او را بخواند زیرا کہ بے زبان ست و از زبان حال گفت کہ سوی ضیافت جلد بیا پس آن کس زمین را بگامہائے دراز پیمودہ سوی خانہ ام راہ گرفت و آتش درخشان ست

(اردو) اس آگ نے بے نام لیے اسکو بلایا اور زبان حال سے کہا ضیافت مین جلد تشریف لائیے تو وہ رات کو لنبی لنبی ڈگون سے زمین قطع کرتا ہوا ادھر کو چلا اور آگ اس حالت پر روشن تھی، بے نام لیے بلانے سے یہ مطلب ہے کہ آگ تو بے زبان ہے بھلا نام لیکر کیونکر بلاتی البتہ زبان حال سے اسکی دعوت کی۔

| | |
|---|---|
| فَلَمَّا اَضَاءَتْ شَخْصَهٗ قُلْتُ مَرْحَبًا | هَلُمَّ وَلِلصَّالِيْنَ بِالنَّارِ اَبْشِرُوْا |
| سو جبکہ روشن کر دیا آگ نے اسکے جسم کو تو مین نے اس سے کہا کہ مرحبا | آئیے اور کہا آگ سے تاپنے والوں کو کہ خوش ہو |

(حل) قوله مرحبًا تسليم عليه وترحب به وهلم امر بالدنو اليه ابشروا استبشروا قوله للصالين بالنار يقال صلي بالنار اذا اصطلی بها قوله قلت مرحبا جواب لما۔

(معناه) ان الضيف لما قرب منی وترائی لی شخصه بضوء النار تلقيته بالترحاب وقلت له ادن منی وقلت لمن حول النار من الاهل والحاشية استبشروا بالضيف

(ف) چون از روشنئ آتش شخص او نمایان شد بر وی تسلیم و ترحیب گفتم (اے السلام علیکم) آمدنت مبارکباد نزدیک بیا و بہ نشین وکسانیکہ گرد آتش بودند (کارکنان) مبارکباد دادوم کہ شاد باشید مہمان حاضر ست۔

(اردو) جب آگ کی روشنی نے اُس کے جسم کو صاف دکھلایا تو مین نے اُس سے کہا السلام علیکم مرحبا تشریف لائیے اور اُن لوگون سے جو آگ کے آس پاس بیٹھے ہوئے تھے کہا کہ مہمان کی آمد سے خوش ہو یعنے اُسکو دیکھنے سے بڑی خوشی حاصل ہوئی اور سب کو خوشخبری سنا دی۔

| فَجَاءَ وَمَحْمُودُ الْقِرَى يَسْتَفِزُّهُ | إِلَيْهَا وَدَاعِي اللَّيْلِ بِالصُّبْحِ يَصْفِرُ |
| --- | --- |
| سو وہ آیا اور محمود القری اُسکو کھینچتا تھا | آگ کی طرف اور داعی لیل صبح کو بلاتا تھا |

(حل) محمود القری عنی بہ نفسہ یستفزہ یستحثہ و یجذبہ داعی اللیل ما یصوت بالسحر مثل الدیک وغیرہ۔ والصفیر کل صوت یمتد مع رقتہ یقال صفر بالحمار اذا دعا للماء

(معناہ) فجاء الضیف وکنت استحثہ الی النار لیصطلی بہا لانہ جاء وقت السحر فی ایام الشتاء فاصابہ البرد۔ او لینظر من اکرامنا لہ فیسر۔ وداعی اللیل الخ المراد بہ وقت السحر لانہ حینئذ یصیح الدیک وغیرہ یطلب الصبح۔

(ف) پس در وقتے بود کہ داعی شب آواز صبح می داد ای در وقت سحر پس مہمان در رسید و محمود القری یعنے من او را سوی آتش کشیدم تا از گرمیش کلفت سرما دور شود آمدنش در وقتے بود۔

(اردو) جب وہ آگیا تو مین نے اُسکو آگ کی طرف تاپنے کے لیے کھینچا اور اُس وقت رات کا پکارنیوالا یعنی مرغ وموروں کے صبح کو بلاتا تھا یعنے رات آخر ہو چکی تھی اور صبح کا عمل آگیا تھا۔ (محمود القری جسکی مہمان نوازی کی تعریف کی جاتی ہے یعنے مین)

| تَأَخَّرْتَ حَتَّى لَمْ تَكَدْ تَصْطَفِي الْقِرَى | عَلَى أَهْلِهِ وَالْحَقُّ لَا يَتَأَخَّرُ |
| --- | --- |
| مین نے اُس سے کہا تو نے دیر لگائی یہانتک کہ تو نے منظور نہین کیا ضیافت کو | میزبانون کی اور حق کبھی پیچھے نہین رہتا |

(حل) اصطفاہ علیہ اذا فضلہ ہو علیہ۔ والحق لا یتأخر ای حق الضیف لا یتاخر بل یصیبہ جلہ وکذا کل حق یصل مستحقہ لم تکد تصطفی القری۔ ای غیرک یسبق الی القری فینال صفوتہ فلا تکاد تنال شیئًا منہ۔

(معناہ) تاخرت فی المجیء حتی ظننت انک لم تکد تصطفی القری علی اہلہ فلہذا تأخرت ولکن الحق ان الحق لا یتأخر۔ او المعنی انک تأخرت فی المجیء حتی لم تکد ان تنال صفوتہ لاجل سبق الغیر الیہ ولکن لما کان حقک علیّ فلہذا اجئت والحق ان الحق لا یتاخر قط۔

(ف) دیر آمدن دیر کردہ لاجرم گمان بردم کہ شاید بوجہ نیک نبودن دعوت میزبانان از قبولش انکار کردی۔ خیر و در حقیقت حق کسے متاخر نباشد پس ہرگاہ حق تو برمن لازم گشتہ است چگونہ نیائی۔ یا مطلب آن بود کہ چندان دیر کردہ قریب بودی کہ آن ضیافت را در نیابی و کسے بر تو سبقت بردا ما حق چگونہ زائل شود لاجرم بیآمدی۔ لیکن مطلب اول اولے والنسب ست۔

(اردو) مین نے اُس سے کہا کہ تو نے آنے مین اسقدر دیر کی جس سے ہم نے گمان کیا کہ شاید دعوت حسب دلخواہ نہونے کیوجہ سے اُسکے قبول سے تجھے انکار ہی مگر جب تیرا حق مجھپر واجب ہوگیا تھا تو بھلا نہ آکے چارہ تھا؟ کیونکہ حق کبھی پیچھے نہین ہٹتا بلکہ حقدار کو بروقت پہونچ کر رہتا ہی، یا یون کہو کہ تمھاری تاخیر سے معلوم ہوتا تھا کہ ضیافت کے اچھے حصہ کو نہ پاؤگے اور کوئی دوسرا تمپر سبقت لیجائیگا۔ باقی حق تمھارا ہی بھلا کیونکر دوسرا مالک اسکا ہو جائے۔ میرے خیال مین پہلا مطلب اچھا ہی کیونکہ اُسمین میزبان نے اپنی حقارت کو ملحوظ رکھا ہے۔ اور یہی مہمان نوازون کا اصول ہے۔

وَقُمْتُ بِنَصْلِ السَّيْفِ وَالْبَرْكُ هَاجِدٌ ۔۔۔ بَهَازِرُهُ وَالْمَوْتُ فِي السَّيْفِ يَنْظُرُ

اور مین اٹھا تلوار کا پھل لیکر اور بیٹھے ہوئے گلہ شتر و نکی بڑی بڑی اُونٹنیان سوتی تھین ۔۔۔ اور موت بنظر غور میری تلوار کو دیکھتی تھی

(حل) البرك اسم جمع الابل البارکة۔ الهاجد النائم۔ البهاز رجمع بهزرة وهي الناقة العظيمة۔ النصل السیف حدیدته۔ نظر فيه بمعنے تامل۔

(معناه) وقمت بحدیدة السیف لانحرابلاً للضیف وکانت النوق العظیمة بارکة نائمة وکان الموت ینظر فی سیفی مایفعل۔

(ف) استادم با شمشیر کشیدہ از نیام برائے ذبح شتر مر مہمان را۔ دران وقت کہ شتران مادہ فربہ از گلہ شتر نشینندہ در خواب بودند۔ و مرگ سوی شمشیر نگران بود کہ چہ کند و چگونہ استعمال کند۔

(اردو) اور مین برہنہ شمشیر زنگی تلوار کھلی تلوار لیکر اٹھا جبکہ بیٹھے ہوئے شتر کے گلے کی بڑی بڑی اونٹنیان سوتی تھین اور موت میری تلوار کو خوب تامل سے دیکھتی تھی کہ کیونکر اُسکا استعمال کرتا ہی اور تلوار اُسکے کام کو کیونکر انجام دیتی ہی۔

فَاَعْضَضْتُهُ الطُّولٰى سَنَامًا وَخَيْرُهَا ۔۔۔ بَلَاءً وَخَيْرُ الْخَيْرِ مَا يُتَخَيَّرُ

سو مینے اُسکو کاٹنے والی بنادیا اُس ناقہ کی جو بلحاظ کوہان سب سے لمبی اور بہتر تھی ۔۔۔ باعتبار نعمت ہونے کے اور بہترین مال وہ ہی جو پسند کیا جائے

(حل) فاعضضته ای جعلت السیف عاضًّا۔ الطولی تانیث الاطول۔ بلاء نعمةً الخیر الاول بمعنے احسن۔ الخیر الثانی المال۔ تخیر اختار۔ وانتصب سنامًا علی التمییز البلاء لفظ مشترك بمعنے النعمة والامتحان علی الاول یکون معناه اوفرها و لدًّا واغزرها لبنًا واوطأها ظهرًا لان هذه نعمة الناقة۔

(معناہ) فجعلت سیفی قاطعًا لناقۃ هی کانت طولی الابل سنامًا و احسنها نعمۃ ای تلذذ ولادًا وکانت غزیرۃ اللبن) ولاشک فی ان خیر المال ما یختار لی فاصل انی نحرت ناقۃ تختار من جمیع نوقی

(ف) پس شمشیر را قاطع آن شتر ماده گردانیم کہ از ہمہ ناقہا بلند کوہان بود و نیز از روی نعمت عمده و احسن و بہترین مال آنست کہ پسند کرده شود۔ خلاصہ اش اینکہ ناقہ را کہ از ہمہ شتران بہتر بود ذبح کردم زیرا کہ مالی کہ پسندیده و مرغوب باشد بہترین اموال ست

(اُردو) مین نے اپنی تلوار کو اُس ناقہ کی قاطع (کاٹنے والی) کر دی جو بلحاظ کوہان کے تمام ناقون سے لنبی اور باعتبار نعمت کے سب سے عمدہ تھی اور عمدہ مال تو وہ ہے جو پسند کیا جاوے یعنے جو مال پسندیدہ ہو اُسے خیرات کرنی چاہیے لہذا سب سے اچھی اونٹنی کو مین نے ذبح کیا۔

| فَاَوْفَضْنَ عَنْهَا وَهِيَ تَرْغُوْ حَشَاشَةً | بِذِيْ نَفْسِهَا وَالسَّيْفُ عُرْيَانُ اَحْمَرُ |
|---|---|
| اسود و سر شتر بھاگے اُس سے ایسے وقت مین کہ وہ آواز کرتی تھی باقی ماندہ روح سے | جو اُسکے بدن مین تھی اور تلوار ننگی اور سرخ تھی |

(حل) اوفض اسرع من الایفاض الاسراع یقال اوفض الیہ اذا مشی الیہ سریعًا واوفض عنہ اذا ھرب عنہ فزعًا۔ ترغو من الرغاء ای تصوت والحشاشۃ بقیۃ الروح۔ بذی نفسها بخالصۃ نفسها عریان مجرد عن غمدہ۔ احمر ای متلطخ بدم الناقۃ۔ وقیل ان کلمۃ ذی زائدۃ وانتصب حشاشۃ علی الحال ویجوز انتصابہ علی التمییز۔

(معناہ) لما نحرت الناقۃ بالسیف تفرقت الابل عنها وفزعن منها وهی تصوت وکانت بقیۃ نفس ببدنها۔ والسیف مجرد عن غمدہ احمر من دمها۔

(ف) پس شتران از گرد او فرار نمودند وقتیکہ آن ناقہ از جان باقی مانده (رمق) کہ در بدنش بود آواز میکرد۔ وشمشیر از نیام کشیده و بخون او آلوده و سرخ بود۔

(اردو) یعنے جسوقت وہ ناقہ مذبوحہ دم توڑ رہی تھی تو اُسکے مرنے کی آواز سُنکر دوسرے شتر گھبرا کر وہان سے بھاگے۔ اور میری تلوار ایسی ہی نیام سے الگ اور اونٹنی کے خون سے رنگی ہوئی تھی۔

| فَبَاتَتْ رُحَابٌ جَوْنَةٌ مِنْ لِحَامِهَا | وَفُوْهَا بِمَا فِيْ جَوْفِهَا يَتَغَرْغَرُ |
|---|---|
| سو رات گذاری بڑی دیگ سیاہ نے اُس کے گوشتون سے | اور اُسکا منہ بسبب اُس چیز کے جو اُسکے شکم مین تھی اُبلتا تھا |

(حل) الرحاب کالغراب القدر العظیمۃ الوسیعۃ۔ الجونۃ السوداء۔ واللحام جمع لحم انما اورده جمعًا لان المراد بہ اقسام اللحم او قطعاتہ۔ یتغرغر ای یصوت من شدۃ غلیانها۔ فوه وفاه واحد معنًی قولہ من لحامها خبر باتت۔

(معناہ) فباتت قدر وسیعۃ عظیمۃ سوداء تغلی من لحومها وکان فمها یصوت من شدۃ غلیانها

لما فی جوفها من اللحم والمرق۔

(ف) پس دیگ کلان سیاہ فام ہمہ شب بدین حالت ماند کہ از گوشتہاے گوناگون آن ناقہ جوش می خورد دہانش از گوشت و آش کہ در شکم وی بود خلاصہ اش اینکہ ہمہ شب گوشتہاي ناقہ در دیگ بر آتش ان می پخت۔

(اردو) یعنے بڑی دیگ سیاہ نے پوری رات ایسے حال مین کاٹی کہ اونٹنی کے قسم قسم کے گوشتون سے جوش کھاتی رہی۔ اور اسکا منہ اُسکے اندر کے گوشت اور شوربہ کے سبب بار بار اُبلتا تھا یعنے رات بھر دیگ مین گوشت پکتا رہا۔ کیونکہ ناقہ بہت بڑی تھی لہذا اُسکا گوشت بھی وافر تھا جو جلد پکنے کے قابل نہ تھا۔

وقال آخر

| جَبَانُ الْكَلْبِ مَهْزُوْلُ الْفَصِيْلِ | وَمَا يَكُ فِيَّ مِنْ عَيْبٍ فَاِنِّيْ |
|---|---|
| نامرد کتے والا اور دبلے بچے والا ہون | اگر ہو مجھ مین کوئی عیب تو ہونے دو بیشک مین |

(حل) جبان الكلب كناية عن الجواد فانه يأتيه كثير من الناس فيصير كلبه معتادًا بهم ولا يهر عليهم فكانه جبان۔ مهزول الفصيل۔ اي فصيلي مهزول وهذا ايضًا كناية عن السخي الجواد فان الكريم السخي يسقي الضيوف البان الناقة فيبقي فصيلها جائعًا فيصير مهزولًا۔ قوله ما يك الخ ما موصولة بمعنے الشرط اے ان كان فيّ من عيب۔ ومن بيانية۔

(معناه) يقول ان كان فيّ من عيب فليكن ولا ابالي به فاني جواد كريم (جبان الكلب) خالٍ عن عيب البخل اسقي الضيوف البان الناقة فتبقي فصيلها مهزولًا۔

(ف) عیبے کہ در من شود بس باشد من پروایش ندارم زیراکہ سگ من بزدل ست و بچگان ناقہ من لاغر یعنے ہرگاہ سخی و کریم ہستم عیبے دیگر را عیب نشمارم شکر این ست کہ از بدترین عیوب کہ بخل ست نجات یافتم۔

واضح باد کہ مراد از بزدل شدن سگ علامت سخاوت ست یعنے مردمان ہر دم بخدمت سخی می آیند پس سگ معتاد و خوگیر شدہ بر مردم حملہ نہ کند ہمچنان مراد از لاغر شدن بچگان ناقہ نیز سخاوت ست یعنے ہمہ شیر ناقہ بہ مہمان دادہ شود لاجرم بچگان از گرسنگی لاغر مانند

(اردو) حاصل مطلب یہ ہے کہ سب صفتون سے بڑی صفت یعنے سخاوت مجھ مین ہے اسلیے مرا کتا نامرد ہے ہمیشہ آدمی میرے پاس آتے ہین اب کتا خوگر ہو گیا چپ چاپ پڑا رہتا ہے کسی پر حملہ نہین کرتا اور نہ بھونکتا ہے۔ اسی طرح سے مہمانون کو ناقہ کے دودھ پلا دینے کی وجہ سے بچہ اُس کا گرسنگی سے لاغر ہو گیا۔ غنیمت ہے کہ مجھ مین بدترین خصال یعنے بخل نہین ہے اب دوسرے عیوب کی مجھے پروا تھوڑی ہی ہے

(وقال آخر)

| وَاِنْ کَانَ مَا فِیْھَا کَفَافًا عَلٰی اَھْلِیْ | سَاَ قْدَحُ مِنْ قِدْرِیْ نَصِیْبًا لِجَارَتِیْ |
|---|---|
| اگرچہ مافیہا اپنے کنبے کے بقدر حاجت ہو | اب میں پیالہ بھر بھر کر نکالونگا اپنی دیگ سے حصہ اپنے ہمسایہ کا |

ساقدح ای اغرف۔ کفافا الکفاف مایکف الانسان من السوال ویکون علی قدر الحاجۃ لایزید ولاینقص النصیب الحظ۔

(معناہ) یقول انی محمود الجوار لاابخل علی جاری۔ ساخذ بالقدح نصیبًا وافرًا لجارتی من قدری وان کان مافی قدری کفافا علی اہلی۔ ولکن مع ذلک افعل کذا مراعاۃ حق الجار الحاصل انی کریم جواد مراع لحقوق الجار۔

(ف) حصہ ہمسایہ ام را از دیگ پیالہ پُر کردہ بردن خواہم آورد (یا بیرون کنم) گرچہ آن بقدر ضرورت اہل خانہ ام ست یعنی من حق ہمسایہ را نگاہدارم و بر لیشان سخاوت کنم واز ایثار کار کنم۔

(اردو) اب میں اپنے ہمسایہ کا حصہ دیگ سے پیالہ بھر کے نکال کے دونگا (یا نکال دیتا ہوں) دیگ کا کھانا اگرچہ میرے گھر والوں ہی کے بقدر ضرورت ہو۔ یعنے میں بڑا سخی ہوں۔ خود نہیں کھاتا بلکہ مہمان کو کھلاتا اور دکھی کنگالوں کے حقوق ادا کرتا رہتا ہوں۔

| یَکُوْنُ قَلِیْلًا لَمْ تُشَارِکْہُ فِی الْفَضْلِ | اِذَا اَنْتَ لَمْ تُشْرِکْ رَفِیْقَکَ فِی الَّذِیْ |
|---|---|
| جو تھوڑا ہے تو نہیں شریک کریگا اسکو زیادہ میں بھی | جبکہ تو شریک نہیں کرے گا اپنے رفیق کو اُس کھانے میں |

الفضل ما فضل وزاد من الطعام وغیرہ المراد ھنالک الکثیر بقرینۃ مقابلتہ بالقلیل۔

(معناہ) اذا انت لم تشرک رفیقک فی قلیل مالک لاجل البخل فلم تشرکہ فی الکثیر ایضًا فان عادۃ البخل لاتتغیر۔ وان السخاوۃ والجود سواء عندہ القلۃ والکثرۃ۔ وایضًا فی ھذا المعنی لیس العطاء من الفضول سماحۃ ؛ حتی تجود وما لدیک قلیل۔

(ف) ہرگاہ دوست خود را در طعام اندک شریک نگردانی در فراوان وزیادہ ہم نگردانی چہ بخل در ہر دو حالت نافع ست الحاصل۔ توانگری بدل ست نہ بمال۔

(اردو) جبکہ تونے اپنے رفیق کو تھوڑے کھانے میں شریک نہیں کیا تو اُسکو حاجت سے زیادہ کھانے میں بھی شریک نہ کرے گا۔ کیونکہ سخاوت کے لیے کم وبیش کی ضرورت نہیں صرف ایک دل کی حاجت ہے جب بخیل کو وہ دل حاصل نہیں تو چاہیے کھانا بقدر ضرورت ہو یا زائد از ضرورت وہ مہمان نواز ہو نہیں سکتا

## وقال عمرو بن الاھتم

وھو عمرو بن سنان احد بنی منقر من بنی تمیم وانما سمی ابوہ سنان بالاھتم لان

قیس بن عاصم ضرب فمہ بقوس فهتم اسنانه وکان عمر فجا هلیا اسلامیا

| لِصَالِحِ اَخْلَاقِ الرِّجَالِ سَرُوْقٌ | ذَرِيْنِيْ فَاِنَّ الشُّحَّ يَا اُمَّ هَيْثَمٍ |
|---|---|
| لوگون کی اچھی خصلتون کا بڑا چورہی | چھوڑ دے مجھکو ای ام ہیثم کیونکہ بخل |

(حل) ذرینی اترکینی۔ الشح البخل۔ سروق جمع سارق۔ او مبالغة سارق۔

(معناہ) یقول اتر کینی یا ام هیثم (زوجته) ودعینی انفق من مالی واجر علی کرمی فان البخل یذهب بالاخلاق الحمیدة للرجل کالسارق یذهب بالمال۔

(ف) بگزار مرا ای ام ہیثم کہ برمردمان سخاوت کنم ومال خود را در راہ نیک صرف کنم۔ زیراکہ بخل خوبہای نیک را بدزدد وازان خوبہای بدبید اگردد یعنی مرا از سخاوت باز مدار زیراکہ بخل دشمن اخلاق حمیدہ است۔

(اردو) چھوڑ مجھکو ای ام ہیثم (اسکی بی بی) کہ مین اپنا مال اچھی راہ مین خرچ کرون اور سخاوت سے کام لون۔ کیونکہ بخل بہت بری چیز ہے۔ وہ لوگون کی نیک عادتون کا بڑا چور ہے یعنے اُس سے اچھی خصلتین رخصت ہوجاتی اور بری خصلتین پیدا ہوجاتی ہین۔

| عَلَى الْحَسَبِ الذَّاكِي الرَّفِيْعِ شَفِيْقٌ | ذَرِيْنِيْ وَحَظِّيْ فِيْ هَوَايَ فَاِنَّنِيْ |
|---|---|
| اپنے حسب بلند پاک صاف پر ڈرنے والاہون | مجھکو چھوڑ اور میری خواہش مین موافق رہ کیونکہ مین |

حظی فی هوای ای وافقینی من حط الرجل رحله حیث یحط صاحبه لان ذلك یکون باتفاقهما۔ الشفیق الخائف من شفق بمعنے اشفق اذا خاف الذاکی الزائد الرفیع من الرفعة قوله شفیق خبر ان وفی بعض النسخ عالی مکان علی۔

(معناہ) دعینی ووافقینی علی الجود والکرم ولا تمنعینی عن السخا فانی اخاف علی شرفی من عار البخل فانی عالی الحسب الذاکی الرفیع وکل عالی الحسب یخاف علی حسبه من العار

(ف) مرا بر ضیم بگذار ودر ارادہ ام موافق باش زیراکہ مرا بر صفات روشن وبلند وپاک خود خوف ننگ وعار بخل ست مباد اکہ بر حسب پاک من ننگ وعار لاحق شود لاجرم مر ترا لازم است کہ مرا بر سخاوت مدد کنی ودر ارادہ ام موافق ومساعد باشی۔

(اردو) خلاصہ یہ ہے کہ مجھکو بخشش اور سخاوت مین اپنی مرضی پر چھوڑ دے اور اُسمین میری مدد کر کیونکہ مجھے اپنے عالی نسب وپاک حسب کے متعلق ہر وقت یہ ڈر لگا رہتا ہی کہ مبادا کہین بخل کا بدنما دھبہ نہ لگ جائے۔

| نَوَائِبُ يَغْشَيْنَ رُزْءَهَا وَحُقُوْقٌ | ذَرِيْنِيْ فَاِنِّيْ ذُوْ فَعَالٍ تُهِمُّنِيْ |
|---|---|
| حوادث زمانہ جنکے صدمے میرے مال کو گھیرلین اور حقوق | مجھکو چھوڑ کیونکہ مین نیک کامون والاہون مجھے غمگین کرتے ہین |

الفعال بالفتح الكرم ويروى ذو عيال قوله يغشى رزؤها اى يغشانى رزؤها فحذف المفعول۔ رزؤها من رزاه ماله اذا اصاب منه شيئًا۔ فمعنى رزؤها مصائبها والضمير المؤنث يعود الى النوائب والحقوق جمع حق مرفوع فاعل تقضى وكذا نوائب قوله يغشى رزؤها لغتٌ نوائب۔

(معناه) دعينى على حالى اؤدى حقوق الاضياف والزوار واُعين المضطرين ذوى الحاجات لبدوم لى المجد والشرف وحسن الثناء فانى ذو فعال حسن اخاف ان تحيط النوائب بمالى وتفنيه فاحرم عن السخاوة۔

(ف) مرا بحال من بگذار که سخاوت کنم زیراکه گردش روزگار دحقوق حقداران مرا مغموم میسازد برین که آن حوادث مال مرا برباد کنند واز سخاوت محروم بمانم۔ لہذا در سخاوت درنگ نباید کرد۔

(اردو) تو مجھکو اپنی روش پر چھوڑ دینے مین اپنے مال کو راہ خیر مین لٹا تا جاؤن کیونکہ مجھکو اس بات کا سخت غم ہے کہ اگر کہین حوادث روزگار نے میرے مال کو گھیر لیا اور اُسے فنا کر دیا تو پھر سخاوت کا موقعہ ہی نہ رہیگا اور حقدارون کے حقوق مجھپر رہ جائینگے۔ سو سخاوت مین دیر کرنی خلاف مصلحت ہے۔

| وَكُلُّ كَرِيْمٍ يَتَّقِي الذَّمَّ بِالْقِرٰى | وَلِلْحَقِّ بَيْنَ الصَّالِحِيْنَ طَرِيْقُ |
|---|---|
| ہر سخی مرد ضیافت کے ذریعہ مذمت سے بچتا ہے | اور حق کے لیے نیک لوگون مین راہ کشادہ ہے |

(حل) يتقى الذم بالقرى اى يتقى الذم بطعام الضيافة والسخاوة فان الاضياف والمحتاجين اذا شبعوا واُعطوا فلا يذمونه بل يمدحونه فى الآفاق وللحق طريق الجزاى طريق يسلكونه ولا يسلكون مالا يفيد هم مدحا۔

(معناه) وكل كريم يتقى ان يذمه الناس باطعام الاضياف واعطاء المحتاج ولاشك ان لحقوق الاضياف طريقًا نافذًا لايسد قط بين الصالحين فان الكريم الصالح يتبع سبيل الحق ويسلك طريقه ليستوجب الحمد والشكر۔

(ف) ہر مرد سخی از سخاوت وضیافت مہمانان نگوہش را دفع کند تا کسے را موقع نباشد که مذمتش کند در نیک بندگان برای حقوق مہمانان راہی ست کشادہ کہ گاہی مسدود نشود لیعنی صالحین ہر وقت بر راہ حق قدم نهند ازین مردم ستائش میشوند

(اردو) ہر سخی مہمان مسافرونکو کھلا پلا کر مذمت سے بچتا ہے اور مہمانون کے حق کی ایک کشادہ راہ نیک لوگون مین ہے جو کبھی بند نہین ہوتی یعنے عزت و آبرو کو عیوب سے محفوظ رکھنے کے لیے سخیون کی سخاوت کافی ہے اسی کی بدولت وہ لوگ مذمت سے بچے رہتے ہین۔ مہمانون کے حق کو ادا کرنے کیلیئے ضیافت کا طریقہ ایک ایسی کشادہ راہ ہے جو کبھی بند ہو نہین سکتی۔

| وَلٰكِنَّ اَخْلَاقَ الرِّجَالِ تَضِيْقُ | لَعَمْرُكَ مَا ضَاقَتْ بِلَادٌ بِاَهْلِهَا |
| --- | --- |
| لیکن لوگون کے اخلاق تنگ ہوتے ہین | قسم ہے تیری زندگی کی تنگ نہین ہوتی ہین بلا دینے باشندونکیلئے |

(معناہ) واللہ او لعمرك ان ارض اللہ واسعۃ لم تضق علی امرء انما تضیق اخلاق الرجال وصد ورھم ولھذا یبخلون فتضیق البلاد ایضًا باھلھا۔

(ف) سوگند زندگی تست کہ شہرہا گاہے برمردمان تنگ نباشند البتہ خوہیاے مردم تنگ وخراب بباشد لاجرم زمین ہم تنگ نماید یعنے خوی بد اثرے زشت دارد حتی کہ زمین با وجود فراخی اونیز بسبب بدکرداری مردم تنگ معلوم شود

(اردو) تیری زندگی کی قسم ہے زمین کبھی لوگون کے لیے تنگ نہوئی اور باشندونکے لیے شہر بھی تنگ نہوا ہان لوگون کی عادت خراب اور تنگ ہوجاتی ہے لہٰذا زمین تنگ ہونے لگتی اور شہر بھی تنگ معلوم ہونے لگتے ہین خلاصہ یہ ہے کہ بدخلقی سے دنیا خراب ہوجاتی ہے آرام آسایش رخصت ہوجاتی ہے اگر لوگونمین سخاوت وکرم وغیرہ اچھی خصلتین ہون تو پھر دیکھو کہ ہر طرف دوسرا رنگ پیدا ہوجائے

## وقال عروۃ بن الورد

| وَاَنْتَ امْرُؤٌ عَافِیْ اِنَائِكَ وَاحِدٌ | اِنِّیْ امْرُؤٌ عَافِیْ اِنَائِیْ شِرْكَةٌ |
| --- | --- |
| اور تو ایک مرد ہے کہ تیرے برتن کا طالب ایک ہے | بے شک مین ایک مرد ہون کہ سائل میری برتن کی بہت ہین |

حل) العافی طالب المعروف وقیل العافی بقیۃ القدر وما یرد علی من یعیر القدر من المستعیر شرکۃ بمعنے المشترك الکثیر۔ والواحد نقیضہ قولہ عافی انائی شرکۃ کنایۃ عن الکرم وکذا قولہ عافی اناءك واحد کنایۃ عن البخل۔

(معناہ) یقول انی امرء کریم سخی لا اکل وحدی بل یاکل معی عدۃ من الاضیاف یشارکونی فی انائی۔ اما انت فتاکل وحدك لاجل البخل فعافی اناءك واحد۔

(ف) من مرد کریم ہستم کہ طالبان اناے من بسیار اند وتو مردے بخیل ہستی کہ طالب اناے تو تنہا تو ہستی۔ الحاصل من بوجہ سخاوت ومہمان نوازی گاہے از طعام اناے من تنہا نخورم بلکہ با من گروہے اضیاف ومہمانان شریک طعام باشند۔ وتو بسبب بخل تنہا می خوری۔

(اردو) یعنی مین مہمانونکے ساتھ ملکر کھاتا ہون کبھی تنہا کھانیکا اتفاق ہی نہین ہوتا ہے اور تو کنجوسی کرتا ہے اسلیے تیرے اناء کا طالب صرف تو ہی ہے بھلا دوسرا کوئی بھی اسمین شریک ہوسکتا ہے مہمان بھی تو ہے اور میزبان بھی تو ہے

| بِوَجْهِیْ شُحُوْبُ الْحَقِّ وَالْحَقُّ جَاهِدٌ | اَتَهْزَأُ مِنِّیْ اَنْ سَمِنْتَ وَاَنْ تَرٰی |
| --- | --- |
| میری چہرے پر حق ادا کرنیکا تغیر اللون اور حق تو مشقت مین ڈالنیوالا ہے | کیا تو مجھپر ہنستا ہے اسلیے کہ تو موٹا ہوگیا اور دیکھتا ہے |

حل) تھزأ تسخر ان سمنت ای لان سمنت الشحوب تغیر اللون الجاھد اسم فاعل من الجھد وھو الکلفۃ

(معناہ) اتسخر منی لان سمنت وان تری بوجھی تغیر اللون وبجسمی النحول ولا تعلم ان نحول جسمی و تغیر لون وجھی لاجل جھودی فی اداء الحقوق من قری الاضیاف والغرامات فی الدیات ولا شک ان اداء الحق یجھد الانسان جھداً تاماً یذھب بلون وجھہ۔

(ف) آیا تو برمن برائے آن خندہ میزنی وبامن تمسخر میکنی کہ فربہ وسمین گشتی وجسم نحیف ولاغر ورنگ رخم متغیرست درادا کردن حقوق ضیافت مہمانان وتاوان ودیت وحق این ست کہ ادائے حقوق انسان را در کلفت می اندازد حاصل اینست کہ من در کارہائی نیک محنت کردہ نحیف گشتہ ام وتو بوجہ بخل کہ درین کارہا محنتت نی تسمیم ولحیم گشتی لاجرم برمن بخندی۔

(اردو) کیا تو مجھپر اسلیئے ہنسی اُڑاتا ہی کہ میرے چہرے کا رنگ بہ سبب ادائے حقوق مہمانوں اور تاوانات دوستون کے بدلا ہوا اور پھیکا دکھتا ہی اور تو خوب موٹا اور طیار ہو گیا۔ اور حق تو یہ ہی کہ ادائے حقوق انسانکو مشقت مین ڈالتا ہی۔ خلاصہ یہ ہی کہ ان حقوق کے ادا کرنے سے کثرت محنت کے سبب اگر مجھ مین ذرا سا تغیر یعنے دبلا پن آیا تو اسپر ہنسی کی کونسی بات ہی ایسے کامون مین تو مشقت ہوتی ہی ہاں تجھے خیال کرنا چاہیے کہ تیرا موٹا پن کسقدر بے شغلی سے پیدا ہوا۔

| وَاَحْسُوْ قَرَاحَ الْمَاءِ وَالْمَاءُ بَارِدٌ | اُقَسِّمُ جِسْمِيْ فِيْ جُسُوْمٍ كَثِيْرَةٍ |
|---|---|
| اور غٹ غٹ پیتا ہون خالص پانی اسحال مین کہ پانی ٹھنڈا ہی | مین تقسیم کرتا ہون اپنے جسم کو بہت سے جسمون مین |

حل اقسم جسمی ای قوت جسمی بحذف المضاف۔ ای الطعام الذی یغذ و جسمی وتحصل بہ القوۃ فیہ۔ احسو من الحسو الشرب بلا تکلف القراح الماء الخالص الذی لم تختلطہ شیٔ والماء بارد کنایۃ عن ایام القحط۔ وقیل کنایۃ عن زمن الشتاء۔

(معناہ) یقول اقسم قوت جسمی فی اجسام کثیرۃ حیث اطعم المساکین واقری الاضیاف اشرب الماء الخالص فی زمن الشتاء واجتزیٔ بہ اوفی زمن القحط الشدید فان القحط انما یکون فی زمن الشتاء

(ف) سبب لاغری من اینکہ من غذائے بدن خود را در ابدان کثیرہ تقسیم میکنم زیرا کہ در ایام قحط مہمانان را طعام خورانیدہ خود بر آب سرد بسر میکنم پس باعث تعجب وسبب شگفت نیست کہ لاغرم۔

(اردو) مین اپنی غذائے جسم کو بہت سے جسمون مین بانٹتا ہون کیونکہ موسم سرما مین (یا ایام قحط مین) مین خالص پانی غٹ غٹ پی جاتا ہون اور کھانا مہمانونکی نذر کر دیتا ہون پھر میرے دبلے ہونیکا کیا تعجب ہی والماء بارد مین موسم سرما نیز ایام قحط دونون معنونکی گنجائش ہی کیونکہ قحط اکثر موسم سرما ہی مین ہوا کرتا ہے۔

## وقال اخر

| وَكُلُّ غَنِيٍّ فِي الْقُلُوْبِ جَلِيْلٌ | اَجَلَّكَ قَوْمٌ حِيْنَ صِرْتَ اِلَى الْغِنٰى |
|---|---|
| اور ہر توانگر دلونمین جلیل القدر ہوتا ہی | بزرگ شمار کیا تجھ کو قوم نے جب تو غنی ہو گیا |

اجلک ای عدک جلیلا صرت الی الغنی استغنیت یقال صار الیه اذا مال الیه جلیل اسم فاعل من جل مرة
(معناہ) لما استغنیت عظمت فی قلوب الناس فاجلوا قدرک وعدوک جلیلا محترما ولاشک ان
کل غنی جلیل فی قلوب الناس۔ فان الغنی سبب لجلالة قدر الانسان فقط
(ف) ہرگاہ سوی توانگری رخ کردی مردمان ترا بزرگ وجلیل شمردند زیراکہ ہر توانگر در دلہای مردم محترم میباشد شرع سخاوت کند مرد را سرفراز
(اردو) تجھکو لوگوں نے بزرگ اور جلیل القدر شمار کیا جب تیرا رخ تونگری کیطرف پلٹ گیا اور حقیقت میں تونگر شخص لوگوں کے نزدیک جلیل القدر اور
ہر دلعزیز ہوتا ہے اس شعر میں تونگر سے تونگر سخی مراد ہے ورنہ تونگر بخیل کو کون پوچھتا ہے کما قیل بخیل ارچہ باشد توانگر بمال بخواری چو مفلس خورد گوشمال

| عَشِيَّةَ يَقْرِي أَوْ غَدَاةَ يُنِيلُ | | وَلَيْسَ الْغِنَى إِلَّا غِنًى زَيَّنَ الْفَتَى |
|---|---|---|
| جس شام کو وہ ضیافت کرے یا جس صبح کو بخشش کرے | | اور نہیں ہے تونگری مگر وہ تونگری جو زیب وزینت دے جوان کو |

(حل) یقری یطعم الاضیاف ینیل یعطی العشیة آخر النہار والغداة اول قوله عشیة وکذا غداة منصوب علی الظرفیة
(معناہ) لیس الغنی الا ما یزین الفتی بحیث یضاف به القوم (الاضیاف) فی آخر النہار اذا نزلوا ویتزودون منه فی اول
النہار اذا ارتحلوا فہذا الغنی محمود یجمل به صاحبه والا فلا بل هو بخل جاء اذل من الفلاکة وقیل هذا البیت لابی العتاهیة۔
(ف) درحقیقت نیست توانگری مگر آنکہ مرد سخی را زینت بخشد وآراستہ اش کند بوقت شام کہ دران ضیافت مہمانان
کند نیز بوقت صبح کہ توشہ راہ مہمانان برای رخصت مہیا کند یا چنین بگوید کہ بوقت صبح بر مساکین وفقراء بخشش کند یعنی توانگریکہ
از وضروریات بالا انجام پذیر شوند در حقیقت تونگرست ورنہ از نادار بدترست۔
(اردو) حقیقت میں تونگری نہیں ہے مگر وہ تونگری جو صبح وشام مرد سخی کو زینت دے جسمیں وہ مہمانوں کی ضیافت کرے
اور فقراء ومساکین کو بخشش عطا فرمائے۔ یعنے توانگری سے اگر یہ سب خدمتیں ادا نہوں تو اسکا نام تونگری نہیں ہے۔ بلکہ
افلاس سے بھی بدتر ہے۔ شعر بخیل ارچہ باشد توانگر بمال + بخواری چو مفلس خورد گوشمال + اسی معنی میں کیا خوب
کہا گیا ہے شعر کوئی قارون کی دولت کا اگر مالک ہوا تو کیا۔ تونگر وہ ہے جسکے پاس ہمدردی کی دولت ہو۔

| جَوَادٌ وَلَمْ يَسْتَغْنِ قَطُّ بَخِيلُ | | وَلَمْ يَفْتَقِرْ يَوْمًا وَإِنْ كَانَ مُعْدِمًا |
|---|---|---|
| سخی اور توانگر نہیں ہوتا کبھی کنجوس | | اور محتاج نہیں ہوتا کبھی اگرچہ تہی دست ہو |

(حل) المعدم الفقیر المحتاج لم یستغن ای لم یصر غنیا (معناہ) یقول الفرق بین الکریم السخی واللئیم البخیل بین هو ان
الجواد الکریم ان کان فقیرا لم یفتقر یوما من الایام لان قلبه غنی انما الغنی غنی النفس اما البخیل فلم یستغن قط
لان مرض البخل اعیاه عن الاستغناء۔
(ف) مرد سخی روزے محتاج کسے نباشد اگرچہ تہیدست ونادارست چہ دلش غنی وتونگرست۔ توانگری بدل ست نہ بمال لیکن حال بخیل
چنان ست کہ باوجود فراوانی مالش ہیچ گاہے توانگر نباشد زیراکہ ہمیشہ در فراہم کردن مال منتظر باشد ومال خود را اندک شمارد۔

(اردو) مرد سخی کبھی محتاج اور دوسرے کا دست نگر نہین ہوتا اگرچہ تہی دست ہو کیونکہ اُسکا دل ہر وقت غنی رہتا ہے اور غنی دل ہی کی صفت ہے۔ تونگری بدل ست نہ بمال. لیکن بخیل بیچارہ کی حالت دگرگون ہے وہ تو ایک منٹ کیلیے بھی تونگر نہین ہوتا کیونکہ وہ ہمیشہ دولت اکٹھا کرنے کی فکر مین مستغرق اور دولت بڑھانے کا حریص رہتا ہے اور حریص اور لالچی ہمیشہ فقیر و محتاج کے مانند ہوا کرتا ہے مثنوی کوزۂ چشم حریصان پُر نشد + تا صدف قانع نشد پُر در نشد۔

## وقال المثلم بن رياح المرى

| | |
|---|---|
| بَكَرَ الْعَوَاذِلُ بِالسَّوَادِ يَلُمْنَنِي | جَهْلًا يَقُلْنَ أَلَا تَرَى مَا تَصْنَعُ |
| تڑکے کو ملامت گر عورتین مجھکو ملامت کرتی ہوئی آئین | براہ نافہمی کہتی تھین کیا تو نہین دیکھتا جو کر رہا ہے۔ |

(حل) بكر العواذل اے جاءت بكورًا انما قال بكر العواذل لان العرب كانت تشرب ليلا وتسكر وتعطى المواهب فاذا اصبحوا لامهم العذلاء المراد بالسواد اخر الليل۔ قوله يقلن بدل من قوله يلمن جهلًا منصوب على التميز وقيل على الحال ويجوز نصبه على المفعول له قوله يلمنى فى محل الحال اى بمعنى اللائمات

(معناه) يصف الشاعر بهذا البيت نفسه بالسخاوة وكثرة الاعطاء ويقول تمنى العاذلات بكرة فى سواد اخر الليل يلمننى جهلا وسفاهة منهن وتقلن الا ترى ما تصنع لما تعطى المواهب هكذا بالكثرة ولا تبالى باسراف الاموال

(ف) زنان ملامت کنندگان آمدند نزد من بوقت پگاہ کہ ہنوز تاریکی شب باقی ست و از نادانی خویش گفتند کہ نمی بینی کہ چہ می کنی یعنی مرا بر بسیاری سخا و تم ملامت کردند و گفتند کہ این قدر کہ تو بہ بخشی خوب نیست ازان باز آ۔

(اردو) ملامت گر عورتین خوب تڑکے رات کی تاریکی رہتی ہوئی کو میرے پاس براہ نادانی ملامت کرتی آئین اور مجھسے کہنے لگین کہ دیکھتا نہین جو صرف اموال اسطرح سے کر رہا ہے یعنی اصل یہ ہے کہ رات بھر مین خوب سخاوت کرتا ہون اور علی الصباح مجھپر ملامت کی جھڑی برستی رہتی ہے

| | |
|---|---|
| أَفْنَيْتَ مَالَكَ فِي السَّفَاهِ وَإِنَّمَا | أَمْرُ السَّفَاهَةِ مَا أَمَرْنَكَ أَجْمَعُ |
| فنا کر دیا اپنے مال کو برے کام مین اور حق تو یہ ہے | کہ کمینگی کا کام وہ ہے جس کا وہ تجھکو حکم کرتی ہین سب کی سب |

السفاهة الخفة والطيش۔ فلان سفيه اے خفيف قوله افنيت الخ من كلام العاذلات وانما امر السفاهة الخ قول الشاعر وكلامه۔

(معناه) وقالت العاذلات لى افنيت مالك فى السفاهة اياك والافناء كذا۔ وانى قول فى نفسى ما امرتك العاذلات من البخل سفاهة اجمع۔

(ف) آن ملامتگران می گفتند کہ مالت را در کار بد صرف کردی پس ازان باز آ و من بدل می گفتم ہر چہ آن زنان می گویند و بہ کردنش ترا حکم کنند یعنی بخل سراسر کمینگی و سفاہت ست ہرگز از ملامت شان بترددش نباید رفت و ترک سخا نباید کرد۔

(اردو) مجھکو وہ کہتی تھین کہ تو نے اپنا مال واہی تباہی کام مین لٹا دیا اور بُرے کامون مین اُسے برباد کر دیا اور میرے نزدیک

سفاہت کا کام وہ ہے جسکو وہ فرماتی ہین یعنے وہ تو سخاوت کو بُرا کام جانتی ہین اور بخل کو اچھا لیکن میرے نزدیک معاملہ برعکس ہے اور حقیقت مین بخل بھی سراسر سفاہت و کمینگی کا کام ہے بھلا آگی ملامت کیوجہ سے مین سخاوت کو چھوڑ بیٹھوا لا ہوا ہی ہون

| وَقُتُودٍ نَاجِيَةٍ وَضَعْتُ بِقَفْرَةٍ | | وَالطَّيْرُ غَاشِيَةُ الْعَوَافِي وُقَّعُ |
|---|---|---|
| اور بہت سی پالان کی لکڑی قوی تیز رو ناقہ کی رکھدی مینے چٹیل میدانین | | اور پرندے سائلوں کے ڈھانکنے والے اور اُن پر گرے جاتے تھے |

(حل) وقتود مجرور برب مقدرة ـ القتود جمع القتد وھو عود الرحل الناجیۃ الناقۃ القویۃ السریعۃ السیر القفر الارض التی لاماء فیھا ولاکلاء العوافی جمع عافیۃ وھو کل طالب رزق وھو السائل لوقع جمع اوقع الغاشیۃ اسم فاعل من غشیہ من الغشاوۃ قولہ وضعت الخ جواب رب لان او ومناک بمعناہ والواو فی والطیر واو الحال

(معناہ) ورب ناقۃ قویۃ سریعۃ السیر وضعت قتودھا عنھا فی ارض خالیۃ عن النبات والماء ای نحرتھا فیھا للقوافل المارۃ والفقراء السائلین فکانت لطیر تغشاھم وتقع علیھم ـ

(ف) وبسا چوب پالان شتر مادۂ قویہ وتیزرو در ریگستان بر زمین انداختم و ناقہ را از بہر قافلہاے آمدرفت کنندہ ذبح کردم دران حالت کہ پرندہ ہا بہ سبب کثرت آنہا فقراء و سائلین را بپوشانند و برایشان می افتند یعنے برای سائلان ناقہ را چون ذبح کردم پس پرندگان از برای خوردن چیز ہاے فروگذشتہ آن ناقہ آنقدر جمع گشتند کہ گوئی سائلان را بپوشانند ـ

(اردو) اور بہت سے چوب پالان ناقہ قویہ تیز رفتار کے ہین کہ مین نے انکو چٹیل میدان مین زمین پر اُتار کے رکھدیا اور قوافل آنے جانے والون کیلیے اُس ناقہ کو ذبح کردیا ایسے حال مین کہ پرندے کثرت کے سبب جو اُس ناقہ مذبوحہ کے متروکہ اجزاء کو کھانے کی غرض سے اوپر جمع ہوئے تھے سائلون اور فقیرون کو ڈھانکنے والے تھے اور اُنپر گرتے تھے، حاصل یہ ہے کہ ایسی ناقہ کے ذبح کرنے مین بھی مجھکو دریغ نہین ہے۔ کیونکہ مین سخی اور مہمان دوست ہون۔ اور فقیرون کا حاجت روا ـ

| بِمُهَنَّدٍ ذِي حِلْيَةٍ جَرَّدْتُهُ | | يَبْرِي الْأَصَمَّ مِنَ الْعِظَامِ وَيَقْطَعُ |
|---|---|---|
| ہندی پر بھائی ہوئی تلوار سے جسکو مین نے نیام سے علیحدہ کر رکھا تھا | | کاٹتی تھی مضبوط ہڈیون کو |

(حل) بمھند متعلق بقولہ وضعت والمھند السیف المحدد او المصنوع بصنعۃ الھند ای السیف الھندی یبری یقطع الاصم المحکم الشدید جردتہ ای السیف عن غمدہ

(معناہ) نحرتھا بالسیف الھندی والسیف المحدد ذی الحلیۃ مجردٍ عن غمدہ مسلول یقطع العظام الشدید المحکم لاجل حدتہ ـ

(ف) ذبح کردم آن ناقہ را بہ شمشیر ہندی زیوردار کشیدہ از نیام کہ بہ سبب تیزیش استخوانہاے مضبوط و سخت را می برید

(اردو) مین نے اُس ناقہ کو تیغ یا ہندی زیور پہنائی ہوئی تلوار سے جو کھلی ہوئی اور نیام سے نکالی ہوئی تھی ذبح کیا جو سخت سے سخت اور مضبوط سے مضبوط ہڈیونکو بے معلوم کاٹ ڈالتی تھی، اس شعر مین صرف تلوار کی تعریف ہے یعنے اونٹونکے ذبح کرنیکو ایسے ایسے عمدہ عمدہ اسباب میری پاس موجود ہین

| لِتَنُوبَ نَائِبَةٌ فَتَعْلَمَ أَنَّنِي | مِمَّنْ يُغَرُّ عَلَى الثَّنَاءِ فَيُخْدَعُ |
| --- | --- |
| تاکہ اترسے کوئی اُترنے والا قافلہ اور جان لے کہ میں | اُن لوگوں میں سے ہون جو تعریف پر فریفتہ ہو کر دھوکہ مین آتے ہین |

(حل) اللام للغایة والجملة لعدہ متعلقة بفعل مضمر یدل علیہ الکلام المتقدم کانہ قال فعلت ذلك لکی تنوب نائبة ونعلم لتنوب من النوب النزول والاصابة۔ النائبة القافلة النازلة یغر مجهول من الغرور بمعنی الخداع ( دهوکہ )

(معناه) فعلت ذلك لتنزل قافلة نازلة فتعلم انی من الذین یغرون ویخدعون بالثناء عن المال۔ اے انی لا ابالی بالمال بمقابلة الثناء والشکر۔

(ف) کردم این چنین (ذبح ناقہ) تا قافلہائے فرود آینده بدانند کہ من از شمار کسانے ہستم کہ بشکر و ستایش فریب داده شوند یعنے بمقابلہ مدح و ثنا کہ یادگار دائمی ست مال را کہ در محل زوال ست ہیچ شمرم و پرواش نکنم۔

(اردو) مین نے اُس کام کو اسلیے کیا تاکہ کوئی اُترنے والا قافلہ یہان اترے اور جان لے کہ مین اُن لوگون مین سے ہون جو تعریف پر فریفتہ کیے اور اُسکے فریب مین لائے جاتے ہین الحاصل مین کریم اور سخی ہون مال سے تعریف حاصل کرتا ہون اور جلد بہیسے مین آجاتا ہون بخلاف بخیل لیچڑ کے کہ وہ کسی طرح پسیجتا ہی نہین ہے کوئی اس کی لاکھون تعریف کیون نہ کرے وہ اپنے بخل سے ہرگز باز نہین آتا۔

| إِنِّي مُقَسِّمُ مَا مَلَكْتُ فَجَاعِلٌ | أَجْرَ الْآخِرَةِ وَدُنْيَا تَنْفَعُ |
| --- | --- |
| بیشک مین بانٹ دینے والا ہون اپنے مملوک کو اور گردانیوالا ہون اسے | اجر آخرت اور نفع دنیوی کے لیے |

(حل) اجر الآخرة مفعول ثان لجاعل ومفعوله الاول محذوف وهو ایاه۔ اے فجاعل ایاه اجر الآخرة وقوله دنیا تنفع۔ کان المناسب ان یقول ومنفعة لدنیا لیکون موافقا لقوله اجر الآخرة لکنه عدل عن ذلك لضرورة الشعر۔

(معناه) یقول انی اقسم ما ملکت من الاموال لامرین وهما ثواب الآخرة ومنفعة الدنیا لحصول الذکر الجمیل لنا۔ ونستوجب الشکر والثناء من الناس ایضًا۔

(ف) من مال خود را بر فقراء و غربا برای حصول دو چیز صرف میکنم یکے ازان ثواب فردا و دیگر نیکنامی در دنیا۔ علاوه برین ہر مساکین نیز سودے برسد کہ حاجتہائے شان روا گردد۔ یعنے از صرف مال دو عالم حاصل شود بحمد اللہ عجب ارزان خریدم

(اردو) مین اپنے مال مملوک کو اجر آخرت اور منفعت دنیا کی غرض سے بانٹتا ہون یعنے اُسمین دو فائدے ہین آخرت کا ثواب تو ملیگا اور اُسکے ساتھ ساتھ دنیا مین اُسکی بدولت نیکنامی ہو گی۔ کیونکہ میرے مال سے جب مساکین کی حاجت روائی ہو گی تو ضرور جا بجا میری تعریف کیا کرینگے جس سے ہمیشہ ہمیش کے لیے میرا نام زندہ رہ جائے گا۔

## وقال ابوالبرج بن جنبل المری

| | |
|---|---|
| اَرَی الْخِلَّانَ بَعْدَ اَبِیْ حَبِیْبٍ | وَحُجْرٍ فِیْ جَنَابِہِمْ جَفَاءٌ |
| مین دوستون کو دیکھتا ہون ابی حبیب | اور حُجر کے بعد کہ اُنکی جناب مین ظلم وجفا ہے |

(حل) الخلان جمع خلیل۔ الجناب ماحول الدار والمراد بہ ھنا انفسھم۔ الجفاء الشدۃ وسوء الخلق۔ قولہ فی جنابھم جفاء فی محل النصب علی الحالیۃ والجملۃ ظرفیۃ قائمۃ مقام المفعول الثانی للرؤیۃ بمعنی العلم۔ قولہ وحجر معطوف علی قولہ ابی ای بعد ابی حبیب وابی حجر۔

(معناہ) انی اری الاحبۃ والخلان فی انفسھم جفاء وسوء الخلق بعد ما مضی عنا ابو حبیب وحجر۔ فالحاصل ان اباحبیب واباحجر کانا یھتمان بحاجتنا فی حیاتھما لایھتم اصحابی بحاجتنا لکن اللہ۔ بل اری فی انفسھم سوء الخلق والشدۃ فکانت السخاء والجود ختمابھما

(ف) یاران وآشنایان رامی بینم کہ پس از ابو حبیب وابو حجر درطبیعت ومزاج شان بدخلقی وظلم داخل شدہ یعنی ایشان بحال ماشل آن دو ممدوح نگران نیند ونہ براحوال تباہ مارحم کنند گویا سخاوت وبخشش وخوش طبعی بآن ہردو ختم شد۔

(اردو) مین دوستون کے دلونمین ابو حبیب وابو حجر کے مرنیکے بعد شدت وجفا دیکھتا ہون۔ حاصل یہ ہے کہ وہ دونون ہماری خبرگیری وخیرخواہی کرتے تھے۔ اور داد ودہش سے مالامال رکھتے تھے۔ لیکن اُنکے گذرنیکے بعد دوستون کی طبیعت مین ظلم وجفا نے جگہ کرلی ہے وہ لوگ بالکل ہماری خبر نہین لیتے اور نہ ہماری حالتون کی اصلاح کرتے ہین۔

(اس شعر مین ان دونون کی تعریف اور بیان اوصاف مقصود ہے)

| | |
|---|---|
| مِنَ الْبِیْضِ الْوُجُوْہِ بَنِیْ سِنَانٍ | لَوَانَّکَ تَسْتَضِیْءُ بِہِمْ اَضَاؤُا |
| وہ سفید چہرے والے بنی سنان سے تھے | اگر تو اُن سے روشنی مانگتا تو وہ روشنی عطا کرتے |

(حل) البیض جمع ابیض والمراد بالبیض الوجوہ الکرام واھل السیادۃ۔ قولہ من البیض الخ متعلق بمحذوف ای کان من البیض الوجوہ۔

(معناہ) انھما کانا من الفتیان البیض الوجوہ ای من الکرام واھل السیادۃ من بنی سنان۔ لو تستضیٔ بھم اضاؤک الحاصل انھما من الکرام واھل المجد والخیر من طلب الخیر منھما اعطیاہ۔

(ف) آن ہردو ممدوح از جوانان سفید رو قبیلۂ بنی سنان بودند۔ اگر روشنی طلب کنی ترا روشن کنند یعنی ممدوحین از قبیلۂ بنی سنان کہ بزرگ وکریم است بودند۔ اگر کسے از ایشان چیزے طلبید بدو آن چیز را بخشیدند۔

(اردو) وہ دونون جوانان سفید روبنی سنان سے تھے اگر تو اُنسے روشنی طلب کرتا تو وہ تجھکو روشنی عطا کر دیتے
حاصل اسکا یہ ہے کہ وہ لوگ سفید رنگ کے جوان تھے اور سفید رنگ جوان سے اہل کرم اور سردار قوم مراد ہین
اُنکا اصل قبیلۂ بنی سنان ہے جو بزرگی مین مشہور تھا۔ اور اے مخاطب اگر تو اُنسے کبھی بھلائی کا طالب ہوتا تو وہ تیرے ساتھ
بھلائی کرتے اور بخشش چاہتا تو تجھکو مستغنی بنا دیتے۔ کیونکہ بڑے دریا دل تھے۔

لَهُمْ شَمْسُ النَّهَارِ إِذَا اسْتَقَلَّتْ — وَنُورٌ مَا يُغَيِّبُهُ الْعَمَاءُ

بے شک وہ لوگ وہ آفتاب ہین جو دوپہر کو سر پر آٹھہرے — اور وہ نور ہین جسکو ابر نہین چھپا سکتا

(حل) اللام فی قولہ لہم للتاکید۔ استقلت الشمس اذا رکدت فی الظہیرۃ۔ العماء السحاب
(معناہ) انہم مثل شمس النہار اذا رکدت عند الظہیرۃ وہم ما یغیبہ السحاب۔
فالحاصل انہم لا نظیر لہم فی المجد والشرف لان مجدہم قد اشتہر اشتہارا تاما
کما ان الشمس ترکد عند الظہیرۃ وتنیر بالنور التام۔ ولکن انہم مثل نور لا یغیبہ السحب
ای لا ینقص مجدہم ابدا۔

(ف) ایشان مثل آفتاب نیمروزاند ومثل آن نوراند کہ ابر آنرا نتوان پوشید۔ یعنی بوقت زوال چنانکہ آفتاب بر سر آمدہ
تابش بہمہ عالم بدرجۂ اتم بیفشاند ہمچنان عزت وبزرگی شان بہمہ عالم شائع وذائع ہست۔ ونیز بنورے چنانند کہ گاہے
از ابر نپوشد یعنی شرافت شان ہمہ وقت عیان وبیان ہست گاہے دروی کمی نیاید۔

(اردو) وہ لوگ مثل اُس آفتاب کے ہین کہ دوپہر کو سر پر آکر ٹھہرے اور وہ لوگ ایسے نور کی مانند ہین جو کبھی ابر سے چھپا نہین
یعنی دوپہر کے آفتاب کی روشنی جس حد کو پہونچ جاتی ہے اُنکی بزرگی بھی اس حد کو پہونچی ہوئی ہے اور سارے عالم مین
پھیل گئی ہے ایسا ہی اُنکی شرافت بھی مثل اُس نور کے ہے جسکو بدلی کبھی نہین چھپاتی ہے بلکہ ہر حالت مین اپنی اصلی
حالت پر قائم رہتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ وہ لوگ اپنی شرافت مین اپنی نظیر نہین رکھتے ہین۔

هُمُ حَلُّوا مِنَ الشَّرَفِ الْمُعَلَّى — وَمِنْ حَسَبِ الْعَشِيرَةِ حَيْثُ شَاؤُوا

وہ لوگ پہونچ گئے بلندی مرتبہ سے — اور خاندانی شرافت سے جس جگہ چاہا

(حل) حلوا من الحلول۔ قولہ الشرف المعلی ای من الشرف الذی ہو کالقدح المعلی لانہ
اشرف الاقداح۔ العشیرۃ القوم والقبیلۃ۔
(معناہ) انہم حلوا حیث شاؤا من الشرف المعلی ومن حسب العشیرۃ۔ فالحاصل
انہم بلغوا فی الشرف مبلغا لا مساغ بعدہ۔ وکذا فی حسب العشیرۃ۔ فانہم ذو حسب نجیب
(ف) ایشان در شرف بلند وحسب خاندان بجائیکہ خواستند فرود شدند یعنی بر بزرگی شان بزرگی نے واہمچنان

المكرمة بفتح الاول وضم الثالث فعل الخير۔ يقال فعل الخير مكرمة اى سبب للكرم والتكريم

قوله دنت لكم السماء جواب لو۔

(معناه) لو دنت السماء لاحد من الناس لاجل مجده وشرفه لقربت لكم لا محالة ۔ فانه لاشرف اعز واجل من شرفكم۔ فالحاصل ان شرفكم فوق كل شرف لا شرف الا شرفكم حتى ان السماء لو دنت لاحد من المجد لدنت لكم لاجله۔

ف) پس اگر آسمان براے بزرگی کسے نزدیک شود ہر آئینہ ببزرگی و کارہاے نیک شما نزدیک بود حاصل این ست کہ شرافت و بزرگی نیز کارہاے خیر شما بجاے رسید کہ اگر بالفرض آسمان بتواضع و تعظیم کسے سرنگون گردد ہما بتکریم شما خواہد شد بجز شما کسے نیست کہ دروی چنین قابلیت یافتہ شود۔

اردو) اگر آسمان کسی کی بزرگی و شرافت کے سبب سے اُسکے نزدیک آ جاوے تو ضرور تمھارے پاس آئیگا۔ حاصل یہ ہے کہ ہم فرض کرلین کہ آسمان کسی کی تعظیم کی غرض سے سرنگون ہو جاے تو دنیا مین اور کسی کو تمھارے سوا اس قابل نہین پاتے۔ البتہ تم اس قابل ہو کہ آسمان بھی تمھاری تعظیم کو جھک جاے۔ یعنی تم سے زیادہ بزرگ اور شریف کوئی نہین ہے۔

## وقال ارطاة بن سهية المرى

| | |
|---|---|
| فَلَوْ اَنَّ مَا نُعْطِي مِنَ الْمَالِ نَبْتَغِي<br>سو اگر وہ مال جو ہم بخشش کرتے ہین طلب مین | بِهِ الْحَمْدَ يُعْطِي مِثْلَهُ زَاخِرُ الْبَحْرِ<br>تعریف کی بخشے اُسکے مثل گہرا دریا |

حل) قوله نبتغى به الحمد حال من ضمير المتكلم فى نعطى ۔ قوله يعطى مثله الخ خبران والضمير فى مثله يرجع الى ما الموصولة ۔ الزاخر المتلاطم يقال زخر البحر طمى وملاء۔ تزخر البحر والوادى بمعنى زخر ۔ الزاخر الكريم ۔ الجد لان الملآن الطافح من الشرف العالى۔

معناه) ما نعطى من المال ونبتغى به الحمد والشكر فلو ان البحر المتلاطم يعطى مثله نظلت الخ ۔ فالحاصل ان القائل يمدح نفسه بكثرة اعطائه۔

ف) ہرچہ من از مال خود میبخشم اگر دریاے عمیق کہ موجزن باشد آن قدر آبش بہ بخشد۔ الخ حاصل این ست کہ من بسیار سخاوت میکنم سخاوتم بے پایان ست۔

اردو) پس اگر وہ مال جو ہم تعریف وثنا کی طلب مین بخشش کرتے ہین عمیق دریا بخشش کرے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مین جسقدر بخشش کرتا ہون دریا مین اتنا پانی بھی نہین ہے۔ آئندہ اسکا جواب آرہا ہے۔

| لَظَلَّتْ قَرَاقِيْرُ صِيَامًا بِظَاهِرٍ | مِنَ الضَّحْلِ كَانَتْ قَبْلُ فِي لُجٍّ خُضْرٍ |
|---|---|
| بیشک کھڑی رہجائینگی وہ کشتیان تھوڑے سے پانی پر | جو تھین قبل ازین بہت زیادہ پانی مین |

حل) ظلت من الافعال الناقصة - قراقير جمع قرقور السفينة - صياما بمعنى قياما ثابتا يقال ماء صائم اى ساكن راكد والصوم بمعنى الامساك عن الاكل والشرب والكلام والسير وغيرذلك - الضحل الماء القليل على الارض لاعمق له يقال ضحل الغدير قل ماؤه - ماضحل خيرك اى ماقل ضحال واضحال وضحول - لج جمع لجة معظم الماء والجماعة الكثيرة الفضة يقال فلان لجة واسعة اى سبيه بالبحر فى سعته لج ولجاج ايضا جمعه - الخضر سود البحر الاخضر الاسود يقال اخضر الليل اسود - والخضرة ترى فى الماء اذا كان عميقا كثيرا - والبيت جواب لو فى البيت السابق۔

معناه) لوان البحر الزاخر يعطى مثل مانعطى لظلت السفائن العظام التى كانت قبل ذلك فى لجات خضر قائمة على ظاهر الماء القليل - الحاصل ان مانعطى لو يعطيه البحر لنفد ماؤه وقامت السفائن۔

ف) هرآئينه کشتيها بر روى آب اندک استاده شدند پس ازآنکه درآب عميق وبسيار سياه رنگ بودند حاصل اينکه درياى پرآب وعميق که آبش بسبب کثرت عمق به سياهى مائل ست ودرآن آب کشتيهاے بزرگ روان شوند اگرآن دريا نيز مثل من آب تو درا لجشش کند خشک گردد وآن کشتيها بسبب خشکى برجاے خود بايستند۔

اردو) بے شک وہ کشتیان جو قبل ازین گہرے اور بہت زیادہ پانی مین تھین تھوڑے سے پانی مین کھڑی رہجائینگی انکی روانگی کا انداز پانی اُس مین نہ رہیگا - خلاصہ اسکا یہ ہے کہ مین اسقدر کثرت سے سخاوت کرتا ہون کہ اسقدر بخشش اگر عمیق اور گہرا دریا بھی کرے تو اسکا پانی سوکھ جائیگا کشتیان چلنے سے رُک جائینگی۔

| وَلَا نَكْسِرُ الْعَظْمَ الصَّحِيْحَ تَعَنُّرًا | وَنُغْنِيْ عَنِ الْمَوْلٰى وَنَجْبُرُ ذَا الْكَسْرِ |
|---|---|
| اور ہم نہین توڑتے صحیح ہڈی کو زور سے | اور ہم کافی ہین چچازاد بھائی کیلیے اور ہم اصلاح کرتے ہین ٹوٹی ہڈی کی |

حل) قوله تعنرا منصوب على التمييز - التعنر والقهر والتغلب - نغنى اى نجزى عنه يقال اغنى عنه اى كفاه واجزأه - اما اذا قيل اغناه فيكون المعنى جعله غنيا - فان المعنى يختلف باختلاف الصلة - نجبر نصلح يقال جبر العظم وجبره اذا اصلحه من كسر - جبر الفقير اغناه - الكسر بالفتح وايضا بالكسر الجزء من العظم او جزء من العضو۔

معناه) نحن لانكسر العظام الصحيحة قهرا وجبرا بل نكفى مولاى ونصلح ذالكسر الحاصل انا لانذل العزيز تغلبا بل نكفى المولى وندفع عنه ما يصيبه من الاذى وننصر المظلوم۔

اعلم ان العظم الصحيح كناية ههنا عن الرجل العزيز۔ ذو الكسر كناية عن المظلوم لانه ايضاً مكسور القلب۔

ف) ما استخوان درست رابزور نہ شکنم برلے مدد مولیٰ خادم ما بسیم۔ ما استخوانہائے شکستہ را مرہم نہیم۔ حاصل این ست کہ از قہر وظلم مرد شریف را ذلیل وخوار نگردانیم۔ ہمیشہ براقارب وہمسایہ وخادمان خود نیک نگاہ داریم مصائب وتکالیف را از ایشان دور سازیم۔ وداد مظلوم وانتقام تمرسیدہ بگیریم۔ این ہمہ اوصاف شرافت با موجود اند۔

اردو) ہم صحیح سالم ہڈی کو زور وظلم سے نہین توڑتے ہین۔ اپنے غلام (یا چچازاد بھائی) کی مدد کیلیے کافی ہین۔ ٹوٹی ہوئی ہڈیون کی ہم اصلاح کرتے ہین۔ یعنی خواہ مخواہ جبر وتشدد سے کسی کی آبرو ریزی نہین کرتے ہین اپنے یگانہ واقارب کی ہر وقت مدد کرتے ہین۔ غریب دکھے مسکین کی ہر وقت خبرگیری کرتے اور مظلوم کی حمایت کرتے ہین

| وَلٰكِنَّا لَمْ نَسْتَطِعْ غَلْبَ الدَّهْرِ | غَلَبْنَا بَنِيْ حَوَّاءَ مَجْدًا وَسُؤْدَدًا |
| --- | --- |
| لیکن ہم قادر نہ ہوسے زمانے پر غالب آنے کو | ہم غالب آگئے اولاد حوا پر بزرگی اور سرداری مین |

حل) قوله بني حواء المراد به الناس كلهم لان الناس كلهم من اولاد آدم وحواء۔ السودد السيادة۔ قوله غلب الدهر منصوب مفعول نستطع۔

معناه) نحن غلبنا جميع الناس في المجد والسيادة ولكن لم نقدر على ان تغلب الدهر مع ما نحن فيه من المجد والشرف۔

ف) ما از روے شرف وسرداری بر ہمہ فرزند آدم غالب آمدیم لیکن بر زمانہ غالب آمدن نہ توانیم۔ بلکہ زمانہ برما غالب ست۔ حاصل این ست کہ ما چندان بزرگی داریم کہ ہمہ مردم بر پیش ما مغلوب وما غالب ہستیم لیکن با اینہمہ زمانہ برما غالب آمد۔

اردو) ہم بزرگی اور سرداری کے لحاظ سے تمام اولاد آدم وحواء پر غالب آگئے مگر پھر بھی زمانہ پر غالب آنیکی قدرت نہ ہوئی۔ یعنے صرف ایک زمانہ ہی ہمپر غالب ہے کہ ہمکو مغلوب کر رکھا ہے۔ ورنہ ساری دنیا پر ہم غالب ہین۔

وقال حجر بن حية العبسي

| بُخْلًا لِتَمْنَعَ مَا فِيْهَا أَثَافِيْهَا | وَلَا أُدَوِّمُ قِدْرِيْ بَعْدَ مَا نَضِجَتْ |
| --- | --- |
| بخل سے تاکہ اسکے چولہے اسکے طعام سے محتاجونکو منع کرین | اور مین دیر تک نہین رکھتا اپنی دیگ کو پک جانیکے بعد |

حل) قوله بخلا منصوب على التميز۔ قوله لتمنع اي لان تمنع فالفعل منصوب بان مقدرة اثافيها فاعل تمنع اسناد المنع الى الاثافي تجوزي۔ واصل العبارة هكذا لتمنع المساكين والاضياف عما فيها الاثافي۔ قوله لا ادوم اي لا اطيل نضجت طبخت طبخا تاما۔ الاثافي جمع

الفینة وھی الحجر الذی توضع علیہ القدر۔

معناہ) ای لا اطیل قدری ولا ادومہا بعد ما طبخت طبخا کاملاً علی الاثافی لان تمنع اثافیہا المساکین عما فیہا من الطعام کما یفعل ذلک البخلاء فانی رجل کریم سخی ولیس من شیم الاسخیاء ھکذا اطالة القدر علی الاثافی بخلا۔

ف) ما بسبب بخل دیگ را بعد از پختن طعام بر دیگدان تا دیر نہیم تا آن دیگدان غربا و محتاجان را از طعام دیگ منع کند یعنی از عادت بخیل این ست کہ بعد پختن طعام دیگ را بر دیگدان بدین غرض نہد کہ فقرا و مساکین منتظر نشستہ باز روند و طعامش صرف نشود۔ شاعر بگوید کہ ما چنان نہیم بلکہ بمجرد پختن طعام آنرا حوالۂ حقداران بکنیم یعنی ما سخی ہستیم نہ بخیل۔

اردو) ہم اپنی دیگون کو کھانا پکجانیکے بعد بسبب خست طبع سے دیر تک چولھے پر چڑھی نہین رکھتے تاکہ اُسکے چولھے مساکین کو اُسکے طعام سے منع کرین یعنی بخیلون کی جیسی عادت ہوا کرتی ہے کہ کھانا پکجانے پر بھی دیگ کو چولھے سے اتارتے نہین۔ تاکہ مسکین لوگ بیٹھے بیٹھے مایوس ہوکر لوٹ جائین ایسا نہین کرتے بلکہ کھانا پکنے کے ساتھ ہی مستحقونکو تقسیم کردیتے ہین۔

حَتّٰی تُقَسَّمَ شَتّٰی بَیْنَ مَا وَسِعَتْ
یہانتک کہ وہ دیگ بانٹ دیجاوے انمین جنکی گنجائش رکھتی ہے

وَلَا یُؤَنِّبُ تَحْتَ اللَّیْلِ عَافِیْھَا
اور نہ ملامت کرے رات بھر اُس کا سائل

حل) الغایة لمحذوف ای لا استریح حتی تقسم الخ اشتت التفرق اشتات جمع۔ لا یونب لا یلام العافی الطالب للمعروف۔ عافیہا مرفوع علی الفاعلیة۔

معناہ) ای لا استریح بعد ادراک القدر حتی تقسم متفرقة بین السائلین الذین وسعتہم القدر۔ ولا یلومہا السائل تحت اللیل ای یبقی محروما عما فیہا من الطعام۔

الحاصل انہ یقول انی اقسم طعام القدر بین الاضیاف ولا احب ان یحرم منہ سائل۔

ف) قرار نگیرم تا آنکہ آن دیگ درمیان کسانیکہ طعام آن ایشانرا بگنجد تقسیم کردہ شود وکسے از سائلین در شب آنرا نکوہش نکند حاصل این ست کہ من طعام دیگ را درمیان حقدارانش تقسیم میکنم وکسے را محروم نگردانم کہ بشب نکوہش کند

اردو) مین بے قرار رہتا ہون اُسوقت تک کہ وہ ہانڈیان تقسیم کیجائین اُن لوگون مین جنکی وہ گنجائش رکھتی ہین اور راتکو اُسکا سائل اُسے ملامت نکرے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مستحقین کو جبتلک دیگ کا کھانا نہ کھلایا جاوے اُس وقت تک مجھکو چین نہین آتا ہے۔ مین یہ گوارا نہین کرتا کہ کسیکو محروم رکھدیا جاوے اور وہ رات بھر بددعا کرے اور دیگ کی یعنی میری ملامت کرے۔

| وَلَا اَقُوْمُ بِهَا فِي الْحَيِّ اُخْزِيْهَا | لَا اَحْرِمُ الْجَارَةَ الدُّنْيَا اِذَا اقْتَرَبَتْ |
| --- | --- |
| اور حال پرسی نہین کرتا اسکی قبیلہ مین کہ اسکو رسوا کرون | مین محروم نہین رکھتا پڑوسن قریب کو جبکہ قریب آتی ہے |

حل) الدنیا بمعنی القربی - الدنیا مؤنث ادنی من الدنو وھو القرب - اذا اقتربت ای جاءت قربی - لا اقوم بھا ای لا اقوم بشانھا والقیام بالشان بمعنی الاھتمام بہ - یقال قام بشان اھلہ ای اعتنی بہ - قام علی الامر راقبہ وبالامر تولاہ فی الصلوۃ شرع فیھا - قام یفعل کذا اخذ یفعل کذا قامت الصلوۃ شرع فیھا یقال قام بی وقعد ای تشرعنی اخبار السوء - الحی القبیلۃ احیاء جمع - اخزیھا من الخزی الذل -

معناہ) اذا قربت منی الجارۃ القربی وسألت عنی الضیافۃ اکرمھا بل اعطیھا عطاءً وافراً یسد حاجتھا وانی لا اعتنی بشان جارتی بحیث اذلھا فی الحی ای لا اعامل معھا معاملۃ تورث الخزی والذل والتھمۃ -

ف) من زن ہمسایۂ قریب را چون بنزد من بامید بخشش می آید محروم نگردانم - وسرپرستیش چنان نکنم کہ اورا در قبیلہ رسوا کنم - بلکہ بحال او بدین گونہ پرسان شوم کہ ہمیشگی ضروریات وحوائج او روا گردند - با او چنین معاملہ نکنم کہ خود از ان ذلیل شوم واو نیز بدنام گردد -

اردو) مین اپنی پڑوسن قریب کو جسوقت وہ میرے پاس امیدوار بخشش ہو کر آتی ہے محروم نہین رکھتا ہون - اور اُسکی سرپرستی اسطرح نہین کرتا کہ وہ اپنے قبیلہ مین شرمندہ اور ذلیل ہو یعنی مین اچھی طرح سے اسکے معاملے مین جان ودل سے کوشان رہتا ہون - خلاصہ یہ ہے کہ مین سخی اور غریب نواز نیک اطوار اور شریف الخصال ہون -

| وَلَا اُخَبِّرُهَا اِلَّا اُنَادِيْهَا | وَلَا اُكَلِّمُهَا اِلَّا عَلَانِيَةً |
| --- | --- |
| اور خبر نہین کرتا ہون اُسکو مگر اُسکو پکارتا ہون | اور مین اُس سے بات نہین کرتا ہون مگر علانیہ |

حل) انی لا اکلمھا خفیۃ وتخلیۃ لان فیہ مظنۃ التھمۃ بل اکلمھا علانیۃ واذا اخبرھا بخبر فلا اخبرھا الاجھاراً الحاصل لاجل شرافتی احترز عن الشبھات -

ف) باوی بجز علانیہ گفتگو نکنم زیرا کہ در سرگوشی گمان بدرا دخل ست - ہمچنان چون خبرے بدو رسانم بآواز بلند برسانم - نہ آنکہ آہستہ آہستہ بآواز پست کہ کسے دیگر نشنود ومردم ازان بدگمان شوند - حاصل این ست کہ من بوجہ شرافت اخلاق خود از کارہائیکہ در آن خوف بدگمانی مردم ست پرہیز نمایم -

اردو) مین اپنی پڑوسن سے کھلم کھلا گفتگو کرتا ہون کیونکہ سرگوشی مورث تہمت ہے جب اُسکو کسی بات کی خبر کرتا ہون تو باآواز بلند اُسے پکار کر کہدیتا ہون اپنی شرافت مجھے اس بات کی رخصت کہان دیتی ہے کہ ایک بیگانی

عورت سے آہستہ آہستہ سرگوشی کے ساتھ گفتگو کرون۔ ضرور ایسی گفتگو مین امرنا جائز کا شبہ ہوا کرتا ہے۔

## وقال المساور بن ہند بن قیس بن زہیر

| | |
|---|---|
| فِدًى لِبَنِي هِنْدٍ غَدَاةَ دَعَوْتُهُمْ<br>قربان ہو بنی ہند پر جس صبح کو مین نے انکو بلایا | بِجَوِّ وَبَالٍ النَّفْسُ وَالْأَبَوَانِ<br>کھادرین ماء بنی اسد کے۔ میری جان اور ماں باپ |

حل) قوله فدى الخ النفس مرفوع فاعل فدى والابوان ايضا فاعله. الجو بفتح الاول و تشديد الواو ما بين السماء والارض وما اتسع من الاودية. جو البيت داخله جواء اجواء جمعه وبال لكتاب ماء لبني اسد اسقط تنوينه للضرورة قوله حين دعوتهم اي حين دعوتي اياهم
معناه) نفسي وابواي فداء لبني هند غداة دعوتهم حين استغثتهم بجو وبال فاغاثوني ونصروني عن اعدائي في هذا الموضع. الحاصل ان نفسي وابواي فداء لهم لاجل هذا الاحسان الخ
ف) فدا باشد جان و پدر و مادرم بر قوم ہند کہ چون بوقت صبح بزمین ہموار آب بنی اسد بدین شان فریاد خواستم وایشان را بمدد خواندم زیراکہ ایشان درینجا مرا بر دشمنان مدد کردند و بفریادرسی من دریغ نکردند. پس برین احسان جانم نیز پدر و مادرم قربان شان باد۔
اردو) بنی ہند پر میری جان اور میرے ماں باپ اُس صبح کو قربان ہون جس صبح کو مین نے انکو اپنی مدد کرنے کیلیے بنی اسد کے پانی کے کھادرین پکارا۔ کیونکہ اُن لوگون نے میری فریادرسی کی اور دشمنون پر مجھے غالب کرنیکی کوشش کی چنانچہ مین غالب بھی رہا اس احسان کے صلے مین میری جان اُنپر قربان ہو اور ماں باپ بھی فدا ہون

| | |
|---|---|
| إِذَا جَارَةٌ شُلَّتْ لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ<br>جبکہ ہنکا لیا جاوے سعد بن مالک کی پڑوسن | لَهَا إِبِلٌ شُلَّتْ لَهَا إِبِلَانِ<br>کا ایک اونٹ تو اُسکے عوض دو اونٹ ہنکا لیے جاتے ہین |

حل) الشل الطرد يقال شل الابل اذا طردها و فلان يشلهم بالسيف اي يطردهم باب نصر
قوله شلت مجهول في كلا الموضعين. واللام في لها الاولى للتمليك وفي الثانية للتعليل۔
معناه) اذا طردت ابل لجارة سعد بن مالك طردت لاجلها ابلان للطارد۔
الحاصل انهم يعاونون جارهم ويحامون عليه لشرفهم ومجدهم۔
ف) چون شترے زن ہمسایہ سعد بن مالک رانده شود بعوض آن دو شتران رانده شوند۔ خلاصہ اش اینکہ سعد بن مالک بر ہمسایہ خود چنان نیک نظر و مہربان و مددکننده است کہ اگر کسے شترے زن ہمسایہ اش بہ ظلم و غارت ببرد بلحاظ اعانتش ایشان دو شتران بعوض شترے آن زن از غارت گری گیرند۔ وحمایت آن زن کنند زیراکہ ایشان اشراف اند۔

اُردو) جب سعد بن مالک کی پڑوسن کا ایک اونٹ ھنکا لیا جاوے تو اُسکے عوض اُسکے دو اونٹ ھنکا لیے جاتے ہین۔ حاصل یہ ہے کہ یہ لوگ جار کے حق کو اپنا حق سمجھتے ہین اور اُنکی بڑی حمایت کرتے ہین۔ حمایت کی کیفیت تو یہ ہے کہ اگر کوئی اُنکے ہمسایہ کا ایک اونٹ لے بھاگے تو یہ لوگ اُسکے دو اونٹ اُڑا لیتے ہین۔ تاکہ اچھی طرح ہمسایہ کی حمایت ہو۔

| لَهَا ذِمَّةٌ عَزَّتْ بِكُلِّ مَكَانِ | اِذَا عَقَدَتْ اَفْنَاءُ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ |
| --- | --- |
| اُسکے لیے کوئی عہد تو وہ ہر جگہ عزت پاتی ہے | جبکہ عہد و پیمان کرین سعد بن مالک کے وہ لوگ جو متفرق ہین |

حل) عقدت بمعنی ضمنت باب ضرب یضرب۔ یقال عقد له الشئ ضمنه۔ عقد علی الشئ عاهده عقد الحبل نقیض حله عقد البیع احکمه۔ قوله لها ای للجارة۔ الافناء جمع فنو یقال هو من افناء الناس ای لایعلم ممن هو فالمراد بالافناء هنالک من تفرق منهم فی الاطراف والجوانب۔ عزت من العز نقیض الذل باب ضرب۔ الذمة العهد۔

معناه) اذا ضمنت افناء سعد بن مالک للجارة ذمة عاهدت لها عهدا عزت بکل مکان وصارت عزیزة عند الناس بحیث لاینظر الیها احد۔ فالحاصل انهم اشراف ذوکرم وموفی عهودهم حتی ان المتفرقین منهم اذا عاهد والجارة عهد الحمایة صارت عزیزة

ف) هر گاہے کسانیکہ از قوم سعد بن مالک بجوانب واطراف پراگندہ اند بزن ہمسایہ عہد و پیمان حمایتش کنند آن زن بهر جا عزیز القدر شود۔ خلاصہ اش اینکہ ایشان حق ہمسایہ را نوب نگاہ دارند واز جان ودل حمایتش کنند۔ اگر ادنی شخص شان بزن ہمسایہ اش عہد حمایت کند آن زن عزیز القدر شود۔ زیراکہ حمایتش بطریق اولی کردہ شود چون حال ادنی کس این ست حال عہد سرداران خارج از بیان ست۔

اُردو) جبکہ قبیلہ سعد بن مالک کے وہ لوگ جو معمولی قسم کے ہین اپنی کسی پڑوسن سے عہد حمایت کرین تو وہ پڑوسن ہر مقام پر عزت پاتی ہے۔ کسی کی مجال کیا کہ اُسپر نگاہ بد ڈالے۔ یعنی وہ لوگ ہمسایہ کی حمایت اچھی طرح کرتے اور ایفاے وعدہ پر جان دیتے ہین جب ایسے لوگونکی یہ حالت ہے تو اُنکے سرداران کے عہد و پیمان کی بابت پوچھنا کیا غرضیکہ اُنکی بزرگی مسلم ہے۔ اُنکی وجہ سے ایک معمولی عورت بھی عزیز القدر ہوجاتی ہے

| اَبٰی کُلُّ مَجْنِیٍّ عَلَیْهِ وَجَانِ | اِذَا سُئِلُوْا مَا لَیْسَ بِالْحَقِّ فِیْهِمْ |
| --- | --- |
| انکار کرتا ہے ہر مظلوم اور ظالم | جبکہ سوال کیا جاوے اُنسے اُس چیز کا جو حق نہین اُنمین |

حل) ابی بمعنی امتنع۔ مجنی علیه هو المظلوم والجانی هو الظالم۔ الجنی کرمی۔

معناه) ان کل واحد منهم سواء کان ظالما او مظلوما اذا سئل ما لیس حقا

کالذل والھوان امتنع من ذلک لانھم شرفاء اهل الکرم۔ لا ترضی طباعھم بالذل والھوان والضیم۔

ف) چون سوال کردہ شوند از آنچہ حق و درست نیست ہر یکے از ایشان چہ کوچہ مہ چہ ظالم چہ مظلوم انکار ش کند و آنرا قبول نہ کند حاصل این ست کہ ایشان بزرگ اند و طبیعت بزرگان امر ناحق را نہ پسندد۔

اردو) جب ان لوگون سے کسی امر ناحق کا سوال کیا جاوے تو انمین ہر شخص کیا ظالم اور کیا مظلوم اسکے قبول کرنے سے انکار کرتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ وہ لوگ اپنی شرافت کیوجہ سے ذلت وخواری کو اختیار نہین کرتے اور ہمیشہ امر حق کے طرفدار اور اسپر جان نثاری کرتے ہین۔

| | |
|---|---|
| وَدَارٍ حِفَاظٍ قَدْ حَلَلْتُمْ مُهَانَةً | بِهَا نِيبُكُمْ وَالضَّيْفُ غَيْرُ مُهَانِ |
| بہت سے حفاظت کو گھر بیشک اُترے تم اس حالتمین کہ ذلیل ہوئی | اُنمین تمھاری جوان اونٹنیان اور مہمان ذلیل نہ ہوا |

حل) الواو بمعنی رب۔ الحفاظ بکسر الاول محافظة الشئ یقال حفظ الشئ ای منعہ من الضیاع او التلف فالحفاظ والحافظ بمعنی۔ قولہ قد حللتم نعت دار مھانة اسم مفعول من الاھانة المھانة مرفوع فاعلہ نیبکم وبالنصب علی الحالیة۔ والمراد بالاھانة العقر والنحر۔ الضمیر فی بھا یعود الی الدار۔ النیب جمع الناب وھی الناقة المسنة العظیمة۔

معناہ) رب دار حفاظ یحافظ فیھا علی الاحساب قد حللتموھا مھینین بھا نیا قکم المسنات لکن ضیفکم غیر مھان بل نکرم معظم۔ الحاصل انکم تکرمون الاضیاف وتنحرون الابل والنوق المسنات لھم کانھم مکرمون والنوق مھانة۔

ف) بسا خانھا کہ عزت وشرف در آن محفوظ مانند شما در ان فروکش شدید۔ درین حالت کہ ناقھاے جوان شما ذلیل کردہ شوند ومھمانان معزز مانند۔ حاصل اینکہ بسا خانھا چنان ست کہ در آنجا برائے ضیافت وتعظیم مھمانان شتران را ذبح کردید وبرائے تکریم مھمان آنھا را ذلیل ساختید۔

اردو) بہت سے گھر جو عزت وحرمت کے بچانیوالے ہین جنمین تم لوگ فروکش ہوے ایسے حال ہین کہ تمھارے جوان ناقون کی ذلت ہوئی اور مہمانون کی عزت۔ حاصل یہ ہے کہ شاعر بنی سعد کو خطاب کرکے کہتا ہے کہ بہتیرے گھر ایسے ہین کہ جنمین عزت وشرافت محفوظ رہتی ہے اور تم لوگ وہان فروکش ہوے اور مہمانون کی ضیافت کیلیئے ہزارون ناقھاے جوان کو ذبح کرڈالا جس سے مہمانون کی عزت ہوئی مگر بیچارے جانورون کی جان برباد ہوئی۔

وقال آخر

| اِذَا حَدَثَانُ الدَّهْرِ نَابَتْ نَوَائِبُهٗ | جَزَى اللّٰهُ خَيْرًا غَالِبًا مِنْ عَشِيْرَةٍ |
|---|---|
| جسوقت حوادث زمانے کی مصیبتیں وقتاً فوقتاً پہونچیں | اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے آل غالب کو جو اچھی قوم سے ہیں |

حل) غالبا منصوب علی المفعولیۃ۔ العشیرۃ القبیلۃ عشائر وعشیرات جمع۔ الحدثان اول الامر وابتداؤہ حدثان الدھر بالکسر وحدثانہ بالفتح نوائبہ حوادث جمع۔ نابت بمعنی اصابت النوائب المصائب۔

معناہ) ھذا مدح لآل غالب ودعاءٌ لھم بالخیر۔ یقول کفاھم اللّٰہ بالخیر وجزاھم غنی خیرا اذا اصابت المساکین مصائبُ الدھر ونوائبہ لانھم یدفعون المصائب والشدائد عن الناس اذا نابت علیھم نوائب الدھر۔

ف) خدائے پاک آل غالب را کہ گروہ بزرگ اند خیر وبرکت رساند وقتیکہ بر دمان (یا فقراء) مصائب زمانہ نازل شود۔ حاصل این ست کہ آل غالب چون بوقت سختی وقحط بر فقراء وغربا بخشش کنند۔ لاجرم دعا میکنم کہ دران وقت از خدائے تعالیٰ خیر وبرکت بدیشان فراوان برسد تا زیادہ بخشش کنند۔

اردو) اللہ تعالیٰ آل غالب کو جو ایک معزز قوم ہے خیر وبرکت یعنی اچھی پاداش دے جبکہ حادثات زمانہ مصیبتیں لوگون کو پہونچیں کیونکہ وہ لوگ ایسے وقت میں مسکینون پر رحم کرتے ہیں لہذا خدا کیطرف سے ان کو ان احسانات کے بدلے اور بھی خیر وبرکت بکثرت پہونچے۔

| عَلَىَّ وَمَوْجٍ قَدْ عَلَتْنِىْ غَوَارِبُهٗ | فَكَمْ دَافَعُوْا مِنْ كُرْبَةٍ قَدْ تَلَاحَمَتْ |
|---|---|
| مجھپر اور بہت سی موجین جنکے بالائی حصے میرے اوپر سے بلند ہو گئے تھے | کیونکہ انھون نے بار بار دور کیا ان مصیبتون کو جو ہجوم کرتی تھین |

حل) دافعوا من المفاعلۃ۔ الکربۃ اسم لما یاخذ بالنفس من الھم والحزن۔ تلاحمت من التلاحم باب تفاعل بمعنی التقاتل یقال تلاحم القوم ای تقاتلوا۔ قولہ موج معطوف علی کربۃ امواج جمع۔ علتنی من العلو باب نصر ینصر۔ علی یعلو عال۔ الغوارب جمع غارب وھو اعلی الموج و اعلی الظھر۔

معناہ) لانھم دافعوا الکربات عنی مرارًا کثیرۃ وقد کانت ھجمت علیّ ھجومًا وخلصونی کثیرًا من المصائب کامواج البحر فی الشدۃ غلبتنی غواربہ۔ الحاصل انھم اھل الکرم ذوالعنایۃ بالناس فجزاھم اللّٰہ خیرًا۔

ف) زیرا کہ بارہا رنج والم را کہ بر من ہجوم میکرد دور کردند وبارہا مصیبت ہا را کہ در ہیبت مثل موج دریا اند و بر من بالائی آبش غالب می آمد از من دور ساختند حاصل این ست کہ ایشان نیکی خواہ من ومردم اند۔

بارہا غم والم و رنج و مصیبت را از من دور کردہ مرا بمدد خود امن دادند۔ لاجرم دعا می کنم کہ از خدائے پاک بدیشان خیر و برکت برسد۔

اردو) انھون نے بہت دفعہ ان مصیبتوں کو جو مجھ پر ہجوم کرتی تھین دور کیا اور ایسی موجین مجھ سے دور کین جنکے اوپر کے حصے سر سے بلند ہو گئے تھے۔ خلاصہ یہ ہے کہ بہت سی مصائب مجھ پر ایسی آتی تھین۔ جن سے میری جان پر آبنی تھی مگر انکی کوشش کی بدولت بارہا اُن سے نجات حاصل ہوئی۔ اب دعا یہ ہے کہ ایسے لوگون پر خدا کی رحمت اور بھی بکثرت برسے۔

| إِذَا قُلْتُ عُودُوا عَادَ كُلُّ شَمَرْدَلٍ | أَشَمَّ مِنَ الْفِتْيَانِ جَزْلِ مَوَاهِبُهْ |
| --- | --- |
| جبکہ کہا مین نے کہ لوٹو تو لوٹ گیا ہر دراز قد جوان | اونچی ناک والا اور جوانون سے کثیر العطا |

حل) قلت على الخطاب او التكلم۔ عودوا من العود باب نصر ينصر۔ الشمردل هو الطويل من الرجال۔ الاشم من الشمم وهو ارتفاع الانف وهو هنا كناية عن الكرم۔ الفتيان جمع الفتى و هو الرجل الشاب۔ المواهب جمع الموهبة بكسر الهاء والموهبة بفتحها العطية والشئ الموهوب۔

معناه) اذا قلت لهم (يا مخاطب) اوقلت لهم عودوا الى الحرب اوالى المكارم عاد اليها كل رجل منهم كريم النفس كثير العطية لما فيهم من السخاوة والشجاعة۔ فالحاصل انهم لا شبيه وكن لك الشجاعان وذوى الجرئة۔

فا) چو گفتم (یا گفتی) باز بمیدان جنگ باز روید ہر یکے از یشان کہ دراز قد عزیز القدر و کثیر العطاست بمیدان کارزار بگردد۔ حاصل این ست کہ گروہ ممدوح چنانکہ سخاوت و دست اندہیمان ماہر فن جنگ ہم۔ اگر بگویم کہ اینک بمدد من بہ میدان جنگ بروید۔ فور آ ہر یک جوان دراز قامت بر وآمادہ شود۔

اردو) جبکہ مین نے اس گروہ سے کہا کہ میدان جنگ کیطرف پھر لوٹو تو کہتے ہی انمین کا ہر جوان دراز قامت عزیز القدر کثیر العطا لوٹ پڑتا ہے یعنی شجاعت و دلیری مین انمین کا ہر شخص فرد ہے۔ لڑائی ان کے ہاتھ کا کھیل ہے اگر کسی کی مدد کو بلایا تو فوراً مستعد ہو جاتے ہین جیسے داد و دہش مین بے مثل ہین۔ ایسا ہی جنگ و لڑائی مین بھی بے نظیر ہین۔

| إِذَا أَخَذَتْ بُزْلُ الْمَخَاضِ سِلَاحَهَا | تَجَرَّدَ فِيهَا مُتْلِفُ الْمَالِ كَاسِبُهْ |
| --- | --- |
| جبکہ سنبھال لیتی ہین جوان حاملہ اونٹنیان اپنے ہتھیار کو | تو آمادہ ہو جاتا ہے انمین مال کا خرچ کرنیوالا اس کا کمانیوالا |

حل) البزل جمع البازل وهو الشاب القوى من الابل۔ المخاض بفتح الميم اسم جمع للنوق الحوامل۔ والمراد بسلاحها حسنها وامارات عتقها وكرمها۔ تجرد من التجرد يقال

بنحرہ الرجل اذا استعد وتشمر (باب تفعل) متلف علی وزن مکرم من الاتلاف (باب افعال) التلف الهلاک متلف المال الجواد السخی لانہ یتلف مالہ۔ کاسبہ الضمیر یعود الی المال والمراد بکاسب المال ھو الغازی۔

معنا کم اذا اخذت الابل الشاب القوی الحوامل سلاحها تستقر فی نحرها منهم رجل جواد متلف المال وایضاً کاسبہ لانہ غاز یکسب المال بالنهب والغارۃ۔ فالحاصل انہ اذا بلغت الابل الموصوفۃ غایۃ محاسنها التی تمنع الذابح من ذبحها استعد الممدوح بنحرها للاضیاف ولم یبالی بمحاسنها وامارات کرمها لانہ کثیر الجود مکرم الاضیاف۔

(ف) چون ناقہائے فربہ جوان حاملہ آلات وا وزار خود بدست بگیرند ممدوح کہ صرف کنندۂ مال نیز فراہم کنندہ آن ست بنحر آن ناقہا استعداد و آمادہ شود یعنی آن ناقہائے فربہ جوان حاملہ راکہ حسن فربہی واصالت نسل آنہا بمنزلۂ آلات است کہ ذبح کنندہ را ازان بازدارند و حسنش مانع ذبح باشد ممدوح بے دریغ برائے ضیافت مہمانان ذبح کند و حسن واصالت نسل آنہا را در خیال نیارد زیرا کہ او سخی وجواد ست۔ مال را بہ غارتگری فراہم کند پس در ہلاکش ہم اور اباعث دریغ کردن نے۔

(اردو) جبکہ جوان اور قوی حاملہ اونٹنیاں اپنے ہتھیار سنبھال لیتی ہیں یعنے اپنی فربہی اور اصالت نسل کو ظاہر کرکے ذبح کرنیوالوں کی آنکھوں میں اپنے کو خوبصورت دکھلا کے اپنے ذبح کو روک دیتی ہیں ذابح کو ہمت نہیں ہوتی ہے کہ ایسی ناقوں پر چھری چلائے تو انکے معاملے میں ایک سخی مال کا لٹانے والا اور کثرت غارتگری سے اسی مال کا پیدا کرنے والا مستعد اور آمادہ ہوجاتا ہے اور ان خوبصورت اونٹنیوں کے حسن کیطرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا ہے بیدریغ انکو ذبح کرکے مہمانوں کی ضیافت کرتا ہے اور کچھ تو بے ذبح کیے یوں ہی بخشدیتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ ممدوح بڑا سخی ہے ایسے ناقوں کو بھی بیدریغ لٹا دیتا ہے۔

## وقال اٰخر

قال التبریزی هذہ الابیات لحاتم الطائی یخاطب امرأتہ ماویۃ بنت عبد اللّٰہ

| | |
|---|---|
| اَیَا ابْنَۃَ عَبْدِ اللّٰہِ وَابْنَۃَ مَالِکٍ | وَیَا ابْنَۃَ ذِی الْبُرْدَیْنِ وَالْفَرَسِ الْوَرْدِ |
| اے بیٹی عبد اللہ کی اور اے بیٹی مالک کی | اور اے بیٹی دو چادر والے کی اور سرنگ گھوڑے والے کی |

حل المراد بذی البردین عامر بن احمر بن بهدلۃ وکان من حدیث البردین حین لقب بہ ان الوفود اجتمعت عند المنذر بن ماء السماء وهو المنذر بن امرئ القیس و اخرج المنذر بردین یوماً یبلو الوفود وقال لیقم اعز العرب قبیلۃ فلیاخذهما فقام

عامر بن احمر فاخذ هما وائتزر باحدهما وارتدی بالآخر فقال له المنذر انت اعز العرب قبیلۃ۔ الورد من الخیل بین الکمیت والاشقر۔ ایا ویا حرف النداء واحد۔ الابنۃ والبنت واحد
معناہ) یقول مخاطبا زوجتہ یا ابنۃ عبد اللہ وابنۃ مالک ویا ابنۃ عامر بن احمر الذی هو ذو البردین والفرس الورد۔
ف) اے دختر عبد اللہ و مالک واے دختر عامر بن احمر کہ مالک دو چادر و اسپان ابلق ست۔
اردو) اے عبد اللہ کی بیٹی اور اے مالک کی بیٹی اور اے دو چادر والے اور سرنگ گھوڑے کے مالک یعنے عامر بن احمر کی بیٹی۔ یہان صرف ایک شخص کو خطاب کرتا ہے۔ آیندہ شعر مین مطلب صاف ہوگا۔

| اِذَا مَا صَنَعْتِ الزَّادَ فَالْتَمِسِیْ لَہٗ | اَکِیْلًا فَاِنِّیْ لَسْتُ اٰکِلُہٗ وَحْدِیْ |
|---|---|
| جب تو توشہ طیار کرے ڈھونڈ اُسکے لیے | کسی کھانیوالے کو کیونکہ مین اکیلا کھانیوالا نہین ہون |

حل) صنعت الزاد بمعنی طبخت الطعام۔ الاکیل من الاکل۔ الالتماس الطلب قولہ لہ الضمیر یعود الی الزاد ما فی اذا ما زائدۃ۔
معناہ) ان حاتم الطائی یقول لزوجتہ اذا طبخت الطعام وفرغت من اتخاذہ فاطلبی لہ اکیلا یواکل معی فانی لا اکلہ وحدی الحاصل انہ سخی کثیر الضیافۃ ومحب الاضیاف لا یاکل الطعام وحدہ فیقول لزوجتہ اذا طبخت الطعام فاطلبی لہ ضیفا یواکلنی فانی لم اعود نفسی الاکل وحدی۔
ف) چون از طیاری توشہ یعنی طعام فارغ شوی پس برلے او شخصے بار بار خورندہ بجو زیراکہ من تنہا نہ خورم۔ حاصل این ست کہ من مہمان دوستم عادت تنہا خوردن ندارم لاجرم مہمان را بجو کہ بامن بخورد۔
اردو) جب تو کھانا طیار کرے تو اُسکے لیے میرے ہمراہ کسی کھانیوالے کو تلاش کرلے اسلیے کہ مین اُسکو تنہا کھانیوالا نہین ہون یعنے مینے تو عادت کرڈالی ہے مہمان کے سوا اکیلا نہ کھاؤن اب جب کھانا طیار ہوجاے۔ تو تو کسی شخص کو تلاش کرلے جو میرے ساتھ بیٹھکر کھاوے۔

| اَخَا طَارِقًا اَوْ جَارَ بَیْتٍ فَاِنَّنِیْ | اَخَافُ مَذَمَّاتِ الْاَحَادِیْثِ مِنْ بَعْدِیْ |
|---|---|
| کسی بھائی رات کو آنیوالے یا کسی پڑوسی کو کیونکہ مین | ڈرتا ہون بُری گفتگو سے اپنے بعد |

حل) قولہ اخا طارقا بدل من الاکیل۔ الطارق الاتی لیلا۔ المذمات من الذم وهو اللوم۔ ای نقیض المدح۔ الاحادیث جمع الحدیث۔
معناہ) اطلبی للطعام اکیلا اخا طارقا او جار بیت یواکلنی فانی اخاف ان یذمنی

الناس بعد حیاتی ویصفونی بالبخل اذا اتخذ ثوانی شان الجواد والاسخیاء۔ الحاصل انی احب المدح فی حیاتی وبعدھا واخاف الذم فی کل وقت فلابد لك ان تطلبی الضیف لیوا کلنی۔ لئلا ینمی الناس بعد مامت۔

**ف**) بجو برادر شب آینده یا کسے را از ہمسایہ تا با من بخورد زیرا کہ از پس مرگ من آن نگوہش را بترسم کہ مردمان بوقت گفتگو در باب جود و کرم بمن منسوب کنند حاصل آن ست کہ من ذکر جمیل ونیکنامی را میخواہم چنان مبادکہ بعد مرگ بدنامی دامنگیر من گردد لاجرم چون طعام بپردکسے را خواہ مہمان شب وارد باشد خواہ از ہمسایہ برائے آنکہ با من بخورد بجو ازان نام نیک باقی خواھد ماند۔

**اُردو**) کوئی بھائی رات کو آنیوالا ہو یا میرے ہمسایہ کا کوئی ہو۔ کیونکہ مین اپنے مرنے کے بعد بدنامی سے ڈرتا ہون یعنی مہمان کو اپنے ساتھ کھانے کیلیے اسواسطے چاہتا ہون تاکہ مرنیکے بعد لوگ مجھکو اچھا کہین ورنہ خوف ہے کہ جب کبھی لوگون مین جود وکرم کا چرچا ہوگا تو میرے متعلق اُنکی زبان سے بُری بات نکلے گی یعنی مجھے بخیل کہینگے لہذا ہمپر واجب ہے کہ کسی ایک کو بھی خواہ دور دراز کا مہمان ہو یا گھر کے قریب کا کوئی پڑوسی کھانا پکنے کے بعد تلاش کرے۔

| وَمَا فِیَّ اِلَّا تِلْكَ مِنْ شِیْمَۃِ الْعَبْدِ | وَاِنِّی لَعَبْدُ الضَّیْفِ مَادَامَ ثَاوِیاً |
|---|---|
| اور مجھ مین اسی ایک عادت کے سوا غلامی کی کوئی عادت نہیں ہے | اور بیشک مین مہمان کا غلام ہون جب تک وہ مقیم رہے |

**حل**) ثاویا بمعنی مقیما۔ الشیمۃ الخصلۃ۔ الشیم جمعہ۔

**معناہ**) یقول انی اخدم الضیف مادام مقیما فی بیتی کانی عبد الضیف وما فیّ شیمۃ من شیم العبد الا شیمۃ واحدۃ وھی اکرام الضیف وخدمتہ۔

**ف**) ہر آئینہ من غلام مہمانم تا وقتیکہ بخانہ ام اقامت کند ونیست در من مگر آن یک خصلت غلام۔ حاصل این ست کہ من شریف وگرامی تبارم مرا با غلامان نسبتے نیست بجز آنکہ در خدمت مہمان چو غلامش ہستم۔ پس خدمت واکرام مہمانان وغلام شدن آنہا بمن موجود ست وازان عار ندارم۔ بلکہ مایۂ ناز شمارم۔

**اُردو**) جب تک مہمان میرے پاس قیام کرے بے شک مین اُسکا غلام ہون۔ مجھ مین اس ایک خصلت کے سوا غلام کی دوسری کوئی خصلت نہین ہے یعنی مین تو شریف خاندان کا ہون غلامی سے مجھکو کچھ بھی واسطہ نہین۔ مگر مہمان کیخدمت کرنے مین غلام کی مانند ہون صرف یہی ایک خصلت مجھ مین غلام کی ہے۔

## وقال اٰخر

| صَبُوْحٌ وَاِنْ اَمْسٰی فَفَضْلُ غَبُوْقٍ | لَیْسَ فَتَی الْفِتْیَانِ مَنْ جُلُّ ھَمِّہٖ |
|---|---|
| صبح کی شراب واگر شام کرے تو شام کی بچی ہوئی شراب کی ہو | جوانمرد نہین ہے وہ شخص جسکی بڑی فکر |

(حل) الجل بضم الاول جل الشئ اکثرہ - الهم والغم واحد - الصبوح بفتح الاول شراب الصبح والغبوق بضم الاول شراب المساء - الفضل البقية - فضل الشئ بقيته

معناہ) ليس فتى الفتيان اى الفتى الكامل فى الفتوة من كان اكثر همه واكبر مقاصده ان يشرب شراب الصبح وبقية شراب المساء - الحاصل ان من كان اكثر همه الشرب صباحاً ومساءً فهو ليس فتى فى الحقيقة -

ف) نيست آنکس جوانمرد از جوانمردان کہ بوقت صبح فکر شراب صبح کند و بوقت شام غم آشامیدن شراب باقی ماندہ شام بخورد حاصل این ست ہر کہ صبح و شام صرف در فکر خوردونوش مصروف ماند او فی الحقیقت جوانمرد و سخی نیست

(معناہ) جوانمرد وہ نہین ہے جسکو سب سے بڑی فکر شراب صبح کی اور اگر شام کرے تو بقیہ شراب شام کی ہو خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص صبح و شام فقط خوردونوش کی فکر مین رہتا ہو بھلا وہ سخی اور جوانمرد کیسے ہو سکتا ہے

| وَلٰكِنَّ فَتَى الْفِتْيَانِ مَنْ رَاحَ اَوْ غَدَا | لِضُرِّ عَدُوٍّ اَوْ لِنَفْعِ صَدِيْقٍ |
|---|---|

(اسکا ترجمہ آسان ہی ذیل مین دیکھو)

حل) قوله من راح او غدا - الترديد على منع الخلو اى من راح لاحدهما او غدا لاحدهما اما من وجد فيه الاجتماع فنور على نور - اللام فى لضر ولنفع متعلق براح وغدا -

معناہ) لكن فتى الفتيان فى الحقيقة من يذل اعداءه ويعز وينفع اصدقاءه صباحاً ومساءً اى فى جميع اوقاته - لان خير الناس من ينفع الناس -

ف) لیکن جوانمرد آنست کہ برائے ضرر دشمنان وسود دوستان صبح و شام یعنی پیوستہ بزیان کاری دشمنان وسود رسانی دوستان مصروف ماند -

اردو) مگر جوانمرد تو وہ شخص ہے کہ صبح و شام دشمنون کے نقصان اور دوستون کے نفع کے خیال مین رہے -

**وقال خراز بن عمرو بن بنی عبد مناف جاهلی**

| لَنَا اِبِلٌ لَمْ تُهِنْ رَبَّهَا | كَرَامَتُهَا وَالْفَتٰى ذَاهِبٌ |
|---|---|
| ہمارے شتر ایسے ہین کہ انکے مالک کو رسوا نہین کرتی ہے | انکی عمدگی اور جوان تو گذرنے والا ہے |

حل) لم تهن اى لم تذل - ربها صاحبها ومالكها - الفتى ذاهب الالف واللام فى الفتى للعهد اى انا ذاهب يوماً من الايام اى اموت - كرامتها مرفوع فاعل لم تهن -

معناہ) يقول لنا ابل كرام عظام اما كرامتها لم تهن مالكها ولا تمنعه عن الذبح والنحر فيهان عند الاضياف بل نحن ننحر الابل الكرام مع عظامتها وكرامتها ولا نبالى بها اكراما

للاضياف لانا نموت بعد حين فلمِ ابالي وامتنع من نحرها ونهان عند الاضياف۔ فالحاصل انا سخی نحر وننفق الابل العظام الکرام۔

ف) مرا شتران اند کہ کرامت وعمدگی آنہا مالک را ذلیل نہ کند وحال این ست کہ جوان رونده است حاصل اینکہ ما بسبب سخاوت ومہمان نوازی خود شتران فربہ وبیش بہا را ذبح کرده مہمان نوازی میکنیم۔ کرامت شتران را نظرانداز کنیم زیراکہ بعد چندین موت بیاید وفا بسازد چون زندگی جاوید نے۔ پس برائے حصول نیکنامی پس مرگ چنین نا قہا را ذبح میکنیم وخاطر ومدارات مہمان کنیم۔

اُرد و) ہمارے ملک مین ایسے شتر ہین جنکی عمدگی اُنکے مالکون کو رسوا وذلیل نہین کرتی ہے اور جوان تو گذر جانیوالا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ آج کے بعد کل جبکہ مرنا ہی ہوگا اُسوقت نہ یہ شتر ساتھ جائینگے اور نہ مال و دولت ہمراہ ہوگی۔ مرنیکے بعد ذکر جمیل کا چرچا رہیگا اس خیال سے بہت عمدہ عمدہ شتر کو ذبح کرکے مہمان کی ضیافت کرتے ہین۔ شتر کی عمدگی پر نظر ڈالکر ہاتھ روک دین اور مہمانون کے سامنے شرمندگی اُٹھائین۔ ہر گز یہ بات ہمکو گوارا نہین ہے۔

| وَيُدْرِكُ فِيهَا الْمُنَى الرَّاغِبُ | | هِجَانٌ يُكَافَأُ مِنْهَا الصَّدِيقُ |
|---|---|---|
| اور پہونچتا ہے اپنی تمناکو انمین خواہش کرنیوالا | | سفید رنگ کے ہین بدلہ دیا جاتا ہے اُنسے دوست |

حل) قولہ ھجان نعت ابل فی البیت السابق قبلہ۔ فقولہ والفتی ذاھب فی البیت قبلہ معترض بین الموصوف والصفۃ۔ الھجان بالکسر۔ الابل البیض۔ قولہ فیھا متعلق بالراغب۔ یکافاء من المکافاۃ باب مفاعلۃ وھو المجازاۃ۔ المنی جمع المنیۃ البغیۃ۔ الراغب من الرغبۃ رغب فیہ احبہ وارادہ رغب عنہ اعرض عنہ رغب بہ فضلہ علی غیرہ۔ والمراد بالراغب ھناك طالب المعروف یدرك من الادراك باب افعال۔ یقال ادرك الشئ لحقہ۔ ادرك الولد بلغ ادرك المسألۃ علمھا۔

معناہ) لنا ابل بیض یجازی منھا الصدیق علی احسانہ۔ ویلحق الراغب الطالب لمعروف فیھا مناہ۔ الحاصل ان لنا ابلا بیضا تعطی الی الطالبین للمعروف وتجازی منھا الصدیق علی احسانہ۔ ونحن اسخیاء جواد۔

ف) مارا شتران سفید فام اند کہ بپاداش احسان دوست داده شوند وہر طلب کنندہ نیکوئی بآرزوہا ے خود دران کامیاب شود۔ یعنی ما آن شتران بپاداش احسانات دوستان بدہیم وہرکہ مران شتران سوال کند کامیاب گردد محروم نگردانیم یعنی ما سخی وجوادیم۔

اُردو) ہمارے ملک مین سفید شتر ہین کہ دوست کو اُنسے اُن کے احسان کا بدلہ دیا جاتا ہے اور جو شخص انکی

خواہش کرکے سوال کرتا ہے تو وہ اپنی تمناؤں مین کامیاب ہوتا ہے یعنی اگر کسی نے اُس کا سوال کیا تو ہم اُسے محروم نہین پھیرتے بلکہ جو کچھ مانگتا ہے دیدیتے ہین یعنی ہم بڑے داتا اور سخی ہن۔

| وَنَطْعَنُ عَنْهَا نُحُوْرَ الْعِدٰى | وَيَشْرَبُ مِنَّا بِهَا الشَّارِبُ |
|---|---|
| اور اسی سے دشمنونکی گردن زخمی کرتے ہین نیزون سے | اور شراب پیتا ہے ہم مین کا شراب نوش اس سے |

(حل) النحور جمع النحر علی الصدر۔ العدی بالکسر والاعداء جمع عدو۔ اما عدی الطعن بعن لتضمنہ معنی الدفع۔ ویشرب بہا ای باثمانہا۔ الشارب ای شارب الخمر۔

(معناہ) یقول نحن ندفع عنہا نحور الاعداء بالطعان ومن یشرب منا الخمر یشرب باثمانہا۔ ای نعطیہا ایاہا ونہو یبیعہا ویشرب بالاثمان الخمر فانما اصل انا جواد وشجاع۔

(ف) ما بر سوار شدہ بنیزہ بازی دشمنان را مغلوب ساختہ گردنہائے شان بزنیم۔ ہر کہ از ما می نوش ست از قیمت آن شترے می نوشد حاصل این ست کہ ما چنانکہ سخاوت کنندہ ایم ہمچنان جنگجو و پیکار ازما ہستیم بران شتر سوار شدہ گردنہائے دشمنان را از تن بنیزہا جدا نمائیم و از سخاوت خود ہمی نوشان آنرا بہ بخشیم پس او از قیمتش مے می نوشد۔

(اُردو) ہم اُن شترون پر سوار ہوکر لڑتے اور دشمنون کی گردنین نیزون سے زخمی کرتے ہین یعنی ہم بڑے لڑاکو ہین۔ ہم مین کا شراب نوش انہین شترون کی قیمت سے مے نوشی کرتا ہے یعنی ہم اسکو اونٹ بخشش دیتے ہین اور وہ اسکی قیمت سے مے نوشی کرتا ہے۔

| وَنُؤْلِفُهَا فِي السِّنِيْنَ الْاُكُوْلَ | اِذَا لَمْ يَجِدْ مَكْسَبًا كَاسِبُ |
|---|---|
| ہم دوست بنادیتے ہین انکو قحط سالی ہین یتیمون کیواسطے | جبکہ کمانے والا کمائی نہ پاے |

حل) نولفہا من الایلاف یقال الفہ ایاہ اذا جعلہ الیفا لہ والالیف ہو المحب والحبیب۔ السنین جمع السنۃ بمعنی العام ای عام القحط الاکول جمع کل بمعنی الیتیم والثقیل العاجز۔ الاکول منصوب مفعول ثان لنولف والضمیر مفعولہ الاول۔

(معناہ) یقول اذا اجدب القحط بحیث لا یجد کاسب مکسبا نجعل تلک الابل الیفا للیتامی والمساکین والغرباء وحبیبۃ لہم۔ ای نعطیہا لہم عام القحط لیتمتعوا بہا تمتعا تاما من البانہا ولحومہا ومن قیمتہا۔

ف) ما آن شتران را بہ قحط سالی کہ کسے بہ کسب معاش خود راہ نیابد روزیہا بر مردم تنگ بگردد مساکین و یتامی و غرباء دوست بگردانیم یعنی بوقت چنین آن شتران را بہ غربا بہ بخشیم تا ازان برخوردار شوند۔ گویا آن شتران

دوست ایشان شوند کہ ازان مدد برسد

اُردو) اور ہم انکو ایام قحط مین مسکینون یتیمون ناداروں کیلیے دوست بنا دیتے ہین ایسے وقت مین جبکہ کوئی کمانیوالا کمائی نہ پاوے یعنی ایسے قحط کے وقت مین کہ کسی کو کچھ کھانا نہین ہوتا ہے ان شترون کو غریبون پر تقسیم کر دیتا ہون اور ان کو انسے ایسی مدد ملتی ہے جیسی کسی دوست سے ملے یہ لوگ اُن کے گوشت کھاتے اور دُودھ پیتے ہین۔

| وَلَمْ تَكُ يَوْماً إِذَا رُوِّحَتْ | عَلَى الْحَيِّ يُلْفَى لَهَا جَادِبُ |
| --- | --- |
| اور ایسا نہوا کسی روز کہ وہ شام کو لائے گئے | قبیلے مین جو پایا گیا کوئی عیب گیران کا |

حل) روح الابل علیہ اذا ردھا علیہ رواحاً ای مساءً۔ الحی القوم احیاء جمع۔ یلفی مجہول من الفی اذا وجد۔ الجادب العائب قولہ لم تک یوماً الخ یوماً منصوب علی الظرفیۃ۔ الاسم مستتر فی الفعل۔ یلفی لہا جادب خبر لم تک۔

معناہ) یصف الابل فیقول ان ابلنا کرام لا عیب فیہا حتی انہ لم تکن یوماً من الایام اذا ردت علی الحی یوجد لہا عائب لانہا کرام عتاق ذوات خلق معجب۔

ف) روزے چنان نہ شد کہ بوقت شام آن شتران از چراگاہ بقبیلہ باز آوردہ شدند و دران عیب گیرے یافتہ شد زیراکہ آن شتران خوب عمدہ و بہتر اند دران کدامی عیبے از عیوب نیست کہ کسے عیب گیری کند۔

اُردو) کسی روز ایسا نہوا کہ شام کو وہ شتر قوم مین لائے گئے اور انکا کوئی عیب گیر پایا جاوے۔ وہ تو اسقدر عمدہ اور نیک خو ہین کہ اُنمین کسی قسم کا بھی عیب موجود نہین پھر انکا عیب گیر کہان سے ہوگا۔ عیب ہو جب تو عیب گیر عیب نکالے۔

| حَبَانَا بِهَا جَدُّنَا وَالْإِلَهُ | وَضَرْبٌ لَنَا جَذِمٌ صَائِبُ |
| --- | --- |
| انکو بخشا ہمارے داداؤن نے اور خداوند تعالی نے ہمین | اور ہماری شمشیر زنی نے جو کاٹنے والی اور درست ہے |

حل) حبانا اعطانا یقال حباہ ای اعطاہ بلاجزاء فان الحباء العطاء بلاجزاء۔ الجد البخت او الاب۔ قولہ ضرب لنا ای ضرب السیوف جذم نعت ضرب الجذم ککتف القاطع الصائب ضد المخطی

معناہ) اعطانا تلک الابل الہنا وبختنا او جدنا۔ وضربنا القاطع الصائب ای حصلنا تلک الابل بعضہا باسیفنا وبعضہا ورثناہا من جدنا وبعضہا حبانا ایاہا الہنا

(ف) بہ بخشید آن شتران را خدائے بزرگ وجد بزرگوار ما و شمشیر زنی ما کہ برندہ راست است یعنے آن شتران بعضے از آنہا بوراثت یافتیم وبعضے را از شمشیر زنی حاصل کردیم یا بالجملہ ہمہ را خدائے عزوجل بما بہ بخشید۔

اردو) ان شترون کو ہمارے بخت بلند یا ہمارے واداؤن نے اور خداوند کریم نے اور ہمارے شمشیر زنی نے جو کہ لڑائی مین ایک طرف سے کاٹنے والی اور صائب و درست ہے ہمین بخشا ہے یعنی کچھ تو شمشیر زنی سے لوٹ لایا ہون اور باقی کسیقدر وراثت مین ملے اور بالجملہ خدائے پاک نے ہمین عطا فرمائے ہین

## وقال منصور بن مسجاح

| وَمُخْتَبِطٍ قَدْ جَاءَ أَوْ ذِي قَرَابَةٍ | فَمَا اعْتَذَرَتْ إِبِلِي عَلَيْهِ وَلَا نَفْسِي |
|---|---|
| بہت سے انجان سائل آئے یا رشتہ دار | سو عذر نہ کیا اُن سے میرے اونٹ اور نہ میری طبیعت نے |

حل) الواو بمعنی رب ـ المختبط فی الاصل من ینفض الاوراق من الشجر ثم نقل الی السائل الطالب للمعروف من غیر تقدم معرفة ـ ویقال ایضا للسائل من غیر قرابة ـ اعتذرت بمعنی تعذرت یقال اعتذر عنه ای تاخر عنه ـ قوله علیه الضمیر یرجع الی المختبط وذی قرابة قوله فما اعتذرت نسبة الاعتذار الی الابل ادعاء ـ

معناه) رب طالب للمعروف من غیر قرابتی قد جاء عندنا مؤملا عطایانا فاعطیته وما اعتذرت علیه نفسی ولا ابلی ـ فالحاصل انی اعطی المال للسائل سواء کان اجنبیا او غیر اجنبی وما تأخر عنه ـ

ف) بسا سائل اجنبی بیگانه و ازیگانه ام آمد نزد من بامید عطاے پس تاخیر و درنگ نکرد طبیعت من و نه شتر من در اداے عطا خلاصه این ست که سوال کنندگان چه بیگانه وچه یگانه بنزد من بامید بخشش می آیند پس بیدریغ او را از بخشش مالامال کنم ـ و و ران درنگ نه کنم ـ

اردو) اور بہت سے سائل اجنبی یا رشتہ دار میرے پاس بامید بخشش آتے ہین ـ اسوقت میرے شتر یا میری طبیعت اُنسے عذر نہین کرتی ہے ـ حاصل اسکا یہ ہے کہ میرے پاس جب کوئی شخص اُمید کرکے آتا ہے تو اسکو خواہ اجنبی اور انجان ہو یا رشتہ دار بیدریغ بخشش کرتا ہون میری طبیعت اسکے نہ دینے کے بہانے پیش نہین کرتی ہے ـ اور نہ مین اُسکے سوال کو پورا کرنے مین دیر لگاتا ہون ـ

| حَبَسْنَا وَلَمْ نَسْرَحْ لِكَيْ لَا يَلُومَنَا | عَلَى حُكْمِهِ صَبْرًا مُعَوَّدَةُ الْحَبْسِ |
|---|---|
| ہم نے روک رکھا اور چراگاہ مین نچھوڑا | اسکے حکم پر اس حال مین کہ وہ محبوس ہین اور بندھے رہنے کے معتاد تاکہ ہمکو مہمان ملامت نکرے |

حل) حبسنا الخ بیان لقوله فما اعتذرت فی البیت السابق قبله ـ نسرح من السرح یقال سرح الابل اذا اسامها الی المرعی ـ قوله لا یلومنا فاعله محذوف ای السائل ـ علی حکمه اما متعلق بحبسنا او بصبرا ـ معودة الحبس نعت لمحذوف ای حبسنا ابلا کانت معودة

الحبس فی الفناء قوله صبرا مصدر من غیر لفظه او حال من ضمیر المتکلم ای صابرین علی ماتحمله للعفاة۔

معناہ) حبسنا علی حکمہ ابلاً کانت معتادۃ بالحبس فی الفناء صبرا او صابرین علی ما نتحمله للعفاة۔ اوحبسناها صبرا علی حکمه او صابرین علیه ولم نرسلها الی المرعیٰ کیلا یلومنا الضیف او السائل القریب او الاجنبی علی ترک قراہ او علی تاخرہ۔ فالحاصل انی کریم جواد سخی لا اتاخر عن الاعطاء

ف) ما از پئے خاطر داری مہمان آن شتران را کہ بگرد خانہ محبوس ماندن عادت آنہاست بحالت قید بے آنکہ بچراگاہ بگذاریم محبوس داشتیم تا مہمان بوجہ تاخیر فی الضیافہ نکوہش نکند۔ حاصل اینکہ مارا پاس مہمان از حد است۔

اردو) ہم نے اسکے حکم پر ان شترون کو جنکو گھرون کے آس پاس بندھے رہنے کی عادت ہے روک رکھا اس حالت مین کہ وہ محبوس ہین اور چراگاہ مین چھوڑ ندیا۔ تاکہ وہ مہمان قریب رشتہ دار۔ یا اجنبی ضیافت کی تاخیر کے سبب ہمکو ملامت کرے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ہم ملامت سے بہت پرہیز کرتے ہین عزت کا ہمین بہت زیادہ پاس ہے۔ مہمان کی ضیافت مین دیر نہ ہونے کے خیال سے ہم اپنے شتر کو بندھا ہی رہنے دیتے ہین۔

| یُخَیَّرُ مِنْهَا فِی الْبَوَازِلِ وَالسُّدْسِ | فَطَافَ کَمَا طَافَ الْمُصَدِّقُ وَسْطَهَا |
|---|---|
| اسکو اختیار دیا جاتا ہے انمین کے شتر نو سالہ و ہشت سالہ مین | سو وہ پھرا انکے بیچ جیسا صدقہ لینے والا پھرتا ہے |

حل) المصدق هو من یاخذ الصدقات من جانب السلطان۔ قوله وسطها ظرف طاف الاول والضمیر فی وسطها یعود الی الابل۔ البوازل جمع بازل وهو ابن تسع سنین۔ والسدس بضم الاول جمع سدیس وهو ابن ثمان سنین۔ انما خص البوازل والسدس لانفستها النفس الانسان عندهم فمتی وقع التخییر فیها فما دونها اهون۔

معناہ) انا نحکم الاجنبی او القریب فی ابلنا ونخیرله فیها کما نحکم المصدق ای اخذ الصدقات من جانب السلطان۔ فاذا کان کذلک فاذا حکمنا الاجنبی او القریب فیها فطاف وسطها کما یطوف المصدق۔ وخیرناله ان یاخذ ابن تسع سنین او ابن ثمان سنین للذبح او للرکوب الحاصل انا نعطی السائل علی اختیارہ۔

ف) پس طواف کرد درمیان شتر چنانکہ مصدق کہ از جانب سلطان صدقہ گیر شتران باشد میان آن طواف کند وآنرا خیار دادہ شود کہ از شتر ہشت سالہ و نہ سالہ ہرچہ خواہد پسند کند۔ حاصل اینکہ سوال کنندگان را حسب پسند شان شتر میدہیم ایشانرا اختیار باشد کہ در گلہ شتر رفتہ ہرچہ پسند شود بگیرند۔

اردو) سو وہ مہمان ان شترون مین ایسا ہی پھرا جیسا شترون کا صدقہ لینے والا بادشاہ کیطرف سے مقرر ہوتا ہے

انہیں پھرتا ہے اسکو اختیار دیا جاتا ہے کہ اپنے پسند کی بنا پر شتران نہ سالہ وہشت سالہ میں جسکو چاہے لیجاے۔ حاصل اسکا یہ ہے کہ ہم مہمان کی صدقہ لینے والے کے برابر عزت کرتے ہیں اور اسکو اختیار دیدیتے ہیں کہ اچھے اچھے شترمیں سے جسکو چاہے لے حالانکہ درحقیقت مہمان کی عزت نہ کرنے سے اس بات کا تو خوف نہیں ہے کہ اس سے بادشاہ کی تذلیل ہوگی جیسے صدقہ گیری بابت ترک تعظیم سے اسکا ڈر ہے پھر بھی صرف اس غرض سے کہ ہم مہمان دوست ہیں مہمانونکی عزت ہماری عزت ہے اسکو اپنے پسند سے شترون کو چن چن کر لینے کا اختیار دیتے ہیں۔

## وقال عامر بن حوط من بنی عامر

| | |
|---|---|
| وَلَقَدْ عَلِمْتُ لَتَأْتِيَنَّ عَشِيَّةٌ | مَا بَعْدَهَا خَوْفٌ عَلَيَّ وَلَا عَدَمْ |
| خدا کی قسم میں نے جان لیا کہ بے شک ایک ایسی شام آنیوالی ہے | جس کے بعد مجھپر کوئی خوف نہیں ہے اور نہ ناداری |

**حل)** الواو للقسم ولذلك اجابه بلتاتين۔ العشية آخر النهار المراد بها هنا الموت۔ لعدم الفقر وفقدان المال۔

**معناه)** يقول لقد علمت انه لتاتين على عشية وهي عشية الموت لا يكون بعدها خوف علي ولا فقر۔ اي اني اموت يوما فلا يكون بعد ذلك اليوم خوف علي وفقر وافلاس۔

**ف)** بخدا دانستم کہ ہر آئینہ خواہد آمد برمن شبانگاہے کہ نباشد پس ازان برمن خوف چیزے ونہ فقر وناداری۔ حاصل اینکہ ہرگاہ بمیرم از فقر وتوانگری۔ خوف وامید مرا تعلقے نخواہد ماند۔

**اردو)** اور بخدا میں نے جان لیا کہ مجھپر ایک ایسی شام آویگی جسکے بعد مجھپر نہ کچھ خوف آویگا اور نہ فقیری یعنی مجھے اس بات کا یقین ہے کہ ایک شام موت مجھپر آنے والی ہے اور اسکے آتے ہی مجھے خوف امید توانگری وفقیری۔ غرضیکہ ہر قسم کے بکھیڑے چھوٹ جاینگے۔

| | |
|---|---|
| وَأَزُوْرُ بَيْتَ الْحَقِّ زَوْرَةَ مَاكِثٍ | فَعَلَامَ أَحْفِلُ مَا تَقَوَّضَ وَانْهَدَمْ |
| اور میں جاؤنگا سچے گھر میں مثل جانے ہمیشہ رہنے والے کے | پھر کیوں پروا کرون اسکی جو منہدم ہوگیا |

**حل)** ازور من الزيارة باب نصر ينصر۔ المراد ببيت الحق القبر۔ وفيه اضافة الموصوف الى الصفة فان الاصل ازور البيت الحق۔ زورة ماكث منصوب على المفعولية مطلقا للتشبيه الماكث من المكث القيام۔ احفل اي ابالي۔ تقوض من التقوض الانهدام۔

**معناه)** واني علمت ان ازور البيت الحق وهو القبر مثل زيارة المقيم فاذا كان الامر كذا فعلى اي شئ ابالي مما انهدم من بيوت الدنيا۔ الحاصل لما كان القبر هو مقامي الدائم فعلينا ان لا نبالي بيوت الدنيا ولا نعتني بها اعتناء من لا يموت الله يرحمه۔

ف) و دانستم کہ من زیارت خانہ حق یعنی قبر بکنم شل زیارت اقامت گزین پس چرا پروائے شکستن خانہائے دنیا کنم یعنی چو جائے دائمی من گورست پس مرا از خانہائے دنیا چہ حاجت و بفکر آن چہ نفع ست۔ شعر درین نہ روزہ اقامت مناز چو ولیکن بتدبیر رفتن بساز ٭

اردو) اور مین جاؤنگا بیچ گھر یعنی قبر مین شل جانے قیام کرنے والے کے۔ پھر کسلیے مین دنیا کے ان گھرون کی پروا کرون جو شکستہ ہوگئے ہین یعنے جب مجھکو برابر کیلیے قبر مین رہنا ہوگا وہین میرا دائمی قیام ہے تو پھر دنیا دنیا کرکے کار خیر کے پاس بھی نہ جانا کیسی غفلت ہے۔ مجھے دنیا کے گھرون کی فکر نہ کرکے قبر کی فکر کرنی چاہیے اور سخاوت وغیرہ جس سے قبر کی رونق ہوتی ہے کرنی چاہیے۔

| وَلَاتُرْكُنَّ لِلسَّامِلِيْنَ حِيَاضَهُمْ | وَلَاحْبِسَنَّ عَلٰى مَكَارِمَ النَّعَمْ |
|---|---|
| بخدا چھوڑ دونگا حوض کے صاف کرنیوالون کیلیے ان کے حوض کو | اور بند رکھونگا اپنی سخاوت پر چوپاؤن کو |

حل) ولا ترکن بنون الخفیفۃ۔ السمل نقی الحوض من الحمأۃ۔ الحیاض جمع حوض۔

معناہ) واللہ لا ترکن للسامیین المصلحین حیاضہم لیفعلوا ما یشاؤن ولاحبسن النعم علی مکارمی لئلا یلومنی الاضیاف والطالبون للمعروف علی تاخر القری والعطاء۔ الحاصل انہ اذا کان القبر مقامی فاسخی واعطی۔

ف) بخدا بگذارم چشمہ ہا را بہ صاف کنندگانش کہ ہرچہ خواہند بکنند و ہر آئینہ محبوس و مقید دارم جانوران خود را بہ سبب سخاوت بخانہا۔ خلاصہ این ست کہ چو بعد مرگ بقبر اقامت کردن ست پس برائے نفع رسانی بمردم چشمہ ہا را بصاف کنندگانش بگذارم و نیز شتران و دیگر جانوران را بدین سبب بخانہا بستہ دارم تا در رد اکردن سوال سائل و ضیافت مہمان درنگ نشود چہ از درنگی ایشان مرا ملامت خواہند کرد۔ من بشنوفتم ملامت را نہ پسندم ستایش مرغوب خاطر ست۔

اردو) بخدا مین حوض صاف کرنے والون کو انکے حوض چھوڑ دونگا وہ اپنے اختیار سے جو چاہین سو کرین اور اپنے چوپاؤن کو گھر کے پاس اپنی سخاوت کے سبب بند رکھونگا تاکہ مہمانون کی ضیافت نیز سائلون کو بخشش کرنے مین درنگ نہ ہو کیونکہ تاخیر ضیافت و بخشش سے وہ لوگ مجھکو ملامت کرینگے اور مجھکو ملامت سے طبعی نفرت ہے مین تو تعریف وثنا کا شیدا ہون۔ خلاصہ یہ ہے کہ جب مرنیکے بعد قبر مین ہمیشہ رہنا ہے پھر مال و دولت کو جمع کرکے کیا کرون غریب و نادارون پر اسکو لٹا دینا چاہیے۔

## وقال زید الفوارس بن حصین بن ضرار

| اَقِلِّيْ عَلَى اللَّوْمَ يَا ابْنَةَ مُنْذِرٍ | وَنَامِيْ فَاِنْ لَمْ تَشْتَهِي النَّوْمَ فَاسْهَرِيْ |
|---|---|
| تو کم کر مجھپر ملامت اے منذر کی بیٹی | اور سو رہ سو اگر سونے کی خواہش نہین رکھتی ہے تو جاگتی رہ |

حل) اقلی صیغۃ الامر من الاقلال باب افعال۔ نامی ایضاً امر من نام ینام نیاماً باب فتح یفتح۔
فاسهری امر من السهر ضد النوم۔

معناه) یقول مخاطبا لزوجته۔ اقلی اللوم علی یا ابنة منذر علی اعطائی وسخائی ونامی علی شانک فان لم تشتهی النوم فاسهری ماشئت من اللیل۔ الحاصل انه یقول لزوجته وکانت تلومه علی السخاوة والاعطاء دعینی علی ما افعل ولا تلومینی بل نامی والا فاسهری ماشئت ساکتة عن اللوم فانی لا اترک السخاء والجود مادمت حیاً۔

ف) زن خود را میگوید۔ اے دختر منذر تو مرا بر سخاوت وبخشش ملامت مکن۔ ودر خواب رو اگر خواب را نہ پسندی بیدار باش لیکن از ملامت خاموش شو من ہرگز از رہ سخاوت باز نیایم۔ آزین شعر ثابت کرد کہ او سخی بود زیراکہ زنان عرب شوہر سخی خود را بہ شب ملامت می کنند۔ (باید دانست کہ مراد از کردن نگوہش ترک ملامت ست)۔

اردو) اپنی بی بی کو خطاب کرکے کہتا ہے۔ اے منذر کی بیٹی تو بخشش وسخاوت کی بابت مجھکو کمتر ملامت کر یعنی ملامت بالکل مت کر۔ اور سو رہ۔ اگر تجھکو نیند کی خواہش نہیں ہے تو جاگتی رہ۔ مگر خدارا ملامت سے منھ بند کرلے۔ مین سخی ہون۔ داد ودہش سے ہرگز ہاتھ روک نہین سکتا۔

| اَلَمْ تَعْلَمِیْ اَنِّیْ اِذَا الدَّهْرُ مَسَّنِیْ | بِنَائِبَةٍ زَلَّتْ وَلَمْ اَتَزَتْرَ |
|---|---|
| کیا نہین جانتی ہے کہ جب زمانہ مجھپر پہونچتا ہے | مصیبت تو وہ یون چلی جاتی ہے اور مین پریشان نہین ہوتا |

حل) قوله اذا الدهر مسنی بنائبة۔ معناه۔ اذا اصابنی الدهر بحادثة۔ زلت یعنی انصرفت وذهبت لم اتزتر ای لم اضطرب ولم اتزلزل من التزتر باب تفعلل وهو التزلزل والاضطراب۔

معناه) الم تعلمی حالی وثبات قدمی فی المصائب بحیث اذا اصابنی الدهر بحادثة انصرفت تلک الحادثة عنی ولم اضطرب منها اضطراباً۔ الحاصل انی ثابت القدم فی النوائب والحوادث لا اضطرب منها ولا احول عن فعل الخیر کالسخاوة والضیافة وغیرهما واذا تعلمی حالی فلم تلومنی مع ان لومک لا یمنعنی عما انا فیه جداً۔

ف) آیا نمیدانی حال من کہ چو روزگار مصائب خود را بر من بیارد مرا پریشانی وسراسیگی ازان لاحق نشود۔ وآن ازخود باز گردد۔ یعنی چو دانی کہ در مصائب برارادہ خود ثابت قدم باشم لغزشے بمن نیفتد پس چرا نکوہی ہرگز از نکوہش تو ترک سخا نہ کنم۔

اردو) کیا تو نہین جانتی کہ جب زمانہ مجھپر اپنی مصیبتون کی بوچھاڑ ڈالدیتا ہے تو وہ مصیبتین یون ہوا ہو جاتی ہین۔ اور مین ذرا بھی نہین گھبراتا بلکہ اپنے ارادون مین ثابت قدم رہتا ہون جب میری حالت ایسی ہے تو پھر

تمھاری ملامت کیا سود دیگی کیا مین اسکے باعث داد و دہش سے رک جاؤنگا ہرگز نہین۔ ع
؛ این خیال ست و محال ست و جنون ؛

| يَرَانِي الْعَدُوُّ بُعَيْدَ يَوْمِ لِقَائِهِ | خَلِيًّا نَعِيمَ الْبَالِ لَمْ أَتَغَيَّرِ |
|---|---|
| مجھکو دیکھتا ہے دشمن لڑائی کے ایک روز | خالی عن الغم فراغ بال تغیر نہین ہوتا ہون |

حل) الغب بکسر الاول وتشدید الثانی من غب غبا وغبا ای زار بعد ایام۔ غب عنہ اتاہ یوما وترکہ آخر باب نصر ینصر۔ خلیا ھو الذی لا ھم لہ منصوب علی الحالیۃ من یرانی۔ نعیم البال فریغ البال البال بمعنی الشان۔

معناہ) یصف الشاعر استقلالہ فیقول یرانی عدوی بعد یوم لقائہ وانی خال عن الھم والغم ناعم البال لما التغیر الحاصل ای مستقل ثابت علی قدمی حتی ان عدوی یرانی بعد یوم لقائہ وانی ناعم البال ما تغیر الحرب حالی ولا یری علی اثر الحرب۔

ف) مرا دشمنم بعد یک روز جنگ خوشحال و بےغم وغیر متغیر الحال بہ بیند یعنی من بر مصائب چنان صابر و مستقلم کہ بعد از یک روز جنگ چو دشمنم مرا بہ بیند مرا خوشحال یابد و رمن اثرے از آثار جنگ یعنی تغیر حال پریشانی نمایان نشود۔

اردو) میرا دشمن مجھکو جنگ کے دوسرے روز خوشحال اور فارغ البال اور بالکل بےغم دیکھتا ہے بسبب جنگ کے مجھ مین کچھ بھی تغیر نہین پاتا ہے کیونکہ مین بہت مستقل اور مصائب کا سہنے والا ہون بڑے بڑے پہاڑ جیسی مصیبتون مین مجھکو گھبراہٹ نہین ہوئی۔ بھلا جنگ سے کیا تغیر ہوگا۔

| وَرَاكِدَةٍ عِنْدِي طَوِيلٍ صِيَامُهَا | قَسَمْتُ عَلَى ضَوْءٍ مِنَ النَّارِ مُبْصِرِ |
|---|---|
| بہت سی دیگین میرے پاس ہین جو چولھے پر دیر تک چڑھی رہتی ہین | بانٹ دیا مین نے انکو روشن آگ کی روشنی مین |

حل) راکدۃ من الرکود یقال رکد الماء اذا ثبت فی مکانہ الراکد کل ثابت فی مکانہ باب نصر ینصر طویل صیامھا ای قیامھا الصوم بمعنی الامساک۔ قولہ قسمت بحذف مفعولہ ای قسمت ما فیھا۔ المبصر الواضح نعت ضوء۔ قولہ علی ضوء من النار علی ھنا بمعنی فی۔

معناہ) ورب قدر عظیمۃ عندی ثابتۃ فی مکانھا طویل رکودھا وقیامھا علی الاثافی لاجل عظامتھا وتواتر الضیافۃ۔ قسمت ما فیھا من اللحوم والمرق علی المساکین والغرباء فی ضوء واضح من النار ای قسمت ما فیھا فی لیلۃ فانی کثیر الضیافۃ محب الاضیاف۔

ف) وبسا دیگہائے بزرگ وکلان کہ تا زمان دراز بر دیگدان بہ سبب کلانی آنہا و کثرت آمد و رفت مہمانان داشتہ شدہ اند تقسیم کردم طعامہائے راکد در آنہا بود بر مساکین در شب تاریک بہ روشنی آتش۔

**حاصل** این ست کہ من چنان مہمان نوازم کہ مہمانان چون بکثرت پے درپے می آیند پس پیاپی طعام در دیگہای کلان پختہ شود و بہ مہمانان حوالہ گردد لاجرم نیز بہ سبب کلانی دیگہا از دیگدان برآوردہ نشوند۔

**اردو)** اور میرے پاس بہت سی دیگین ایسی ہین کہ دیر تک چولہے پر چڑھی رہتی ہین۔ مین اُن دیگون کا کھانا مساکین کو رات کیوقت آگ کی روشنی مین تقسیم کردیتا ہون۔ **حاصل** ۔ یعنی میرے مکان مین مہمان بکثرت آتے ہین ہر وقت دیگون مین اُنکے لیئے ایکطرف کھانا پکتا جاتا ہے اور دوسرے طرف کھلایا جاتا ہے۔ دیگون کو دیگدان سے اُتارنے کی نوبت نہین پہونچتی ہے ۔ اسپر دیگین بھی بہت بڑی بڑی ہین اسیوجہ سے عرصہ تک دیگدان پر چڑھی رہتی ہین۔ مین ایسا سخی ہون کہ ایسی دیگونکا کھانا راتون رات آگ کی روشنی مین مہمانونکی نذر کردیتا ہون۔

| | |
|---|---|
| طُرُوقًا فَلَمْ اُفْحِشْ وَقَسَّمْتُ لَحْمَهَا | اِذَا اجْتَنَبَ الْعَافُوْنَ نَارَ الْعَنَوَّرِ |
| رات کو مہمانون کے آنے وقت اور فحش نہین کہا اور بانٹ دیا انکے گوشت کو | جبکہ دور رہتے ہین سائل لوگ بخیل کی آگ سے |

**حل)** الطروق مصدر طرق اذا اتی لیلاً ۔ طروقاً منصوب علی الظرفیۃ ۔ افحش الرجل اذا قال الفحش وھو الکلام المکروہ ۔ العافون السائلون عفنی فلان اذا اتاہ یطلب معروفہ ۔ العنوّر کاسفرجل السیئ الخلق ۔ والمراد بقولہ اذا اجتنب العافون الخ لحمہا ای اللحم کان فیہا ۔

**معناہ)** یقول قسمت طعام القدر وقت اتیان الضیف لیلاً فلم افحش عند التقسیم کما یفحش البخیل اللئیم عند رؤیۃ الاضیاف وقسمت لحمہا فی وقت اجتنب السائلون والطالبون للمعروف نار الرجل السیئ الخلق ای فی ایام القحط ۔ الحاصل انی رجل جواد اضیف واعطی دائماً سواء کان عام القحط او الخصب ۔

**ف)** تقسیم کردم طعام آن دیگہا بوقت آمدن مہمانان بہ شب و بدگوئی نکردم وگوشت آنرا درچنین وقت تقسیم کردم کہ سائلان بہ سبب قحط وخشکسالی نزد آتش مرد بدخلق نروند وازان پرہیز کنند ۔ **حاصل** اینکہ در ایام قحط وتنگی کہ کسے ضیافت ومہمانداری نکند من ضیافت میکنم ودر دیگہاے کلان طعام وگوشت پختہ میخورانم ۔ ہمچون بخیلان بوقت آمدن مہمان ترشرو شدہ فحش کلامی نہ کنم ۔

**اردو)** مین نے اُن دیگون کے کھانے بوقت آنے مہمان شب کے تقسیم کیئے ۔ اور بخیلون کیطرح اُن کو فحش نہین کہا بلکہ خاطر ومدارات سے پیش آیا اور اُن دیگون کے گوشت کو ایسے وقت مین کہ سائل لوگ بخیل بدخلق بدمزاج کی آگ کے پاس تک نہین پھٹکتے تھے یعنی ایام قحط مین اُنہین تقسیم کردیا ۔ **حاصل** یہ ہے کہ مین ایسا سخی ہون کہ جب روے زمین پر داد ودہش کا سلسلہ بہ سبب قحط کے منقطع ہوجاتا ہے اسوقت بھی ہماری دیگین گوشت سے پُر رہتی ہین اور رات کے وقت مہمانون کے آتے ہی تقسیم کردی جاتی ہین ۔

## وقال الهذيل بن مشيعة البولاني

| | |
|---|---|
| اِنِّيْ وَاِنْ كَانَ ابْنُ عَمِّيْ غَائِبًا | لَمُقَاذِفٌ مِنْ خَلْفِهٖ وَوَرَائِهٖ |
| بے شک اگرچہ میرا چچا زاد بھائی غائب رہے | مصیبتون کو دور کرتا ہون اُسکے پیچھے اور گرد وپیش سے |

حل) المقاذف المدافع۔ قوله وورائه الوری هنا بمعنی قدام بقرینة مقابلته بالخلف۔

معناه) انی ادافع المصائب عن ابن عمی من خلفه ومن قدامه عن یمینه وشماله وان کان غائبا عنی. الحاصل انی احمی اقربائی لکرامتی وشرفی ۔

ف) من از پس وپیش وچپ وراست برادر عم زاده ام مصائب ورنج والم را دور نمایم اگرچه او از من غائب باشد۔ خلاصه اش اینکه من بشرافت خود از عزیزان واقربا دفع مصیبت میکنم۔ چه خصال شرفا اند۔

اُردو) مین اپنے چچا زاد بھائی کے پیچھے اور گرد وپیش سے تکالیف دور کرتا ہون اگرچہ وہ مجھسے غائب رہتا ہے یعنی مین ہمیشہ اپنے عزیز واقارب کی حمایت کرتا ہون۔ شریفون کا خاصہ یہی ہے ۔

| | |
|---|---|
| وَمُفِيْدُهٗ نَصْرِيْ وَاِنْ كَانَ امْرَأً | مُتَزَحْزِحًا فِيْ اَرْضِهٖ وَسَمَائِهٖ |
| اور پہونچاتا ہون اُسکو اپنی مدد اگرچہ وہ شخص | دور رہتا ہو اپنی زمین کھادر اور بانگر مین۔ |

حل) ومفیده متعد الی مفعولین الاول هو الضمیر والثانی قوله نصری۔ متزحزحا متباعدا من زحزح یزحزح۔ قوله ارضه المراد بها الغور۔ وبالسماء النجد والبیت معطوف علی المقاذف فی البیت قبله۔

معناه) انی افید المرء نصری وان کان متباعدا اعنی فی غوره ونجده الحاصل انه کم من مرء بعید عنی مکانا لا اعرفه له نسبا مع ذلك افیده نصری والنصرة فی المصائب فانی کریم شریف ۔

ف) من او را سود نصرتم برسانم اگرچه آن کس در زمین هموار وغیر هموار خود از من دور بوده باشد۔ حاصل اینکه بسا کس از من دور باشد از نام ونسبش واقف نیم تاهم او را مدد کنم واز و مصائب را دور نمایم۔ به نصرت وامداد نزدم قریب وبعید یکسان ست۔

اُردو) اور مین اُسکو اپنی مدد کا فائدہ پہونچاتا ہون اگرچہ وہ مجھسے بہت دور دراز جگہ پر اپنی کھادر اور بانگر زمین مین ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ مین اجنبی اور غیر اجنبی دونون کی مدد کرتا ہون جس کے نام ونشان سے مجھکو واقفیت نہین ہوتی اُسکی مدد دینے مین بھی مین جانباز ہون۔

| | |
|---|---|
| وَاِذَا تَتَبَّعَتِ الْجَلَائِفُ مَالَنَا | خُلِطَتْ صَحَائِحُنَا اِلَى جَرْبَائِهٖ |
| اور جب پیچھے پڑ جاوے ہمارے سشتر کے سال وبا | ملا دیے جاتے ہین ہمارے اچھے اونٹ اُسکے خارشتی اونٹ مین |

حل) الجلائف جمع الجلیفة وهی السنة التی تذهب بالاموال۔ مالنا منصوب علی المفعولیة۔

خلطت مجهول من خلط يخلط۔ صحاح جمع الصحيحة۔ والضمير في جر بائه لابن عم۔

**معناه)** اذا تتبعت السنون التي تذهب باموال الناس ابلنا۔ خلطت ابلنا الصحاح بابله الجرب حتى يستوي الاهران۔ الحاصل اني نساعد ابن عمنا باموالنا اذا افتقر۔

**ف)** چون سالہاے ہلاک کنندہ اموال پیاپی در ہلاک کردن شترم آیند در پیؤ اشتر تندرست من بہ شتر خارشتی برادر عم زادہ ام آمیختہ شود تا ہر دو برابر شویم۔ خلاصہ اش اینکہ من بوقت تنگی و خشکسالی نیز از نصرتش باز نیایم۔ ہر گاہ فقر دامنگیرش باشد مددش کنم۔

**اردو)** جب ایسا سال جو شترون کو ہلاک کردیتا ہے ہمارے شترون کے پیچھے پڑجاوے تو ہمارے صحیح و تندرست شتر اُس کے خارشتی شترو نمین ملادیے جاتے ہین یعنی ایسے کٹھن وقتون مین بھی ہم اُنکی مدد سے دست بردار نہین ہوتے۔ جس سال مین کہ شترون مین وبا پھیلتی ہے اُسی سال مین ہم بھی اپنے اچھے شترون کو اُس کے حوالے کردیتے ہین تاکہ وہ اور ہم برابر ہوجائین۔

وَاِذَا اَتٰی مِنْ وَجْھَةٍ بِطَرِیْفَةٍ
جب آتا ہے سفر سے کوئی عمدہ چیز لیکر

لَمْ اَطَّلِعْ مِمَّا وَرَاءَ خِبَائِهٖ
مین جھانکتا نہین ہون اسکے خیمے کے پیچھے سے

**حل)** الوجهة بالكسر السفر۔ الطريفة الاشياء النفيسة الخباء بالفتح من الابنية يكون من صوف او وبرا وشعر منصوبا على عمودين او ثلاثة وما فوق ذلك فهو بيت۔ قوله لم اطلع مما الخ الاطلاع يتعدى بعلى والى فكلمة من بمعنى احدهما۔

**معناه)** يشير الشاعر بالبيت الى تنزيه نفسه عن الطمع فيما ليس له فيقول اذا اتى ابن عمي من سفره بالاشياء النفيسة فلا اتوجه عليها ولا اطلع على ما وراء خبائه۔

**ف)** چون برادر عم زادہ ام از سفر باز آید و چیزہاے نفیس و عمدہ بیارد من از پس خیمہ اش سر برآوردہ نہ بینم و بر و مطلع نہ شوم یعنے من از طمع و حرص پاک آمدم پس چہ ضرورت ست بر چیزہاے آوردہ اش نظر فگنم و ازان خبر گیرم

**اردو)** جب میرا چچازاد بھائی سفر سے کوئی عمدہ اور نفیس چیز لاتا ہے تو مین اُسکو اُسکے خیمے کے پیچھے سے بھی جھانک کر نہین دیکھتا ہون کیونکہ میری طبیعت حرص و طمع سے بالکل پاک صاف ہے میرے مال مین دنیا کے لوگ طمع کرتے ہین مین کسی کے مال مین طمع نہین کرتا۔

وَاِذَا اكْتَسٰی ثَوْبًا جَمِیْلًا لَمْ اَقُلْ
اور جب کوئی عمدہ خوبصورت کپڑا پہنتا ہے تو مین نہین کہتا

یَا لَیْتَ اَنَّ عَلَیَّ حُسْنَ رِدَائِهٖ
کاش اُسکی چادر رنگین مجھ پر ہوتی

**حل)** قوله حسن ردائه من اضافة الصفة الى الموصوف اى ردائه الحسن وقوله ياليت مقول القول

واصلہ یاقوم لیت ان علی الخ۔

**معناہ)** یصف الشاعر نفسہ فیقول ان نفسی خالٍ عن الحسد انہ اذا اکتسا ابن عمی ثوباً جمیلاً ثم احسن علیہ ولم اقل یا قومی لیت ان یکون ردائہ الحسن علی۔

**ف)** چون برادر عم زادہ ام جامہ عمدہ در بر کند از حسد نگویم کہ کاش چادر نگینش بر من بودے یعنی من بر مال کسے حسد نہ برم وافسوس نہ کنم۔

**اردو)** جب وہ کوئی اچھا رنگین لباس پہنے تو مین یہ نہین کہتا کہ کاش یہ اُسکی چادر رنگین میرے بدن پر ہوتی۔ حاصل یہ ہے کہ دوسرے کی بھلائی دیکھکر حسد سے جل بھُن کر کباب نہین ہوتا ہون۔ حسد سے میری طبیعت بالکل پاک ہے۔

| صَعْبًا قَعَدْتُ لَہٗ عَلٰی سِیْسَائِہٖ | وَاِذَا غَدَا یَوْمًا لِیَرْکَبَ مَرْکَبًا |
|---|---|
| تو مین اُسکے سبب سواری کی کمر پر بیٹھا ہون | اور جب کسی روز صبح کو کسی سرکش سواری پر سوار ہونیکو جائے |

**حل)** غدا ای ذھب غدوۃً۔ الصعب الشدید۔ لسیساء نظم فقار الظھر والظھر سیاسی جمعہ قعدت لہ ای لاجلہ۔

**معناہ)** اذا اصبح یوماً لیرکب مرکباً صعباً جامحاً قعدت علی ظھرہ لیطیع لہ المرکب۔ الحاصل انی اساعدہ فی کل موقع حتی فی الرکوب لئلا یصیبہ الم۔

**ف)** چون روزے بوقت صبح بر سواری سرکش ارادہ سوار شدن کند من بر کمر یا پشت مرکب بہ نشینم تا سرکشی نہ کند۔ و مطیع وے شود۔ حاصل اینکہ من ہر لحظہ ساعد اوام چنانچہ بوقت سوار شدن نیز بدین سبب کہ اورا رنجے و کلفتے نرسد سواری را مطیع وے کنانم۔

**اردو)** جب وہ کسی روز بوقت صبح اس غرض سے جائے کہ کسی سرکش سواری پر سوار ہو تو مین سواری کی کمر پر بیٹھتا ہون۔ خلاصہ یہ ہے کہ ایسی باتون مین بھی مین اُسکی نگرانی رکھتا ہون۔ خود جاکے سواری کی کمر پر بیٹھکے اُسکو مطیع بنادیتا ہون کہ میرے بھائی کو خدانخواستہ گرانہ دے۔

| وَاِذَا تَصَعْلَکَ کُنْتُ مِنْ قُرْنَائِہٖ | وَاِذَا اسْتَرَاسَ حَمِدْتُّہٗ وَوَقَرْتُہٗ |
|---|---|
| اور جب محتاج ہوتا ہے تو اُسکا ہمنشین بنجاتا ہون | اور جب وہ سردار بنجاتا ہے تو اسکی خوب تعریف کرتا ہون |

**حل)** استراس طلب الرياسة من باب استفعال و خاصتہ الطلب ۔ او صار رئیساً و خاصتہ الصیرۃ قولہ قرن یقال وقر عرضہ اذا اسد حہ۔ تصعلک ای صار صعلوکا۔ والصعلوک ھو الفقیر المحتاج صعالیک جمعہ۔ قرناء جمع القرین وھو الجلیس القریب۔

معناه) اذا طلب ابن عمي الرياسة او صار رئيسا القوم حمدته حمدا وافرا ومدحته مدحا واسعا۔
اما اذا صار محتاجا فقيرا لا ابتاعد عنه وكنت من قربائه اعينه واساعده۔

ف) چون برادرم سالار گروہے شود ستایش او بکنم واورا عزیز دارم وچون فقیر شود قرین وہمنشین باشم۔ واز ہرگونہ مددش کنم۔ یعنی بہرحال یار او ہستم۔

اردو) جبکہ وہ کسی قوم کا سردار بنجاتا ہے تو مین اُسکی تعریف اور عزت کرتا ہون اور جب غریب ومحتاج ہوجاتا ہے تو اُسکا ہمنشین ہوتا ہون اور ہر طرح سے اُسکی مدد کرتا ہون۔ خلاصہ یہ کہ ہر حالتین مین اُسکا ساتھ دیتا ہون۔

| وَاِذَا اَرَدْتُ عِتَابَهُ اَنْظَرْتُهُ | حَتّٰى اُعَاتِبَهُ بِبَعْضِ خَلَائِهِ |
|---|---|
| اور جب اُسکو ملامت کرنا چاہتا ہون تو اسکو مہلت دیتا ہون | یہانتک کہ ملامت کرتا ہون اسکو تنہائی مین |

حل) انظرته امهلته باب افعال قوله تعالى حكاية عن ابليس رب انظرني الى يوم يبعثون اى امهلني۔ اعاتبه من المعاتبة باب مفاعلة۔ الخلاء الخلوة۔

معناه) اذا اردت ان اعاتبه اى غير مدحه صدر منه امهله مهلة حتى اعاتبه في بعض خلواته لا على رؤس الاشهاد فانه خزي۔ الحاصل انى اراعي له كل حين حتى وقت عتابي اياه كي لا يخزى بين الناس۔

ف) چون خواہم کہ او را بر کار ناسزا کہ از و سرزدہ شدہ است سرزنش کنم مہلت بدہم تا آنکہ در تنہائی و عزت عتابش میکنم یعنی در ہرحالت پاس عزتش دارم بوقت عتاب نیز بر سر بازار عتابش نکنم۔ کہ رسوا شود۔

اردو) جبکہ مین اُسکو کسی امر ناسزا کی بابت ملامت کرنا چاہتا ہون تو اُسکو مہلت دیتا ہون یہانتک کہ کسی تنہائی مین اُسپر عتاب کرتا ہون۔ لوگون کے روبرو اُسپر عتاب کرکے اسے شرمندہ نہین کرتا یعنی اُس وقت بھی مجھے اُسکی عزت کا پاس رہتا ہے۔ دوسرے وقتون کی بات کا پوچھنا کیا۔

## وقال حسان بن حنظلة بن ابي رهم الطائي

| تِلْكَ ابْنَةُ الْعَدَوِيِّ قَالَتْ بَاطِلًا | اَزْرَتْ بِقَوْمِكَ قِلَّةُ الْاَمْوَالِ |
|---|---|
| میری بی بی نے جوکہ اولاد بنی عدی سے ہے غلط کہا | کہ تیری قوم پر عیب لگا رکھا ہے قلت اموال نے |

حل) العدوى نسبة الى عدى بن جندب من تميم۔ قوله ازرى بقومك الخ بيان للقول الباطل۔ قوله باطلا منصوب على المفعولية او صفة لموصوف محذوف اى قالت قولا باطلا۔
ازرى بمعنى عاب يقال ازرى به اى عابه۔

معناه) تلك ابنة العدوى قالت قولا باطلا وهو انه ازرى بقومك اى قومي قلة الاموال

ولا افلاس۔ الحاصل انہ قولہا ان قومی قلیل الاموال مفلس قول باطل لا محالۃ۔ ویاتی وجہ بطلا
قولہا فی البیت اللاحق بعد ہ۔

ف) زن من کہ از اولاد عدی بن جندب ست غلط و دروغ گفت کہ قوم ترا (مرا) افلاس و ناداری معیوب
ساخت۔ یعنی این سخنش محض ناحق و باطل ست۔

اُردو) میری بی بی نے جو کہ اولاد بنی عدی سے ہے۔ جھوٹی بات کی اور وہ یہ ہے کہ تیری قوم پر قلت
اموال و غربت نے عیب لگا رکھا ہے۔ یعنی انمین مفلسی کا عیب موجود ہے۔

| وَيَسُوْدُ مُقْتِرُنَا عَلَى الْإِقْلَالِ | لَعَمْرُ أَبِيْكِ يَحْمَدُ ضَيْفُنَا |
|---|---|
| اور سرداری کرتا ہے ہم مین کا تنگدست باوجود تنگدستی کے | تیرے باپ کی زندگی کی قسم ہمارے مہمان ہماری تعریف کرتے ہین |

حل) لعمر ابیک الخ جواب لقولہا الباطل۔ کانہ قال فاخبرتہا مجیبا لہا۔ یسود من السیادۃ یقال
فلان سادھم اذا صار سیدھم باب نصر ینصر۔ المقتر المعسر قال اللہ تعالی علی الموسع قدرہ وعلی المقتر
قدرہ فالمقتر ضد الموسع۔ الاقلال الفقر وقلۃ الاموال۔

معناہ) قلت لہا مجیبا عن قولہا او فاخبرتہا مجیبا لہا عن قولہا انہ یزری بقومی قلۃ الاموال
لعمر ابیک یحمد ضیفنا ویسود معسرنا مع العسرۃ وقلۃ ما فی یدہ یسود القوم۔ الحاصل ان حمد ا
معسرنا وحمد اضیافنا شاھد علی بطلان قولہا کیف لا وکان قولہا حقا لما یحمد الاضیاف لعدم ضیافتھم

ف) بجوابش گفتم کہ سوگند زندگی پدرت ست کہ ما را مہمانان می ستایند و ہر کہ از ما نادار ست او نیز بر دیگران
سرداری میکند باوجود یکہ مالش اندک ست حاصل این ست کہ گفتہ تو محض غلط ست زیرا کہ ستودن مہمانان مرا
و سرداری نادارترم بر دیگران بر غلطی سخنت زندہ گواہ است۔ گر فہتم کہ از روے مال کم ہستم مگر از روے داد
و دہش و سخاوت و سرداری از دیگران بیش۔ پس ضررے بما نتوان رسانید۔

اُردو) مین نے اپنی بی بی کو اسکے جواب مین کہا تیرے باپ کی زندگی کی قسم۔ ہمارے مہمان بے شک ہماری
تعریف کرتے ہین۔ اور ہم مین کا نادار مفلس باوجود اپنے افلاس کے قوم کا سردار بنتا ہے۔ اب ضرور تیری بات کے
بطلان مین شبہہ نہ رہا ہوگا۔ کیونکہ مہمان کا ہماری تعریف کرنا اور ہم مین کا مفلس قوم کا سردار رہنا اسکے بطلان
کی زندہ شہادت ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ہماری مفلسی نقص اور عیب نہین ہے۔

| وَأَنَا امْرُؤٌ مِنْ طَيِّئٍ الْأَجْبَالِ | غَضِبَتْ عَلَيَّ لِأَنِ انْتَصَدْتُ بِطَيِّئٍ |
|---|---|
| اور حال یہ ہے کہ مین ایک شخص ہون کوہستانی بنی طے سے | غصہ کرتی ہے مجھ پر اسلیے کہ مین منسوب بقبیلہ طے ہون |

حل) انتصدت بطیئ ای انتسبت الیھم یقال انتصل الرجل اذا انتسب الی جد ہ الاعلی۔ ا راد

بالاجبال جبلی طیّ اجاء وسلمیٰ۔ والطیٔ ینقسم الی قسمین احدھما سھلی یسکنون سھول الارض و ھم بنوجدیلۃ۔ وثانیھما جبلی یسکنون اجاء وسلمیٰ وھم بنوالغوث۔ والیھم ینتسب الشاعر قولہ غضبت علیّ ای زوجتی۔

**معناہ** یقول غضبت علیّ زوجتی لانتسابی الی طیّ فانھا لا ترضی بھم لافلاسھم۔ ولا ابالی بغضبھا فانی انتسب الی طیّ الاجبال وھم بنوغوث مشھور ومعروف بالجد والشرف۔ فلکنّہ توض بھم فلا ابالی فانی اعلم بہ حقیقتی منھا وصاحب البیت ادری بما فیہ۔

**ف)** زن من بدین سبب برمن خشمگین شد کہ من از قبیلۂ طی ہستم۔ وا وآن قوم را بوجہ افلاس معزز ندانند۔ وحال این ست کہ از بنی غوث کہ در مجد وبزرگی شہرۂ آفاق اند۔ ودر جبل اجاء وسلمیٰ سکونت گزین اند ہستم۔ خلاصہ اش اینکہ زنم نمی داند کہ حقیقت ابا واجدادم چیست ورنہ خشم نگرفتے۔

**اردو)** میری بی بی مجھپر اسلیے بگڑتی ہے کہ مین بنی طے کیطرف منسوب ہون۔ حالانکہ مین تو ایک کوہستانی شخص بنی طے سے ہون جو اجاء اور سلمیٰ پر سکونت گزین ہین۔ خلاصہ یہ ہے کہ بنی طے کیطرف میری نسبت سنکر وہ مجھپر بگڑتی ہے کیونکہ آنکی غربت کیوجہ سے وہ آنکو اچھا نہین سمجھتی ہے۔ مگر اسکو تو اصل حقیقت معلوم نہین کہ مین بنی غوث سے ہون جو بزرگی مین شہرۂ آفاق ہین۔ اگر جانتی تو ہرگز مجھپر غصہ نہ ہوتی۔ یا یون کہو کہ وہ لاکھ غصہ ہو مگر مجھے اسکی پروانہین ہے۔ من آنم کہ من دانم۔ ع۔ نسبت بہت اچھی ہے گرحال برا ہے۔

| وَبَنُوجُوَيْنٍ فَاسْأَلْ أَخْوَالِيْ | وَاَنَا امْرُؤٌ مِّنْ اٰلِ حَيَّةَ مَنْصِبِيْ |
|---|---|
| بنوجوین میرے ماموں ہین سواُن سے پوچھ لے | اور وہ شخص ہون کہ میرا منصب آل حیہ سے ہے |

**حل)** قولہ من آل حیۃ خبر مقدم۔ قولہ منصبی مبتدأ مؤخر۔ قولہ امرؤ موصوف من آل حیۃ صفۃ۔ اخوالی مبتدأ مقدم۔ وبنوجوین خبر مؤخر۔ قولہ فاسأل مفعولہ محذوف ای الناس

**معناہ** انا امرء منصبی من آل حیۃ واخوالی بنوجوین وکلھم شرفاء اسخیاء۔ فان شککت فیما قلت فاسأل الناس انی مشھور النسب ام لا وان ھولاء قومی ام غیرھم۔

**ف)** من شخصم کہ در آل حیہ منصب ومولد من ست۔ بنوجوین اموں من اند۔ اگر ترا باور نباشد از مردمان بپرس پس معلوم بشود کہ نسب وحسب من چگونہ ست۔

**اردو)** مین ایک ایسا شخص ہون کہ آل حیہ مین میرا منصب اور میرا مولد ہے۔ اور بنی جوین میرے ماموں ہوتے ہین۔ اگر تجھکو یقین نہ ہو تو لوگون سے پوچھے کہ وہ لوگ کیسے جلیل القدر اور نامی گرامی ہین۔ اور میرا نسب کیسا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ سب بڑے بڑے لوگون سے میرا رشتہ قائم ہے۔ مین مشہور النسب ہون۔

| وَاِذَا دَعَوْتُ بَنِیْ جَدِیْلَۃَ جَاءَ فِیْ | مُرْدٌ عَلٰی جُرْدِ الْمُتُوْنِ طِوَالُ |
| --- | --- |
| اور جب بلاتا ہون بنی جدیلہ کو تو آتے ہین | نوجوان سب کوتاہ مو دراز قد گھوڑون کے پیٹ پر سوار ہوئے |

حل) المرد بضم الاول والثانی جمع امرد وھو الشاب الذی لم تنبت لہ اللحیۃ والشارب والجرد من الخیل القصار الشعر۔ المتون جمع متن الظھر۔ طوال ای طویل القد انما خص المرد کا قد امھم فی الحروب وصبرھم علیھا۔

معناہ) واذا دعوت قومی وھم بنو جدیلۃ جاء فی مردھم راکبین علی الخیل القصار الشعر الطویل القامۃ۔ الحاصل ان قومی شجاع جری اھل حرب۔

ف) چون گروہم را کہ بنو جدیلہ اند برائے مدد نخوانم جوانان بے ریش بر پشت اسپان کوتاہ مو و دراز قامت سوار شدہ نزد من برسند یعنی قوم من چنانکہ مشہور النسب اند ہمچنان اہل حرب نیز ہستند۔ چون برائے مدد خواندہ شوند فوراً حاضر باشند۔

اردو) اور جب مین مدد کی غرض سے بنی جدیلہ کو جو میرے ہم قوم ہین بلاتا ہون تو نوجوانان اسپان کوتاہ مو دراز قد کے پیٹھ پر سوار ہو کر فوراً آموجود ہوتے ہین۔ یعنی وہ لوگ بڑے لڑاکو ہین جب کبھی لڑائی کے لیے پکارے گئے بس فوراً طیار پائے گئے۔ جیسی بہادرون کی عادت ہوا کرتی ہے۔

| اَحْلَامُنَا تَزِنُ الْجِبَالَ رَزَانَۃً | وَیَزِیْدُ جَاھِلُنَا عَلَی الْجُھَّالِ |
| --- | --- |
| ہماری عقلین برابر ہین پہاڑون کے متانت مین | بڑھ جاتا ہے ہم مین کا جاہل تمام جاہلون سے |

حل) الاحلام جمع حلم ھو العقل۔ تزن من الوزن۔ الرزانۃ الاستقلال والثقۃ۔ قولہ رزانۃ منصوب علی التمییز۔ الجھال جمع جاھل۔

معناہ) نحن ذو العقول ایضاً۔ فان عقولنا تغلب الجبال فی الوزن استقلالاً ومتانۃ ویفوق جاھلنا علی الجھال کلھم اذا جھل۔ الحاصل ان کل واحد منا سواء کان عاقلاً او جاھلاً متصف بالثقۃ والمتانۃ والاستقلال۔

ف) عقلہائے ما در وزن وگرانی بر کوہ ہا غالب اند یعنی در ثبات ومتانت از کوہ زیادہ اند نیز جاہل و نادان ما ہر گاہ بر نادانی اصرار کند بر ہمہ جہلائے دنیا غالب آید غرضیکہ ہر یکے از ما چہ جاہل و چہ عاقل در استقلال جوابے ونظیرے ندارد۔

اردو) ہماری عقلین متانت اور استقلال مین پہاڑون کی برابر ہین۔ ہم مین کا جاہل اگر بڑھ جب کسی بات پر اپنی جہالت کے سبب اڑ جاوے تو تمام دنیا کے جاہلون کو مات کر دیتا ہے۔ حاصل اسکا یہ ہے کہ

ہم مین کا ہر شخص استقلال مین یکتا اور نرالا ہے عقلا استقلال مین پہاڑون سے غالب اور جہلا جہالت مین سارے عالم کے جہلا سے غالب ہین۔

## وقال ایاس بن الارت

| وَاِنِّیْ لَقَوَّالٌ لِعَافِیَّ مَرْحَبًا | وَلِلطَّالِبِ الْمَعْرُوْفِ اِنَّکَ وَاجِدُہٗ |
|---|---|
| بے شک مین سائل کو مرحبا کہنے والا ہون | اور طالب معروف کیلئے کہ تو بے شک اُسکا پانیوالا ہے |

حل) القوال مبالغۃ القائل معناہ کثیر القول۔ العافی السائل۔ قولہ واجدہ من وجد یجد الضمیر المجرور فیہ للمعروف۔ مرحباً منصوب علی المصدر وھو یجری مجری الحل لمکان العامل فیہ معہ وقد وقع موضع المفعول من قولہ قوال۔

معناہ) یقول انی قوال لسائل مرحباً وللطالب المعروف اقول انک واجدہ ومدرکہ الحاصل انی لا ارد السائل محروما بل اعطیہ ما سأل عنی۔

ف) ہر آئینہ بار بار بہ سائل مرحبا وخوش آمدی بگویم آنرا کہ بہ طلب معروف ونیکو یم بیاید بگویم کہ تو یابندۂ آن ہستی۔ خلاصہ اش اینکہ من بوقت آمدن سائل شادمان شدہ او را مرحبا بدہم وخوش آمدی بگویم وہر کہ عطائے مرا امیدوار شود آنرا بدہم گاہے محروم نگردانم کہ سخی وکریم ہستم۔

اردو) اور بے شک مین اپنے سائل کو بار بار مرحبا کہنے والا ہون۔ اور اُس سے جو میرے احسان کا طالب ہوتا ہے۔ کہدیتا ہون کہ تو میرے احسان کو پانے والا ہے۔ یعنی سائل کے آنے سے خوش ہو کر اسے مبارکباد دیتا ہون اور طالب احسان کو پہلے سے بشارت دیتا ہون کہ میان گھبراؤ مت جس چیز کو تو طلب کرتا ہے ضرور تجھے ملجائیگی کیونکہ مین کریم اور سخی ہون کسی کو محروم پھیرنا جانتا ہی نہین ہون۔

| وَاِنِّیْ لَمِمَّنْ یَّبْسُطُ الْکَفَّ بِالنَّدٰی | اِذَا شَنِجَتْ کَفُّ الْبَخِیْلِ وَسَاعِدُہٗ |
|---|---|
| اور بے شک مین بخشش کیلیے ہاتھ دراز کرنیوالون مین سے ہون | جبکہ کھینچ جاوے بخیل کا ہاتھ اور اوسکا بازو |

حل) المراد بہ من یبسط الکف الخ السخی الکریم۔ الندی بالفتح العطا والسخاوۃ۔ شنج تقلص وانقبض۔ الساعد المرفق سواعد جمعہ الکف العضد۔

معناہ) یقول انی لمن الذین یبسطون ایدیھم بالعطاء والاحسان اذا انقبضت کف البخیل وساعدہ عن الندی۔ الحاصل انی اعطی واسخی فی ایام القحط اذا انقبضت کف البخلاء وساعدھم

(ف) بے شک من از انم کہ بوقت خشک سالی وقحط چون دست وبازوے مرد بخیل منقبض وکشیدہ باشد دست را بہ بخشش کشادہ نمایند یعنی در ایام قحط چون بخیلان از دادو دہش دست خود را باز دارند در آن وقت

نیز من از کسانے باشم کہ دست عطا کشادہ دارند یعنی از اسخیاء

اُردو) اور بیشک میں اُن لوگوں میں شمار کیا جاتا ہوں جو اپنے ہاتھ کو داد و دہش کیلیے کشادہ کرتے ہیں جبکہ بخیل کا دست و بازو دینے کو نہ اُٹھے اور کھنچ جاوے یعنی قحط کے ایام میں جب بخیلوں کا ہاتھ اور اسکا پہونچا رک جاوے اور دینے کو ہاتھ نہ اُٹھے سخاوت کا ہاتھ کھلا رکھتا ہوں جو ہم سے مانگنے کو آتا ہے اپنا مطلب لے جاتا ہے۔

| لَعَمْرُكَ مَا تَدْرِي أُمَامَةُ أَنَّهَا | ثُنَاءٍ مِنْ خَيَالٍ مَا أَزَالُ أُعَاوِدُهُ |
|---|---|
| تیری زندگی کی قسم نہیں جانتی ہے امامہ کہ وہ | باربار آتی ہے براہ خیال جسکو ہمیشہ لوٹا دیتا ہوں |

حل) امامۃ بالضم علم امرأۃ کان یہواہا۔ قولہ ثنا منصوب علی التمییز الثنی کالی یکون مرتین ومنہ لا یثنی فی الصدقۃ ای لا تؤخذ مرتین فی سنۃ واحدۃ ۔ اعاودہ من المعاودۃ باب مفاعلۃ من العود ومن خاصتہ التشارک۔ قولہ لعمری بفتح العین وضمہا واحد ولا یستعمل فی القسم الا مفتوحا جواب القسم محذوف تقدیرہ لعمرک قسمی۔ الضمیر فی اعاودہ للخیال۔

معناہ) یقول لعمرک یا مخاطب ان امامۃ لا تدری ولا تعلم بان خیالہا یاتینی مرۃ بعد اخری وما ازال اعاودہ وھو یعاودنی لانی اھواھا۔

ف) سوگند بزندگی تست ای مخاطب کہ امامہ نمی داند کہ خیالش بار بار نزد من بیاید و من آنرا باز گردانم۔ یعنی امامہ بصورت خیال بار بار و بر دیم حاضر شود من آنرا بگردانم لیکن باز بیاید خلاصہ اش اینکہ خیالش بدل من خانہ بگردہ است کہ ہر دم سیماند۔

اُردو) اے مخاطب تیری زندگی کی قسم۔ امامہ نہیں جانتی کہ وہ براہ خیال بار بار میرے پاس آتی ہے جسکو میں بار بار لوٹا دیتا ہوں مگر وہ پھر بھی لوٹ آتا ہے یعنی امامہ کے خیال نے میرے دل میں گھر کر لیا ہے اسکی صورت ہر وقت آنکھوں میں سمائی رہتی ہے۔ اسکی بابت میرا وہی قصہ ہے کہ کسی نے کہا ہے۔ شعر

دل کے آئینے میں ہے تصویر یار ☆ جب کبھی گردن جھکائی دیکھ لی ☆

| فَشَقَّتْ عَلَى رَكْبِي وَعَنَّتْ رِكَابِي | كَرَرْتُ عَلَى اللَّيْلِ قِرْنًا أُكَابِدُهُ |
|---|---|
| سو شفقت ڈال دی میرے سواروں اور سواریوں پر | اور لوٹا دیا اُسنے رات کو مجھ پر ایک ہمسر جنگ کر کے جسکی تکلیف اُٹھاتا ہوں |

حل) فشقت من شق یشق یقال شق علیہ ای صعب المستکن فی شقت لامامۃ۔ الرکب بفتح الراء وسکون الکاف رکبان الابل والخیل وھو اسم جمع وقیل جمع راکب ورکوب۔ عنت من عناہ اذا اوقعہ فی الشدۃ والمحنۃ۔ الرکائب جمع الرکوبۃ وھو ما یرکب من الابل او المرکوبۃ عموما۔ القرن المثل المقاوم۔ وھو منصوب علی الحال من اللیل۔ اکابدہ من المکابدۃ باب مفاعلۃ۔ یقال

کابد ہ ای از اول بشد تا۔

(معانی) یقول فصعبت امامۃ (ای خیالہا) علی اصحابی واوقعت رکائبی فی الشدۃ والمحنۃ وردت اللیل علی قرنا اکابد شدائد ہ ومصائبہ۔ الحاصل ان خیال امامۃ لما کان یعاودنی مرارا فلذلک لما کان اصحابی وکذا رکائبی نائمۃ قد جاء لی خیالہا فاشتقت الیہا فرحلت الرکاب وسافر اصحابی معی فرحلت اللیل کلہ کانہ قرن اکابد شدائدہ۔

ف) پس امامہ بصورت خیال آمدہ یاران وسواریان مرا در محنت ومشقت انداخت وشب را برمن بصورت ہمسر جنگ بازگردانید کہ ہمیشہ رنج وسختیہایش می برداشتم۔ خلاصہ اش اینکہ بوقت شب درسفر چون قافلہ ام خواب رفتہ بود وسواریان من نیز مصروف بہ بستر خواب بودند ناگہان خیالش پدلم درآمد وبیتاب سوے او روانہ شدم وبہ پیروی من یاران من نیز کوچ کردند۔ وہمہ شب رنج وکلفت برداشتم گویا شب را آن معشوقہ وخیالش بصورت مرد ہمسر جنگ برمن فرستاد کہ مرا در کلفت انداخت واصحاب ویاران وسواریان را نیز رنج والم رسید۔

اردو) سو امامہ نے بصورت خیال میرے دل مین آکر میرے یارون اور سواریون پر محنت اور سختی ڈالدی اور رات کو میرے اوپر ہمسر جنگ بنا کر بوٹا دیا جسکا صدمہ رات بھر ہمیشہ اٹھاتا رہا۔ حاصل یہ ہے کہ رات کیوقت جب قافلہ سوگیا اور سواریان بھی دم لینے لگین اچانک اُسکا خیال آیا اور بیتابانہ سوار ہوکر اُسکی طرف بشوق ملاقات چلدیا جب میری حالت یہ ہوگئی تو قافلہ بھی میرے ہمراہ ہوا رات بھر آرام چھوڑکر بھاگ اُسکی طرف چلے۔ اور طرح طرح کی سختیان اُٹھائین گویا اُس کے خیال نے رات کو ایک ہمسر جنگ کی صورت مین ہمپر لا کھڑا کیا کہ رات بھر اُس سے کشتی لڑتے رہے۔

## وقال آخر

| أَثْنِيْ عَلَيَّ بِمَا لَا تُكَذِّبَنَّ بِهِ | يَا طَيِّبَ أَيُّ فَتًى لِلضَّيْفِ وَالْجَارِ |
|---|---|
| میری تعریف اُس سے کرتی رہ جس مین نہ جھٹلائی جاوے تو | اے طیبہ۔ کیسا جوان ہون مہمان اور ہمسایہ کے لئے |

حل) اثنی امر من الثنا۔ لا تکذبن مجہول یقال اکذبہ فلان اذا نسبہ الی الکذب۔ قولہ طیب مرخم طیبۃ وہو علم زوجتہ۔ قولہ ای فتی الخ مبتداء محذوف خبرہ ای انا۔

معانی) یقول لزوجتہ یا طیبۃ اثنی علی بما لا ینسب الکذب الیک۔ ای فتی للضیف والجار الحاصل انہ یقول لزوجتہ اثنی علی حق الثناء ولا تثنی علی بما تکذب فقولی ای فتی لحد منہ الضیف وضیافتہ وللجار وحمایتہ ای انا للضیف والجار۔

ف) اے زن من طیبہ حمد وثنائے من چنین باید کرد کہ دروغ بتو منسوب نشود۔ بگو کہ من برائے مہمان وہمسایہ چگونہ جوانمردم۔ حاصل اینکہ ہرچہ از اوصاف من بسرائی ہمہ راست ست چہ من مرد سخی ام حق مہمانان وہمسایہ را خوب ادا نمایم۔ پس وصف من راست بگو۔

اُردو) اے میری بی بی طیبہ تو ہماری تعریف سچ سچ کر تی رہ ایسی تعریف نہ کر جسمین تو جھٹلائی جاوے اچھا کہ تو مین اپنے ہمسایہ اور مہمان کے حق مین کیسا جوانمرد ہون سچ بتادے کہ مین کیسے احتیاط کیساتھ اُنکے حقوق کی رعایت کرتا ہون۔ کیا کوئی دوسرا ایسا ہے جو رعایت کرسکے۔

| وَلَا أُفَارِقُ إِلَّا طَيِّبَ الدَّارِ | | إِنِّي أُجَاوِرُ مَا جَاوَرْتُ فِي حَسَبِي |
|---|---|---|
| اور الگ نہین ہوتا ہون مگر عمدہ گھر | | بے شک مین ہمسایہ داری کرتا ہون جبتک ہمسایہ رہتا ہون حسب مین |

حل) اجاور من المجاورة باب مفاعلة ومنه الجار۔ قوله ما فی جاورت ظرفية۔ وفی فی حسبی بمعنی مع الحسب الخلق الحسن والشرافة۔

معناه) انی اجاور مادمت مجاوراً لقوم مع حسبی وحسن خلقی ولا افارقهم الا طيب الدار وجميل الجوار۔ الحاصل ان مجاورتی ومفارقتی كلاهما مقرون بالشرافة وحسن۔ اذا جاورت قوماً جاورتهم مع الحسب واذا فارقتهم فارقت مع الحسب۔

ف) تا وقتیکہ ہمسایہ قومے وگروہے باشم باشرافت وحسن خلق ونیک سلوک باشم۔ وجدا نہ شوم مگر آنگاہ کہ خانہ ام درآنہا عمدہ وبرگزیدہ شود۔ خلاصہ اش اینکہ مجاورت ومفارقت من بانیک نامی باشد۔ اگر بمانم نیک مانم اگر روم نیک روم۔

اُردو) بے شک مین جب تک کسی قوم کا ہمسایہ رہتا ہون تو نیک نامی اور نیک صفات کیساتھ رہتا ہون مین اُنسے جدا نہین ہوتا مگر اس حالت مین کہ میرا گھر سب سے عمدہ ثابت ہوتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ رہنا اور نہ رہنا دونون حالتین نیکنامی کیساتھ بسر ہوتی ہین۔ رہون بھی تو سبکو خوش رکھون جاؤن بھی تو سب کو خوش کرکے جاؤن۔

## وقال اٰخر

| فَأَصْبَحَ الْيَوْمَ لَا مُعْطٍ وَلَا قَارِي | | كَمْ مِنْ لَئِيمٍ رَأَيْنَا كَانَ ذَا إِبِلٍ |
|---|---|---|
| سو آج ہوگئے کہ نہ دینے والے اور نہ ضیافت کرنے والے | | ہم نے بہت سے لئیم دیکھے جو بہت اونٹ والے تھے |

حل) المعط من الاعطاء باب افعال۔ القاری اسم فاعل من القری وهو الضيافة۔ فالقاری هو من يقری الضيف۔

معناہ کم من لئیم بخیل رأیناہ کان ذا مال وابل کثیرۃ من قبل فاصبح الیوم مفلسا معدما بحیث لا یعطی ولا یقری۔ الحاصل ان البخل لا یدفع الافلاس فانی رأیت ذا مال وابل کان بخیل بما لہ فصار الیوم مفلسا فقیرا فای فائدۃ فی البخل وترک الجود۔

(ف) بسا بخیل کمینہ را دیدم کہ مال و دولت و شترش بسیار بود اما امروز مفلس وفقیر گشت کہ نہ ضیافت توان کرد و نہ بخشش حاصل این ست کہ بخل مانع از افلاس نیست پس ترک سخاوت چرا کنم۔ بسا بخیل را دیدم کہ گنجینہ مال بدست بود۔ اما امروز قلوسے ندارند۔

(اردو) ہم نے بہت سے بخیل دیکھے ہین کہ وہ بیشمار اور ان گنت شترون کے مالک تھے سو آج ایسے مفلس ننگے کہ نہ کسی کی ضیافت کر سکتے اور نہ کسی کو کچھ بخشش کر سکتے ہین۔ خلاصہ یہ ہے کہ بخل سے کچھ فائدہ نہین بہتیرون کو ہم نے دیکھ لیا کہ بخل سے مال جمع کیے اور بعد کو ایسے مفلس و نادار بن گئے۔ لہذا ہم سخاوت کرینگے نہ بخل

| وَلَوْ یَکُوْنُ عَلَی الْحَدَّادِ یَمْلِکُہٗ | لَمْ یَسْقِ ذَا غُلَّۃٍ مِنْ مَّائِہِ الْجَارِیْ |
|---|---|
| اور اگر وہ بہت بڑے چشمہ پر جسکا وہ مالک ہو ہوتا | تو نہ پلاتا پیاسے کو اسکے چلتے پانی سے |

حل) الحداد بفتح الاول وتشدید الثانی معاہج الحدیدۃ والبواب والسجان والنہر العظیم والمراد بہ ھنا المعنی الاخر۔ قولہ یملکہ فی موقع الحال من المستکن فی یکون۔ قولہ لم یسق جواب لو۔ الغلۃ حرارۃ العطش۔

معناہ یقول لو یکون البخیل علی نہر عظیم وھو یملکہ لم یسق ذا العطش الشدید شیئا من مائہ الجاری لاجل البخل۔ الحاصل انہ یصف نفسہ بالمضامین المخالفۃ الحاصلۃ من البیتین۔ ویقول انی لست کذلک بل اعطی واسخی واسق من لہ ری العطشان۔

(ف) اگر آن بخیل بر سر چشمہ عظیم بودے و او مالک آن چشمہ است جرعہ از آن آب روان بہ تشنہ لب ندادے و اور اقطرہ نہ نوشانیدے۔ حاصل آن ست کہ من مثل آن بخیل نیم بلکہ برخلافش از مال خود بخشش کنم۔ از شتر ضیافت و از آب چشمہ ام تشنہ لبان را سیراب کنم۔

(اردو) یعنی ان بخیلون کی حالت یہ تھی کہ اگر بہت بڑا چشمہ اسکی ملک مین ہوتا تو بھی ایک گھونٹ پانی کسی سخت پیاسے کو نہ پلاتا۔ خلاصہ یہ ہے کہ ہزار روپیہ ہاتھ مین رہنے سے بھی کسی محتاج کو ایک پیسہ نہ دیتا تھا ایسے بخیلون کی حالت آجکل ایسی ہے کہ بالکل فقیر اور محتاج بنگئے۔

## وقال حسان بن ثابتؓ

| كَالسَّيْلِ يَغْشَى أُصُولَ الدِّنْدِنِ الْبَالِي | أَمَالٌ يَغْشَى رِجَالًا لَا طَبَاخَ بِهِمْ |
| --- | --- |
| جیسا سیل پرانے گھاس کی جڑوں کو ڈھانک لیتا ہے۔ | مال ایسے لوگوں کو ڈھانک لیتا ہے جنکے پاس خیر نہیں ہے |

**حل** يغشى من الغشي باب فتح يفتح يقال غشى الامر فلانا اذا اعطاه - لا طباخ بهم اي لا خير عندهم - الاصول جمع الاصل - الدندن المسود من الكلاء لقدمه ويبسه - البالي القديم -
قوله كالسيل الخ تشبيه في عدم الانتفاع -

**معناه** يقول المال يجمع عند رجل لا خير فيه كالسيل يغشى اصول الكلاء اليابس القديم المسود اي كما ان الكلاء اليابس لا ينتفع بالسيل اذا غشي اصوله فكذلك البخيل لا ينتفع بماله اذا جمع عنده - فالحاصل ان المال انما يحصل للبخلاء الذين لا ينيلونه ولا ينفعون منه -

**ف** مال نزد کسانیکه سود که نیست خیر و سخا نزد شان چنانکه سیلاب بپوشاند گیاه خشک را رسد یعنی گیاه کهنه خشک چنانکه از آب سیلاب منتفع نگردد - تاهم سیل آنرا بپوشد همچنان کسانیکه از مال سود مند نه شوند واد و دهش نه کنند نزد شان مال جمع گردد - چه خوب گفته شده - شعر - کریمانرا بدست اندر درم نیست خداوندان نعمت را کرم نیست ۞

**اردو** مال ایسے لوگوں کو ڈھانک لیتا ہے یعنی ان کے پاس جمع ہوتا ہے جنہیں کوئی بھلائی نہیں ہے - جیسے پانی کا بہاؤ گیاہ کہنہ وخشک کی جڑوں میں جمع ہو جاتا ہے - یعنی گیاہ کہنہ بوسیدہ پانی کے رو سے منتفع نہیں ہوتا ہے پھر بھی اسکی جڑوں میں رہ جاتی ہے - ایسا ہی جو لوگ مال و دولت کو کام میں نہیں صرف کرتے ہیں انہیں کے پاس مال دوڑتا ہوا جاتا ہے -

| لَا بَارَكَ اللهُ بَعْدَ الْعِرْضِ فِي الْمَالِ | أَصُونُ عِرْضِي بِمَالٍ لَا أُدَنِّسُهُ |
| --- | --- |
| برکت نہ دے اللہ پاک عزت کے بعد مال میں | نگاہ رکھتا ہوں اپنی عزت کو مال کے ذریعہ جسکو ناپاک نہیں کرتا ہوں |

**حل** اصون من الصيانة باب نصر ينصر اي احفظ - العرض العزة - ادنسه من التدنيس يقال دنسه اي صيره دنساً باب تفعيل والدنس ضد الطيب والنقي -

**معناه** يقول احفظ عرضي بمال لا ادنسه بدنس البخل ولا يبارك الله في المال بعد هلاك العرض وذهابه - الحاصل انه يقول اني احفظ عرضي من العيوب بالسخاوة اذ لو لا يبقى العرض سالماً عن العيوب فما افعل بالمال فلا يبارك الله في المال بعد ذهاب العرض فان المال يمكن جمعه بالحيل ولا حيلة في رد العرض بعد الهدم -

**ف** بمال من آبروے خود را نگاه دارم واو را چرک آلود نکنم - خدائے بزرگ بعد از فوت عزت بمال برکت

ندید۔ حاصل این ست کہ من بصرف مال آبروے خویش را از ننگ و عار سلامت دارم۔ نہ کہ او را بہ خساست بخل ناپاک سازم۔ مرا بر قوت مال ہا کے نے زیرا کہ من خوب میدانم کہ مال بار دیگر بدست خواہد آمد۔ لیکن آبرو چون برباد شود بار دیگر اصلاحش ممکن نیست لاجرم دعا میکنم کہ خداے پاک بہ مالے برکت نہ کند کہ بہ موجودگی آن عزت برباد شود۔

**اُردو** مین اپنی آبرو و عزت کو مال کے ذریعہ سے ننگ و عار سے بچاتا ہون۔ اور اُسکو نجاست بخل سے ناپاک نہین کرتا۔ خداوند پاک عزت برباد ہونے کے بعد مال مین برکت نہ دے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مین بخل سے دور رہکر اپنے مال کو لٹا کر عزت بچا لیتا ہون۔ کیونکہ مال بہت کچھ مل سکتا ہے لیکن عزت اگر برباد ہوگئی تو بار دیگر اسکی اصلاح دائرہ امکان سے باہر ہے۔ لہٰذا خدا سے درخواست ہے کہ ایسے مال مین برکت نہ دے جس کی موجودگی مین آبرو خاک مین مل جاے۔

| وَلَسْتُ لِلْعِرْضِ إِنْ أُودِي بِمُحْتَالِ | أَحْتَالُ لِلْمَالِ إِنْ أُودِي فَأَجْمَعُهُ |
|---|---|
| اور عزت کیلیے اگر برباد ہوجاوے کوئی حیلہ کر نہین سکتا | مین حیلہ کر سکتا ہون مال جمع کرنے کو اگر ہلاک ہوجاوے |

**حل** اودی ای ہلک۔ احتال من الحیلۃ۔ باب افتعال۔

**معناہ** اذا اودی المال وہلک فاحتال لجمعہ فاجمعہ بالحیل اما اذا اہلک العرض فلا یمکن الاحتیال لجمعہ فانہ لا یعود بالحیل فلذلک اعطی المال واہلکہ فی صیانۃ العرض عن العیوب۔

**ف** اگر مال ہلاک شود بحیلہا بار دیگر فراہم میکنم اما چون آبرو برباد شود در حصولش بار دیگر حیلہ ام بکار نیاید۔ لاجرم از صرف مال عزت را نگاہ دارم۔

**اُردو** اگر مال ہلاک ہوجاے تو حیلہ او تدبیر سے بار دیگر اسکو جمع کر سکتا ہون۔ اور اگر آبرو باقی رہے تو پھر اسکے حاصل کرنے مین میرا کوئی حیلہ کارآمد نہوگا لہٰذا مین مال کی محبت چھوڑ کر عزت کو ننگ و عار سے بچاتا ہون۔

| وَلَا يُسَوَّدُ غَيْرُ السَّيِّدِ الْمَالِ | أَلْفَقْرُ يُزْرِي بِأَقْوَامٍ ذَوِي حَسَبٍ |
|---|---|
| اور سردار نہین بنایا جاتا ہے سواے بڑے مالدار کے | فقر عیب لگاتا ہے اچھی قومون پر |

**حل** یسوّد مجہول من التسوید یقال سودہ اذا جعلہ سیدا۔ غیر السید المال اصلہ غیر الرجل السید المال۔ یقال رجل مال نال اذا کان ذا مال کثیر ومنال عظیم۔

**معناہ** الفقر والافلاس یعیب اقواما ذوی حسب نجیب ولا یجعل سید الحی الناس الا رجل ذو مال کثیر۔ الحاصل ان الفقر موجب الذل والہوان والغناء باعث للعز والمنال۔

**ف** غربت و ناداری بر اقوام شریف و حسیب عیب میاندازد بجز شخص توانگر در قوم کسے بر قوم سردار و بزرگ و سالار نکردہ شود۔ حاصل آن ست کہ فقر باعث ذلت و خواری ست۔ و توانگری موجب عزت و سرداری۔

فقیر راکسے نپرسد و بر آستانۂ غنی ہمہ عالم سرنگون بیماند۔ در حدیث آمدہ است کاد الفقر ان یکون کفرا۔ چہ خوب گفتہ است۔ شعر۔ بوقت تنگدستی آشنا بیگانہ می گردد۔ صراحی چون شود خالی جدا پیمانہ می گردد۔

اُردو) افلاس و ناداری شریف قوموں پر دھبہ لگاتی ہے۔ لوگوں پر سردار نہیں بنایا جاتا ہے مگر سردار کثیر المال۔ یعنی افلاس بڑوں کو بھی معیوب کر چھوڑتا ہے۔ غریب کو کوئی بھی نہیں پوچھتا۔ کسی قوم پر تونگر کے سوا کسی کو سردار نہیں بنایا جاتا ہے۔

## وقال عبد العزیز بن زرارة الکلابی

| دعوت ایہا فتیة باکفہم | من الجزر فی برد الشتاء کلوم |
|---|---|
| مین نے بلایا ناقہ کیطرف جوانوں کو جنکے ہاتھ مین | ذبح سے سردی مین سرما کی زخم تھا |

حل) دعوت ایہا الضمیر المجرور للناقة۔ الفتیة جمع الفتی وھو الشاب الحدث ولکن اجمع فتیان فتوءة۔ فتو۔ فتی رفتی۔ الجزر الذبح۔ الکلوم جمع کلم وھو الجرح۔ الکلوم مرفوع فاعل الظرف۔ قولہ باکفہم الجملة الظرفیة نعت فتیة۔

معنا کا) نادیت الی الناقة فتیانا باکفہم جروح وکلوم من کثرة النحر فی برد الشتاء۔ الحاصل انہ یصف نفسہ بالجود والسخاء وکثرة ضیافة الاضیاف فیقول دعوت غلمانا باکفہم جروح من کثرة النحر فی برد الشتاء لنحر الناقة للاضیاف فانی سخی کریم احب ضیافتہم۔ وقیل ان المراد ان باکفہم جروحا کثیرة لسرعة ما یفصلون الجزر استعجالا لاطعام الاضیاف فتصیب الشفرة ایدیہم۔ اولانہم لایہتدون الی ذلک لانہم لیس من شانہم المفاصل انما تولوا ذالک لشدة الزمان۔ ویدل علی ھذا قولہ من الجزر ولم یقل من البرد۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ف) خواندم غلامان جوانان را برائے ذبح ناقہ آن غلامان کہ بسبب کثرت ذبح ناقہا در سردی زمانۂ سرما بدست شان زخم فتادہ است۔ حاصل این ست کہ من ہمیشہ ضیافت مہمانان میکنم ازین رو بدست غلامان من زخم فتادہ است زیراکہ در سرما اکثر ذبح شتر می کنند۔ پس اینک نیز برائے ذبح ناقہ ایشان را خواندم تا ناقہ را ذبح کنند و طعام مہمانی طیار کردہ شود۔

اُردو) مین نے اپنے ناقہ کے ذبح کی غرض سے ایسے جوان غلاموں کو بلایا جنکے ہاتھوں مین بسبب کثرت ذبح کے بہت سے زخم آگئے تھے یعنی کثرت سردی سے ہاتھ قابو مین نہیں رہتا ہے۔ علاوہ برین مہمانوں کے لیے جلد کھانا طیار ہونے کی غرض سے جلد از جلد ذبح کرنے کیوجہ سے ان کے ہاتھ زخمی ہوگئے تھے۔ خلاصہ اسکا یہ ہے کہ ہمیشہ سے میرے یہان ضیافت کا سلسلہ جاری ہے۔ اس کام نے غلاموں کے ہاتھوں کو زخمی کر دیا۔

آج بھی مہمانون کیلیے ناقہ ذبح کرنے کیلیے مین نے انکو بلایا۔

| اِذَا مَا اشْتَهَوْا مِنْهَا شِوَاءً سَعَى لَهُمْ | بِهِ مِهْذَارُ الْكِرَامِ خَدُوْمُ |
|---|---|
| جب چاہتے ہین اُس سے بُھنا ہوا گوشت دوڑکے لیجاتا ہوا ان کیواسطے | انکو ایک شخص بہت بات کرنے والا بزرگون کا خدمت گذار |

حل) اذا ما اشتھوا الضمیر راجع الاضیاف ۔ الشواء اللحم المشوی ۔ قولہ بہ الضمیر للشواء ۔ المھذار من یھذر کثیرا فی کلامہ انما وصفہ بالمھذار لانہ یکثر کلامہ عند الاطعام مثلاً کلوا وما تواھا توا الخدوم مبالغۃ الخادم ۔ مرفوع فاعل سعی ۔ قولہ لہم الضمیر للاضیاف ۔ للکرام متعلق بخدوم۔

معناہ) اذا ما اشتھی الاضیاف لحما مشویا من الناقۃ المنحورۃ سعی لہم بہ مھذار کثیر الخدمۃ للکرام ۔ الحاصل ان خدامی معتادون فی خدمۃ الاضیاف حتی انہ اذا ما اشتھی الاضیاف لحما مشویا یحضر بہ عندھم مھذار کثیر الخدمۃ ساعیاً الیھم من غیر تاخیر ۔ والمراد بالمھذار ھو نفسہ ۔

ف) چون مہمانان خواہش کنند کہ بریان گوشت آن ناقہ بخورند ۔ پس مردے بسیار گو خدمت گذار بزرگان داں بآن گوشت پیش مہمان حاضر شود ۔ حاصل این ست کہ بخانہ ام درباب مہمانان خوب اہتمام ست چون کسے از ایشان بچیزے شوق ظاہر کند خادم فوراً حاضر سازد ہرگز در رود رنگ نیفتد ۔ واضح باد کہ در ینجا از خادم مہذار بسیار گو خود شاعر مراد ست نہ خادم دیگر۔

اُردو) جبکہ مہمان لوگ اُس سے بُھنا ہوا گوشت چاہتے ہین تو ایک شخص بسیار گو بزرگونکا خدمتگزار اُن کیلیے وہ گوشت دوڑکر لاتا ہے یعنی مہمانون کی بابت میرے یہان خاصا انتظام ہے جب کسی نے کسی چیز کی خواہش کی فوراً خدمتگار اُسے حاضر کردیتا ہے مہمانون کو کسی بات کی مطلقاً تکلیف نہین ہوتی۔ واضح رہے کہ بسیار گو سے خود شاعر مراد ہے یعنی مین نے دوڑکر گوشت لاکردیا ۔ بسیار گو اسلیے کہا کہ سخی کو ضیافت کرنے سے بار بار ہر شخص کو کھانے کا اور خدمتگارون کو قسم قسم کی چیز و اسباب لانیکا تقاضا کرنا ہوتا ہے ۔ اور نخواہ مخواہ بھی بات کرنا پڑتی ہے۔

## وقال اٰخر

| فَإِلَّا أَكُنْ عَيْنَ الْجَوَادِ فَإِنَّنِيْ | عَلَى الزَّادِ فِي الظَّلْمَاءِ غَيْرُ شَتِيْمِ |
|---|---|
| سو اگر کامل سخی نہین ہون تو بے شک مین | توشہ پر اندھیرے مین دشنام دادہ نہین ہون |

حل) المراد بعین الجواد ذات الکریم ۔ شتیم فعیل بمعنی مفعول من الشتم ۔ قولہ علی الزاد متعلق بشتیم ۔ وفی الظلماء ظرف۔

معنا ہ) یقول ان لم اکن عین الجواد (ای جواد کامل) فلا حرج فانی لا اشتم علی زادی فی اللیلۃ الظلماء۔ بل آکل الاضیاف شبعاً فان زادی لا یقل ولا اجدہ عن مزید کالبخیل فیشتفی احد منہ

ف) اگرسخی کامل نیم مضایقہ نے زیرا کہ من درشب تاریک بتوشہ ام دشنام دادہ نشوم۔ حاصل اینکہ چون درشب تاریک بخانہ ام مہمان تشریف آورد۔ توشہ مہمانیش کم نگردد ونہ من آنرا از مہمان مثل بخیل پوشیدہ دارم بلکہ مہمان راخوب سیر کردہ بخورانم لاجرم کسے دشنامم نمی دہد۔

اُردو) سو اگر مین پورا سخی نہین ہون تو مضایقہ کیا ہے کیونکہ اندھیری رات مین کسی توشہ اور طعام ضیافت کی بابت دشنام نہین دیا جاتا ہون۔ خلاصہ یہ ہے کہ رات کو جب مہمانون کی آمد ہوتی ہے تو بفضل خدا کسی چیز کی کمی نہین ہوتی ہے ضیافت کا سامان پورا پورا موجود رہتا ہے بخیل کی مانند اسمین سے کسی چیز کو مہمانون سے چھپاتا نہین ہون۔ انکو بہت کھلاتا ہون پھر دشنام کیون دیا جاؤن۔

| فَاِلَّا اَکُنْ عَیْنَ الشُّجَاعِ فَاِنَّنِیْ | | اَرُدُّ سِنَانَ الرُّمْحِ غَیْرَ سَلِیْمِ |
|---|---|---|
| سو اگر نہین ہون عین دلاور کیونکہ بے شک مین | | لوٹاتا ہون نیزے کی بھال کو غیر صحیح |

حل) الشجاع بالضم والشجاع بالفتح والشجاع بالکسر الجری المقدم الشدید القلب عند الباس وشجعان و شجعان و شجاع جمعہ۔ الرمح بضم الاول وسکون الثانی عود طویل فی رأسہ حربۃ رماح وارماح جمعہ۔ السنان بکسر الاول نصل الرمح اسنۃ جمعہ۔

معنا ہ) یقول فان لم اکن جامعاً فی ضرب الحرب فلا حرج فانی ارد نصل رماح الاعداء غیر سلیم عن الکسر او الثلم۔ بل اقطعہ بالسیف او ان جسمی کالحدید صعباً فاذا مسہ سنان الرمح انکسر۔ الحاصل انی شجاع جری۔

ف) اگر درامور جنگ ماہر وشجاع و بہادر کامل نیم۔ مضائقہ نیست زیرا کہ من نوک نیزہائے دشمنان را شکستہ باز گردانم۔ یعنی نوک نیزہ را بہ شمشیر ببرم یا چنان گوید کہ بدنم چنان سخت ست کہ چون نوک نیزۂ دشمن درو رسد بشکند وسلامت باز نگردد۔ حاصل آنست کہ درمن اوصاف شجاعت موجود اند۔

اُردو) اگر مین پورا پورا بہادر نہین ہون تو بلا سے۔ کیونکہ مجھ مین شجاعت کے اوصاف تمامتر موجود ہین۔ دشمن کے نیزے کی بھال کو توڑ پھوڑ کر لوٹاتا ہون یعنی تلوار سے اُسے کاٹ دیتا ہون یا اسلیے بھال ٹوٹ جاتی ہے کہ میرا بدن پتھر ساسخت ہے۔ جیسے ہی بھال اُس پر لگی اور ٹوٹ کر رہگئی۔ خلاصہ یہ ہے کہ شجاعت کے اوصاف مجھ مین موجود ہین۔ لہذا بہادر اور شجاع ہون۔

وقال آخر

| وَأَكْثِرِ الشَّوْبَ إِنْ لَمْ يَكْثُرِ اللَّبَنُ | وَسِّعْ عَلَيْكَ مَاءَ اللَّحْمِ تَقْسِمُهُ |
| --- | --- |
| اور زیادہ کردو ملاوٹ اگر دودھ زیادہ نہو | زیادہ کردو شوربہ کو گوشت کے پانی سے تقسیم کے وقت |

حل) وسع امر من التوسیع باب تفعیل۔ مد القدر اذا اکثر مرقہا۔ قولہ تقسمہ حال من الفعل۔ اکثر من الاکثار۔ الشوب الخلط والمزج۔ المراد بہ ھنا مزج الماء باللبن۔ اللبن مرفوع فاعل لم یکثر۔

معناہ) یقول لخادمہ ویامرہ بتکثیر ماء اللحم وتکثیر مزج اللبن اذا کان قلیلا لیناول جمیع ضیفانہ علی سواء فلا یاکل جماعۃ صرف اللحم ویبقی الاخرون خاص البطن ولیشرب جماعۃ لبنا خالصا ویبقی الاخرون من غیر شرب۔ الحاصل انہ یامر خادمہ فیقول وسع ماء اللحم عند ما یرید تقسیمہ علی الضیفان وکذا اکثر المزج باللبن ان لم یکفہم

ف) خادم خود را بفرماید کہ شوربۂ گوشت از آب زیادہ کن چون بمہمانان تقسیم کنی۔ اگر شیر زیادہ نباشد در آن آب بیامیز۔ حاصل این ست کہ اگر گوشت وشیر مہمانان را کافی نباشد در آن آب آمیختہ مقدار زیادہ کن تا ہر یکے را حصہ از آن برسد وکسے محروم نگردد زیرا کہ حرمان کسے سراسر ظلم نا سزاست۔ واضح باد کہ در ایام قحط اینچنین کردہ شود۔

اردو) غلام کو حکم دیتا ہے کہ گوشت میں بہت سا پانی ڈالکر شوربہ کی مقدار بڑھادے جبکہ تو اسکو مہمانون پر تقسیم کرے۔ اور اگر دودھ کافی نہو تو اس مین بھی پانی ملادے۔ خلاصہ یہ ہے کہ سب کو حصہ ملنے کی غرض سے گوشت اور دودھ مین بوقت تقسیم پانی ڈالکر مقدار بڑھادے تاکہ کوئی محروم نہ رہجائے۔

| إِنَّ الْكَرِيمَ الَّذِي لَمْ يُخْلِهِ الْفِطَنُ | وَسِّعْ بِهِ وَتَلَفَّتْ حَوْلَ حَاضِرِهِ |
| --- | --- |
| بے شک کریم وہ شخص ہے جسکو ہشیاریان نہ چھوڑین | شوربہ زیادہ کردو اور حاضرین کیطرف دیکھو |

حل) وسع بہ الضمیر لماء اللحم۔ تلفت امر من التلفت بمعنی الالتفات والتلفت معناہ النظر الی الشیٔ بانحراف العنق۔ حاضرہ من حضر الضیافۃ والضمیر لماء اللحم۔ قولہ لم یخلہ یقال اخلاہ اذا ترکہ خالیا۔ الفطن بکسر الاول وفتح الثانی جمع فطنۃ وھو الحذق والبصیرۃ۔ الفطن مرفوع فاعل لم یخلہ۔

معناہ) وسع ماء اللحم والتفت حول الاضیاف الحاضرین عندہ۔ ان الکریم ھو الذی یفطن کل حین ولا یترکہ الفطن خالیا قط۔ الحاصل انظر یمینا وشمالا عند الاطعام لئلا یحرم ضیف فان الکریم ھو الذی لا یفارقہ الفطن۔

ف) شوربہ گوشت را زیادہ کن وسوی حاضرین ببین تا کسے محروم نماند ہر آئینہ کریم آن باشد کہ ہشیاری از وگاہی جدا نشود۔ حاصل اینکہ باہتمام تمام ہمہ را حصہ بدہ چپ وراست بنگر مبادا کسے محروم ماند۔ کریم آن باشد کہ ہر دم از ہشیاری کار کند۔

اردو) شوربہ خوب بڑھادے اور حاضرین کیطرف گردن موڑ موڑ کر دیکھ ایسا نہو کہ کوئی مہمان محروم رہجائے۔ سخی تو وہ شخص ہے جسکو ہشیاریان کبھی نہ چھوڑین یعنی ہمیشہ ہشیار رہے غفلت کے پاس نہ پھٹکے۔ لہذا مین اپنی ہوشیاری سے تجھکو بتا دیتا ہون کہ اس طرح سے کام انجام دے۔ اور سب کو خوب خیال کے ساتھ کھلا۔

## قال اٰخر

| مِنَ السَّيفِ لاَقتْ حَدَّهُ وَهُوَ قَاطِعٌ | اِذَا هِيَ لَمْ تَمْنَعْ بِرِسْلٍ لُحُومَهَا |
|---|---|
| تلوار سے تو ملاقات کریگی اسکی دھار سے اور وہ کاٹنیوالی ہے | جبکہ وہ نہ بچائے دودھ سے اپنے گوشت کو |

(حل) الضمیر المرفوع للابل۔ الرسل بالکسر اللبن۔ لحومها منصوب مفعول لم تمنع۔ لاقت حدہ ای لاقت الابل حد السیف۔

(معناہ) اذا لم تمنع الابل بلبنها لحومها من السیف۔ تنحر فلاقت حد السیف والسیف قاطع الحاصل۔ ان العرب لم تکد تنحر الابل اذا وجدت اللبن تقول ان اللبن احد اللحمین فعلی ھذا یقول الشاعر۔ ان الابل ان لم تسق الاضیاف لبنها لاقت السیف وحدہ ای تنحر لھم۔

(ف) چون آن شتران بشیر خویش گوشت را از تیغ باز ندارند۔ بتیزی شمشیر ملاقات کنند وآن بران ست حاصل اینکہ اگر شتر مر از شیر مہمانان را سیر نہ کند پس از تیغ ذبح کردہ گوشت آن لقمہ مہمانان خواہد شد یعنے در عرب رسم بود کہ شتر شیردہ را ذبح نہ کنند وگویند کہ شیر بمنزلہ گوشت است درین شعر اشارہ باین رسم ست۔

(اردو) جبکہ شتر اپنے دودھ کے ذریعہ سے گوشت کو تلوار سے نہ بچائیں تو وہ تلوار کی دھار سے ضرور ملینگی اور وہ تلوار کاٹنے والی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اگر وہ دودھ نہ دیوین تو ذبح کرکے اُن کا گوشت مہمانون کو کھلایا جائیگا۔ عرب میں یہ رسم تھی کہ دودھ دینے والی ناقہ کو ذبح نہ کرتے اور کہتے کہ دودھ گوشت کی طرح ہے۔

| وَاَلْبَانِهَا اِنَّ الْكَرِيمَ يُدَافِعُ | نُدَافِعُ عَنْ اَحْسَابِنَا بِلُحُومِهَا |
|---|---|
| اور دودھ کے ذریعہ بیشک کریم دور کرتا ہے | ہم دور کرتے ہین اپنے حسبون سے اوسکے گوشت |

حل قولہ ندافع ای العیوب عن الاحساب۔ قولہ بلحومها والبانها ای باطعام اللحوم وسقی اللبن

(معناہ) یقول نحن ندافع العار والعیب عن احسابنا بلحوم الابل والبانها فان الکریم ھو الذی یدافع العار عن حسبہ۔ الحاصل اننا نطعم لحومنا ونسقی البانها کی لا تلحق احسابنا سیئۃ وشیمۃ فانی کریم والکریم یدافع۔

(ف) ما از حسب ونسب خویش ننگ وعار را بہ گوشت وشیر شتر دور نمائیم۔ سخی آن باشد کہ ننگ وعار را از ذات خود دور نماید۔ حاصل اینکہ ما از گوشت وشیر شتران کہ بہ مہمانان ہدیہ میکنیم۔ آبروی خود را از ننگ محفوظ داریم واین خاصہ مرد سخی ست۔

(اردو) ہم اپنے خاندان اور اوصاف حمیدہ سے شتر کے گوشت اور دودھ کے ذریعے ننگ وعار کو دور کرتے ہین بیشک سخی مرد وہ ہے جو اپنی ذات سے ننگ وعار دور کرے۔ خلاصہ یہ ہے مہمانون کو شتر کا گوشت اور دودھ کھلا

بلا کر بخل کی بدنامی سے اپنی عزت کو بچا لیتے ہین کیونکہ ہم سخی ہین اور سخی اپنی عزت کا پاس کرتا ہے۔

| يَدَعْهُ وَتَرْجِعْهُ إِلَيْهِ الرَّوَاجِعُ | وَمَنْ يَقْتَرِفْ خُلُقًا سِوَى خُلْقِ نَفْسِهِ |
|---|---|
| اسکو چھوڑ دیگا اور لوٹا دینگے اسکی طرف لوٹانے والے | اور جو شخص حاصل کریگا کسی خصلت کو سوا اپنی طبعی عادت کے |

حل الاقتراف الاکتساب الخلق بالضم الخصلة اخلاق ج۔ ترجعه الضمیر یعود الی من۔ الیه الضمیر للخلق۔ الرواجع جمع الراجع المراد به ھنا الاسباب الرواجع۔

(معناہ) یقول من یکتسب خلقًا جدیدًا سوی خلقه الطبعی۔ یداعه یومًا وترجعه الی الخلق الطبعی الاسباب الرواجع۔ الحاصل ان الخلق الطبعی عرض لازم یبقی دائمًا واما الخلق الکسبی عرض مفارق لایدوم۔ فمن تخلق بخلق کسبی سوی خلقه الطبعی لایدوم فیه ھذا الخلق بل یرجعه الی اصله۔ فان کل شئ یرجع الی اصله ملخص الکلام انه یقول ان الکرم والسخا خلق طبعی لنا طبعنا علیه

(ف) ہرکہ بعادتے سوائے عادت جبلیش خوگر شود آنرا بگذارد واسباب بازگردانندہ سوی عادت اصلیش باز گردانند حاصل اینکہ از تکلف نیکنامی حاصل نشود۔ من از روز ازل سخی وکریم آمدہ ام۔ سخاوت خوئے جبلی من ست گاہے از من جدا نتوان شد۔ ؎ این سعادت بزور بازو نیست + تا نہ بخشد خدائے بخشندہ۔

(اردو) جو شخص اپنی اصلی عادت کے سوا کوئی دوسری عادت پیدا کریگا تو ایک نہ ایکدن اسکو چھوڑ دیگا۔ اور اسکو اصلی عادت کیطرف لوٹانے والے اسباب لوٹا لاوینگے۔ خلاصہ یہ ہے کہ فطرت بدلتی نہین ہے۔ میری سخاوت اور دادو دہش خوی طبعی ہے۔ نئی عادت تھوڑی ہے جو چھوٹ جاوے۔ یہ اوصاف میرے خمیر کے ساتھ ملا دیے گئے ہین

## وقال مضرس بن ربعی

| كَسَا الْأَرْضَ نَضَّاحُ الْجَلِيدِ وَجَامِدُهُ | وَإِنِّي لَأَدْعُو الضَّيْفَ بِالضَّوْءِ بَعْدَمَا |
|---|---|
| کہ ڈھانپ لے زمین کو ریزان اور جمنے والی شبنم | اور بیشک مین بلاتا ہون مہمانکو روشنی سے بعد اسکے |

النضاح الرشاش ونضاح الجلید مایرش منه علی وجه الارض۔ الجلید مایسقط علی الارض من الندی یجمد لبرد الھواء۔ (شبنم) قوله جامده الضمیر للنضاح مرفوع فاعل کسا وکذا النضاح فاعل علیه

(معناہ) انی ادعو الاضیاف بضوء النار الموقدة علی الامکنة المرتفعة لیروھا من بعید = بعد مایکسو الارض ماینضح من الجلید ویجمد۔ الحاصل انی کریم ادعو الاضیاف بالنار فی شدة برد الماء وایام القحط۔

(ف) ہر آئنہ بہ روشنی آتش مہمانان را سوی من بخوانم۔ بعد ازان کہ شبنم ریزان وبستہ اش زمین را بپوشاند حاصل اینکہ در موسم سرما چون از کثرت شبنم زمین پوشیدہ گردد ودر چنین ایام اکثر قحط می افتد۔ مہمانان را بر جائے بلند

آتش برافروختہ سوی ضیافت من دعوت کنم۔

(اردو) بیشک مین آگ کی روشنی کے ذریعے مہمانون کو اپنی طرف بلاتا ہون جبکہ ایام سرما مین شبنم ریزان اور جمنے والی شبنم زمین کو ڈھانپ لے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ایسے کٹھن وقتو مین بھی اونچی جگھون پر آگ جلاکر مہمانون کو بلاتا ہون یعنے مین بجد سخی ہون۔

| لِاُكْرِمَهُ اِنَّ الْكَرَامَةَ حَقُّهُ | وَمِثْلَانِ عِنْدِي قُرْبُهُ وَتَبَاعُدُهُ |
| --- | --- |
| تاکہ اُسکی تعظیم کرون بے شک احترام اُسکا حق ہے | اور برابر ہے میرے نزدیک اُسکا قرب اور بُعد |

حل اللام فی لاکرمه للغاية ۔ حقه الضمير للضيف۔ مثلان شيئان۔ قوله قربه وتباعده اى قربه فى النسبة الىّ وبُعدُه فيها عنى۔

(معناه) ادعوه لاكرمه فان التعظيم والتكريم حقه وسيّان عندى قربه وبعده فى الانتساب الىّ الحاصل ان القريب منه والبعيد فى النسب عندى سواء فى الاكرام۔

(ف) بخوانم تا تعظیمش کنم زیراکہ تعظیم حق اوست۔ قریب وبعید جنبی در رشتہ دار او نزد من در تعظیم یکسان ست حاصل اینکہ ہر یکے را از مہمانان تعظیم میکنم یگانہ وبیگانہ۔ قریب الوطن وبعید الوطن را یکسان می بینم فرقے نکنم۔

(اردو) مہمانون کو اُنکی آو بھگت کرنے کو بلاتا ہون اور بیشک احترام اُنکا حق ہے۔ میرے نزدیک اُنکا وطن اور نسب کے لحاظ سے قریب اور بعید ہونا برابر ہے۔ سب کو یکسان دیکھتا اور سب کی تعظیم بے کم وکاست یکسان کرتا ہون۔ خواہ جنبی ہو خواہ رشتہ دار۔

| اَبِيتُ اُعَشِّيهِ السَّدِيفَ وَاِنَّنِي | بِمَا قَالَ حَتّٰى يَتْرُكَ الْحَيَّ حَامِدُهُ |
| --- | --- |
| مین رات گذارتا ہون کہ اُسکو کوہان کی چربی کھلاتا ہون بیشک مین | عوض اُسکے جو لیا اُسکا مداح ہون یہانتک کہ قوم کو چھوڑ دے |

حل اعشّيه من عشّاه اذا اطعم العشاء۔ السديف شحم السنام وهى اطيب عندهم۔ قوله حامده خبر انّنى الضمير للضيف۔ قوله حتى يترك الحى معناه مادام مقيمًا فينا۔ ومعنى قوله بما قال وفى نسخة بما نال اى بعوض ما نال منى اوضرنى من تلف مالى۔ قوله ابيت اى اقيم الليل۔

(معناه) ابيت اطعمه العشاء بشحم السنام واننى شاكر بما نال منى وضرنى حتى يترك الحى ويفارقهم الحاصل انه مادام مقيمًا عندنا اكرمه واشكره واطعمه شحم السنام فانها ارغب الاطعمة واطيبها۔

(ف) بدین حالت شب گذارم کہ او را شحم کوہان شتر کہ مرغوب ترین طعام ست میخورانم۔ تا وقتیکہ قبیلہ ام را ترک نکند وبہر چہ گفت واز من خاست شکرش نمودم۔ حاصل اینکہ مہمان تا آنکہ از من جدا نہ شود ہمیشہ خدمت وی کنم

وازچیزہاے نفیس غذا دہم ہرچہ بفرماید غنیمتش شمردہ بہ تعمیلش کوشان مانم۔

(اردو) مین ایسی حالت مین رات گذارتا ہون کہ اُسکو کوہان شتر کی چربی کھلاتا رہتا ہون۔ اورجب تک وہ ہماری قوم کو نہ چھوڑے بعوض اُس چیز کے جو مجھ سے لیوے یا مجھکو ضرر پہونچاوے اُسکا ثناخوان اور شکر گذار رہتا ہون۔ خلاصہ یہ ہے کہ اُسکی فرمایش کو غنیمت سمجھ کر اُسکی تعمیل کرتا ہون۔ اگرچہ نقصان بھی مجھکو پہونچاوے تو بھی اُسکو برا بھلا نہین کہتا بلکہ ہمیشہ اُسکی مدح وثنا مین رطب اللسان رہتا ہون۔

## وقال حماس بن شامل

| | |
|---|---|
| وَمُسْتَنْبِحٍ فِی لُجِّ لَیْلٍ دَعَوْتُہٗ | بِمَشْبُوْبَۃٍ فِیْ رَاسِ صَمْدٍ مُّقَابِلٖ |
| اور بہت سے مسافر کتونکے بھونکانیوالے رات کی اندھیری مین مین نے انکو بلایا | روشن آگ سے جو مقابل پہاڑ کی چوٹی مین تھی |

حل اللغۃ ویعنی ترتب لج اللیل معظم ظلمتہ المشبوبۃ النار۔ الصمد الجبل او الارض المرتفعۃ قولہ دعوتہ جواب رب۔ المقابل المحاذی۔ الضمیر فی دعوتہ للمستنبح۔

(معناہ) رُبّ طارق لیل مستنبح فی اللیل المظلم دعوتہ بالنار الموقدۃ فی راس جبل ای مکان مرتفع محاذلہ۔ الحاصل انی رجل سخی اضیف الاضیاف واوقد النار فی المکان المرتفع لیراھا طارق لیل مستنبح فیھتدی بضوءھا الی داری۔

(ف) بسا مہمانان شب وارد آواز کنانندگان سگان در تاریکی شب تار وتیرہ اند کہ بہ آتش سوزان برجاے بلند بجانب مقابل اوشان دعوت شان کنم حاصل این ست کہ من مہمان نوازم آتش برجاہاے بلند افروختہ بسا مہمانان شب وارد راسوی ضیافت من بخوانم۔

(اردو) اور بہت سے مہمان رات مین آنیوالے رات کی سخت اندھیری مین کتونکے بھونکانیوالے ہین کہ مین نے انکو اس دہلتی ہوئی آگ کے ذریعے جو مہمانونکے مقابل پہاڑ کی چوٹی مین روشن تھی اپنی طرف بلایا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مین مہمان نواز ہون ہزارون شب آیندہ مہمانونکو آگ روشن کرکے اپنی ضیافت کیطرف بلاتا ہون جو رات بھر اندھیری مین ادھر ادھر بھٹکے پھرتے ہین۔

| | |
|---|---|
| وَقُلْتُ لَہٗ اَقْبِلْ فَاِنَّکَ رَاشِدٌ | وَاِنَّ عَلَی النَّارِ النَّدٰی وَابْنُ شَامِلٖ |
| اور مین نے اُس سے کہا آگے بڑھ کیونکہ تو راہ راست چلا | اور بیشک آگ کے پاس بخشش اور ابن شامل ہے |

حل الراشد المھدی من الرشد وھو ضد الضلال۔ الندی الجود۔ قولہ وان علی النار الخ متعلق بمحذوف ای ان الندی وابن شامل موجودان علی النار ای عند النار

(معناہ) بشرتہ بقدومہ علی وقلت لہ اقبل فانک راشد مھدی فی طریقک غیر مضل

فیہ وانك قد اتیت نارا عندھا الجود والکرم وصاحب الجود والکرم وھو ابن ثامل۔
گفتمش بیا و بنشین ہر آئینہ راہ راست آمدی تحقیق بر آتش جود وسخا نیز جواد وسخی یعنی ابن ثامل موجود اند یعنی
بشارتش دادم کہ راست آمدی ونزد چنان آتش رسیدی کہ نزد وی جود وجواد ہر دو موجود اند اکنون ترا پروائے چیزی نے
(اردو) اور مین نے اُس سے کہا کہ آئیے تشریف لائیے۔ کیونکہ آپ ٹھیک راستہ آئے۔ بیشک اس آگ پر سخاوت
اور سخی یعنے ابن ثامل موجود ہے۔ لیعنے بہت ٹھیک راہ پر چلے ہو اور ایسی آگ کے پاس پہونچے جسکے پاس سخاوت
کی کمی نہین ہے ابن ثامل جیسا سخی اسکا مالک ہے اب کس بات کی پروا ہے آرام سے رہو اور خوب کھاؤ۔

## وقال النمری ویقال انھا لرجل من باھلۃ

| یُقَاتِلُ اَھْوَالَ السُّرٰی وَتُقَاتِلُہٗ | وَدَاعٍ دَعٰی بَعْدَ الْھُدُوِّ کَاَنَّمَا |
|---|---|
| لڑتے تھے سیر شب کے مصائب ہوا اور وہ مصائب اس کیساتھ لڑتی تھین | بہت سے پکارنیوالون نے پکارا بعد رات کے چپ جانے کے گویا وہ |

حل الواو بمعنی رب۔ الھدو السکون ای سکون اللیل وسکون اصوات الناس۔ الاھوال جمع ھول
وھو الشدۃ یقال ھال الامر فلانا ای افزعہ۔ (باب نصر) السری السیر لیلاً قال تعالی سبحان
الذی اسری بعبدہ الایۃ وتقاتلہ ای تلك الاھوال۔ من المقاتلہ۔ باب مفاعلۃ وخاصۃ الاشتراك۔
(معناہ) ورب داع دعی بعد سکون اللیل ای فی اخر اللیل وکان فی اسوء حال من اھوال اللیل
کانہ یقاتل الاھوال والاھوال تقاتلہ۔
(ف) بسا خوانندہ اند کہ بعد خاموشی شب فریاد خواست وحالتش در شب تار چنان بود کہ گویا مصائب شب
روی باوی می جنگیدند واو باوی می جنگید۔ حاصل اینکہ بہ شب تار وتیرہ بروی سخت مصیبت افتادہ بود آخر
بے بس گشتہ آواز میداد کہ کسے خبر گیریش کند و آوراز ان رنج وار ہاند۔
(اردو) اور بہت سے پکارنے والے ہین کہ اس نے رات کے سنسان ہونے کے بعد یعنے آخر شب کو پکارا اور اسکی حالت
یہ تھی کہ گویا شب روی کی مصیبتون سے لڑتا تھا اور مصیبتین اُس سے لڑتی تھین۔ حاصل یہ ہے کہ ایسی رات مین راستہ
بھول کر نیز سخت تاریکی کی وجہ سے بڑی مصیبت مین گرفتار ہو کر پکارتا تھا کہ بھائی کوئی اللہ کا سخی بندہ میری خبر گیری کرے

| جُنُوْنٌ وَّلٰکِنْ کَیْدُ اَمْرٍ یُّحَاوِلُہٗ | دَعَا بَائِسًا شِبْہَ الْجُنُوْنِ وَمَا بِہٖ |
|---|---|
| جنون لیکن حیلہ اُس امر کا جسکا دفعیہ کرتا تھا | پکارا اس حالت مین کہ وہ مصیبت زدہ تھا مثل دیوانہ کے جیسا اور اسکو نہین ہے |

حل البائس ذو البؤس والشدۃ منصوب حال من المستکن فی الفعل۔ الشبہ المثل الموافق۔ نصبہ علی
انہ علۃ للدعاء۔ الکید بالفتح المکر والحیلۃ کیاد جمعہ یحاولہ یطلب دفعہ والخلاص منہ۔
(معناہ) دعا وھو بائس فقیر محتاج کدعاء المجنون وما ھو بمجنون ولکن کان بہ کید امر یقصد

دفعه والخلاص من يداه۔ الحاصل انه دعامثل المجنون مع انه مابه جنته ولكن شدة الجوع صيرته مجنوناً مجبوراً متحيراً۔ هويطلب دفعها۔

(ف) بحالت فقر وفاقه مثل مجنون آواز داد و بخواند مگر فی الحقیقت در وجنون نبود لیکن فکر وحیلۂ آن چیز دامنگیرش بود که ارادۂ قتلش داشت یعنے از شدت گرسنگی بدست موت گرفتار بود۔ ومی خواست که بکدامی حیلہ از دستش رہا شود لاجرم بخواند تاکسے ضیافتش کردہ سیر کند۔

(اردو) اُس نے بحالت شدت ومصیبت مجنون کی طرح پکارا حالانکہ اُسکو کسی قسم کا جنون نہ تھا مگر وہ اُس امر کی تدبیر کرتا تھا اور اُسکی بابت حیلہ جو تھا جو اُسکے قتل کو طیار تھا یعنے بھوک سے اُسکی جان نکلنے پر تھی۔ اُسکے دفع کی صورت تلاش کر رہا تھا کہ کوئی اُسکو مہمان رکھے اور دو چار لقمے سامنے دھر دے تو اُسکی جان بچیگی۔

| فَلَمَّا سَمِعْتُ الصَّوْتَ نَادَيْتُ نَحْوَهُ | بِصَوْتٍ كَرِيمِ الْجَدِّ حُلْوِ شَمَائِلُهُ |
|---|---|
| توجب مین نے آواز سنی تو اُس کی طرف پکارا | آواز سے کریم الجد میٹھی خصلت والے کی |

حل الجد۔ بضم الاول وتشديد الثانی الحظ يقال فلان ذوجد فی كذا ای ذوحظ فيه۔ جدفی اعين الناس اذا عظم فيها۔ الجد بالفتح۔ اب الاب واب الام اجداد جمع۔ الحلو اللذيذ يقال حلا له الشئ لذ فهو حلو۔ الشمائل جمع الشميلة وهو الطبع۔

(معناه) فلما سمعت صوت الطارق المصاب ناديت اليه بصوت رجل كريم الجد اوكريم الحظ حلو الطبائع لذيذ الشمائل ای لما سمعت صوته ناديت اليه وانا كريم الجد حلو الشمائل۔

(ف) چون آوازش گوش خورم۔ بسوی او روکردہ باواز نرم مثل مرد شریف النسب واقبالمند شیرین اطوار اورا بخواندم که سوی من بیا وچاک حال خود را رفو کن من مرد کریم ومہمان دوستم۔ حاصل اینکہ آوازش شنیدہ اُورا سوی خود خواندم۔

(اردو) سوجب مین نے اُسکی آواز سنی تو اُسکی طرف رخ کرکے اُسکو اپنی طرف ایسی نرم اور ملائم آواز سے پکارا جیسے شریف النسب خاندانی بڑا آدمی دولت واقبالمند شیرین اخلاق شخص آہستگی سے کسی کو پکارتا ہے یعنے محبت کے لہجے مین اُسکو پکارا کہ میری طرف آؤ کہ تمھاری حالت زبون کی اصلاح کرون۔

| فَأَبْرَزْتُ نَارِي ثُمَّ أَثْقَبْتُ ضَوْءَهَا | وَأَخْرَجْتُ كَلْبِي وَهْوَ فِي الْبَيْتِ دَاخِلُهُ |
|---|---|
| سومین نے آگ جلاکر اُسکے شعلون کو بھڑکا دیا | اور کتے کو نکال دیا جو گھر کے اندر تھا |

حل ابرزت من الابراز (باب افعال) يقال ابرز الشئ اذا اخرجه۔ ابرز الكتاب نشره۔ اثقبت من الاثقاب وهو الالهاب والانارة۔

(معناہ) فاخرجت لہ ناری والھبت ضوءھا واخرجت کلبی لینبح فیھتدی الطارق الی السبیل وکان کلبی داخلاً فی البیت لاجل کثرۃ البرد الحاصل انی فعلت لہ افعالی ھذاہ لیھتدی بھا الی داری فیطلب قرای۔

(ف) پس آتش برآوردہ شعلہ زن ساختم وسگم را از درون خانہ کہ بسبب بسیاری سرما درو داخل شدہ بود برون کردم حاصل اینکہ آتش برافروختم تا از روشنی وی راہ یابد علاوہ بران سگ را بجہت آواز کردن از خانہ برون آوردم تا آوازش شنیدہ مہمان مصیبت زدہ ام برسد۔

(اردو) سو مین نے اُسکے لیے آگ جلائی اور اُسکے شعلے کو بھڑکا دیا کتے کو گھر سے نکال دیا جو بہ سبب کثرت سردی کے گھر کے اندر گھس گیا تھا۔ یعنے اپنے گھر کیطرف آنے کا پورا پورا سامان مین نے مہیا کر دیا۔ آگ جلادی۔ کتے کو بھونکنے کیلئے گھر سے باہر کر دیا۔ تاکہ بیچارہ مہمان اُسکی آواز سنکر ادھر رخ کرے۔

| فَلَمَّا رَاٰنِیْ کَبَّرَ اللّٰہَ وَحْدَہٗ | وَبَشَّرَ قَلْبًا کَانَ جَمًّا بَلَابِلُہٗ |
|---|---|
| سو جسوقت مجھکو دیکھا بڑائی بیان کی خدائے یگانہ کی | اور خوشخبری سنائی اُس دل کو جس کے غم بہت تھے |

حل الجم الکثیر قولہ تعالی وتحبون المال حبا جما ای حبا کثیرا۔ منصوب خبر کان مقدم۔ بلابلہ اسمہ موخر۔ الضمیر للقلب۔ البلابل جمع بلبال وھو الحزن والھم۔ بشر من التبشیر باب التفعیل ومنہ البشارۃ والبشری وھو الخبر للفرح بشارات وبشائر جمعہ۔

(معناہ) فلما اتی الی داری ورانی کبر اللہ وحدہ حیث ھداہ الی رجل کریم ونجاہ من کرب عظیم۔ وبشر قلبہ الذی کان ھمومہ واحزانہ جمۃ کثیرۃ۔ الحاصل انہ فرح برؤیتہ ایانا فرحا شدیدا

(ف) چون مرا دید بزرگی خدا یگانہ وبے ہمتا بر زبان آورد واللہ اکبر گفت ودل خود را کہ از غم واندوہ مالامال بود نوید رسانید یعنے از دیدارم بس شادمان شد ودل خود را بسا ر کباد داد کہ البتہ بعد از تکلیف بخانہ کریمے آمدہ۔ اکنون دوای دردت را طبیبے حاذق موجود ست۔

(اردو) سو جب اُس نے مجھکو دیکھا تو اللہ اکبر کی ندا بلند کی اور اپنے دل کو جو بہت غمگین تھا اور اُسکے غم والم بیشمار تھے۔ خوشخبری دی۔ یعنے مجھکو دیکھتے ہی خوشی سے اُسکا غمگین دل بھر گیا۔ اور اُس خدا کی بڑائی بیان کرنے لگا۔ جس نے اُسکو میری طرف پہونچایا اور رات کی بلاؤن سے نجات دلائی۔

| فَقُلْتُ لَہٗ اَھْلًا وَسَھْلًا وَّمَرْحَبًا | رَشَدْتَ وَلَمْ اَقْعُدْ اِلَیْہِ اُسَائِلُہٗ |
|---|---|
| سو مین اُسکو اہلا وسہلا ومرحبا کہا | تو ٹھیک راہ چلا ہے اور اُسکے پاس بیٹھا نہ رہا کہ اُس سے پوچھون |

(معناہ) فقلت لہ اتیت اھلك ونزلت سھلا ومرحبا واھتدیت فی مشیك فیعد ذلك

قمت من عنده ولم اقعد اسائله عن نسبه ووطنه واحواله وغيرذلك لان فيه مظنة الوهم بالبخل وتلخير في القرى - الحاصل اني رحبته وقمت الى اهتمام قراه -

(ف) بدو گفتم که درمیان اہل وعیال خویش آمدی - ودرجاے فراخ رسیدی - بیا بیا خوش بیا راه راست آمدی - این گفتم وبراے انتظام طعامش برخاستم - نشسته احوال پرسی وی نکردم که ازکجا آمدی - توکیستی چه ازان در طعامش دیر افتد وگمان به بخل من ببرد - حاصل اینکه مبارکباد گفته به تهیه سامان ضیافتش مصروف ماندم -

(اردو) سومین نے اسکو کہا کہ تو اپنے گھر مین آیا - اچھی راہ چلا - فراخ جگہ مین اترا اپنی مراد کو پہونچا - اسقدر کہتے ہی مین ضیافت کے سامان کرنے کو چلا اور اسکے احوال مثلاً کون ہو گھر کہان - قوم کیسی - دریافت کرنے کیلیے اسکے پاس بیٹھا نہ رہا - کیونکہ اس سے طیاری طعام مین دیر ہونے کے علاوہ بخل کا شبہ پایا جاتا ہے - پس گو احوال پرسی مہمان بھی ضروری تھی لیکن ان باتون کے خیال سے اسکو ترک کر دیا -

| وَقُمْتُ اِلَى بَرْكٍ هِجَانٍ اُعِدُّهٗ | لِوَجْبَةِ حَقٍّ نَازِلٍ اَنَا فَاعِلُهٗ |
| --- | --- |
| اور مین چلا ان بیٹھی ہوئی سفید اونٹنیون کیطرف جنکو تیار کر رکھتا ہون | واسطے حق واجب کے جسکا مین کرنے والا ہون |

حل البرك بالفتح جماعة الابل الواحد بارك والانثى باركة والجمع بروك - يقال برك البعير اي جلس وهو ان يلصق صدره بالارض الهجان الابل البيض - الوجبة مرة من وجب اذا نزل وسقط -

(معناه) وقمت للذبح والنحر الى ابل باركة - بيض عظام كرام اعدها للنزول حق نازل انا فاعل ذلك الحق - الحاصل اني قمت لنحر الابل الكرام التي اعدها للضيافة الاضياف النازلين بدارى -

(ف) پس باستادم سوی شتران نشیننده سفید رنگ که براے حق واجب مہمانان که ہمیشه اداش کنم مهیا داشتم براے ذبح رفتم - حاصل این ست که باراده ذبح سوی آن شتر رفتم که آن را براے حقوق مہمانان داشته ام -

(اردو) اور مین ان بیٹھی ہوئی سفید رنگ اونٹنیون کیطرف باراده ذبح متوجہ ہوا جنکو حقوق واجبہ کیواسطے تیار رکھتا ہون اور برابر ان حقوق کو ادا کرتا رہتا ہون - یعنے مہمان کیلیے ان اونٹنیون میں سے کسی ایک کو ذبح کرنے کی غرض سے ان کی طرف چلا -

| بِاَبْيَضَ خَطَّتْ نَعْلُهٗ حَيْثُ اَدْرَكَتْ | مِنَ الْاَرْضِ لَمْ تَخْطَلْ عَلَيَّ حَمَائِلُهٗ |
| --- | --- |
| چمکیلی تلوار لیکر جسکی تھی خط کھینچتی ہے جس جگہ لگتی | زمین سے جھنجلاتا نہ تھا اسکا پرتلہ مجھ پر |

قوله بابيض متعلق بقمت في البيت قبله - خطت صيغة التانيث من الخط نعل السيف هي الحديدة التي تكون في اسفل جفن السيف لم تخطل اي لم تضطرب يقال تخطل في المشي اذا تلوى وتبختر

الحمائل جمع الحميلة علاقة السيف۔

(**معناہ**) یشعر القائل ببیتہ الی طول السیف وطول قامتہ فیقول قمت الیھا بسیف مصقول طویل اذا المس اسفل غمدہ الارض خططھا وعلمھا۔ ومع ذلک حمائل ھذا السیف لم تطل علیّ لان قامتی طویلۃ۔

(**ف**) من بہ شمشیر صیقلدار سوی شتر متوجہ شدم کہ نوکش بہ سبب درازی وی برزمین خط میکشید لیکن بوجہ درازی قدو قامتم نیامش برین طویل ودراز نشدے یا نیامش مضطرب ومتحرک نہ گشتے۔ درین شعر بدرازی قامت خود وشمشیر اشارہ است۔

(**اردو**) مین ان شترون کیطرف ایسی چمکدار مصقول تلوار لیکر چلا جسکی نوک تھی بسبب درازی کے زمین کے جس جگہ لگتی وہین خط کھینچتی چلی جاتی تھی اورمیری قامت دراز اور لمبی ہونے کی وجہ اسکا پرتلہ میرے بدن پر دراز نہین معلوم ہوتا تھا۔ یا یون کہو کہ اسکا پرتلہ میری درازی قامت کے باعث جھنجلاتا نہ تھا کیونکہ کوتاہ قد کے بدن پر لمبی تلوار کا پرتلہ حرکت کرتا ہے۔

| سَنَامًا وَاَمْلَاہُ مِنَ النَّیِّ کَاھِلَہٗ | فَجَالَ قَلِیْلًا وَاتَّقَانِیْ بِخَیْرِہٖ |
|---|---|
| کوہان کی روسے اور پرتھا مغز سے اُس کا کندھا | سو جولانی کی کچھ دیر تک اور بچگیا مجھسے بذریعہ اسکے عمدہ کے |

حل جال یجول باب نصر۔ یقال جال فی المکان ای طاف۔ فاعلہ البرک۔ اتقانی ای جعل وقایۃ لہ عنی۔ النیّ الخ۔ املی تفضیل المملو الکاھل ما بین الکتفین۔ مرفوع بفعل دل علیہ املاہ علی قول من یقول ان اسم التفضیل لا یعمل فی الظاھر۔ قولہ قلیلاً ای زمانًا قلیلاً۔

(**معناہ**) فجال البرک زمانًا قلیلاً واتقانی بخیرہ سنامًا واملاہ کاھلاً من المخ والشحم الحاصل انی لما رأیت بعیراً خیراً لابل سنامًا واملاہ کاھلاً من المخ والشحم اخترتہ للنحر وترکت البواقی فکان الابل الباقیۃ اتقانی ببعیر خیرھا سنامًا الخ۔

(**ف**) چون بہ شمشیر سوی شتر رفتم از دیدنم قدرے جولانی کردند بعد ازان از شترے کہ کوہانش از جملہ شتر خوب و شانہ اش از ہمہ پرچرب بود از شمشیر من جان بردند وسلامت ماندیعنے شتر موصوف چون بہ چشم من پسند آمد ویرا ذبح کردم گویا جملہ شتران ویرا صدقہ جانہائے خویش کردہ از من سلامت جستند۔

(**اردو**) پس مجھکو دیکھکر کچھ دیر تک وہ شتر جولانی کرتے رہے آخر میرے ہاتھ سے ایک ایسے شتر کو پیش کرکے بچے جو ان مین سے عمدگی کوہان اور کندھے کی چربی اور مغز کی روسے اچھا تھا۔ خلاصہ یہ ہے کہ ایک ایسے شتر پر میری نظر پڑی اور اسی کو مین نے پسند کرکے ذبح کیا۔ گو یا بقیہ شترون نے اسکو اپنی جانون کے بدلہ صدقہ پیش کرکے میرے

ہاتھ سے اپنے کو بچالیا ورنہ خدا جانے اور کس کو تلوار کی نذر کردیتا۔

| | |
|---|---|
| بِقَرْمٍ هِجَانٍ مُصْعَبٍ كَانَ فَحْلَهَا | طَوِيلِ الْقَرَى لَمْ يَعْدُ أَنْ شَقَّ بَازِلُهُ |
| جوان سفید رنگ سواری سے آزاد جو ان کا نر تھا | لمبے پیٹ والا تجاوز نہ کیا تھا اس کے نیش نکلنے سے |

قولہ بقرم بدال من قولہ بخیرہ سناما الخ باعادۃ الجار۔ الهجان هی الابل البیض۔ القرم الفحل الشاب القوی۔ المصعب الفحل الذی ترک رکوبہ قولہ فحلها الضمیر للبرک۔ قولہ طویل مجرور نعت قرم۔ القری الظهر قولہ لم یعد المستکن للقرم۔ من عدا اذا تجاوز عنہ۔ وان شق مفعول لم یعد۔ الشق طلوع الناب البازل هو السن التی تطلع وقت البزول ای وقت طلوع النیاب واراد بہ هنا کمال الشباب۔ قولہ بازلہ مرفوع فاعل شق الضمیر للقوم۔

(معناہ) اتقانی بالفحل الشاب القوی الابیض الذی کان فحلا للبرک وهو طویل الظهر لم یتجاوز ان شق بازلہ ای لم یتجاوز کمال شبابہ الذی یطلع فیہ النیاب بل کان علیہ الحاصل انی نحرت جملا کذا وکذا وصفہ فکان الابل البارکۃ اتقانی بہ۔

(ف) آن شتر خود را از من نگاہداشتند۔ بہ شتر نر قوی سفید رنگ کہ بسبب افزایش نسل و عمدگی وی بر و سوار نشوم۔ نر آن شتران۔ دراز پشت کہ ہنوز از وقت شباب برون نرفتہ است۔ خلاصہ اش اینکہ شتر نر جوان سفید رنگ دراز پشت را کہ بر کمال سن شباب رسیدہ است ذبح کردم و شتران دیگر جان بسلامت ماندند۔

(اردو) وہ شتر مجھ سے ایک ایسے شتر نر قوی جوان سفید رنگ متروک الرکوب دراز پشت کی وجہ سے بچ گئے جو تمام مادہ شتروں کا نر تھا۔ اور ابتک وہ اپنے سن شباب ہی پر تھا۔ اسکا پچھو نکلے ہوئے کچھ عرصہ نہیں ہوا تھا یعنے ایک ایسا عمدہ قوی جوان نر شتر سامنے آنکلا جس پر اسکی عمدگی نیز افزایش نسل کی غرض سے سوار نہیں ہوا جاتا اسکی جوانی صرف آئی ہوئی تھی۔ اور میں نے اسی کو ذبح کیا گویا ان شترون نے اسی کے سہارے موت کے ہاتھ سے اپنے کو بچالیا

| | |
|---|---|
| فَخَرَّ وَظِيفُ الْقَرْمِ فِي نِصْفِ سَاقِهِ | وَذَاكَ عِقَالٌ لَا يُنَشَّطُ عَاقِلُهُ |
| سو گر پڑا ہاتھ جوان نر اونٹ کا آدھی ساق سے | اور وہ ایک ایسی بندش ہے جسکو باندھنیوالا کھول نہیں سکتا ہے |

الفاء فصیحۃ تفصح عن محذوف ای فضربت السیف فی ساقۃ الخرور السقوط۔ الوظیف مستدق الذراع والساق فی الدواب۔ اللام فی القرم للعهد الخارجی۔ قولہ نصف ساقہ المراد بہ ما قرب منہ۔ العقل شد العقال قولہ لا ینشط من التنشیط یقال نشطہ ای حلہ۔ والمفعول محذوف ای لا ینشطۃ العاقل من یشد العقال۔ قولہ ذاک ای الضرب بالسیف۔

(معناہ) ضربت السیف فی ساق القرم فخر وظیفہ وهو فی نصف ساقہ۔ وذاک عقال لا یحلہ

من يشده - اى نحرته بالسيف فهلكته فكان هلاكه بالسيف عقال لايشده العاقل اى ذلك عقد لايحل الحاصل انه مات بالموت الذى لامناص له منه -

(ف) شمشیر بساق شتر نر زدم پس دست او تا نصف ساق ازوی جدا شد و آن گره چنان ست ببستنده اش نیز نتوان کشاد یعنے شمشیر بر ساقش زده او را از جان بزدم و آن ذبح کردم گرہے چنان ست که کشوده نشود - یعنے موت را علاجے چیست و طبیبے کیست -

(اردو) مین نے اُسکی ساق مین تلوار لگائی تو اُس عمدہ نوجوان شتر نر کا ہاتھ نصف ساق سے کٹ کر گر پڑا اور وہ ہلاک ہوگیا - اور یہ ایک ایسی اٹکیل ہے کہ جسکو اُسکا باندھنیوالا بھی کھول نہین سکتا خلاصہ یہ ہے کہ شمشیر کی زد سے وہ نر شتر مذبوح ہو رہا اور اُسکی جان تن سے علٰیحدہ ہوگئی یہ زد ایک ایسی اٹکیل یعنے عقد لایحل تھی جسکو خود مارنیوالا (باندھنیوالا) کھول نہین سکتا ہے - کیا مار کر کوئی پھر زندہ کر سکتا ہے - اس جملے کا مطلب دوسرے الفاظ مین یون ادا ہوسکتا ہے کہ اونٹ کا قصہ بالکل پاک ہوگیا اور اُسکا کام ایکبارگی برابر کیلیے تمام ہوگیا -

| بذالك اوصانى ابى وبمثله | كذالك اوصاه قديمًا اوائله |
|---|---|
| اُسکی وصیت کی مجھکو میرے باپ نے اور اس کے مانند | ایسی ہی وصیت کی اُسکو اُسکے بزرگون نے قدیم زمانے مین |

قوله بذلك اى بالفعل المذكور - ومحل كذلك منصوب على الحال - قوله قديمًا منصوب على الظرف - قوله اوائله الضمير للاب - وهو فاعل اوصاه -

(معناه) يقول اوصانى ابى بالفعل المذكور وبمثله اوصاه كذلك اباؤه الذين هم اوائله فى القديم - الحاصل انى لم ارث ذلك عن كلالة بل ورثته اباعن اب اوصانى به ابى واوصًا به اباؤه الاولون -

(ف) پدرم مرا بدین کار یعنے ضیافت و مہمان نوازی وصیت کرده بود و ہمچنان پدرش اورا وصیتش نموده حاصل این ست که سخاوت و بخشش ضیافت و مہمان داری میراث پدری من ست از پشتہا پشت جاری ہست - چنانچه پدرم مرا و پدر پدرم مرا و را بدین وصیت کرده است -

(اردو) ایسے ہی سخاوت اور مہمانداری کیلیے میرے والد نے مجھکو وصیت کی تھی اور اسی طرح اُنکے آبا و اجداد نے ہُلُمّ جرًا ایک دوسرے کو اُسکی وصیت کی تھی - خلاصہ یہ ہے کہ یہ صفتین مجھکو صرف ذاتی طور پر حاصل نہین ہوئین بلکہ وہ موروثی چیزین ہین جو دست بدست چلی آتی ہین مدتون سے ہم مین اسکا سلسلہ جاری ہے -

## قال النابغة الذبيانى

وهو منسوب الى سعد بن ذبيان جده الاعلى جاهلى معروف يمدح نعمان بن وائل بن

الجلاح الكلبي۔ من حديث هذه الابيات ان النعمان هذا قد اغار على بني ذبيان فسبى منهم واخذ عقرب بنت النابغة فسأل عنها فقالت انا بنت النابغة فقال والله ما احد اكرم علينا من ابيك ثم جهزها وخلى سبيلها ثم قال والله ما ادرى النابغة يرضى بهذا فاطلق كلهم فقال النابغة

| تَلَقَّمُ اَوْصَالَ الْجَزُوْرِ الْعَرَاعِرِ | لَہٗ بِفِنَاءِ الْبَيْتِ سَوْدَاءُ فَخْمَةٌ |
|---|---|
| لقمہ کرجاتے ہین گوشت کے پارچے کو موٹی تازی اونٹنیونکے | اسکے واسطے گھر کے صحن مین سیاہ دیگین بڑی بڑی ہین |

الفناء ما اتسع امام الدار افنية وفنى جمعه ۔ سوداء اى قدر سوداء ۔ فخمة عظيمة تلقم من لقمه شيئا الاوصال المفاصل ۔ الجزور الناقة وقد وصفها هنا بالعراعر وهو من وصف المذكر يقال جمل عراعر اى عظيم الخلق لان الجزور يقع على الذكر والانثى ۔ والعراعر بالضم السمين القوى (معناه) يقول ان بفناء بيت نعمان بن وائل قدر سوداء عظيمة تلقم فيها مفاصل الجزور السمين العراعر كثيرة اللحم والشحم ۔ الحاصل ان نعمان رجل سخى يقرى الاضياف فان بساحة بيته له قدر عظيمة كافية لاطعمة الاضياف النازلين تلقم مفاصل الابل الكثيرة اللحم والشحم معا لعظامتها ۔

(ف) بہ صحن خانۂ نعمان دیگہاے سیاہ فام کلان اندکہ درو پارہاے گوشت ناقۂ فربہ انداختہ شوند یعنے آن دیگہا آنقدر کلان اندکہ بسیار پارہاے گوشت کہ مرضیافت اضیاف کافی شوند درو انداختہ شوند وآن دیگہا بہ شکم خویش آن پارہا رابگنجند ۔ حاصل این ست کہ او بسیار سخاوت کنندہ است ۔

(اردو) نعمان بن وائل کے صحن خانے مین بڑی بڑی سیاہ دیگین ہین جن مین موٹی تازی ناقہ کے گوشت کے پارچے ڈالے جاتے ہین اور وہ دیگین ان پارچون کو بطور لقمہ اپنے اندر سما لیتی ہین ۔ یعنے وہ شخص بڑا زبردست سخی اور مہمان نواز ہے ۔

| لِاٰلِ الْجُلَاحِ كَابِرًا بَعْدَ كَابِرِ | بَقِيَّةُ قِدْرٍ مِّنْ قُدُوْرٍ تُوُرِّثَتْ |
|---|---|
| آل جلاح کی ایک بڑے کو دوسرے کے بعد ملتی ہین | باقی ماندہ اُن دیگون کا ہے جو موروثی چیزین ہین |

قوله بقية اى هى بقية قدر ۔ قوله تورثت مجهول من تورثه اذا ورثه قوله كابرا بعد كابر قال ابو على كابر ليس باسم الفاعل كالقاعد والقائم انما هو اسم الجمع كالباقر والمراد كبراء بعد كبراء او كابر بمعنى كبير قال التبريزى لم يوجد كابر فى معنى كبير الا فى هذا المكان وقد بين بكر لفظة بعد ان عن فى قولهم كابرا عن كابر بمعنى بعد ۔ فقوله كابرا الخ مفعول فعل محذوف اى بلغت كابرا بعد كابر ۔

(معناه) هي قدر بقيت من قدور عظام فخام جعلت موروثة لآل الجلاح الكلبي بلغت كابراً
منهم بعد كابر۔ الحاصل ان هذه القدور مال موروثي لآل الجلاح الكلبي بلغت من كبير الى
كبير وهلمّ جرا الى نعمان فان قدره بقية تلك القدور۔
(ف) آن دیگ بقیۂ آن دیگہا است کہ میراث یعنے موروثی آل جلاح کلبی اند کہ از دست طالب بزرگی بدست
طالب بزرگی رسیدہ اند۔ حاصل آن ست کہ آن دیگ از جملہ دیگہاے مال موروثی آل جلاح است یکے را بعد
دیگرے رسیدہ وہر یکے از ایشان طالب نیکنامی وعاشق ذکر جمیل بود۔
(اردو) وہ دیگ بقیہ اُن دیگون کا ہے جو آل جلاح کی موروثی چیزین ہین جو ایک بڑے کو دوسرے بڑے کے
بعد ملی ہین یعنے اُن کے پشتہا پشت سے مہمانداری کا سلسلہ چلا آرہا ہے ایک بڑائی کا چاہنے والا گذر گیا تو وہ دیگین
اُسکے بعد کسی دوسرے بڑے آدمی کو مل گئین والم جرا نعمان تک اس سلسلے کی کڑی ملتی ہوئی چلی آئی۔

| تَظَلُّ الْاِمَاءُ يَبْتَدِرْنَ قَدِيْحَهَا | كَمَا ابْتَدَرَتْ سَعْدٌ مِيَاهَ قَرَاقِرِ |
|---|---|
| جلدی سے لونڈیان اُسکے شوربہ کیطرف جاتی ہین | جیسے بنی سعد تالاب قراقر کیطرف شتابی سے جاتے ہین |

(حل) الاماء جمع الامة القديح المرق وما يبقى منه في اسفل القدر فيغترف بالقدح۔ قوله
سعد اراد به بني سعد بن عوف من تميم۔ قراقر وادٍ بالدهناء وهو في بلاد تميم۔ قوله كما
ابتدرت الخ شبه تبادر الاماء نحو القدر بتبادر بني سعد الى تلك المياه۔
(معناه) ويصف الشاعر عظامة قدره فيقول اذا فرغت الحرائر من اكل لحمها وشرف مرقها تظل
الاماء يبتدرن الى ما يبقى فيها من المرق فيغترفن منها غرفة بعد غرفة كما ابتدرت بنو سعد
ابن عوف الى مياه قراقر والمعنى انه كما ان بني سعد بن عوف يبتدرون الى مياه قراقر
يبتدرن الاماء بعد ما وضعت القدر عن الاثافي مرقها تخرجنه للحرائر۔ الحاصل ان قدره
عظيمة يسع فيها ما يكفي الحرائر والاماء جميعًا۔
(ف) آن دیگ آنقدر کلان ست کہ حرائر وکنیزکان را کافی ست چون زنان حراز گوشت وشوربہ اش سیر شوند
کنیزکان براے برآوردن شوربہ از تہ دیگ سبقت کنند چنانکہ بنو سعد آب چشمۂ قراقر را بشتابی برون آورند۔ یا معنی
چنان گوید کہ چون دیگ از دیگدان فرو آوردہ شود کنیزکان بہر برآوردن گوشت مرزنان حر دوان روند وبشتابی
برآورند چنانکہ بنی سعد آب چشمۂ قراقر برو آورند۔ درین شعر سواے بیان کلانی دیگ نکتۂ دیگر آنست کہ آن کس چنان
دریا دل ست کہ سفرۂ او عام ست ہر کہ خواہد از ان محظوظ تواند شد۔
(اردو) جب گھر کی بیبیان اُس دیگ کے گوشت اور شوربہ سے آسودہ ہوجاتی ہین تو لونڈیان اُسکی تہ سے پیالے

بھر بھر شوربہ نکالنے لگتی ہین اور اس دیگ کیطرف ایسا جھپٹتی ہین جیسے بنی سعد تالاب قراقر کیطرف جھپٹتے ہوے پانی کو جلد جلد نکالتے ہین ۔ یا یون کہا جاوے کہ جب دیگ پک کر چولھے سے اُتاری جاتی ہے تو بیبیون کیلیے گوشت اور شوربہ پیالے بھر بھر لونڈیان نکالنے لگتی ہین جیسے بنو سعد تالاب قراقر کے پانی کو جلد جلد نکالتے جاتے ہین ۔

خلاصہ اسکا یہ ہے کہ دیگ بہت بڑی ہے اُسمین گوشت و شوربہ بہت زیادہ پکتا ہے اور وہ سخی ایسا دریادل ہے کہ اُسکی دیگ کی پکی ہوئی چیز سفرۂ عام ہے جسکی طبیعت چاہے اُس سے حصہ لے ۔

## وقال الفرزدق

| | |
|---|---|
| وَدَاعٍ بِلَحْنِ الْكَلْبِ يَدْعُو وَدُوْنَهُ | مِنَ اللَّيْلِ سِجْفَا ظُلْمَةٍ وَغُيُوْمُهَا ۔ |
| بہت سے پکارنیوالے باآواز سگ پکارتے ہین اور اُس سے ورے | رات سے دو پردے اندھیری کے اور اُس کا ابر |

الواو بمعنی رب قوله داع بلحن الكلب بمعنی مستنبح ۔ السجف بالكسر والفتح الستر وانما اتی بالمثنی للدلالة علی التكرار سقط النون بالاضافة الغيوم جمع الغيم وهو السحاب ۔

(**معناه**) يقول ورب داع يصوت بلحن الكلب لينبح كلب موضع قريب منه فيهتدی به الی السبيل انما يصوت كذا لانه كان يدعو رجلا كريما يقربه ۔ ودونه استار ظلمة من الليل وغيومها ۔ الحاصل انه اذا لم يهتد لاجل ظلمة الليل يصوت بصوت الكلب يدعو كريما ۔

(**ف**) بسا آواز كننده با آواز سگ كه مرد سخی را بهر ضيافت كردنش ميخواند ۔ وحال اين ست كه روبرويش صد ها پردهٔ تيرگی شب و ابر آنست ۔ حاصل اينكه درچنين شب تاريک كه مسافر شب رو راز صد ها پردهٔ تاريكيش در ساخته كه چيزے نتوان ديد ۔ بسا آواز كننده با آواز سگ از آوازش سخی و كريم را می جست ۔ كه كسے او را بضيافت بخواند ۔

(**اردو**) اور بہت سے پکارنیوالے باآواز سگ ہین جو کسی مہمان نواز شخص کو کھانا کھلانے کیواسطے پکارتے ہین ایسے حال ہین کہ اُسکے سامنے رات کے ابر نیز اُسکی تاریکی کے صدہا پردے پڑے ہوے ہوتے ہین اور وہ کچھ بھی دیکھ نہین سکتا ۔ لہذا حسب دستور عرب کہ جب رات کو راہ نہین ملتی ہے تو مسافر کتون کی طرح بھونکتا ہے تاکہ کسی قریب کی بستی کا کوئی کتا بول اُٹھے اور وہ اُسکی آواز سنکر وہان جا پہونچے ۔ کسی سخی شخص کے تلاش کی غرض سے کتون کیطرح آواز دیتے ہین ۔

| | |
|---|---|
| دَعَا وَهُوَ يَرْجُوْ اَنْ يُنَبِّهَ اِذْ دَعَا | فَتًى كَابْنِ لَيْلٰى حِيْنَ غَارَتْ نُجُوْمُهَا |
| پکارا اور وہ آرزو کرتا تھا کہ جگا دیوے جب کہ پکارا | کسی جوان کو ابن لیلے کے مثل جبکہ رات کے تارے ڈوب گئے تھے |

ينبه يوقظ يجوز ان يكون معرفا ومجهولا ۔ المراد بالفتی كابن ليلى نفسه فان ليلى بنت حابس بن عقال اخت اقرع بن حابس رضی الله عنه كانت جدته ام ابيه غالب ۔ غارت بمعنی غابت

لہ حین غارت بدل من قولہ اذ دعا نجومها الضمیر للیل والاضافة لادنی الملابسة والنجوم جمع نجم۔
(معناہ) دعا رجلاً سخیا وکان یرجو حین دعا ان یوقظ کابن لیلے حین غابت نجوم اللیل الحاصل
انہ کان یرجوان یوقظ بصوتہ کریماً مثلی فی آخر اللیل حین غابت نجومها۔
(ف) بخواند مرد سخی وکریم را وآرزومند بود کہ باواز خود سخی را مثل ابن لیلے از خواب بیدار سازد وقتیکہ انجمہاے شب غروب
کردہ بودند یعنے در آخر شب باواز سگ آواز کرد وآرزو داشت کہ چو من سخی وکریمے را از خواب بیدار کند تا مہمانیش کند
واورا از دست گرسنگی وارہاند۔
(اردو) اُس نے کسی سخی کو پکارا اور پکارتے وقت اس بات کا آرزومند تھا کہ اپنی آوازسے ابن لیلے جیسے کسی سخی شخص
کو اُسکی نیند سے جگادے۔ جبکہ آسمان کے تارے اندھیری کیوجہ سے غائب ہوگئے تھے۔ یعنے آخر شب مین کثرت تاریکی سے
جب ستارے نظر نہین آتے تھے ایسے وقت مین اُس نے مجھ جیسے مہمان نواز شخص کو جگانے کیغرض سے کتے کی مانند آواز لگائی۔

| بَعَثْتُ لَہٗ دَهْمَاءَ لَیْسَتْ بِلِقْحَةٍ | تَدُرُّ اِذَا مَا هَبَّ نَحْسًا عَقِیْمُهَا |
|---|---|
| بیںنے چڑھائی اسکیلیے ایک سیاہ رنگ کی دیگ جو دودھ دینے والی اونٹنی تھی | دودھ دیتی تھی جب ٹھنڈی بانجھ ہوا بہتی تھی |

قولہ بعثت لہ جواب رب البعث الرفع۔ الدهماء الناقة السوداء والمراد بہ هنا القدر اللقحة
وهی ذات اللبن من النوق۔ تدر یقال درت الناقة اذا در لبنها۔ ما فی اذا ما زائدة النحس
الریح الباردة۔ العقیم من الریح ما لا تلقح ولا تنفع۔ الضمیر المجرور للریاح۔
(معناہ) رفعت لہ قدراً علی الاثافی لم تکن ناقة ذات لبن فی الحقیقة۔ یدر مرقها اذا هب عقیم
الریاح وهی باردة۔ الحاصل انہ لما جاء فی مکانی رفعت لہ قدراً لم تکن ناقة ذات لبن تدر لبنها
لکن کانت القدر کانها ناقة ذات لبن حیث یدر مرقها۔ وکان رفعی القدر فی وقت شدة
الزمهریر حیث هب الریح الباردة التی لا مطر معها۔
(ف) براے او دیگے کہ درحقیقت ناقہ شیردہ نبود بر دیگدان برداشتم کہ شوربہ اش کہ بمشابہ شیر ناقہ بود دوشیدہ می شد
وقتیکہ باد سرد عقیم می وزید۔ حاصل اینکہ در ایام سرما بوقت ختم شب ہرگاہ باد سرد کہ باوی بارش نباشد تا سودے کند۔
گویا عقیم ست می وزید درین وقت براے مہمان بر دیگدان دیگ را بر داشتم۔ اگرچہ آن دیگ ناقہ شیردہ نبود اما شوربہ اش
مثل شیر بود کہ بیرون آوردہ نوش فرمودہ شود۔
(اردو) مین نے اُسکے لیے سیاہ فام دیگ چولھے پر چڑھائی کہ فی الحقیقۃ دودھ دینے والی اونٹنی نہ تھی مگر اُسکا شوربہ
دودھ کا حکم رکھتا تھا یعنے وہ دیگ اُسوقت جبکہ ٹھنڈی اور بانجھ ہوا چلتی دودھ دیتی تھی۔ خلاصہ یہ ہے جب سرما اور
قحط کی ٹھنڈی ہوا چلتی ہے جسکے ساتھ پانی اور بارش نہونے کیوجہ سے نباتات وغیرہ کو فائدہ نہین پہونچتا ہے گویا وہ بانجھ ہے۔

ایسے وقت میں میری دیگ کا شوربہ دودھ کا کام دیتا تھا اور مہمان اُسے پیالے بھر بھر پیتے جاتے تھے۔ اس زبون حال مہمان کیلیے ایسے وقت میں میں نے ایسی دیگ کو چولھے پر چڑھایا۔

| كَأَنَّ الْمَحَالَ الْغُرَّ فِي حَجَرَاتِهَا | عَذَارَى بَدَتْ لَمَّا أُصِيبَ حَمِيمُهَا |
|---|---|
| گویا پشت کے سفید مہرے اُسکے اطراف میں | باکرہ عورتیں ہیں جو نکلتی ہیں جبکہ اُنکا قریبی رشتہ دار مصیبت زدہ ہو |

المحال بالفتح فقار الظهر وبالكسر المكر والكيد۔ الغر جمع اغر اى الابيض لمكان الشحم۔ الحجرات بالفتح النواحى والضمير للقدر هھنا۔ العذارى جمع عذراء البكر الحميم القريب قوله تعالى كانه ولى حميم۔

(**معناه**) فى الشعر تشبيه بليغ شبه فقار الظهر وقطع اللحم الابيض لمكان الشحم وهى فى حجرات القدر السوداء بالعذارى الاتى يلبسن الثياب السود حين اصيب قريبها نعم التشبيه۔ يقول كان فقار الظهر وقطع اللحم الابيض لمكان كثرة الشحوم وهى داخلة فى نواحى القدر السوداء لهى العذارى الاتى ظهرت بعد لبس الثياب السود لما اخبرن بقتل قريبها۔

(**ف**) گویا مہرہاے پشت کہ بہ سبب کثرت شحم سفید بودند در اطراف آن دیگ آن زنان دوشیزہ اند کہ بعد از شنیدن خبر قتل اقربہ لباس ماتمی پوشیدہ برون آمدند یعنے زنان دوشیزہ سفید فام چون لباس ماتمی سیاہ بپوشند دران وقت منظرے عجیب قائم شود آن پارہاے گوشت ومہرہاے پشت شتر کہ بہ کثرت شحم سفید رنگ اند چون در دیگ سیاہ انداختہ شدند بہ ہمان زنان دوشیزہ می مانند۔

(**اردو**) گویا گوشت کے پارچے اور ناقہ کی پشت کے مہرے جو چربی کیوجہ سے بالکل سفید تھے۔ دیگ سیاہ کے اطراف میں ایسی باکرہ عورتیں تھیں جو اپنے قریب رشتہ دار کے مقتول ہونے سے ماتمی لباس پہنے نکلی ہیں۔ یعنے سفید رنگ گوری گوری کنواری عورتیں اپنے کسی رشتہ دار کے مرنے پر سیاہ ماتمی لباس پہنے نکلتی ہیں اسوقت جو منظر ہوتا ہے ایسا ہی گوشت کے پارچے اور پشت کے مہرے دیگ کے اندر ایک عجیب منظر پیش کر رہے تھے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس دیگ میں چربیدار گوشت پکتا تھا۔

| غَضُوبٌ كَحَيْزُومِ النَّعَامَةِ أُحْمِشَتْ | بِأَجْوَازِ خُشْبٍ زَالَ عَنْهَا هَشِيمُهَا |
|---|---|
| سخت غضبناک مثل سینۂ شتر مرغ کے جوش دی گئی تھی | لکڑیوں کی گدوں سے جو زائل ہوگئی تھیں اُنکی سوکھی ٹہنیاں |

قوله غضوب بالنعت سوداء الغضوب مبالغة الغاضب اى شديد الغضب۔ الحيزوم الصدر احمشت مجهول من احمش القدر اذا القى الوقود الكثير تحتها الاجواز الاوساط۔ الخشب بالضم جمع خشب۔ الهشيم اليابس المنكسر الضعيف من الخشب۔ قوله غضوب الكنى به عن شدة غليان القدر قوله كحيزوم النعامة شبه القدر بحيزوم النعامة فى الارتفاع والعظم۔

(معناه) كانت القدر السوداء شديدة الغليان كانها غضوب - عظيمة الصدر كصدر النعامة اشبعت باوساط اخشاب زال عنها فروعها المنكسرة اليابسة الحاصل ان القدر كانت تغلو على الاثافي غليانا شديدا باخشاب عظام -

(ف) آن دیگ بہ سبب کثرت وشدت جوشیدنش غضبناک بود ودر کلانی بہ سینۂ شترمرغ میماند - بہ ہیزمہائے کہ خشک ریزہاش علیحدہ کردہ بود درجوش آوردہ شد - حاصل اینکہ در دیگران تنہائے ہیزم انداختہ آتش را شعلہ زن کردہ شد لہذا آن دیگ خوب می جوشید وبر دیگران بہ کلانیش چو سینۂ شترمرغ می نمود -

(اردو) وہ دیگ ایسے زور سے جوش مارتی تھی کہ غضبناک معلوم ہوتی تھی - اور کلانی میں شترمرغ کے سینہ کی مانند تھی - اُن لکڑیوں کی گدوں سے جنسے انکی سوکھی ٹہنیاں چن لی گئی تھیں - خوب جوش میں لائی گئی تھی - خلاصہ یہ ہے کہ بڑی بڑی لکڑیوں سے آگ سلگائی گئی تھی اور دیگ گوشت سمیت اس شدت سے جوش کھارہی تھی جس سے تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ کا ثبوت ملتا تھا - سوکھی ٹہنیوں کو چن لینے کی شرط اسلیے کی گئی کہ اُسکے رہنے سے آگ کم بھڑکتی ہے اور جب اسے الگ کر دیا جاوے تو آگ خوب شعلہ زن ہوتی ہے -

| مُحَضَّرَةٌ لَا يُجْعَلُ السِّتْرُ دُونَهَا | إِذَا لْمُرْضِعُ الْعَوْجَاءُ جَالَ بَرِيمُهَا |
|---|---|
| وہ دیگ حاضری گاہ ہے اُس پر پردہ نہیں ڈالا جاتا ہے | جبکہ دودھ پلانیوالی دبلی عورت کا پنجر نگاہ گنڈہ جولان کرنے لگے |

محضرة اسم مفعول من التحضير يقال هو محضر اذا حضره كثير من الناس - قوله لا يجعل الستر دونها اى تستر القدر عن الاضياف والمساكين لا يمنع منها احد العجاء العوراء العوجاء مؤنث الاعوج الضامرة من الابل ومن النساء من اعوجت هزالا وجوعا - قوله جال اى اضطرب - البريم الخيط المتلون بالوان مختلفة تشده النساء فى اوساطهن وانما يجول البريم اذا اثر الهزال فيها - فالمراد بقوله جال بريمها هزال العوجاء فان السمن يمنع البريم عن الاضطراب - المرضع هى التى لها ولد رضيع واذا وضعت رأس ثديها فى فم الولد فهى مرضعة -

(معناه) يقول تلك القدر كثيرة حضور الاضياف والمساكين لا يطرح الستر دونها ولا يمنع منها احد منهم حين يضطرب الخيط المشدود على وسط المرضع المهزولة لشدة هزالها الحاصل ان قدرى يحضرها الناس عند اشتداد الزمان وايام القحط حيث تهزل المرضع فتضطرب بريمها -

(ف) وقتیکہ زن بچہ دار از قحط شدید لاغر ونحیف گردد تا آنکہ رشتۂ کمرش بوجہ لاغری بجنبش مضطرب ومتحرک شود دران وقت نیز گردد یگم مہمانان ومساکین بطمع طعام بکثرت حاضر مانند وبر دیگ بغرض منع طعامش از کسے پردہ نیانداختہ شود - حاصل اینکہ درچنین ایام قحط ہم من از مہمانداری باز نیایم بلکہ بیک روش بگرد دیگم حلقۂ مہمانان بستہ باشد -

(اردو) میری دیگ کے اردگرد اُس وقت مین بھی مہمانون اور مسکینون کے ہجوم لگے رہتے ہین جبکہ بچے کو دودھ پلانے والی دبلی پتلی کج اعضاء عورت کا بچہ نگاہ گنڈہ اُسکی لاغری سے مضطرب ہوکر پھر پھر کرنے لگے اور ایسے سخت قحط کے زمانے مین اُس دیگ کو پردہ ڈال کر مہمانون سے چھپایا نہین جاتا خلاصہ یہ ہے کہ ایسے قحط کے زمانے مین بھی میری دیگ کے پاس مہمان و مسافر کھانا کھانے کیلیے بکثرت حاضر رہتے ہین دیگ پر ہرگز پردہ ڈالا نہین جاتا ہے بلکہ کھلی رہتی ہے اور ایک طرف سے لوگ کھاتے جاتے ہین ۔ واضح رہے کہ گنڈے کے اضطراب سے مراد لاغری اور دبلا پن ہے کیونکہ موٹی تازی عورت کا گنڈہ مضطرب نہین ہوتا ہے فربہی اُسے مانع ہوتی ہے ۔ دودھ پلانیوالی عورت کی تخصیص کیوجہ یہ ہے کہ اُسکے کھانے کا اہتمام بخیال فرزند زیادہ کیا جاتا ہے ۔

## وقال شریح بن الاحوص جعفر بن کلاب

| | |
|---|---|
| وَمُسْتَنْبِحٍ يَبْغِي الْمَبِيتَ وَدُونَهُ | مِنَ اللَّيْلِ سِجْفَا ظُلْمَةٍ وَسُتُورُهَا |
| بہت سے کتونکے مانند آواز کرنیوالے ہین جو شب باشی کیجگہ ڈھونڈتے ہین اور اُنکے | رات کی دو پردے اندھیری کے اور اُسکے پردے |

الواو بمعنی رب ۔ المبیت المسکن ومعنی قولہ یبغی المبیت ای یطلب المسکن للاقامۃ لیلاً ۔ ستور جمع ستر ۔ قدم تحقیق قولہ سجفا فی ماقبلہ ۔

(معناہ) رب طارق لیل مستنبح یبغی السکن لیتیم فیہ اللیل ودونہ استار ظلمۃ اللیل وغیومھا الحاصل کم من مستنبح یستنبح بعد ابتلائہ بشدۃ ظلمۃ اللیل حیث لم یھتد السبیل ۔

(ف) بسا آواز کنندہ سگان اند کہ برائے شب باشی جائے می طلبد وحال اینکہ روبرویش پردہائے تاریکی شب و پردہائے ابر اند یعنے چون بوجہ کثرت تاریکی شب و ابر سیاہ راہ نیابد مثل سگ آواز کند تا کسے یا سگے در جوابش آواز بلند کند و او بمکانش شب گذارد ۔

(اردو) بہت سے کتون کے بھونکانیوالے ہین جو شب باشی کیلیے جگہ تلاش کرتے ہین اور حال یہ ہے کہ اُنکے ورے تاریکی شب اور ابر کے بیشمار پردے ہین یعنے رات کی تاریکی نیز ابر کی اندھیری نے آنکھون کے سامنے پردہ ڈال کر اُنکو راستہ پہچاننے سے اندھا بنا رکھا ہے ۔ ایسی حالت مین وہ کتون کی مانند آواز کرتے ہین تاکہ کسی طرف سے دوسری کسی کتے کی آواز اُن کو سنائی دے اور وہ وہان پہونچکر شب باشی کرین ۔

| | |
|---|---|
| رَفَعْتُ لَهُ نَارِي فَلَمَّا اهْتَدَى بِهَا | زَجَرْتُ كِلَابِي أَنْ يَهِرَّ عَقُورُهَا |
| مین نے اُسکے لیے آتش بلند کی سو جب وہ مجھ تک پہونچا | مین نے ڈپٹا اپنے کتون کو کہ کٹکھنے کتے نہ بھونکین |

رفعت الخ جواب رب ۔ العقور الکلب العضوض ۔ قولہ ان یھر ھر الکلب الیہ اذا نبح علیہ قلیلاً الضمیر فی عقورھا للکلاب ۔

(معناہ) رفعت لطارق لیل ناری والھبتھا فاھتدی بھا الی فلما جاء زجرت کلابی عنہ لئلا یھرالیہ عقورھا الحاصل انی کریم سخی ادعوا الاضیاف بالنار الموقدۃ فی الامکنۃ المرتفعۃ ولما اھتدوا والی بضوئھا امنع وازجر کلابی عنھم مخافۃ ان یھم الیھم الکلب العقوص۔

(ف) برائے او برجائے بلند آتش روشن کردم تا از روشنیش سوی من راہگیرد پس چون سوی من رسید سگان را عتاب کردم تا سگ گزندہ بروآواز نہ کند یعنے من خاطرداری مہمانان خوب میدانم بدین خوف کہ سگان گزندہ بر مہمان حملہ کنند وآواز دہند سرزنش می کنم تا با من وعافیت مہمان من شود۔

(اردو) مین نے اسکے لیے آگ جلائی اور خوب شعلہ زن کردیا تاکہ وہ میرے گھر کیطرف چلے۔ سو جب اُس نے اُس آگ کی روشنی کے بدولت راہ پائی اور میرے ہان پہونچا تو مین نے کتون کو ڈانٹا کیونکہ خوف تھا کہین اسکو کٹاہے کتے بھونکنے لگین۔ خلاصہ یہ ہے کہ مین مہمانون کی بڑی خاطر کرتا ہون۔

| | |
|---|---|
| فَبَاتَ وَإِنْ أَسْرَىٰ مِنَ اللَّيْلِ عُقْبَةً | بِلَيْلَةِ صِدْقٍ غَابَ عَنْهَا شُرُورُهَا |
| سو وہ شب باش ہوا اگرچہ رات کو کسیقدر چلا تھا | ایسی اچھی رات مین جس سے اسکی بدیان غائب تھین |

قولہ بات یقال بات مبیتا بمکان اذا اقام فیہ اللیل۔ وان اسری۔ الواو وصلیۃ۔ اسری ای سار لیلا۔ العقبۃ النوبۃ وھو ان یتعاقب اثنان علی بعیر واحد۔ المراد بھنا المسافۃ القلیلۃ۔ قولہ من اللیل ای فی اللیل۔ قولہ بلیلۃ صدق متعلق ببات ظرف لہ۔ الصدق الکرم والحسن۔ الشرور جمع الشر والضمیر للیلۃ۔

(معناہ) فبات عندی بلیلۃ حسن وکرم غاب عنھا شرورھا وزال عنھا فسادھا وان کان اسری فی اللیل علی التعاقب الحاصل انہ وان اسری فی اللیلۃ مسافۃ قلیلۃ لکن قد اصابتہ عندی راحۃ کثیرۃ فانہ بات عندی بلیلۃ کذا وکذا۔

(ف) پس نزد من بچنان شبے شب گذاشت کہ ہمہ بدیہاش ازوی دور بودند اگرچہ بہ شب قدرے طی مسافت کردہ بود۔ حاصل اینکہ گرفتم کہ بوجہ سیر شب قدرے کلفتش رسیدہ بود۔ نزد من بسیار آرام وراحت رسید وبہ اطمینان تمام شب بخیر گذاشت۔

(اردو) سو وہ میرے پاس ایسی عمدہ اور آرام دہ رات مین رہا جسکی ساری برائیان غائب تھین۔ اگرچہ وہ رات کو کسی قدر معمولی مسافت طے کرچکا تھا یعنے رات کو کسی قدر چلکے اگرچہ اسکو تھوڑی بہت تکلیف پہونچی تھی لیکن میرے پاس ایسی رات مین رہا جسکی خوبیون نے اُن تکلیفون کو راحت سے بدل کردیا۔

## وقال مسکین الدارمی

| كَأَنَّ قُدُوْرَ قَوْمِيْ كُلَّ يَوْمٍ | | قِبَابُ التُّرْكِ مُلْبَسَةً الْجِلَالِ |
|---|---|---|
| گویادیگین میری قوم کی ہر روز | | ترکی خیمے ہین سیاہ جھولین پہنائے ہوے |

القباب جمع قبة والقبة التركية نوع من القباب تجعل من النمد وتكون عظيمة۔ الملبسة اسم مفعول من البس يلبس الباسًا۔ الجلال جمع جل وهو ما يلقى على الدواب لدفع البرد۔

(معناه) يصف القدور في العظمة وكثرة الطبخ فيقول كان قدور قومي في كل حين قباب تركية عظيمة متلونة بالسواد لكثرة الطبخ كانها لبست الجلال الحاصل انه شبه قدور قومه في العظمة بقباب تركية وفي سوادها لكثرة الطبخ بتلك القباب الملبوسة اغطية سوداء۔

ف دیگہاے قوم من ہر روز چنانند کہ گویا خیمہاے ترکی اند کہ بر وے سیاہ نمد ہا انداختہ شدند یعنی در کلانی و سیاہ رنگی بدان خیمہا مانند بہ سبب کثرت پختن طعام دیگہا سیاہ فام گشتند۔ زیرا کہ ہر دم مہمانان موجود باشند۔

(اردو) میری قوم کی دیگین ہر روز ایسی ہین کہ گویا وہ ترکی خیمے ہین جنپر سیاہ جھولین ڈالدی گئی ہین یعنے کلانی ہین اُن خیمون کی مانند ہین اور کثرت طبخ کے باعث اتنی سیاہ ہوگئین گویا اُن پر سیاہ جھولین مثل اُن خیمون کے ڈالی گئی ہین۔ خلاصہ یہ ہے کہ مہمانون کا سلسلۂ آمد کبھی ختم نہین ہوتا ہے برابر آتے رہتے اور دیگون مین کھانے پکتے جاتے ہین۔

| كَأَنَّ الْمُوْفِدِيْنَ بِهَا جِمَالٌ | | طَلَاهَا الزِّفْتَ وَالْقَطِرَانَ طَالٍ |
|---|---|---|
| گویا اُن کے اتارنے چڑھانیوالے لوگ ایسے شتر ہین | | جن پر ملا ہے روغن زفت اور قطران ملنے والے نے |

الموفدين المشرفين عليها يقال وفد به اذا اشرف عليه۔ قوله بها الضمير للقدور جمال جمع جمل۔ الزفت القار۔ القطران بكسر الاول والقطران بفتح الاول والقطران بفتح الاول وكسر الثاني سيال دهني يتخذ من بعض الاشجار كالصنوبر والارز۔ طال اسم فاعل من طلى يطلي طليا۔ يقال طلى البعير القطران اذا لطخه به۔

(معناه) كان المشرفين عليها بالوضع والرفع جمال جرب طلاها الطالي الزفت والقطران الحاصل ان الخدام والغلمان الذين يشرفون عليها يرفعونها على الاثافي ويوضعونها عنها سود ثيابهم والوانهم حتى شبهوا بالجمال المطلى عليها القطران والزفت۔

(ف) گویا خدمتگاران و خبرگیران آن دیگہا خارشتی شتر اند کہ مالندہ بر وروغن زفت وقطران مالیدہ است۔ حاصل آنکہ خدمتگاران وغلامان کہ بخدمت طبخ مصروف اند بہ سبب کثرت خدمت مثل دیگ را از دیگدان آوردن وبر داشتن جامہ وبدن ایشان آنقدر سیاہ گشتہ است کہ بہ شتر خارشتی کہ بر وروغن زفت وقطران مالیدہ شود مانند

وایشان را فرصت دست ندہد کہ جامہ تو د صاف کنند زیرا کہ ہمہ وقت ضیافت جاری است۔

(اردو) گویا دیگون کے خدمتگار لوگ ایسے شتر ہین جن پر ملنے والے نے روغن زفت اور قطران ملا ہے یعنے جو لوگ ہر وقت پکانے کے کام مین رہتے ہین مثلاً باورچی ہوے ۔ اُنکے کپڑے اور بدن ایسے سیاہ ہوگئے ہین کہ معلوم ہوتا ہے کہ شتر کے بدن مین روغن زفت اور قطران ملا گیا ہے کیونکہ وہ لوگ آٹھون پہر دیگون کو چولہے پر رکھتے ہین پھر اتارتے ہین غرضکہ کبھی اُن کو اتنی فرصت نصیب نہین ہوتی جو اپنے کپڑے لتّے صاف کرین ہمیشہ مہانون کیلیے کھانا پکاتے رہتے ہین ۔

| اُشَبِّهُهَا مُقَيَّرَةَ الدَّوَالِي | بِاَيْدِيْهِمْ مَغَارِفُ مِنْ حَدِيْدٍ |
|---|---|
| ہین اُنکو تشبیہ دیتا ہون روغن قار ملے ہوئے ڈولون سے | اُنکے ہاتھ مین لوہے کے کفگیر ہین |

(حل لغات) المغارف جمع مغرفة مایغرف به المرق من القدر (چمچہ) اشبه من التشبیه شبه به وایاه کلاهما جائز مستعمل المقیرة اسم مفعول المطلی بالقار الدوالی جمع دالیة وهی الدلو (ڈول) قوله مقیرة الدوالی فیه تقدیم وتاخیر ای الدوالی المقیرة۔ قوله مغارف من حدید کقول خاتم من فضة

(معناه) بایدی الموقدین المشرفین علی القدور مغارف حدید سود اشبهها بدوال مقیرة ای ان تلك المغارف سودت لکثرة الاستعمال۔

(ف) بدست خدمتگاران وخبرگیران چمچہائے آہنی اند کہ بہ سیاہی با دولہائے مُقیرہ تشبیہ بدہم یعنے آن چمچہا آنقدر سیاہ گشتہ اند کہ بر دولہائیکہ بر وقار مالیدہ شود می مانند۔

(اردو) اُنکے ہاتھون مین لوہے کے کفگیر ہین ۔ مین اُن کفگیرون کو قار لگائے ہوئے ڈولون سے تشبیہ دیتا ہون یعنے جن لوہے کے کفگیرون سے خدمتگار لوگ دیگون سے کہانا نکالتے ہین وہ کفگیر کثرت استعمال کے باعث ایسے سیاہ ہوگئے جن کو اُن ڈولون سے تشبیہ دینی مناسب ہے جنپر قار ملا گیا ہو۔ (قار ایک قسم کا روغن ہے جو بہت سیاہ ہوتا ہے)۔

## وقال العکلی

وهو النمر بن تولب شاعر مخضرم صحب النبی صلعم وروی عنه وکان جوادًا کریمًا هکذا فی التبریزی۔

| نَزُوْرَ الْقِرٰی اَمْسَتْ بَلِيْلًا شَمَالُهَا | اَعَاذِلَ بَكِّيْنِي لِاَضْيَافِ لَيْلَةٍ |
|---|---|
| جنکی مہمانی تھوڑی ہوگی اور شمالی ہوا باران سے تر | ای ملامت گر بی رو مجھکو بہ سبب مہمانان شب کے |

(حل) الهمزة للنداء ۔ العاذل ترخیم عاذلة بکینی صیغة الامر من التبکیة النزور القلیل عجز ومر نعت لیلة البلیل الریح الباردة ذو ندا وة قلیلة بلیلا منصوب خبر امست قوله شمالها الضمیر للیلة مرفوع اسم امست ۔ والمراد بقوله نزور القری ای لیلة عدیمة القری۔

(معناه) یاعاذلة اذا امسٹ بکینی لاجل اضیاف لیلة قلیلة القری امست ریحها الشمالی بلیلا من مطر خفیف الحاصل (ای) اذا امست فبکینی للاضیاف المصاب فی لیلة کذا فانی کنت اکفیهم فی امثال هذه اللیالی ـ

(ف) ای زن ملامت گر چون بمیرم پس برمن برای مهمانان شبی که در و مهمانداری معدوم و نیست خواهد شد و باد شمالیش از باران اندک تر شود ـ باید گریست حاصل آنست که بعد مردنم چون چنین شبی هولناک مهمانان ستم رسیده و تباه شوند کسی نباشد که ایشانرا بضیافت بپرورد برمن خوب باید گریست زیرکه من چنان مهمانان را خوب قدری کردم و هر گونه خدمت ایشان ادا می نمودم ـ

(اردو) ای زن ملامت گر میرے مرنے کے بعد اُن مہمانون کی بابت مجھکو خوب رونا جو ایسی رات مین جسکی مہمانی بالکل نہ رہیگی اور اُسکی شمالی ہوا کسی قدر آب باران سے تر ہوگی ـ خلاصہ یہ ہے کہ ایسی شب مین جو مہمان لوگ ادہر اُدہر پھرتے رہتے ہین کوئی اُنکو پوچھتا بھی نہین چہ جائیکہ اُنکو کھلاوے پلاوے ـ اور بیچارے رات کی شمالی ٹھنڈی ہوا مع کسی قدر بارش کیوجہ سے بالکل پریشان اور تباہ ہوتے ہین ـ ایسے مہمانون کی بابت میری بات یاد کرکے خوب رونا کیونکہ مین ایسے آڑے وقت مین ہمیشہ اُنکے کام آتا تھا اور ہر طرح اُنکی مدد کرتا تھا ـ

| خفیًّا اِذَا الخیرَاتُ عُدَّتْ رِجَالُهَا | اَعَامِرُ مَهلًا لَا تَلُمْنِي وَلَا تَكُنْ |
| --- | --- |
| گمنام جبکہ خیرات والے شمار کیے جاوین | اے عامر دم لے مجھکو ملامت نہ کر اور نہو |

قوله مهلًا امهلنی مهلًا ـ قوله خفیا بمعنی مخفیًا ـ الخیرات جمع خیرة وهی الخصلة الشریفة قوله تعالی فِیهِنَّ خَیْرَاتٌ حِسَانٌ ـ

(معناه) یاعامر امهل مهلًا او امهلنی مهلًا ولا تلمنی علی الجود والکرم ـ ولا تکن خفیًا اذا عدت رجال الخصال الشریفة الحاصل ارفق فی عتبتك علیّ ولا تکن خفیًا واتخذ لی اسوة واعمل بعملی تکون سامی الاسم عالی الصیت حتی لا تخفی اذا عدت الخیرات ورجالها بل تعد فیهم ومنهم ـ

(ف) ای عامر مرا بر سخاوتم ملامت مکن و مهلت گیر و چون مردان اخلاق شریفه شمار کرده شوند تو گمنام مشو بلکه اتباع من کرده سخاوت آغاز کن تا بدفتر شان نامت مندرج شود یعنے بحیز غفلت مکن تا بی گمنام شوی چنانکه منم ـ

(اردو) اے عامر ذرا دم لے اور مجھکو داد و دہش پر ملامت نہ کر ـ اور تو ایسے وقت مین کہ جب نیکوکار لوگ شمار کیے جاوین گمنام نہو یعنے سخاوت پر مجھکو ملامت نہ کر خود سخی بن جا تاکہ نیکو نکے دفتر مین تیرا نام بھرتی ہو جاوے جیسے میرا نام اُنمین شمار کیا جاتا ہے ـ

| کَثِیرٌ وَاِنْ کَانَتْ قَلِیلًا اِفَالُهَا | اَرَی اِبِلِي تَجْرِي بِغَارِ بِی هَجْمَةٍ |
| --- | --- |
| کثیر کے اگرچہ ہین اُنکے بچے تھوڑے | مین دیکھتا ہون اپنے شترون کو قائم مقام شتران |

قولہ تجری مجازی یقال فلان اجری مجزی فلان اذا کفی کفایتہ وسد مسدہ۔ الهجمة الاربعون من الابل الی ما زادت او ما بین السبعین الی لمائة۔ والمراد بها الجماعة۔ الافال جمع افیل وهو الفصیل ابن مخاض۔ الضمیر فی افالها للابل۔ قلیلاً منصوب خبر کانت الافال اسمه۔

(معناه) انی اری ابلی تسد مسد الجماعة من الابل وان کانت افالها قلیلاً۔ فانها تنحر للاضیاف

الحاصل انی انحر ابلی للاضیاف فلا تکثر افالها۔ فان کانت افالها قلیلا فلا حرج فانها تسد مسد الابل الکثیرة العدیدة۔

(ف) من شترم را قائم مقام بسیار شتران می بینم اگرچہ بچگان شترم کم اند حاصل این ست کہ من اکثر بتقریب ضیافت مہمانان چونکہ شترم ذبح میکنم لاجرم بچگانش اندک اند مگر باین ہمہ شترم بسیار شتران را قائم مقام اند۔

(اردو) مین اپنے شتر کو شتران کثیر کے قائم مقام دیکھتا ہون اگرچہ اُنکے بچے تھوڑے ہین یعنے چونکہ ہر وقت بتقریب ضیافت اونٹون کو ذبح کرتا رہتا ہون لہذا اُنکے بچے تھوڑے ہین مگر باین ہمہ میرے شتر بہت سے شترون کے قائم مقام ہین۔ خلاصہ یہ ہے کہ جسکے پاس بیشمار شتر موجود ہون اور ضیافت نہ کرتا ہو بھلا اُسکے ہزارون شتر کس کام کے ہین میرے دو چار اُن ہزارون کے کام دیتے بلکہ اُن سے بھی افضل ہین۔

| مَتَاكِيلُ مَا تَنفَكُّ أَرحُلَ جُمَّةٍ | تُرَدُّ عَلَيهِم نُوقُهَا وَجِمَالُهَا |
|---|---|
| مفقود الاولاد ہین ہمیشہ فرودگاہ رہتے ہین اُس جماعت کے | جن پر واپس دیلے جاتے ہین اُنکے نر وماده |

المتاکیل جمع مثکال وهی التی تفقد اولادها بالموت او الذبح (ومنه ثکلتك امك) ای فقدتك۔ الارحل جمع رحل المنزل۔ الجمة الجماعة ترد مجهول من رد یرد۔ الضمیر للجماعة فان المراد منها السائلون۔ النوق جمع الناقة۔ والجمال جمع جمل۔ قوله ارحل منصوب بخبر تنفك۔

(معناه) ابلی متاکیل مفقود الاولاد لا تزال منازل جماعة السائلین یرد علیهم نوقها وجمالها

الحاصل ان ابلی مفقود الاولاد لانی انحر اولادها وما تنفك منازل السائلین فان السائلین یاتون لطلبها دائماً۔

(فارسی) شترانم گم شده اولاد اند۔ ہمیشہ فرودگاه جماعتے ماتند کہ مر آن جماعت ماده و نر انہا لبے تامل داده شوند حاصل این ست کہ بچگان را ذبح کرده شترانم را مفقود الاولاد ساختم۔ ہمیشہ سوال کنندگان شترانم را بہ سوال خویش میبرند گویا شترانم فرودگاہے جماعت سائلین اند۔ وچون سائلان سوال شتر کنند من نر وماده را بے تامل مثل واپس کردن مال عاریت میدہم۔ یعنے بسیار سخی ہستم۔

(اردو) میرے شتر مفقود الاولاد ہین۔ مین نے ذبح کر کے اُنکے بچون کو اپنی ماؤن سے چھڑا دیا۔ ہمیشہ میرے شتر اُس

جماعت کے فرودگاہ رہتے ہین جنکو اُنکے نر و مادہ بے سوچ سمجھے دیے جاتے ہین یعنے ہمیشہ سائلون کی آمد و رفت جاری ہے جنکو بوقت سوال نر و مادہ ایسے ہی دیے جاتے ہین جیسے پرائی چیز بے تامل واپس دی جاتی ہے۔ پس باین معنی گویا میرے شتر اُنکے فرودگاہ ہین۔

## وقال جابر بن حیان

| فَلَنْ يَقْسِمُوْا خُلُقِي الْكَرِيْمَ وَلَا فِعْلِي | | فَإِنْ يَقْتَسِمُوْا مَالِي بَنِيَّ وَإِخْوَتِي |
|---|---|---|
| تو ہرگز تقسیم نہ کرینگے میری عمدہ خصلت اور میرے عمدہ کام کو | | سو اگر بانٹ لین میرے مال کو میرے بیٹے اور بھائی |

قوله مالی مفعول یقتسموا قوله بنی واخوتی فاعله۔

(معنا لا) یقول ان کان مالی منقسما بین ابنائی واخوتی فلا ابالی به فانهم لا یقسموا خلقی ولا فعلی وهما کافی الذکر الجمیل ـ الحاصل انی لا ابالی بالمال بل ابالی بالاخلاق۔

(ف) اگر پسران و برادرانم مال مرا تقسیم کردہ بگیرند مضائقہ ندارد زیراکہ خوی نیک و کردار عمدہ را تقسیم نتوان کرد و برای نیک نامی آن کافی ست۔ یعنے من بر مال شیفتہ نیم بلکہ بر خلق نیکو و ذکر جمیل شیدام۔

(اردو) اگر میرا مال میرے بیٹے اور بھائی سب ملکر آپس مین بانٹ لین تو مضائقہ کیا ہے میری نیک عادت اور عمدہ فعل ہرگز بانٹ نہین سکینگے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مال سے کیا آتا جاتا ہے در اصل عمدہ خصلت اور اچھے کام انسان مین پاے جانے چاہیئین سخی ہونا چاہیے نہ بخیل۔

| سَاُوْرِثُهُ الْأَحْيَاءَ سِيْرَةَ مَنْ قَبْلِي | | أُهِيْنُ لَهُمْ مَالِي وَأَعْلَمُ أَنَّنِي |
|---|---|---|
| عنقریب وارث کرونگا اُسکا زندون کو مانند اپنے پہلے لوگونکے | | مین ذلیل کرتا ہون اُنکے لیئے اپنے مال کو اور جانتا ہون کہ بیشک |

اهین متکلم من الاهانة ـ الضمیر فی لهم للاضیاف ـ الاحیاء جمع حی ضد المیت ـ قوله سیرة من قبلی منصوب علی المصدریة النوعیة ـ من فی من قبلی موصولة والمراد باهانة المال الجود والعطاء

(معناه) انی اهین واذل مالی للاضیاف لانی اعلم ان اورثه مالی الاحیاء منی کما اورثه ایانا من کان قبلی من ابائی ـ الحاصل ان المال لا یدوم فی ید احد بل ینتقل من ید الی ید فاذا کان الامر کذا فلم البخل ولا اسخی۔

(ف) من مال خود را ذلیل و خوار میکنم برای مہمانان زیراکہ من خوب میدانم کہ عنقریب آنرا بزندگانم فروگذارم چنانکہ پیشینگان من بمن فروگذاشتہ اند حاصل اینکہ مال ہمیشہ بدستے نماند از دستے بدستے دیگر برود من میدانم کہ چنانکہ پدرانم مرا وارث آن مال ساختہ برفتہ اند ہمچنان عنقریب من زندگانم را وارث آن ساختہ بمیرم چون سخن این ست پس چرا بخل کنم و از سخاوت باز مانم لاجرم شتران خود را برای مہمانان ذبح کردہ ذلیل یعنے ہلاک کنم۔

(اردو) مین مہمانون کیلیے اپنے شتر کو ہلاک کرتا ہون کیونکہ مجھکو اس بات کا یقین ہے کہ عنقریب مین اُنکا وارث زندہ رشتہ دارون کو کر دونگا جیسے مجھ سے پہلے کے لوگون نے اپنے اقارب کو اپنا وارث کردیا خلاصہ یہ ہے کہ جب میرے بعد وہ مال وارثون کا حق ہے چنانچہ اسی طرح مین نے بھی اپنے پہلے کے لوگون سے اس مال کو بطور وراثت لیا ہے تو خواہ مخواہ بخل کر کے اپنی عزت برباد کرنے کیون جاؤن۔ سخاوت ہی اسوقت سب سے اچھی چیز ہے۔

| وَمَا وَجَدَ الْاَضْيَافُ فِيْمَا يَنُوْبُهُمْ | لَهُمْ عِنْدَ عِلَّاتِ الزَّمَانِ اَبًا مِثْلِي |
|---|---|
| نہ پاوینگے مہمان لوگ اُن مصائب مین جو اُنکو پہونچینگے | اپنے لیے بوقت موانع زمانہ کے مجھ جیسا باپ |

قولہ اباً مثلی مفعول وماجد۔ العلات جمع العلة المانع۔ فیماینوبهم ای یصیبهم من نوائب الزمان۔

(معناه) لم یجد الاضیاف لهم اباً کریماً مثلی فیما اصابهم من المصائب والکروب عند عوائق الزمان وموانعه المانعة عن الضیافة والقرٰی۔ الحاصل لیس احد غیری یمن علیهم عند اشتداد الزمان فانی امن علیهم واحنو لهم حنو الاب الشفیق الکریم۔

(ف) مہمانان در مصائب وشدائد زمانہ چون من پدرے نیابند (یانیافتند) یعنے کسے نباشد کہ چو نم آنہارا مدد رساند ومحبت کند من ہمچون پدر مہمانان را محبت میکنم ودر سختیہا از جان ودل مدد نمایم پس چون بگذرم ایشان پدرے شفیق مثل من نیابند۔

(اردو) مہمان لوگ اُن معاملون مین جو بوقت عوائق وموانع زمانہ اُنکو پیش آوینگے مجھ جیسا مہربان اور عمدہ باپ نہ پاوینگے یعنے مصیبتون مین میرے سوا کوئی نہین ہے جو اُنکی مدد کرے۔ یایون کہیے کہ ابتک اُن مصیبتون مین جو اُن پر آئی ہین مجھ جیسا شفیق باپ کسی کو نہین پایا ہے مگر پہلا مطلب زیادہ پُر زور معلوم ہوتا ہے کیونکہ اسکے معنے یہ ہونگے کہ مہمانداری اور مہمانونکی مدد مجھ تک ختم ہے میرے بعد یہ بات اور کسی مین نہ پائی جائیگی۔ خودستائی کی بابت یہی معنی زیادہ چسپان معلوم ہوتے ہین یا یہ بھی کہہ سکتے ہین کہ جب آج تک مجھ جیسا کسی کو نہین پایا تو میرے بعد کیا خاک کسی کو پاوینگے۔

## وقال حاتم

| وَعَاذِلَةٍ قَامَتْ عَلَيَّ تَلُوْمُنِيْ | كَاَنِّيْ اِذَا اَعْطَيْتُ مَالِيْ اُضِيْمُهَا |
|---|---|
| بہت سی ملامت گر عورتین چڑھ آئین مجھ پر ملامت کرتی ہوئین | گویا مین جب اپنا مال بخشش کرتا ہون تو اُنپر ظلم کرتا ہون |

(حل) اضیم متکلم من الضیم ای اضر۔ اضیمها خبر کان۔ والضمیر اسمه۔ الواو فی وعاذلة بمعنے رب۔

(معناه) رب عاذلة قامت علی راسی تعذلنی وتلومنی علی اعطای المال للمساکین والفقراء کانی اذا اعطیتهم مالی اضرها۔ فلذلک تلومنی علی البذل والسخا۔

(ف) بسا زنان ملامت گر اند کہ بر سر من ایستادہ مرا بر جود وکرم ملامت میکنند گویا من دران وقت کہ مال خود را

بہ فقرا و مساکین عطا کنم بروی ستم کنم یعنے مرا چنان ملامت میکنند کہ معلوم می شود کہ داد و دہش من ضرر رسان آنہا است ورنہ چرا چنان کردند۔ حاصل اینکہ من بسیار سخاوت کنندہ ام۔

(اردو) اور بہت ملامت گر عورتین ہین کہ ملامت کرتی ہوئی مجھ پر ایسی چڑھ آئین کہ گویا جب مین اپنا مال غریبون اور مسکینون کو بخشتا ہون تو اُنکا نقصان کرتا اور اُنپر ستم ڈھاتا ہون جسکے عوض وہ ملامت سے میرے ٹکڑے کرتی ہین۔ خلاصہ یہ ہے کہ مین بخشش کرتا ہون۔

| | |
|---|---|
| أَعَاذِلَ إِنَّ الْجُودَ لَيْسَ بِمُهْلِكِي | وَلَا مُخْلِدُ النَّفْسِ الشَّحِيحَةِ لُومُهَا |
| اے زن ملامت گر بیشک بخشش مجھکو ہلاک کرنے والی نہین ہے | اور نہ ہمیشہ رکھنے والا ہے بخیل کو اُس کا بخل |

(حل) الهمزة للنداء العاذل مرخم عاذلة۔ المهلك من اهلك يهلك۔ المخلد من الاخلاد۔ الشحيحة الحريصة البخيلة۔ لومها الضمير للنفس مرفوع فاعل مخلد۔

(معناه) ياعاذلة لِمَ تلومني على الجود فان الجود ليس بمهلكي ولا بخل البخيل يخلده الحاصل ان الجود لا يضر الجواد والبخل لا ينفع البخيل لا الجود يهلك الجواد ولا البخل يخلد البخيل فاذا كان الامر كذالك فالسخاء اولى من البخل البتة۔

(ف) ای زن ملامت گر ہر آئینہ بخشش ہلاک کنندہ من نیست و نہ بخل ہمیشہ و دایم دارندۂ نفس بخیل ست۔ یعنے مرا بچہ سبب ملامت کنی باوجودیکہ سخا نقصان دہ سخی و بخل سود مند بخیل نیست۔ سخی زود نمیرد و بخیل از موت ایمن نشود۔ لاجرم سخاوت بدرجہا از بخل افضل ست۔

(اردو) ای زن ملامت گر میری بخشش مجھکو ہلاک نہ کریگی اور نہ بخیل کو اُسکا بخل ہمیشہ رکھیگا یعنے سخاوت حیات کو کم نہین کرتی اور بخل بخیل کو مرنے سے روک نہین رکھتا ہے نہ بخشش مضر ہے اور نہ بخل مفید پھر کیون مجھکو ملامت کرتی ہے

| | |
|---|---|
| وَتُذْكَرُ أَخْلَاقُ الْفَتَى وَعِظَامُهُ | مُغَيَّبَةٌ فِي اللَّحْدِ بَالٍ رَمِيمُهَا |
| یاد کیے جاتے ہین سخی کے اخلاق حسنہ حالانکہ اُسکی ہڈیان | قبر مین پوشیدہ اُسکی پرانی ہڈیان ریزہ ریزہ ہین |

(حل) العظام جمع العظم اللحد القبر۔ مغيبة مخفية۔ الرميم العظام البالية قوله تعالى من يحي العظام وهي رميم۔ الضمير للعظام۔

(معناه) تذكر اخلاق السخي الكريم والحال ان عظامه مخفية في القبر بال رميمها الحاصل ان الاخلاق الحميدة لا تبطل ولا تفنى وان فنى صاحبها وهلك مالكها حتى انها تذكر فيما بين الناس والفتى في القبر قد بال رميم عظامه الممزقة۔

(ف) اخلاق حمیدہ و خو ہاے نیک مرد کریم یاد کردہ شوند و حال این ست کہ استخوانش در قبر پوسیدہ و استخوانہاے

کہنہ پارہ پارہ زیرہ زیرہ اند حاصل اینکہ اخلاق انسان گاہے کہنہ نہ شوند ہرگاہ انسان بمیرد واستخوانش در آب وگل آمیختہ شود واز جسم او نام ونشان نماند دران وقت ہم اخلاقش درمیان مردم مذکور شوند گویا مرد فانی ست واخلاق حسنہ اش باقی وابدی۔

(اردو) مرد کریم اور سخی کی نیک خصلتین یاد کیجاتی ہین حالانکہ اُسکے استخوان قبر مین بوسیدہ اور اُسکی پرانی ہڈیان ریزہ ریزہ ہوجاتی ہین یعنے انسان کا جسم وبدن بوسیدہ ہوجانے کے بعد بھی اُسکی اچھی عادتین بحال خود رہتی اور لوگون مین یاد کیجاتی ہین انسان مرمٹتا ہے مگر اُسکے اخلاق پر زوال نہین آتا۔

| | |
|---|---|
| مَنْ يَبْتَدِعْ مَا لَيْسَ مِنْ خِيمِ نَفْسِهِ | يَدَعْهُ وَيَغْلِبْهُ عَلَى النَّفْسِ خِيمُهَا |
| جو شخص نیا پیدا کرتا ہے اس چیز کو جو اُسکی عادت اصلی نہین ہے | اُسکو چھوڑتا ہے اور غالب آتی ہے اُسپر اُسکی ذاتی خصلت |

(حل) الابتداع الاحداث۔ الخیم بالکسر الاخلاق والعادات قوله يدعه الضمير لما۔ يغلبه الضمير لمن۔ خيمها الضمير للنفس مرفوع فاعل يغلبه۔

(معناه) من يحدث في نفسه ماليس من اخلاق نفسه التي طبع عليها يدعه يوما من الايام ويغلبه اخلاق نفسه التي خُلق عليها۔ الحاصل ان الاخلاق العزيزة لا تفارق صاحبها والاخلاق العارضية لا تدوم لها۔ قوله تعالى فِطْرَتَ اللهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللهِ۔

(ف) ہر کہ چیزے نو پیدا کند کہ از عادت اصلی او نیست ضرور آنرا بگذارد وعادت اصلیش بر وغالب آید۔ حاصل اینکہ نیکنامی وبدنامی امر تقدیری ست از تکلف حاصل نشود ہر کہ در آفرینش بخیل شد ہرگز سخی نخواہد گشت۔

(اردو) جو شخص کوئی نئی بات پیدا کرتا ہے جو اپنی اصلی عادت نہین ہے تو آخر کو اُسے چھوڑ دیتا ہے اور اُسکی اصلی عادت اُسپر غالب آجاتی ہے یعنے سخاوت اور بخل فطری شئی ہے بخیل کبھی تکلف سے سخی نہین بن سکتا اور سخاوت شروع بھی کرے تو دو چار روز کے بعد وہی جبلی بخل پلٹ آئیگا۔ این سعادت بزور بازو نیست۔ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ۔

**وقال اخر**

| | |
|---|---|
| أَكُفُّ يَدِي عَنْ أَنْ يَنَالَ الْتِمَاسُهَا | أَكُفَّ صِحَابِي حِينَ حَاجَاتُنَا مَعَا |
| مین اپنے ہاتھ کو روکتا ہون پہونچنے سے اس کا چھونا | اپنے یارون کے ہاتھ کو بوقت ہماری حاجتمندی کے ایک ساتھ |

(حل) اكف صيغة المتكلم من الكف وهو القبض والمنع۔ الالتماس اللمس۔ اكف جمع كف منصوب مفعول ينال قوله حين حاجاتنا معا المراد منه جوعه وجوع اصحابه۔

(معناه) يقول اقبض يدي عن ان ينال مسها يدي اصحابي عند الاكل حين مسني واياهم الجوع الحاصل اني اوثر اصحابي على نفسي ولو كان بي خصاصة ايضا فاني اقبض يدي عن

ان تمس ایدی اصحابی عند الاکل حین احتیاجی واحتیاجهم الی الاکل ۔

(ف) من دست خود را باز دارم تا بدست دوستانم نرسد وقتیکه من و دوشان معًا محتاج طعام شویم یعنے ہر گاہ من وایشان معًا گرسنہ باشیم پس بوقت تناول طعام دست خود را باز داشتہ طعام را بدوشان بگذارم وخود گرسنہ بمانم یعنے من از ایثار کار کنم وحاجت دوستان را بر حاجت خود ترجیح میدہم ۔

(اردو) مین اپنے ہاتھ کو روک رکھتا ہون تاکہ میرے دوستون اور میری حاجت کے وقت اُنکے ہاتھون کو چھو نہ سکے خلاصہ یہ ہے کہ جب میرے دوستون کو اور مجھکو معًا کھانے کی نوبت پہونچتی ہے اور دونون کو بھوکے فاقے رہنے کے بعد کھانا کھانے کا وقت آتا ہے تو مین نہین کھاتا اُنکو کھلاتا اور اُنکے لیے کھانا چھوڑ دیتا ہون غرض مین ایسے وقت مین بھی ایثار سے کام لیتا ہون ۔

| مِنَ الْجُوْعِ اَخْشَى الذَّمَّ اَنْ اَتَضَلَّعَا | وَاَبِيْتُ هَضِيْمَ الْكَشْحِ مُضْطَمِرَ الْحَشَا |
|---|---|
| بھوک سے مین ڈرتا ہون بدنامی سے سیری شکم کی | اور رات گذارتا ہون ٹوٹی ہوئی پسلیان خالی شکم |

(حل) الهضم الكسر الهضيم بمعنے المهضوم الكشح ما بين الخاصرة الى الضلع المضطمر المهزول الحشا والحشوة بالضم من البطن الامعاء ۔ قوله ان اتضلعا بتقدير اللام اى لان اتضلع ۔ اتضلع من التضلع باب تفعل ، يقال تضلع الرجل اذا امتلأ أضلاعه من الطعام ۔ قوله اخشى الذم محله حال من ابيت ۔

(معناه) ابيت مكسور الكشح مهزول البطن خاليًا من الطعام خائفًا الذم لان امتلئ اضلاعي من الطعام ۔ الحاصل انى اكف يدى عن الطعام واتركه لاصحابى وابيت جائعا مكسور الكشح مهزول البطن ۔ لخوف الذم ان اكل ممتليا اضلاعى ۔ فالجوع احب الى من الذم بعد الشبع ۔

(ف) من باشکستہ تہیگاہ وتہی شکم از گرسنگی شب گذارم زیرا کہ از مذمت شکم سیری میترسم خلاصہ اینکہ من طعام خود را بیاران بخشیدہ بحالت گرسنگی شب بسر کنم کہ از کثرت جوع تہیگاہم شکستہ باشد وشکم تہی زیرا کہ مرا خوف آن دامنگیر است کہ از سیری شکم مردم مذمتم کنند لاجرم فاقہ کشی را از بدنامی بہ پسندم ۔

(اردو) مین بھوک سے دبی ہوئی پسلیان اور تہی شکم رات بسر کرتا ہون کیونکہ مین ڈرتا ہون کہ میری شکم سیری کی بدنامی نہو ۔ خلاصہ یہ ہے کہ دوستون کو اپنا کھانا کھلا کر رات بھر بھوکا پڑا رہتا ہون ۔ پیٹ مین تو کچھ ہے نہین غضب تو یہ ہے کہ بھوک سے پسلیان چور چور ہونے لگتی ہین کچھ بھی ہو مگر مجھے شکم سیری کی بدنامی کا بڑا ڈر لگا رہتا ہے لہذا اس سے بچنے کی غرض سے ایسی ہی حالت مین رہنا مجھکو پسند ہے

| مَكَانَ يَدِىْ مِنْ جَانِبِ الزَّادِ اَقْرَعَا | وَاِنِّىْ لَاَسْتَحْيِىْ رَفِيْقِىْ اَنْ يَّرٰى |
|---|---|
| جگہ میرے ہاتھ کی توشہ کی جانب سے خالی | اور مین شرم کرتا ہون اپنے دوست سے دیکھنے کو |

(حل) قولہ ان یری بدل اشتمال من رفیقی - الاقرع الفناء الخالی یقال قرع الفناء اذا خلا والاقرع من ذهب شعر راسه -

(معناہ) وانی لاستحی من ان یری رفیقی - مکان یدی من جانب الزاد خالیا - الحاصل انی اذا جلست للاکل مع رفیقی فلا آکل من الزاد الحاضر شیئا فانی استحی من ان یری مکان یدی منی جانب الزاد خالیا

(ف) تحقیق من از رفیق خود شرم آن دارم کہ بوقت تناول طعام جاے دست من از جانب توشہ خالی بہ بیند حاصل اینکہ ہرگاہ من و رفیق خود ہمراہ برائے تناول طعام بہ نشینیم پس من ہیچ نخورم زیرا کہ مرا شرم آید کہ او جاے دست من از جانب توشہ خالی بیند -

(اردو) اور بیشک مین اپنے رفیق سے اس بات کی شرم کرتا ہون کہ وہ میرے ہاتھ کی جگہ توشہ کی جانب سے خالی دیکھے - یعنے جب دونون کھانے کو بیٹھتے ہین تو مین صرف اسکے لیے ہاتھ لگائے رکھتا ہون اور اُس سے کچھ بھی نہین کھاتا کیونکہ مین اس امر کی شرم کرتا ہون کہ وہ طعام کی جانب سے میرے ہاتھ کی جگہ صاف دیکھے -

| وَفَرْجَكَ نَالَا مُنْتَهَى الذَّمِّ اَجْمَعَا | | وَاِنَّكَ مَهْمَا تُعْطِ بَطْنَكَ سُؤْلَهٗ |
|---|---|---|
| اور اپنی شرمگاہ کی تو دونون غایت برائی کو پہونچینگے | | اور بیشک تو جبکہ عطا کرے اپنے پیٹ کی خواہشون کو |

(حل) السؤل المطلوب والمسئول قال تعالے قد اوتیت سؤلک یا موسی ای اوتیت مطلوبک - قولہ نالا منتہی الذم اسناد نیل الذم الی البطن والفرج تجوزی - قولہ منتہی الذم ای اقصی غایتہ - قولہ اجمعا تاکید نالا کما یقال جاء الطلباء کلهم -

(معناہ) یقول ان الشخص اذا اعطی بطنہ وفرجہ مایشتہی واتبع ہواہ بقضاء ما تزینہ لہ نفسہ من شہواتہا اصابہ من الناس منتہی الذم والشتم -

(ف) ہرگاہ خواہشات شکم و شرمگاہت را روا کنی پس آن ہر دو بغایت دشنام و نہایت نکوہش برسند حاصل اینکہ چون مرد تابع خواہشات نفس خود گردد از نیکنامی دور و بہ بدنامی نزدیک شود نہ ازوی مہمان نوازی ممکن باشد و نہ جود و سخاوت بلکہ ہمیشہ بہ تحت النفس گرفتار بماند - ع مکن نفس امارہ را پیروی درہمین معنے ست -

(اردو) بیشک جبکہ تو اپنے شکم اور شرمگاہ کے سوالونکو پورا کرتا جائیگا تو وہ دونون نہایت درجہ کی برائی کو پہونچینگے خلاصہ یہ ہے کہ جب انسان اپنی نفس پروری مین مصروف رہکر ہر طرح سے اُسکی خواہشونکو پوری کرتا رہیگا تو اُسمین صرف برائی نظر آئیگی بھلائی ہرگز اسکے پاس نہین پھٹکیگی نہ اُس سے مہمان نوازی ہوسکتی ہے اور نہ دادودہش وہ تو انہی بکھیڑے مین مبتلا ہے دوسرونکی خدمت کب کرے

| وَيُحْيِ الْعِظَامَ الْبِيْضَ وَهِيَ رَمِيْمٌ | | اَمَا وَالَّذِيْ لَا يَعْلَمُ السِّرَّ غَيْرُهٗ |
|---|---|---|
| اور زندہ کرتا ہے سفید ہڈیون کو اس حالت مین کہ وہ بوسیدہ ہین | | قسم ہے اُس خدا کی جسکے سوا بھید دوسرا کوئی نہین جانتا |

(حل) اما حرف تنبیہ ویکثر بعدھا القسم یقال اما واللہ - السر بالکسر ضد الجھر - غیرہ الضمیر للذی

البیض جمع ابیض - الرمیم البالی - والمراد بقولہ یحی العظام الخ ای یحی الخلق بعد افنائھم یوم البعث -

(معناہ) اما واللہ الذی لا یعلم السر الا ھو - یحی العظام البیض البالیۃ بقدرتہ یوم البعث والنشر

وھو علی کل شیٔ قدیر - ای انی اقسم باللہ الذی شانہ کذا -

(ف) سوگند خدائے پاک ست کہ بجز او کسے راز دل نداند و او بروز حشر استخوانہائے سفید بوسیدہ را زندہ نماید

یعنے استخوانہائیکہ از گوشت و پوست علیحدہ گشتہ اند و بوسیدہ خدائے کہ آنہارا بار دیگر زندہ کند سوگند اوست -

(اردو) اے مخاطب اس ذات کی قسم ہے جسکے سوا بھید اور پوشیدہ راز دوسرا کوئی نہین جانتا اور وہ ذات سفید رنگ

اور بوسیدہ ہڈیون کو زندہ کریگی - یعنے اس خدا تعالی کی قسم ہے جسکے ساتھ بھیدون کا علم مخصوص ہے اور وہ اپنی قدرت

سے سڑی گلی ہوئی ہڈیون کو بروز حشر زندہ کریگا جو بے گوشت و پوست محض سفید ہڈیان پڑی ہوئی ہین -

| مُحَافَظَةً مِنْ اَنْ یُّقَالَ لَئِیْمٌ | لَقَدْ کُنْتُ اَخْتَارُ الْقِرٰی طَاوِیَ الْحَشَا |
|---|---|
| بہ سبب بچنے اس سے کہ مجھکو کنجوس کہا جاوے | بخدا مین اختیار کرتا ہون مہانداری کو بھوکے شکم رہکر |

(حل) لقد کنت الخ جواب القسم طاوی الحشا ای جائع الحشا - محافظۃ منصوب مفعول لہ من

اختار - اللئیم البخیل - قولہ طاوی الحشا منصوب بحال من الفعل -

(معناہ) واللہ لقد کنت اختار الضیافۃ وانی طاوی الحشا جائع البطن - محافظۃ من ان یقال لی

انہ لئیم - الحاصل انی اقری الاضیاف جائع البطن لئلا یقول الاضیاف انی لئیم بخیل فانی لا احب الذم -

(ف) بخدا با گرسنہ شکم مہانداری را پسند میکنم بہ سبب پرہیز کردنم ازان کہ در غیبتم مرا بخیل گفتہ شود - حاصل اینکہ من بحالت

گرسنگی مہمان داری میکنم و خود گرسنہ بمانم زیرا کہ من ازین امر میترسم کہ مرا بخیل گویند الیس بخوف آن بدنامی مہمان داری

را بر گرسنگی خود ترجیح بدہم -

(اردو) بخدا مین ایسے حال مین کہ خود بھوکا ہوتا ہون مہانداری کو اپنے کھانے کی نسبت پسند کرتا ہون - بہ سبب بچنے کے

اس بات سے کہ مجھکو بخیل کنجوس کہا جاوے خلاصہ یہ ہے کہ مین خود بھوکا رہکر مہمانون کو کھلاتا ہون تاکہ وہ لوگ مجھکو

بخیل نہ سمجھین اور میرے پس پشت مجھے کنجوس نہ کہین - کیونکہ یہ خطاب مجھکو سخت ناپسند ہے -

| وَبَیْنَ فَمِیْ دَاجِی الظَّلَامِ بَہِیْمٌ | وَاِنِّیْ لَاَسْتَحْیِیْ یَمِیْنِیْ وَبَیْنَھَا |
|---|---|
| اور میرے منہ کے سخت اندھیری رات ہو | اور بیشک مین شرم کرتا ہون اپنے داہنے ہاتھ سے اور درمیان اسکے |

(حل) الیمین الید الیمنی - الضمیر فی بینھا الیمینی فانہ مؤنث سماعی - الداجی ماخوذ من دجی شعر

الماعز اذا کثر واختلط بعضہ ببعض البھیم شدیدۃ الظلمۃ لا وضح فیہ - الاسود -

(معناه) واني لاستحي من ان يقع يميني على الطعام وبينها وبين فمي ليل شديد الظلمة لاوضح فيه
الحاصل اني استحي من ان اكل وحدي ولا اوقد السراج او النار للضيافة في ليل مظلم ليهتدي الى
بيتي الاضياف والطارقون ليلاً بل اوقد النار ليهتدي بها المسافرون فاني رجل كريم غير لئيم۔
(ف) من از دست راست خود شرم آن دارم که بر طعام بیفتد دران حال که میان وی و دہنم شب تار و تیره باشد
حاصل این ست که در شب تاریک آتش را فروختہ تنہا نخورم بلکہ برجاے بلند آتش بلند ساختہ مہمانان و مسافران شب
روان را سوی خود بخوانده مهمانداری شان کنم مرا شرم آید که در شب تار مانند بخیل تنہا تناول طعام کنم۔
(اردو) بیشک مین اپنے داہنے ہاتھ سے اس امر کی شرم کرتا ہون کہ وہ کھانے پر پڑے ایسے وقت مین کہ اسکے اور
میرے منھ کے درمیان سخت اندھیری رات ہو خلاصہ یہ ہے کہ ایسی رات مین مہمانون کیلیے آگ نہ جلانے اور ان سے
چھپکر تن تنہا بخیلون کی مانند کھانا کھانے سے شرم کرتا ہون بلکہ مین تو اونچی جگہ مین آگ بھڑکا دیتا ہون کہ مہمان لوگ
میرے گھر آوین بعد ازان مین کھاؤن نہ کھاؤن اسکی پرواہ ہے نہین۔

## وقال رجل من ال حرب

اى من ال حرب بن امية بن عبد الشمس بن عبد مناف ومن قصته ان السفاح العباسي وهو ابو العباس
السفاح اول خليفة من دولة بني العباس - امر بقتل رجل من بني امية بن عبس عبد الشمس - فتبعته
امرأته مع ابنه الغير - وكان الرجل يفرق ماله وتقول امرأته ولدك ولدك فانشد -

| | |
|---|---|
| بَاتَتْ تَلُوْمُ وَتَلْحَانِي عَلَى خُلُقٍ | عُوِّدْتُهُ عَادَةً وَالْجُوْدُ تَعْوِيْدُ |
| رات گذاری مجھکو ملامت کرتی اور برا کہتی ہوئی ان خصلتون پر | جنکی مجھکو عادت ڈالی گئی ہے اور بخشش بھی عادت ڈالتی ہے |

حل - باتت تلوم اي زوجته - قوله تلحاني من لحاه اذا شتمه ولامه - الخلق بالضم العادة اخلاق جمع -
عودته مجهول من التعويد - ومعنى قوله الجود تعويد ان الجود اذا صار عادة للانسان لا يمكنه
مفارقته ولا ينفع اللوم فيه -
(معناه) باتت زوجتي تلوم وتشتمني على خلق عودته وان الجود مما يعود به الانسان فلا يمكنه مفارقته
الحاصل ان امرأتي باتت تلومني وتعذلني على الجود الذي صرت معتاداً به وان الجود مما يعود به
الانسان حتى لا يمكنه مفارقته ولا تنفع فيه لومة لائم -
(ف) زن من درین حالت شب با آخر رسانید که مرا بر خلق نکو که مرا عادتش بگشته است شماتت و ملامت میکرد حال
اینکه جود و سخاوت نیز عادت افگن ست یعنے جود و سخا ازان چیزہاست که چون انسان معتاد بوی شود ہرگز عادت
وی از وجدا نگردد ہمچنان مرا به جود و کرم عادت افتاده که من خوگر شده ام اکنون از ہر ارجد و جہد ازان باز مانده

ممکن نیست۔ لاجرم زن من ہمہ شب بر ملامت و شماتت من بگذارد۔ و مرا از جود منع کند۔ و این نداند کہ عادت از ین ہرگز نرود

(اردو) میری بی بی نے ایسے حال مین رات گذاری کہ مجھکو ملامت کرتی اور برا بھلا کہتی تھی ایک نیک خصلت پر جسکی مجھکو عادت پڑگئی ہے اور حال یہ ہے کہ جود و کرم بھی ایک عادت ڈالنے کی چیز ہے جب اسکی عادت پڑجاتی ہے تو ہزار ملامت سے بھی اُسکا چھوڑنا ممکن نہین بلکہ محال ہے جیسے میری حالت ہے کہ وہ ہزار ملامت کرے مگر مین تو بخشش سے دل برداشتہ ہو نہین سکتا۔

| فِيمَا فَعَلْتَ فَهَلَّا فِيكَ تَصْرِيدُ | قَالَتْ أَرَاكَ بِمَا أَنْفَقْتَ ذَا سَرَفٍ |
|---|---|
| اُسمین جو تو کرتا ہے سو کیون نہین ہے تجھ مین کم خرچی | اُس نے کہا مین دیکھتی ہون تجھکو خرچ کرنے مین فضول خرچ |

حل ذا سرف مفعول ثان لاراك۔ السرف الاسراف یقال اسرف المال بذرہ اسرف فی کذا جاوز الحد فیہ والسرف فی الاصل تجاوز الحد والاعتدال۔ ضد العقصد۔ قولہ فہلا فیك الخ ای قلیل فی انفاقك التصرید التقلیل۔

(معناہ) قالت زوجتی انی اراك فی انفاقك المال مسرفا ای مبذرا۔ فہلا کان فیك تقلیل منہ الحاصل انہا قالت لاتکثر الانفاق کذا بل قلل البذل والانفاق فانی اراك فیما فعلتہ من البذل مسرفا متجاوزا حد الاعتدال۔

(ف) گفت من ترا در صرف کردن مال مسرف و گذرندہ از حد می بینم پس چرا خرچ کم نکنی حاصل اینکہ آنقدر خرچ رابگذار و خرچ کم کن من ترا فی الحال مسرف می بینم آنقدر فضول خرچ خوب نیست۔

(اردو) اُس نے کہا کہ مین تجھے خرچ کرنے مین مسرف اور مبذر دیکھتی ہون۔ سو تجھ مین کم خرچ کرنے کی عادت کیون نہوئی۔ خلاصہ یہ ہے کہ میری بی بی مجھکو ملامت کرتی ہوئی بولی کہ میان جس انداز سے آپ مال و دولت کو خرچ کر رہے ہین وہ تو صاف اسراف ہے مہربانی کرکے ذرا کم خرچ کرنیکی عادت ڈالیے ورنہ سب کچھ یون ہی لٹا دینگے۔

| يُبْقِي ثَنَائِي بِهَا مَا أَوْرَقَ الْعُودُ | قُلْتُ اتْرُكِينِي أَبِعْ مَالِي بِمَكْرُمَةٍ |
|---|---|
| جس سے باقی رہے میری تعریف جبتک ڈالی پتے نکالے | مین نے کہا مجھکو چھوڑ دے بیچڈالون اپنے مال کو عمدہ کام کے عوض |

حل ابع مجزوم جواب الامر العود الغصن الطری اللام للجنس۔ والمراد بہذہ الجملۃ الدوام۔ وما فی ما اورق مصدریۃ ظرفیۃ قولہ یبقی ثنائی الجملۃ نعت مکرمۃ۔

(معناہ) قلت لہا لاتلمنی واترکینی ابع مالی بمکرمۃ فانہ یبقی بہا ثنائی فی الناس ما اورق الغصن الطری۔ الحاصل انی قلت لہا دعینی اشتری بمالی مکارم یدوم مدح الناس لی بسببہا مادام اللہ الحیاۃ فی النبات او دائما۔

(ف) گفتمش مرا بگذار که از مال خود آن نیک کارہا بخرم (یا مالم را بعوض کارہائے نکو بفروشم) کہ میان مردم ستائش من بدان باقی بماند تا آنکہ شاخ برگ بیارد۔ حاصل آنکہ مرا بر سخاوت ملامت مکن زیرا کہ من ازان چنان کارہائے نیک میخرم کہ بدان تا قیامت حمد و ثنای من روا خواہد ماند۔

(اردو) مین نے بی بی سے کہا کہ تو مجھکو ملامت نہ کر اور بخشش کرنے پر مجھے مطلق العنان رکھ کہ مین اپنا مال ایسے عمدہ کامون کے عوض بیچون جس سے میری تعریف اُس وقت تک باقی رہے جب تک شاخین پتے دار رہین یعنے مین داد و دہش سے ہمیشہ ہمیش کیلیے ذکر خیر خرید کر رہا ہون اس مین تو مزاحم نہ بن۔ کیونکہ قیامت تک اس سے میری ثنا و حمد جاری رہیگی۔

| إِنَّا إِذَا مَا أَتَيْنَا أَمْرَ مَكْرُمَةٍ | قَالَتْ لَنَا أَنْفُسٌ حَرْبِيَّةٌ عُودُوا |
|---|---|
| بے شک ہم جب کوئی عمدہ کام کرتے ہین | تو ہماری حربیہ طبیعتین کہتی ہین دوبارہ کرو |

حل ما فی ما اتینا زائدۃ۔ اتینا بمعنے فعلنا۔ انفس حربیۃ منسوب الی حرب بن امیۃ۔ عودوا امر من العود باب نصر یقال عاد یعود عوداً۔

(معناہ) انا اذا فعلنا فعل خیر و امر مکرمۃ قالت لنا انفسنا المنسوبۃ الی حرب بن امیۃ عودوا الیہا مرات کرات الحاصل نحن قوم اذا عملنا عملاً من اعمال الکرم حرضتنا انفسنا ان نکررہ لان الکرم طبیعتنا ورثناہا عن جدنا الاعلی حرب بن امیۃ۔

(ف) ما ہرگاہ کارے نیک کنیم دران وقت نفسہائے ما کہ بہ حرب بن امیہ منسوب اند مارا بزور ترغیب دہند و بگویند کہ بار دیگر بہ کنید یعنے ما از گروہ حرب بن امیہ ایم۔ مکارم الاخلاق در نژاد ما موجود اند لاجرم چون بکارے نیک رو کنیم نفس مارا بزور ترغیب می دہد کہ بار بار آن کنیم۔

(اردو) بیشک جب ہم کوئی عمدہ کام کرتے ہین تو ہماری طبیعتین جو حرب بن امیہ کیطرف منسوب ہین۔ ہم سے کہتی ہین کہ ایسا عمدہ کام دوبارہ کرو۔ حاصل یہ ہے کہ ہم حرب بن امیہ کے خاندان سے ہین۔ عمدہ کام ہماری طبیعتون کو خوب بھاتا ہے۔ یہانتک کہ جب ہم کوئی اچھا کام شروع کرتے ہین تو ہماری طبیعتین ہمین اُسے بار بار کرنے پر اُبھارتی رہتی ہین۔

## وقال ابو كدراء العجلى

| يَا أُمَّ كُدْرَاءَ مَهْلًا لَا تَلُومِينِي | إِنِّي كَرِيمٌ وَإِنَّ اللَّوْمَ يُؤْذِينِي |
|---|---|
| اے اُم کدراء دم لے مجھکو ملامت نہ کر | بیشک مین سخی ہون اور ملامت مجھکو اذیت دیتی ہے |

حل قولہ مہلاً اصلہ امہلنی مہلاً۔ اللوم بالضم البخل و بالفتح مصدر لام یلوم یؤذینی من الایذاء باب افعال

(معناہ) یقول یا ام کدراء (زوجتہ) ترفقی بی واسھلی مھلا واقلعی عن لومی علی اتلافی والفاقی فانی رجل کریم وان اللوم یوجعنی ویولمنی الحاصل ان الجود والسخاء طبیعتی وخلقی فاکرہ ان اسمع لوما وعذلا۔ فلا تلومینی علی ذلک۔

(ف) اے مادر کدراء (زن او) قدرے توقف کن واز ملامتم باز آ تحقیق من مرد کریم وبخشندہ ام۔ ملامت مرا درد آگین می کند یعنی سخاوت وبخشش عادت من ست ہرگز ترک آن ممکن نی برائے خدا تو از ملامت باز آ زیرا کہ از ملامت مرا تکلیف وگزند می رسد۔

(اردو) اے میری بی بی (کدراکی ماں) ذرا ٹھیر جا اور مجھکو زیادتی بخشش پر ملامت نہ کر کیونکہ مین مرد سخی ہون مجھکو ملامت اذیت پہونچاتی ہے حاصل یہ ہے کہ سخاوت میری فطرت ہے اُسکا ترک کرنا ناممکن ہے۔ مین مرد سخی ہون ملامت سے مجھکو تکلیف پہونچتی ہے اور ملامت مجھکو سخت ناگوار گذرتی ہے یا یون کہو کہ بخل مجھکو دکھ دیتا ہے یعنے بخل سے میری طبیعت بیزار رہتی ہے۔

| وَاِنْ اَجُدْ فَاُعْطِ عَفْوًا غَیْرَ مَمْنُوْنٖ | فَاِنْ بَخِلْتُ فَاِنَّ الْبُخْلَ مُشْتَرِكٌ |
|---|---|
| اور اگر سخاوت کرون تو دونگا زائد مال کو بے احسان جتلائے | سو اگر بخیلی کرون تو بخل مشترک ہے |

ح قولہ اجد متکلم من جاد بجود والعفو الزائد عن الحاجۃ۔ الممنون المقطوع ومایمن بہ وکذا فسر قولہ تعالی اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ بالمعنیین

(معناہ) یقول ان بخلت بمالی کان لی فی البخل شرکاء کثیرون فان مرض البخل عام یوجد فی کثیر من الناس۔ وان اجد علی المحتاجین اعطھم مایفضل عن حاجتی وھو غیر مقطوع اومایمن بہ فکان لی فضل علی المسرفین وعلی من یعطی ثم یمن بہ۔

(ف) اگر بہ مال خود بخل کنم پس مرا فضیلتے حاصل نشود چہ بخل در اکثر مردم موجود ست۔ اگر بخشش کنم پس از مال زائد عن الحاجۃ بدہم آنکہ گاہے بندنہ شود یا از ان برکسے احسان نہ نہادہ شود۔ حاصل اینکہ مرض بخل عام ست لاجرم در بخل فضلے نی اما سخاوت من کہ از مال زائد غربا را بخشش کنم وآن بخشش بیک روش ہمیشہ جاری ماند بر چنان بخشش فضیلت دارو کہ بارے خوب بسیار داد وتا بقیہ عمر نامش یاد نشد۔ نیز بران سخاوت کہ بعد از بخشش بر گردن فقراء بار احسان نہادہ شود۔ پس سخاوتم اولی وافضل ست۔

(اردو) سو اگر مین نے بخل شروع کیا تو کوئی کمال نہین ہے کیونکہ بخل دنیا بھر کے لوگون مین مشترک ہے اور اور اگر مین نے جوّادیت شروع کی تو اپنی حاجت سے زائد مال بخشش کرونگا جو کبھی وہ بخشش منقطع بھی نہوگی اور نہ کسی پر اُس سے احسان جتلایا جائیگا۔ خلاصہ یہ ہے کہ بخل مین تو ہرگز فضل وکمال کی بو تک نہین ہے

باقی میری سخاوت البتہ اس میں فضل وکمال ہے کیونکہ مین نہ تو اسراف سے کام لیتا ہون کہ ایک بار خوب لٹا دیا اور پھر عمر بھر اسکا نام نہ لیا۔ اور نہ احسان کرکے پھر احسان جتلاتا ہون لہذا ان دونون صورتون سے میری سخاوت اچھی اور قابل تعریف ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ وہ متوسط ہے اور خیر الامور اوسطہا۔ ہے۔

| لَیْسَتْ بِبَاکِیَۃٍ اِبِلِی اِذَا فَقَدَتْ | صَوْتِی وَلَا وَارِثِی فِی الْحَیِّ یَبْکِیْنِی |
|---|---|
| رونے والے نہین ہین میرے شتر جب کہ گم کرینگے | میری آواز کو اور نہ میرے وارث قبیلہ مین مجھکو روینگے |

(حل) اذا فقدت صوتی ۔معناہ اذا فقدت ابلی صوتی ای اموت۔ قولہ بباکیۃ خبر لیست وابلی اسمہ

(معناہ) یقول اذا انا مت ویفقد صوتی فلا تبکی علی ابلی ولا یبکی وارثی فی عشیرتی الحاصل انی لم اترک الجود والسخاء اذا لم تبک علی ابلی ولا یبکی علی الذین یرثون مالی بعدی۔

(ف) نہ شترم بر من نالندہ است ونہ ورثہ ام در قبیلہ بر من گریہ کنندہ است چون آوازم گم شود یعنے ہرگاہ بمیرم نہ شترم ونہ ورثہ ام بر من ماتم کنند ونہ گریہ پس بچہ وجہ سخا را ترک کردہ بخل اختیار کنم۔

(اردو) نہ میرے شتر مجھ پر روئینگے جسوقت میری آواز بند ہو جائیگی اور نہ میرے وارث لوگ قبیلہ مین مجھپر روئینگے۔ خلاصہ یہ ہے کہ میرے مرنے کے بعد نہ میرے شتر میری موت سے غم کھائینگے اور نہ وارث لوگ ماتم منائینگے پھر کیا وجہ ہے کہ سخاوت نہ کرون اور ورثہ کیلیے مال رکھے جاؤن نیز شتر پر احسان کرکے ضیافت کی تقریب مین ذبح نہ کرون۔ درحقیقت مرنے کے بعد تو اُن مین کا کوئی میرا غمخوار نہین ہے۔

| بَنَی الْبُنَاۃُ لَنَا مَجْدًا وَّمَکْرُمَۃً | لَا کَالْبِنَاءِ مِنَ الْاٰجُرِّ وَالطِّیْنِ |
|---|---|
| بناڈالی ہے بنانیوالون نے ہمارے واسطے بزرگی اور نیکنامی کی | نہ مثل اُس بنا کے جو خشت وگل کی ہوتی ہے |

حل البناۃ جمع البانی ارادبہ ھنا اباءہ الکرام الاجر بفتح الالف وضم الجیم وتشدید الراء ما یبنی من الطین المشوی وتسمیہ العامۃ۔ القرمید۔ الاجرۃ جمعہ۔

(معناہ) یقول بنی البناۃ وھم اباءنا الکرام لنا مجدا ومکرمۃ لا کالبناء من الاجر والطین الحاصل ان اباءنا البناۃ للمکارم بنوا لنا مجدا ومکرمۃ لا یفنی کالبناء الذی یبنی من الاجر والطین یبقی زمانا ثم یفنی۔

(ف) بانیان برائے ما مجد وشرافت بنا کردہ اند نہ ہمچون بنائیکہ از خشت وگل ساختہ شود خلاصہ اینکہ بزرگان ما شرافت وبزرگی چنان بنیاد نہادہ اند کہ گاہے منہدم نہ شود چنانکہ بنای خشت وگل بعد از چندین منہدم گردد۔ عزت وشرافت ما دائمی قائمی است۔

(اردو) بنانے والون نے ہمارے لیے بزرگی اور عزت کی بناڈالی ہے نہ ایسی بنا جو اینٹ اور مٹی (خشت وگل ہے

بنائی جاتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ہمارے بزرگون نے جو درحقیقت عزت اور شرافت کے بنانے والے تھے ہمارے واسطے شرف وکمال کی ایسی مضبوط اور پائیدار بنا ڈالی ہے جو کبھی منہدم نہین ہو گی جیسے اینٹ مٹی کا گھر آج کے بعد کل گر پڑتا ہے۔ ہماری عزت پرانی اور زمانے سے ہے اور ایسا ہی مدتون رہیگی۔

## وقال عتیبۃ بن بجیر وقیل انہ لمسکین الدارمی

| | |
|---|---|
| لِحَافِي لِحَافُ الضَّيْفِ وَالْبُرْدُ بُرْدُهُ | وَلَمْ يُلْهِنِي عَنْهُ غَزَالٌ مُقَنَّعُ |
| میرا لحاف مہمان کا لحاف اور میرا گھر اسکا گھر ہے | اور باز رکھتی نہین اس سے مجھکو آہوئے برقع پوش |

ع لم یلھھنی من الھاہ عنہ اذا شغلہ عنہ قال تعالی لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ الغزال المقنع کنی بہ عن امرأۃ ذی الجمال۔ المقنع اسم مفعول من قنع المرأۃ اذا البسہا القناع

**معناہ** یقول لحافی لحاف الضیف وکذا بیتی بیتہ ولم یشغلنی عن خدمتہ المعشوقۃ المقنعۃ الحاصل انی انزل ضیفی منزلی حتی ان لحافی لحافہ وبیتی بیتہ یتصرف فیہ کیف یشاء وانی اخدم الضیف خدمۃ لم یشغلنی عنہا امرأۃ جمیلۃ کالغزال المقنع۔

(ف) لحاف من لحاف مہمان وخانہ ام خانۂ اوست۔ مرا زن خوبصورت از وباز نتوان داشت۔ حاصل اینکہ ہرگاہ بخانہ ام فرود آید من میان خود واو فرقے نکنم بلکہ اورا اختیار تصرف بدہم ہرچہ خواہد کند۔ نیز من بخدمتش چنان شیدا م کہ زن پری روش آہوے برقع پوش ازان باز نتوان داشت۔

(اردو) میرا لحاف میرے مہمان کا لحاف ہے اور میرا گھر اسکا گھر۔ مجھکو نہایت حسینہ جمیلہ معشوقہ (مثل آہوے برقع پوش کے) مہمان کی خدمت سے غافل نہین کرسکتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مہمان کو مین اپنی جان سے عزیز سمجھتا ہون اسکو اختیار ہے کہ میرے گھر مین حسب دلخواہ تصرف کرے۔ مین اس پر اسقدر شیدا ہون کہ ایک پری وش لقا معشوقہ بھی اسکی طرف سے مجھکو غافل نہین کرسکتی۔ بلکہ اسکو چھوڑ کر مہمانون کیطرف مائل رہتا ہون۔

| | |
|---|---|
| أُحَدِّثُهُ إِنَّ الْحَدِيثَ مِنَ الْقِرَى | وَتَعْلَمُ نَفْسِي أَنَّهُ سَوْفَ يَهْجَعُ |
| اس سے گفتگو کرتا ہون کیونکہ گفتگو مہمان نوازی سے ہے | اور میرا نفس جانتا ہے کہ وہ عنقریب سو جائیگا |

۲ احدثہ من التحدیث باب تفعیل۔ قولہ ان الحدیث من القری معناہ ان الحدیث من امارات القری او المعنی الحدیث نوع من القری۔ یہجع ینام۔

**معناہ** انی احدث ضیفی باحادیث مختلفۃ بعد اطعامہ فان الحدیث ایضا من جملۃ القری وتعلم نفسی انہ ینام عن قرب الحاصل انی اؤدی جمیع شرائط القری من الاطعام والحدیث مع الضیف والموانسۃ معہ فی کل شیٔ حتی انی احدثہ وانسہ حتی ینام۔

(ف) من بامهانان گفتگو میکنم تحقیق گفتگو ئمہمان ضیافت ست ونفس من بداند که او عنقریب بخوابد۔ حاصل اینکه من شرائط ضیافت راخوب ادا نمایم با مهمان نشسته خوش گفتگو میکنم تا بآرام خوابش گیرد من میدانم که زود بخوابد زیرا که مصائب برداشته آمده است لاجرم از برائے راحت رسانیش چنین کنم۔

(اردو) مین اپنے مہمان سے مزے کی باتین کرتا ہون کیونکہ مہمان سے بات چیت کرنی بھی ایک قسم کی ضیافت یعنی اسکے لوازم سے ہے اور میرا نفس جانتا ہے کہ وہ تھوڑی دیر کے بعد سوجائیگا۔ خلاصہ یہ ہے کہ ہر طرح سے مہمان کی خدمت کرتا ہون۔ مین جانتا ہی ہون کہ بیچارہ پریشان ہوکر آیا ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد سوجائیگا لہذا نیند آجانے تک بیٹھے بیٹھے خوب مزے کی باتین کرتا ہون۔

## وقال عمرو بن احمر الباهلي

| | |
|---|---|
| وَدُهْمٍ تُصَادِيهَا الْوَلَائِدُ جِلَّةٍ | إِذَا جَهِلَتْ أَجْوَافُهَا لَمْ تَحَلَّمِ |
| بہت سی سیاہ رنگ کی دیگین بہت بڑی بڑی ہین جنکو لونڈیان استعمال مین لاتی ہین | جبکہ جاہل ہوتے ہین ان کے پیٹ تو حلیم نہین بنتے ہین |

حل لغات وبمعنی رب۔ الدهم جمع دهماء والمراد بها القدور السود من كثرة الطبخ۔ تصاديها تداريها بالنصب الانزال يقال صاداه اذا داراه باب مفاعلة۔ الولائد جمع وليدة مثل فعيلة الامة الجلة العظام مجرور نعت ثان لدهم۔ قوله اذا جهلت اجوافها معناه اذا اشتد غليانها شبهت شدة غليانها بشدة غضب الجاهل۔ قوله لم تحلم يقال تحلم اذا صار حليمًا۔

**معناه** رب قدور سود عظام تصاديها الاماء اذا غلت اجوافها لما يغضب الجاهل لم تسكن كالحليم الحاصل ان تلك القدور تغلي غليانا شديدًا كانها تغضب غضب الجاهل لم يسكن غليانه كالحليم۔ وهذه القدور تستعمل في الطبخ دائمًا تصاديها الاماء الخوادم بالرفع والوضع۔

(ف) بسا دیگهائے سیاه کلان اندکه کنیزکان آنها را بگردانند هرگاه شکم آن دیگها بجوش می آید (همچون جوشیدن جاهل) فرونشود مثل بردبار۔ حاصل اینکه آن دیگها را کنیزکان در استعمال درآرند وهمیشه آن دیگها با گوشت بجوشند که گاهے فرونشوند۔ زیرا که هردم سلسلهٔ مهمانان جاری باشد واضح باد که درین شعر جوشیدن دیگ را بخشم نادان تشبیه داده شد۔ وگفت که چون آن دیگها بجوشند پس مانند مرد حلیم که غصه اش فروشود فرونشود۔

(اردو) اور بہت سی سیاہ بڑی بڑی دیگین ہین جو باندیان اُن کا استعمال کرتی ہین۔ جب اُنکے شکم جاہلون کے مانند سخت جوش مین آتے ہین تو حلیم اور بردبار آدمی کی طرح اُنکا جوش تھمتا نہین ہے خلاصہ یہ ہے کہ ایسی بڑی بڑی سیاہ دیگین ہر وقت گوشت و شوربہ سمیت جوش کھاتی رہتی ہین لونڈیان اُنکو پکانے کے کام مین لاتی ہین۔ اُن دیگون کا جوش جاہل کے جوش کے مانند ہے کہ فرو نہین ہوتا ہے جیسے بردبار شخص کا جوش فرو ہوجاتا ہے

| زُفُوفٍ بِشِلْوِ النَّابِ هَوْجَاءَ عَيْلَمِ | | تَرىٰ كُلَّ هِرْجَابٍ لَجُوجٍ لَّهُمَّةٍ |
|---|---|---|
| جلدی پگھلانیوالی بیش عمر ناقہ کے گوشت کو اندھی اور بڑا گھر اکنوان | | تو دیکھیگا ہر لمبی کو چوڑی سخت آواز کرنے والی کثیر اللقمہ |

حل الهرجاب بكسر الاول وكذا الهرجب بتشديد الباء الطويل من الناس وغيرهم هراجيب جمعه واراد بها القدر العظيمة الطويلة - اللجوج واللاج واللجوجة واللجة والملجاج الشديد اللجاجة اللجة كثرة الاصوات - اللهمة تانيث اللهم كثير اللقمة والاكل - الزفوف بالمعجمة الخفيف السريع يستوى فيه المذكر والمؤنث - الشلو بالكسر العضو من اعضاء اللحم - وولد الناقة وكل مسلوخ اكل منه منه شئ وبقيت منه بقية - والباء فى بشلو للتعدية - الناب الناقة المسنة - الهوجاء الناقة السريعة - والريح الشديدة - العيلم البئر الكثيرة الماء - والصفات المذكورة كلها اشعارها للقدر -

(معناه) ترى فى تلك القدور كل قدر عظيمة طويلة شديدة الصوت كثيرة اللقمة سريعة الاخذ لعضو الناقة المسنة العظيمة شديدة الصوت عند الغليان كالريح الشديدة وسيعة البطن كثيرة المرق كانها البير الكثيرة الماء - الحاصل ان تلك القدور عظيمة طويلة تلقم ما يلقى فيها وتغلى غليانا شديدا كان ازيرها كصوت الريح الشديدة - وانها عظيمة البطن يسع فيها المرق الكثير كانها البير الكثيرة الماء فى وسعة بطنها -

(ف) بينى تو دران دیگها ہر یکے را کلان وبلند نیز بوقت جوشیدن سخت آواز کنندہ گوشت را بلقمہ برندہ عضو ناقہ سن رسیدہ را بزودی پزندہ ہمچون باد صرصر آواز کنندہ ودر کشادگی شکم مثل چاہ بسیار آب ست - خلاصہ اش اینکہ آن دیگها بسیار کلان ووسیع اند چو چیزہا فراوان در وانداختہ شود ہمہ را بہ لقمہ برند وبگنجند - گوشت شتر کہن سالہ بزودی بپزند زیراکہ دران دیگها آنقدر جوش آید کہ آوازش مثل آواز باد تند یسماند - وآن دیگها چنان عظیم البطن اندکہ در د شوربا ہا بسیار انداختہ شود گویا چاہ بسیار آب اند -

(اردو) تو ہر ایک دیگ کو دیکھیگا کہ لمبی چوڑی اور اُبلنے کے وقت سخت آواز کرنیوالی - تمام چیزون کو لقمہ کی طرح لینے والی کہن سالہ ناقہ کے گوشت کی بوٹیون کو فوراً پگھلانے والی - اُبلتے وقت آندھی کی مانند غل مچانے والی - کشادہ پیٹ والی گویا بہت پانی والا کنوان ہے - خلاصہ یہ ہے کہ ہماری وہ دیگین بہت بڑی بڑی ہین مختلف اجناس کو اُنمین ڈالنے سے بھی وہ سمالیتی ہین - آگ پر چڑھانے سے ایسا جوش مارتی ہین کہ اُنکی آواز آندھی کی سنسناہٹ کرتی ہے بوڑھی بوڑھی اونٹنیون کے گوشت کو پل مین گلا ڈالتی ہین - اسقدر شوربہ اُنمین سماتا ہے گویا ایک گہرا کنوان ہے جسمین بہت سا پانی ہے -

| لَهَا لَغَطٌ جُنْحَ الظَّلَامِ كَأَنَّهُ | عَجَارِفُ غَيْثٍ رَائِحٍ مُتَهَزِّمِ |
| --- | --- |
| انکے لیے رات کے بعض حصے مین باہم ملی ہوئی مختلف آوازین ہین گویاوہ | بھیانک آوازین اخیر روز مین آنیوالی بارش کی کڑک دار کی ہین |

حل اللغط اختلاط الاصوات - الجنح بالکسر طائفۃ من اللیل منصوب علی الظرفیۃ - العجارف جمع عجرفۃ وھی شدۃ المطر - الرائح الآتی رواحا والذاھب کذلک المتھزم اسم فاعل من تھزم الغیث اذا کان معہ صوت الرعد - تھزم السحاب اذا انشقق مع صوت عالٍ - قولہ کانہ الضمیر للغط -

(معناہ) لتلک القدور اختلاط الاصوات فی طائفۃ من ظلام اللیل کان تلک الاصوات شدات امطار رائحۃ شدیدۃ الرعد قویۃ الصوت - الحاصل ان تلک القدور تغلی فی جنح الظلام غلیاناً شدیداً لہا اصوات مختلفۃ کانہا امطار شدیدۃ مع الرعد الاتیۃ رواحاً شدیدۃ صوت الرعد -

(ف) مرآن دیگھا رہائے ازشب باہم آمیختہ آوازہا چنانند کہ گویا باران آیندۂ در آخر روز شدید الرعد اندر خلاصہ اینکہ درپارۂ شب دران دیگھا بسبب جوشیدن آوازہا مثل آواز باران آخر روز اند کہ بارعد وبرق میبار دواز آن آوازہا بلند شوند -

(اردو) ان دیگون کی باہم ملی ہوئی مختلف آوازین پہر رات مین ایسی ہین کہ گویا آخر روز مین آنیوالی سخت بجلی اور کڑک دار بارش کی مانند ہین - خلاصہ یہ ہے کہ وہ دیگین رات کو چولھے پر ایسی آواز کیساتھ ابلتی رہتی ہین گویا وہ سخت آوازین آخر روز مین آنیوالی بجلی اور کڑک دار بارش کی آوازین ہین جو بالکل اندھا دھند شن شن کرتی ہوئی سنی جاتی ہین -

| إِذَا رَكَدَتْ حَوْلَ الْبُيُوتِ كَأَنَّمَا | تَرَى الْآلَ يَجْرِي عَنْ قَنَابِلَ صُيَّمِ |
| --- | --- |
| جب کہ قائم ہوتی ہین گھرون کے ارد گرد گویا | دھوکا گذرتا ہے گھوڑون کی کھڑی ہوئی جماعت |

حل الرکود القیام والثبات یقال الماء الراکد ای الثابت القائم لا یجری - الآل السراب یجری عن قنابل الخ بمعنی یمر من قنابل - یقال یجری عنہ اذا مر علیہ - القنابل جمع قنبل وھو جماعۃ الخیل - الصیم جمع الصائم بمعنی الثابت القائم - شبہ الدخان المرتفع من القدور بالسراب - والقدور بقنابل صیم -

(معناہ) اذا قامت القدور حول بیوتی کانما تری السراب یمر علی جماعۃ الخیل الحاصل ان القدور حین تطبخ فیہا حول بیوتی ویرتفع الدخان منہا فکان الدخان ھو السراب

یمر علی القدور التی ھی مثل جماعۃ الخیل فی العظم۔

(ف) چون آن دیگہا گرد خانہاے من قائم شوند گویا نمایشے بینی کہ بر گروہ اسپان میگذرد۔ حاصل اینکہ چون آن دیگہا بغرض پختن بر دیگدان برداشتہ شوند و در انہا طعام بپزد پس دود دیگہا ازان برخیزد مثل نمایش ست گوئی کہ بر گروہ اسپان کہ ایستادہ اند میرود۔ درین شعر دود دیگہا را بہ سراب و دیگہا را بہ اسپان استادہ تشبیہ دادہ است۔

(اردو) جب کہ وہ دیگین میرے گھر کے ارد گرد کھڑی ہوتی ہین۔ تو گویا تو سراب کو گھوڑون کی کھڑی ہوئی جماعت سے گذرتا دیکھتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جب دیگین چولہے پر پکانے کی غرض سے چڑھائی جاتی ہین تو دھوان بلند ہو کر ان پر گذرتا ہے۔ اسوقت اگر کوئی دیکھے تو یہی کہیگا کہ گھوڑون کی کھڑی ہوئی جماعت کے اوپر سے سراب گذرتا ہے یعنے وہ دیگین بڑے بڑے گھوڑون کے مانند قطار کی قطار کھڑی ہین اور آگ کے شعلون کی تیزی کیساتھ دھوان ملکر سراب کی مانند منظر دکھلا رہا ہے۔

## وقال المرار الفقعسی

| | |
|---|---|
| الیتُ لَا اُخفِی اِذَا اللَّیلُ جَنَّنِی | سَنَا النَّارِ عَن سَارٍ وَلَا مُتَنَوِّرِ |
| قسم کھائی ہے مینے کہ پوشیدہ نہ کرونگا جبکہ رات مجھکو ڈھانپ لے | آگ کی روشنی کو رات کے مسافر اور متنور سے |

حل الیت اقسمت من الایلاء۔ قولہ جننی من جن اللیل قال تعالی حکایۃ عن ابراھیم فَلَمَّا جَنَّ عَلَیْہِ اللَّیْلُ رَاٰی الاٰیۃ الجن الستر۔ سنا النار ضوء النار منصوب مفعول لا اخفی۔ الساری من یسیر باللیل۔ المتنور اسم فاعل من تنور الرجل اذا رأی النار من مکان بعید۔

(معناہ) یقول انی اقسمت باللہ العلی القدیر ان لا اخفی ضوء النار عن من یسری باللیل والذی یتنور اذا سترنی اللیل۔ الحاصل انی حلفت ان لا اخفی النار فی لیل مظلمۃ عن الطارقین والمسافرین بل اوقدھا لیھتدوا بھا الی داری فاقریھم۔

(ف) من سوگند خوردہ ام کہ چون شب مرا بپوشد۔ روشنی آتش را از شب روو بینندۂ آتش از دور پوشیدہ نکنم۔ حاصل اینکہ ہمیشہ آتش افروزم و مہمانان را سوی خود بدان آتش دعوت کنم مثل بخیل آتش فرو کردہ ندارم تا شب روان کس نیایند یعنے من مہمان نوازی کنم۔

(اردو) مین نے اس بات کی قسم کھائی ہے کہ جب رات مجھکو ڈھانپ لے تو آگ کی روشنی کو شب رو مسافرون اور دور سے آگ دیکھنے والون سے پوشیدہ نہ رکھون۔ خلاصہ یہ ہے کہ اندھیری رات مین برابر اونچی جگھون مین آگ جلائے رکھونگا تاکہ رات کو چلنے والے مسافر اور اندھیری مین مبتلا ہو کر دور سے آگ کو دیکھنے والے لوگ اُسے دیکھ کر میرے یہان پہنچین اور مین مہمان نوازی مین مشغول رہون بخیلون کے مانند آگ بجھا نہین رکھونگا۔

| تُضِئُ لِسَارٍ اٰخِرَ اللَّيْلِ مُقْتِرِ | فَيَا مُوقِدَيْ نَارِي ارْفَعَاهَا لَعَلَّهَا |
| --- | --- |
| روشنی پہونچاوے آخر رات کے مسافر کو جو بیکس ہے | سوائے دونون گروہ میری آگ کے جلانے والے آگ جلاؤ کاش وہ |

حل قوله موقدی ناری حذفت نون التثنية بالاضافة۔ انما اتی بالمثنی لان المراد به جنسی العبید والاماء ارفعا بمعنی اوقد العلها الضمیر للنار۔ قوله تضئ من الاضاءة لازم ومتعد کلاهما محتمل المقتر البائس المفتقر۔

**معناه** فانی انادی عبیدی وامائی واقول ارفعا النار واوقداها رجاء ان تضئ لمفتقر مسافر یسیری فی اخر اللیل۔ الحاصل نی امر الخدام الموقدین النار بایقاد النار لیهتدوا بها المسافرون المفتقرون فی اللیل المظلم الی داری۔

(**ف**) من ہر دو گروہ خدمتگاران را بفرمایم کہ آتش روشن کنید۔ کاش آن آتش بہ مسافر آخر شب محتاج روشنی رساند۔ خلاصہ اینکہ من خدمتگاران را برائے افروختن آتش حکم دہم تا از ان روشنی سوی مکانم مسافر محتاج کہ در آخر شب راہ گرفتہ است ہدایت یابد و من خدمتش کنم۔

(**اردو**) مین دونون گروہ خدمتگارون کو پکار کر کہتا ہون کہ اے دونون گروہ میری آگ کے جلانے والو آگ کو خوب بھڑکاؤ۔ کاش وہ آخر رات کو چلنے والے محتاج بیکس مسافر کو روشنی پہونچاوے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مین اپنے غلامون اور لونڈیون کو آگ روشن کرنیکا حکم دیتا ہون تاکہ اسکی روشنی کے سہارے آخر رات کو چلنے والا احتیاجمند مسافر میرے گھر پہونچے اور مین اسکی ضیافت اور مہمانداری کرون۔ واضح رہے کہ موقدی کا لفظ تثنیہ لایا گیا ہے کیونکہ اس سے غلام باندیان دو گروہ مراد ہین یا یہ کہو کہ تثنیہ سے جمع مراد ہے۔

| كَرِيْمُ الْمُحَيَّا شَاحِبُ الْمُتَحَسَّرِ | وَمَاذَا عَلَيْنَا اَنْ يُوَاجِهَ نَارَنَا |
| --- | --- |
| ایک عمدہ چہرہ والا لاغر بدن | اور ہم پر کیا ہے؟ یہ کہ مقابل ہووے ہماری آگ کے |

حل ماذا علینا معناه ای ضرر یلحقنا۔ ان یواجه بمعنی ان یقابل المواجهة المقابلة وکنی به عن الاتیان۔ المحیا الوجه۔ الشاحب المتغیر المهزول۔ المتحسر ما یبدو من الجسد کالوجه والید والرجل والمراد به الجسد مطلقاً۔

(**معناه**) ای ضرر یلحقنا اذا اتی نارنا ضیف کریم الوجه متغیر الجسم۔ الحاصل انه یقول الی اوقد ناری لیهتدوا بها الطارقون فانه لاضرر لی اذا اتی نارنا ضیف کریم الوجه مهزول الجسم۔ فلم لا اوقدها وابخل۔

(**ف**) مرا چہ نقصان ست کہ مہمانے کریم الوجہ لاغر جسم نزد آتشم آید۔ حاصل اینکہ چون آتش افروزم دیدان مہمان

کریم الوجہ لاغربدن بمکان من آید مرا از وضرر ے لاحق نہ شود پس چرا مثل بخیلان آتش نافروزم وبدان دعوت مہمانان کنم

(اردو) اس سے ہمارا کیا نقصان ہوتا ہے؟ کہ ایک شخص عمدہ چہرہ دبلے جسم والا ہماری آگ کے مقابل ہو جاوے خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص اچھے چہرہ والا شریف اور لاغر جسم والا یعنے مصیبت زدہ ہماری آگ کے پاس آوے اور ہمارا (مہمان بنے۔ اس سے ہمارا ذرا بھر نقصان نہیں ہے پھر کیوں آگ روشن کرکے اسکو اپنی طرف بلائیں

| رَفَعْتُ لَهُ بِاسْمِيْ وَلَمْ اَتَنَكَّرِ | وَاِذَا قَالَ مَنْ اَنْتُمْ لِيَعْرِفَ اَهْلَهَا |
|---|---|
| بلند کرتا ہوں اُسکے لیے اپنا نام اور چھپاتا نہیں | اور جب وہ پوچھے کہ تم لوگ کون ہو اہل آتش کو پہچانے کیلیے |

واذا قال ای الضیف الکریم الوجہ۔ اھلھا الضمیر المؤنث للنار۔ لم اتنکر ای لم اخف واتغیر۔ یقال انکر الرجل اذا تغیر واختفی۔

**معناہ** اذا قال کریم المحیا من انتم لیعرف اھل نار ی بینت لہ اسمی بصوت رفیع ولم اخف علیہ فان ذلک من امارات البخل۔ الحاصل انی رجل سخی لا اخفی علی الضیف شیئا من احوالی اذا سأل عنہا کما یخفی البخیل۔

(ف) چون آن مہمان کریم الوجہ بپرسد کہ شما کیستید تا آتش را بشناسد۔ بآواز بلند نام بگویم ومخفی ندارم۔ یعنے چون بدین غرض کہ آتش افروزندگان را بشناسد از ما بپرسد کہ شما کیستید بآواز بلند نام بگویم ومثل بخیل مخفی ندارم۔

(اردو) جب وہ کریم الوجہ ہم سے پوچھے کہ تم لوگ کون ہو؟ اس غرض سے کہ آگ والوں کو پہچانے تو میں باآواز بلند اپنا نام بتادیتا ہوں اور چھپاتا نہیں ہوں خلاصہ یہ ہے کہ میں سخی اور کریم ہوں لہذا جب مہمان نام ونشان دریافت کرتا ہے تو صاف صاف بیان کردیتا ہوں۔ کیونکہ نام ونشان کا چھپانا بخیلوں کا شیوہ ہے۔

نُعِيُّ

| وَبِتْنَا نُعِيُّ طُعْمَهُ غَيْرَ مَيْسِرِ | فَبِتْنَا بِخَيْرٍ مِنْ كَرَامَةِ ضَيْفِنَا |
|---|---|
| اور تمام رات اُسکے لیے کھانا طیار کرتے رہے بے جوا کھیلے | رات گذاری ہم نے خیر سے اپنے مہمان کی تعظیم میں |

حل الطعم بالضم الطعام۔ قولہ غیر میسر منصوب بنزع الخافض ای من غیر میسر۔ انما قال غیر میسر فان العرب کانت من عادتہم اذا نزل بہم ضیف فی سنۃ جدب یتقامرون بینہم فمن فاز وغلب یذبح للاضیاف ما یحصل لہ۔ والمیسر القمار۔

(معناہ) فبتنا نحن بخیر وعافیۃ من اجل کرامۃ الضیف وبتنا نعیی طعامہ من غیر ان نقامر فیما بیننا۔ الحاصل انی لا احتاج الی ان اقامر ثم اذا غلبت اذبح للضیف ما یحصل لی فانی رجل کریم سخی اطعم الاضیاف دائما سواء عندی الخصب والقحط حتی انی بت مع ضیفی بخیر وصلاح من کرامتہ بان نحرت لہ وحدثتہ وغیر ذلک من غیر مزاولۃ قمار۔

(ف) ما بتعظیم وتکریم مهمان شب بخیر گذاشتیم وہمہ شب بہ تہیۂ طعامش بے آنکہ باہم قمار بازیم بسر بردیم حاصل اینکہ من مرد سخی وکریم ہستم مرا برائے مہمانداریٔ مہمان حاجت قمار بازی نیست قحط وفراخ سالی نزد من یکسان ست ۔ چنانکہ ما با مہمان خود ہمہ شب بخیر گذاشتیم تعظیمش کردیم برائے او شتر ذبح کردہ ہمہ شب سامان طعامش کردیم بے آنکہ باہم قمار بازی کنیم واز محصول بازی ضیافتش کنیم ۔

(اردو) اور ہم نے رات اپنے مہمان کی تعظیم اور آؤ بھگت مین خیر وعافیت سے گذاری ۔ رات بھر اسکے لیے کھانے کا سامان کرتے رہے بغیر اسکے کہ جوا کھیلتے ۔ خلاصہ یہ ہے کہ ہم کو مہمانداری کیلیے قمار بازی کی ضرورت نہین ہے ہم یون ہی اپنے مال سے مہمان کی ضیافت کرتے ہین اور رات بھر اسکی تعظیم اور خدمت کرتے اور میٹھے خوش گفتگو کرتے رہتے ہین ۔ واضح رہے کہ عرب مین دستور تھا کہ قحط سالی مین جب مہمان کسی کے ہان آتا تھا تو آپس مین جوا کھیلتے تھے اسمین جو شخص جیت جاتا وہ اسی محصول سے مہمان کی ضیافت کرتا تھا ۔ شاعر اسی بات کی طرف اشارہ کرتا ہوا کہتا ہے کہ ہمین اسکی ضرورت نہین ہے ۔ ہم خود اپنے مال سے مہمانداری کرتے ہین ۔

## وقال عروة بن الورد العبسي

ومن حديث هذه الابيات ان ناسًا من بني عبس رهطه هلكت اموالهم فاتوا عروة وقالوا اغثنا يا عروة فخرج بهم على عزم الغزو فنهته زوجته لما خافت عليه الهلاك فلم يأتمرها فاغار على قوم واصاب ابلًا كثيرةً فانشد يقول ۔

| | |
|---|---|
| اَرَى اُمَّ حَسَّانَ الْغَدَاةَ تَلُوْمُنِيْ | تُخَوِّفُنِي الْاَعْدَاءَ وَالنَّفْسُ اَخْوَفُ |
| مین ام حسان کو دیکھتا ہون کہ صبح کو مجھکو ملامت کرتی ہے | مجھکو دشمنون سے ڈراتی ہے اور طبیعت ڈرپوک ہوتی ہی ہے |

حل ام حسان زوجته ۔ التخويف يتعدى الى مفعولين قوله تخوفني بدل من قوله تلومني او حال من المستكن في تلومني ۔ اخوف اسم تفضيل الخائف ۔

**معناه**) اني ارى زوجتي ام حسان غداة ذلك اليوم تلومني على عزم الغزو وتخوفني الاعداء والنفس اخوف من الشدائد ۔ الحاصل انها كانت تمنعني عن الغزو وتخوفني الاعداء ۔ لانها خافت على الهلاك والنفس مجبولة على الخوف من الشدائد فخوفها غير مستعجب ۔

تمنع

(ف) من بینم زنم را کہ مرا بر قصد جنگ نکوہش می کند واز دشمنان مرا میترساند وحال این ست کہ طبع انسانی ترسندہ میباشد ۔ حاصل اینکہ چون عزم پیکار وغارتگری کردم زن من از ہلاکتم ترسید لاجرم مرا نکوہش میکرد واز دشمنان می ترسانید ۔ ودر حقیقت طبیعت انسان ترسندہ میباشد پس ترس وی عجب نبود ۔

(اردو) مین اپنی بی بی ام حسان کو لڑائی کی صبح کو دیکھتا ہون کہ وہ مجھکو قصد جنگ پر ملامت کرتی اور مجھکو

دشمنون سے ڈراتی ہے اور انسان کی طبیعت ڈرپوک ہوتی ہی ہے خلاصہ یہ ہے کہ جب مین نے غارتگری کا قصد مصمم کیا تو وہ مجھکو اسپر ملامت کرنے لگی اور میری ہلاکت کے خوف سے مجھکو دشمنون سے ڈرانے لگی اور حقیقت مین انسان کی طبیعت ڈرپوک ہوا کرتی ہے۔ لہذا اُسکا ڈرنا تعجب انگیز نہین ہے ۔

| يُصَادِفُهُ فِيْ أَهْلِهِ الْمُتَخَلِّفُ | لَعَلَّ الَّذِيْ خَوَّفَتْنَا مِنْ أَمَامِنَا |
|---|---|
| ملجاوے اُس سے اپنے اہل مین پیچھے رہنے والا | شاید وہ موت جس سے تو مجھکو ڈراتی ہے ہمارے آگے کی |

(حل) خوفتنا مفعول ثان له محذوف وهو الموت۔ يصادفه يلاقيه المتخلف من تخلف عن القوم والضمير في اهله للمتخلف لتقدمه رتبةً۔ والضمير في يصادفه للموت المحذوف المتخلف فاعله قوله في اهله ظرف ليصادف۔

(معناه) فقلت في جوابها لعل الموت الذي خوفتناه من امامنا يصادفه المتخلف عن القوم في اهله وداره ولا يلاقيه الذي ذهب مع القوم للغزو۔ الحاصل فاجبتها وقلت الموت والهلاك غير مخصوص بالذي يغزو وكما تخافي علىّ بل ربما يلاقيه المتخلف عن الاضراب في داره فتخوفك عليّ مما لا وجه له۔

(ف) جواب دادمش كه آن موت كه مارا از پيش آمدنش میترسانی۔ شاید که باوی شخصے پس مانده از قوم درخانه خود میان اهل وعیال ملاقی باشد۔ حاصل اینکه هرکه درجنگ رود مردن اولازم نیست باشد که هرکه درجنگ نرفت بمکان خود باوی دوچار شود پس چرا از جنگ منع میکنی۔

(اردو) مین نے اُسکو جواب دیا کہ شاید وہ موت جس سے تو ہم کو اُسکے آگے آنے سے ڈراتی ہے قوم سے پیچھے رہنے والا شخص اپنے اہل وعیال مین اُس سے ملاقات کرلیوے۔ خلاصہ یہ ہے کہ لڑائی مین جانے سے مرنا لازمی نہین ہے بلکہ جو شخص گھر مین ہے اُسکو بھی موت آسکتی ہے لہذا لڑائی سے مجھکو روکنا محض بے وجہ ہے

| أَبُوْ صِبْيَةٍ يَشْكُو الْمَفَاقِرَ أَعْجَفُ | إِذَا قُلْتُ قَدْ جَاءَ الْغِنٰى حَالَ دُوْنَهُ |
|---|---|
| باپ چھوٹی لاغر لڑکی کا شکایت کرتا ہوا فقر کی | جب مین نے کہا کہ تونگری آئی ہے حائل ہوگیا اس سے ورے |

الغنى اراد به المال فانه سبب الغنى فذكر المسبب واراد به السبب۔ قوله حال فاعله ابو صبية دونه الضمير للغنى۔ المفاقر جمع الفقر كعائب جمع عيب۔ الاعجف المهزول۔ وهو نعت ابو صبية التنكير للتكثير قوله يشكو المفاقر حال من حال۔

(معناه) اذا قلت يومًا قد جاء عند نا مال حال بيننا وبينه رجل مسكين ابو صبية صغار شاكيًا مفاقره۔ الحاصل اني رجل كثير السخا حتى انه اذا قلت يومًا في قومي قد جاء في المال يحول

بینه وبینما قبل ان یقتسم ویتصرف فیه رجل مسکین مهزول ذو اولاد صغار ضعاف ۔ یشکو حاجاته فاعطیه المال ۔

(ف) چون گفتم که مال آمده است میان من ومال من شخصے لاغر پدر دختران خرد مرفقر وحاجتش گله کنان حائل شد۔ حاصل اینکه من سخی ہستم مال بدست من نماند چنانکه چون روزے درگروه من بگویم که بدست من امروز مال آمده است قبل ازین که دران تصرف کنم مسکین ومحتاج دررسد ومال رابرد۔

(اردو) جبکہ مین نے اپنی قوم مین کہا کہ مال آیا ہے تو میرے اور مال کے درمیان ایک شخص چھوٹی اور لاغر لڑکیون کا باپ اپنی حاجت کی شکایت کرتا ہوا آڑ ہوجاتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ میری سخاوت کی تو یہ حالت ہے کہ جب کبھی ہاتھ مین مال آیا اور میری قوم کو خبر لگی تو مسکین اور فقیر لوگ اپنی حاجتون کا گلہ کرتے ہوے پہونچے اور مین نے سب کچھ عطا کر دیا۔

| لَهُ خَلَّةٌ لَا يَدْخُلُ الْحَقُّ دُوْنَهَا | كَرِيْمٌ اَصَابَتْهُ حَوَادِثُ تُجْرِفُ |
|---|---|
| اسکو ایسی حاجت ہے کہ داخل نہین ہوتا ہے حق اُس سے پہلے | وہ مزاج کا سخی ہے پہونچے اسکو وہ حوادث جس نے مال کو ہلاک کیا |

حال الضمیر فی له لابو صبیة البیت نعت ثان لابو صبیة ۔ المراد بالحق ما یجب ان یقضی ۔ الخلة الحاجة تجرف تهلك یقال جرفه اذا اهلكه وذهب بكله ۔ قوله لا یدخل نعت خلة ۔

(معناه) له حاجة شدیدة لا یدخل دونها حق من الحقوق التی یجب اداؤها ۔ وهو كریم قد اصابته حوادث تهلك المال كله ۔ الحاصل ان اباصبیة رجل شدید الحاجة حیث لا یقدم علیها حق الاخوان والاقارب شدة حاجته هو كریم اصابته نوائب الدهر التی ذهبت بماله كله وتركته فقیرا محتاجًا ۔

(ف) اوراحاجتے ست که حق واجب الادا بر و داخل نه شود ۔ نیک مردست که حوادثیکه همه مال راہلاک کنند رسیده است ۔ حاصل اینکه آنکس آنقدر محتاج ست که حق او برهمه حقوق واجب الادا مقدم ست ۔ نیک مرد بود مگر مصائب زمانه همگی مالش راہلاک کرده بدست فقر وحاجت گرفتار کرده است ۔

(اردو) اُسکو ایسی سخت حاجت ہے کہ کوئی حق اُس سے پہلے داخل نہین ہوسکتا ہے ۔ وہ اچھا آدمی ہے کہ اُسکو ایسے حوادث پہونچے جو تمام مال کو ہلاک کردیتے ہین ۔ حاصل یہ ہے کہ اُسکی محتاجی اسقدر سخت ہے کہ تمام حقوق واجب الادا پر اُسکا حق مقدم ہے بیچارہ بھلا مانس ہے زمانے کی مصیبتون نے اُسکے سارے مال کو فنا کرکے اُسکو حد سے زیادہ محتاج بنادیا ہے

| تَرَاَيْتُ بَنِيْ لُبْنٰى عَلَيْهِمْ غَضَاضَةٌ | حُلُوْلُهُمْ وَسْطَ الْبُيُوْتِ التَّكَفُّفُ |
|---|---|
| مین نے دیکھا بنی لبنیٰ کو کہ اُن پر ذلت ہے | گھرون کے بیچ اترنے والون کا کام سوال کا ہاتھ پھیلانا ہے |

حال المراد ببنی لبنی بنی عبس۔ الفضاضۃ بالفتح الذلۃ والھوان۔ والجملۃ الظرفیۃ فی محل النصب الحلول جمع حال من حل فی الدار۔ وھو بتقدیر المضاف او مصدر۔ قولہ وسط البیوت منصوب بالحلول التکفف مد الکف بالسوال۔ انما حمل التکفف علیہ علی المبالغۃ۔

**معناہ** انی رأیت بنی لبنی علیھم ذلۃ وھوان۔ ومن حل منھم وسط البیوت فحالہ التکفف ومد الکف بالسوال الحاصل ان رھطی بنی لبنی لما استغاثونی فرأیتھم وعلیھم ذلۃ وھوان وکلھم محتاجون حتی ان من حل وسط البیوت منھم فبالہ مد الکف بالسوال۔

(**ف**) دیدم بنی لبنے راکہ بر ایشان ذلت وخواری ست۔ واز انہا کسے کو در خانہ خود داخل ست حالش دست دراز کردن بسوال ست۔ حاصل اینکہ ایشان را بحالت زار دیدم کسانیکہ برائے جنگ برون شدند خواری ذلت بر ایشان نمایان ست وآنانکہ درون خانہ شکستہ پا نشستہ اند دست سائلانہ دراز کردہ اند یعنی ہمہ محتاج وبیکس اند۔

(**اردو**) مین نے اپنی قوم بنی لبنے یعنے بنی عبس کو دیکھا کہ ان پر ذلت وخواری برس رہی ہے۔ اور جو شخص گھر مین بیٹھا ہے اسکی حالت سائلانہ ہاتھ پھیلانا ہے۔ یعنے انکی حالت بالکل زبون ہوگئی ساری قوم مین ایک بھی ایسا نہین ہے کہ فقر وحاجتمندی سے آزاد ہو بلکہ قوم کی قوم فقر وغربت کے بھنور مین پڑی ہوئی ہے۔

| وَلَمْ تَدْرِ اِنِّی لِلْمُقَامِ اُطَوِّفُ | تَقُوْلُ سُلَیْمٰی لَوْ اَقَمْتَ بِاَرْضِنَا |
|---|---|
| اور جانتی نہین کہ مین ٹھہرنے کیلیے طواف کرتا ہون | سلیمی کہتی ہے کاش تو ہماری زمین مین مقیم رہے |

حرف لو بمعنی لیت۔ المقام بضم المیم الاقامۃ اطوف من التطویف۔

**معناہ** تقول لی سلیمی لیت اقمت بارضنا ولم تذھب الی الغزوات ولم تدر انی اطوف للاقامۃ ای اطوف لان یحصل لی مال کاف فاقیم بالراحۃ۔

(**ف**) سلیمی مرا گفت کہ کاش در زمین ما مقیم شوی۔۔۔ ونمی داند کہ من برائے قیام کردن طواف میکنم یعنے رفتنم در غزوات بدین غرض ست کہ مال بدست آوردہ بمکان اقامت کنم وباعیش وعشرت زندگی بسر کنم۔

(**اردو**) سلیمی مجھ سے کہتی ہے کہ کاش تو ہماری سرزمین مین قیام کرے اور لڑائیون مین نہ جاوے اور وہ نہین جانتی کہ مین اقامت ہی کے لیے طواف کرتا ہون یعنے وہ مجھکو لڑائیون مین جانے سے روکتی اور کہتی ہے کہ تم ہمارے ہان اقامت اختیار کرو اور لڑائیون مین مت جاؤ۔ مگر وہ جانتی نہین کہ قیام کرنے کیلیے ہی میرا سفر ہے یعنے لڑائیون مین سے مال کما لاکے گھر مین بیٹھے مزے سے کھاؤن اور آرام سے زندگی بسر کرون۔ اسکے سوا گشت لگانے کی دوسری غرض نہین ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مین بہت بڑا دلاور اور غارتگر ہون۔ لوٹ مار کر کر مال جمع کر کے میٹھے میٹھے آرام سے زندگی گذارتا ہون۔

## وقال يزيد بن الطثرية

| | |
|---|---|
| اِذَا اَرْسَلُوْنِیْ عِنْدَ تَقْدِیْرِ حَاجَۃٍ | اُمَارِسُ فِیْھَا کُنْتُ نِعْمَ الْمُمَارِسُ |
| جب مجھکو بھیجے کسی حاجت کے جانچنے کے وقت | جسمین مشاق ہون تو مین کیا ہی مشاق نکلتا ہون |

قولہ اذا ارسلونی شرط - وکنت الممارس جواب لہ - امارس من الممارسۃ والمزاولۃ والاستعمال - والجملۃ نعت حاجۃ - قولہ نعم الممارس المخصوص بالمدح محذوف - والجملۃ الانشائیۃ خبر کنت فاعل ارسلونی قومہ -

(**معناہ**) یصف نفسہ بالرفق والتؤدۃ فی الامور الجلیلۃ فیقول اذا ارسلنی قومی عند تقدیر حاجۃ امارس فیھا وحدی - کنت فیھا نعم الممارس انا - الحاصل انی رجل مشاق ممارس فی الامور -

(**ف**) چون مرا گروہ خود بوقت آزمودن حاجتے کہ صرف من مشاق آنم بفرستند - چہ خوب مشاق ثابت شوم - خلاصہ اینکہ من شخصے تجربہ کار و ممارس ستم -

(**اردو**) جب میری قوم بوقت جانچنے کسی ضروری حاجت کے جسمین مین مشاق ہون مجھکو بھیجے تو مین عمدہ مشاق نکلونگا - اور اکیلا اُس حاجت کو پورا کردونگا - خلاصہ یہ ہے کہ مین جمیع امور مین بڑا مشاق اور تجربہ کار ہون - میرے سوا دوسرا تجربہ کار کم نظر آتا ہے -

| | |
|---|---|
| وَنَفْعِیْ نَفْعُ الْمُوْسِرِیْنَ وَاِنَّمَا | سَوَامِیْ سَوَامُ الْمُقْتِرِیْنَ الْمَفَالِسُ |
| میرا نفع مالدارون کا نفع ہے اور | میرے شتر مفلس نادارون کے مانند ہین |

الموسر الغنی ضد المقتر - السوام بالفتح الابل الراعیۃ جمع السائمۃ - المقتر الفقیر المفالس جمع مفلس والاصل فیہ الکسر لانہ نعت المقترین لکن ضم للضرورۃ ففیہ اقواء وھو من عیوب القافیۃ والاولے ان یقال المفالس خبر لمحذوف ای ھم المفالس -

(**معناہ**) ان نفعی نفع الاغنیاء والموسرین وانما ابلی الراعیۃ ابل المقترین الفقراء ذوی الافلاس - الحاصل ان نفعی للناس نفع الاغنیاء المعطین وان کان مالی قلیلاً لانی غنی النفس -

(**ف**) سود رسانیدن من مثل سود رسانیدن مالداران ست مگر شتر چرندہ ام مثل شتر فقیر نادار ست یعنے اگرچہ مال بسیار ندارم اما از داد و دہش وضیافت وغیرہ مر فقرا و مساکین سود بسیار رسانم زیراکہ دلم غنی ست وچہ خوب گفتہ شد کہ توانگری بدل ست نہ بمال -

(اردو) میرا نفع توانگرون کا سا نفع ہے مگر میرے شتر محتاج اور ناداروں کے شتر کے مانند ہین - یعنے مال و دولت میرے پاس گو زیادہ نہین ہے - چنانچہ میرے شتر قلیل التعداد ہین لیکن لوگون کو فائدہ پہونچانے مین بڑے بڑے مالداروں کے مانند ہون میرے ہاتھ مین جو کچھ آتا ہے بخشش کر دیتا ہون دل کا غنی ہون - کسی نے کیا خوب کہا ہے کوئی قارون کی دولت کا اگر مالک ہوا تو کیا - توانگر وہ ہے جسکے پاس ہمدردی کی دولت ہو -

## وقال سالم بن قحطان وعابته امرأته وقدم مثل هذا الابيات في هذا الباب

| | |
|---|---|
| لَقَدْ بَكَرَتْ اُمُّ الْوَلِيدِ تَلُوْمُنِيْ | وَلَمْ اَجْتَرِمْ جُرْمًا فَقُلْتُ لَهَا مَهْلًا |
| بیشک ام ولید تڑکے کو مجھکو ملامت کرتی ہوئی آئی | حالانکہ کوئی جرم مینے نہین کیا سو مین نے اُس سے کہا کہ دم لے |

(حل) بكرت اى جاءت بكرة - الاجترام الكسب - الجرم الذنب - قوله تلومني حال من بكرت الواو في و لم اجترم حالية -

(معناه) ان امرأتي ام الوليد جاءتني بكرةً تلومني والحال اني لم اكتسب جرمًا فقلت لها امهلي مهلًا - الحاصل انها جاءت بكرة تلومني على كثرة اعطائي والحال اني لم اكتسب ذنبا فلام عليه -

(ف) بوقت پگاه زنم ام الولید مرا نکوہش کنان رسید - حالانکہ گناہے نکردہ ام پس بدو گفتم کہ توقف کن یعنے مرا بر کثرت داد و دہش نکوہش میکرد حالانکہ گناہے از من سرزد نشد تا بر و ملامت کردہ شوم - پس بدو گفتم کہ توقف کن و از ملامت باز آ -

(اردو) بے شک میری بی بی ام الولید صبح کے وقت مجھکو اس امر پر ملامت کرتی ہوئی آئی کہ مین زیادہ بخشش کرتا ہون حالانکہ مین نے جرم نہین کیا سو مین نے اُس سے کہا کہ ذرا دم لے - حاصل یہ ہے کہ مین نے رات کو بہت سے شتر بخشش کیے تھے - لہذا صبح ہی کو وہ ملامت کرتی ہوئی پہونچی - اُسکی ملامت سے معلوم ہوتا تھا کہ مین سخت مجرم ہون مگر حقیقت مین مجھ سے کوئی جرم صادر نہین ہوا لہذا مین نے اُس سے کہا کہ ٹھیر جا ملامت سے ذرا دم لے -

| | |
|---|---|
| فَلَا تُحْرِقِيْنِيْ بِالْمَلَامَةِ وَاجْعَلِيْ | لِكُلِّ بَعِيْرٍ جَاءَ سَائِلُهٗ حَبْلًا |
| سو نہ جلا مجھکو ملامت سے اور طیار کر | ہر اونٹ کیلیے جسکا مانگنے والا آوے رسی |

(حل) حبلًا مفعول اجعلي - قوله لكل بعير متعلق باجعلي - الضمير في سائله للبعير - قوله جاء

سائلہ الجملۃ مجرور المحل علی انہ نعت بعیر۔

**معناہ)** وقلت لہا لاتحرقینی بنار الملامۃ بل ہیئی حبلاً لکل بعیر من ابلی جاء سائلہ الحاصل لاتلمنی واعینی علی العطاء فاعدی الحبال للابل المعطیۃ للسائلین لیاخذوہا بہ۔

**ف)** وگفتمش کہ مرا از آتش ملامت مسوزان وبرائے ہر شترے کہ سائلش آید رسنے طیار کن یعنے از ملامت باز آمدہ مرا بر جود وسخاوت مدد کن۔ وبرائے شتران عطا کردہ شدہ رسنہا طیار کن تا بدان کشیدہ شوند۔

**(اردو)** سو تو ملامت کی آگ سے مجھکو مت جلا اور ہر شتر کے لیے جس کا سائل آوے رسی طیار کر۔ خلاصہ یہ ہے کہ ملامت چھوڑ اور میری مدد کو طیار ہو۔ تیری ملامت سے ہرگز اپنے کام سے نہ پھرونگا لہذا ملامت چھوڑ کر میرے موافق ہونا تیرے لیے مصلحت ہے۔

| فَلَمْ اَرَ مِثْلَ الْاِبْلِ مَالًا لِمُقْتِرٍ | وَلَا مِثْلَ اَيَّامِ الْعَطَاءِ لَهَا سُبُلَا |
|---|---|
| سو مین نے نہین دیکھا اونٹ کیطرح دوسرا مال محتاج کیلیے | اور نہ مثل ایام عطا کے راستے |

المقتر المحتاج الفقیر۔

**(معناہ)** فانی لم ار مثل الابل مالاً للفقیر المحتاج ولم ار مثل ایام العطاء سبلاً یجود فیہا الانسان باہلہ۔ الحاصل ان خیر الاموال الابل وخیر السبل لعطاء الابل ایام العطاء۔

**(ف)** برائے محتاج وفقیر مالے از شتر بہ ندیدہ ام و نہ ہمچون روزہائے بخشش راہے برائے شتر۔ خلاصہ اش اینکہ بہترین مالہا برائے نادار و تنگدست شتر ست ونیز برائے بخشیدن شتر روزہائے عطا بہترین راہ ست۔ لاجرم بہترین مال را در بہترین راہ صرف نمایم۔

**(اردو)** مین نے شتر کے مانند کوئی دوسرا مال حاجتمند کے لیے نہین دیکھا۔ اور نہ مانند ایام بخشش کے شتر کے لیے کوئی اچھی راہ دیکھی یعنے سب سے اچھا مال شتر ہے اور بخشش کیلیے سب سے اچھی راہ ایام بخشش ہے۔ لہذا سب سے اچھے مال کو بہترین راہ مین خرچ کرتا ہون۔

## فاجابته امرأته وقد مرت هذه الابيات

| تَكَفَّلَ بِالْاَرْزَاقِ فِي السَّهْلِ وَالْجَبَلِ | حَلَفْتُ يَمِيْنًا يَا ابْنَ قَحْفَانَ بِالَّذِيْ |
|---|---|
| جو روزیون کا ضامن ہے میدان اور پہاڑ مین | مین نے قسم کھائی اسے بیٹے قحفان کے اس خدا کی |

حل المراد بالذی باللہ الذی۔ تکفل ص من لتکفل ای صار کفیلاً۔ الارزاق جمع الرزق۔

(معناہ) فاجابته امرأته وقالت انی حلفت یمیناً باللہ الذی صار کفیلا لرزق مخلوقه فی کل مکانٍ فی السهل والجبل۔

(ف) سوگند خوردم بنامِ خدائے بزرگ (اے ابن قحفان) کہ در دشت و کوہ مرزقہا سے بندگان ذمہ دار و کفیل ست۔ جواب قسم آئندہ خواہد آمد۔

(اُردو) اے قحفان کے بیٹے (اے شوہر) مین اس ذات پاک کی قسم کھائی ہے جو اپنے بندون کی روزیون کا میدان اور پہاڑ یعنے ہر جگہ مین کفیل اور ذمہ دار ہے یعنے خدا کی قسم کھا کر کہتی ہون۔

| لَهَا مَا مَشَىٰ يَوْمًا عَلَىٰ خُفِّهِ جَمَلُ | تَزَالُ حِبَالٌ مُبْرَمَاتٌ اُعِدُّهَا |
|---|---|
| شتر کے لیئے جب تک چلے اپنے موزے پر اونٹ | ہمیشہ مضبوط رسیان طیار کرون گی |

(حل) تزال بحذف لا النافیة ای لاتزال۔ الحبال جمع الحبل۔ المبرمات المحکمات من الابرام وھو الاحکام یقال قضاء مبرم ای محکم۔ لا یرد الضمیر فی لھا للابل۔ ما بمعنی مادام۔ یوماً منصوب لانه ظرف لمشیٰ۔

معناہ تقول لاتزال عندی حبال محکمات اُھیّئھا للابل المعطیة للسائلین مدة مشیھا علی اخفافھا الحاصل انی اعدّ الحبال للابل دائماً و لا اقصر فیھا قط۔

(ف) ہمیشہ باشند رسنہاے درست کہ طیار کنم براے شتران تا وقتیکہ شتر بر پاے خود رود حاصل اینکہ مدام و مستدام مر شتران کہ بسائل بدہی رسنہا بسازم تا زندہ ام درین باب یار تو ام

(اردو) مضبوط رسیون کو شتر کے لئے ہمیشہ طیار کرون گی جب تلک کوئی نر اونٹ اپنے موزون پر چلے گا۔ خلاصہ یہ ہے کہ اُن شترون کی رسیان ہمیشہ کے لئے مہیا رکھون گی جن کو تم بخشش کروگے۔ اس امر مین کبھی قاصر نہ رہون گی۔

| فَعِنْدِيْ لَهَا عُقُلٌ وَقَدْ زَاحَتِ الْعِلَلُ | فَاَعْطِ وَلَا تَبْخَلْ اِذَا جَاءَ سَائِلٌ |
|---|---|
| کیونکہ میرے پاس اُنکی رسیان موجود ہین اور بیشک موانع دور ہوگئے | سو بخشش کر اور بخل نہ کر جبکہ سائل آوے |

(حل) فاعط امر من الاعطاء۔ اذا جاء الخ ظرف فاعط ولا تبخل۔ العقل بالضم جمع عقال وهو ما یربط به البعیر فی یداه۔ زاحت زالت العلل جمع العلة ای زالت الموانع۔

(معناه) اذا جاءك سائل یبغی الابل فاعطیه ولا تبخل علیه فان العقل مهیاة عندی وقد زالت العلل لمانعة عن الاعطاء الحاصل انی کنت امنعك عن الاعطاء ولا اتخذ الحبال لاجل بخلی فالآن قد حلفت کذا وکذا فاعط کما تشاء۔

(ف) پس بہ بخش و بخل مکن ہرگاہ سوال کنندہ درآید۔ زیراکہ نزدمن رسنہا موجوداند ہرآینہ منع کنندہ از سخاوت دور شد حاصل اینکہ قبل ازین من بوجہ بخل رسنہا نمی ساختم اما اکنون بر ساختن آنہا سوگند خوردہ ام لا جرم موانع از میان برخاستند۔ پس سائلان شتر را بدہ و بخل مکن۔

(اردو) سو سائل کو جب تیرے پاس بغرض سوال آوے شتر بخشدے اور بخل مت کر کیونکہ اونکی رسیان میرے پاس موجود ہین بیشک منع کرنیوالی چیزین دور ہوگئین۔ خلاصہ یہ ہے کہ قبل ازین مجھ مین بخل تھا اسیلئے تمکو سخاوت سے روکتی اور رسیان طیار نہ کرتی تھی۔ مگر اب وہ سب باتین نہ رہین۔ بلکہ بیشمار رسیان میرے پاس موجود ہین لہذا جو شخص شتر مانگنے آوے اُسکو دو۔

## وقال الاقرع بن معاذ

| | |
|---|---|
| إِنَّ لَنَا صِرْمَةً تُلْفَى مُخَيَّسَةً | فِيهَا مَعَادٌ وَفِي أَرْبَابِهَا كَرَمٌ |
| البتہ ہمارے پاس چند شتر ہین جو مقید پائے جاتے ہین | انہین بار بار نفع ہے اور اُنکے مالکون مین بخشش |

(حل) صرمة اسم ان مؤخر ولنا خبره مقدم۔ الصرمة بالکسر النوع والقطعة من الابل او السحاب او الفضة ج صرم۔ تلفی مجہول من الفاه اذا وجده وادرکه۔ المخیسة المقیدة المذللة ای لم تسرح بل حبست للنحر والعطاء۔ المعاد النفع ای یعود فیها العفاة یصیبون منها مرة بعد اخری۔

(معناه) ان لنا قطعة من الابل توجد مقیدة غیر مسرحة الی المرعی وفیها منافع کثیرة للعفاة فانهم یعودون فیها ویصیبون منها مرة بعد اخری وایضا فی اربابها جود وکرم۔ الحاصل انا لا نسرح تلك الابل بل نقیدها حول البیوت للنحر والعطاء فکلما عاد السائلون نعطیهم منها فلهم فیها منافع کثیرة مرة بعد اخری لانا ارباب کرم۔

(فارسی) مارا گلہ شتر ست کہ مقید یافتہ شود و دران نفع ست و در مالکانش کرم۔ حاصل اینکہ ما گلہ شتر را

بدین غرض که بضیافت ذبح کنیم و سائلان بر بہیم ہمیشہ گرد خانہ محبوس بداریم و بچراگاہ نگذاریم۔ دران گلۂ مر سائلان بسیار نفع حاصل ست یعنی بار بار سوال کنند و بار بار بخشیم زیرا کہ ما ارباب جود و سخا ایم۔

(اُردو) ہمارے شتر کا ایک ریوڑ ہے جو مقید پایا جاتا ہے۔ اسمین فائدے ہین اور اُسکے مالک نہین کرم۔ خلاصہ یہ ہے کہ ہم ضیافت اور سخاوت کی غرض سے اپنے شتر کے ایک گلے کو ہمیشہ گھر کے ارد گرد باندھے رکھتے اور چراگاہ مین چھوڑتے نہین ہین۔ سائلون اور مہمانونکے اسمین مکرر فائدے ہین یعنی جب سوال کرتے یا مہمان آتے ہین اُسی وقت ہم اس سے اُنکے مقاصد پوری کرتے ہین کیونکہ ہم اہل کرم ہین ہمارے مزاجون مین جیسے کرم کوٹ کر بھر دیے گئے ہین۔

| تُسَلِّفُ الْجَارَ شِرْبًا وَهِيَ حَائِمَةٌ | وَلَا يَبِيتُ عَلٰى أَعْنَاقِهَا قَسَمٌ |
|---|---|
| وہ مقدم رکھتی ہین ہمسایہ کو پانی پینے مین اور وہ پیاسی ہوتی | اور رات نہین گذارتی ہے اُن کی گردنون پر قسم |

(حل) تُسَلِّفُ بمعنی تُقَدِّمُ من التسليف وهو التقدم والمستكن للصرمة في البيت قبله والجار منصوب بنزع الخافض اى الى الجار والشرب مفعول ثان له۔ والشرب بالكسر الماء كالمشروب وحظ من الماء والحائمة من حام اذا عطش واراد بالاعناق الانفس فان العنق والرقبة يعبر بهما عن النفس والقسم مرفوع فاعل يبيت۔

(معناه) ان لنا صرمة تقدم الى الجار شرب الماء وهي عطشى تحوم حول الماء ولا تقسم عليها بان لا تنحر ولا توهب ولا تعطى في الديات۔ الحاصل انها توثر الجار على انفسها مع خصاصتها ولا يبيت على انفسها قسم بان لا تنحر للاضياف ولا تعطى في الديات والغرامات۔

(فارسی) مقدم می سازند ہمسایہ را در آشامیدن آب باوجودیکہ تشنہ اند۔ و سوگند بر گردنہاے آنہا شب باش نشود۔ حاصل اینکہ آن شتران باوجود تشنگی خود ہمسایہ را در آب آشامیدن بر خود مقدم دارند۔ و گاہے برآنہا سوگند آن نخوردہ شود کہ در ضیافت ذبح نکردہ و در دیات و تاوان نہ بخشیدہ شوند بلکہ ہمیشہ در کار خیر صرف کردہ شوند۔

(اُردو) وہ اونٹنیان باوجود اپنی تشنگی کے ہمسایہ کو پانی پینے کے بارہ مین اپنے پر مقدم رکھتی ہین۔ اور اُنپر کبھی اسبات کی قسم کھائی نہین جاتی کہ ضیافت مین ذبح نہ کیجادین اور نہ مساکین اور محتاجون کو دیجادین۔ خلاصہ یہ ہے کہ ہمیشہ مصارف خیر مین صرف کیجاتی ہین ایثار کا مادہ ہم مین اسقدر ہے کہ اپنے شتر کو پیاسا چھوڑ کر ہمسایہ کو پانی پلاتے ہین (واضح رہے کہ مطلق شتر مراد نہ لیکر لفظ اونٹنیان اسلیے ترجمہ مین لکھا گیا کہ تبریزی نے شرب سے دودھ مراد لیا ہے)

| وَلَا تُسَفِّهُهُ عِنْدَ الْحَوْضِ عَطْشَتُهَا | أَحْلَامَنَا وَشَرِيبُ السُّوءِ يَحْتَدِمُ |
|---|---|
| کمینگی کیطرف منسوب نہین کرتی ہے حوض کے پاس اُنکی تشنگی | ہماری عقلون کو اور کمینہ شریک دانت کاٹتا ہے |

(حل) تسفه من التسفیه یقال سفهه اذا نسبه الی السفاهة او وجده سفیہا۔ العطشة مرة من عطش فالتاء للوحدة مرفوع فاعل تسفّه ۔ الاحلام جمع الحلم العقل۔ منصوب مفعول تسفه والشریب من یشارکك فی الشرب اضیف الی الوصف۔ یحتدم من احتدم علیه غیظًا اذا تحرق علیه انیابه ۔ اسناد التسفیه الی العطش تجوّزی۔

(معناہ) لا تنسب عطشتہا عقولنا الی لسفاهة عند الحوض۔ ومن یکون شریبًا سیّئ الخلق یحرق انیابه علی شریکه۔ الحاصل اذا اوردنا ابلنا الماءَ وهی عطشی فلا نزاحم المواردین لاتجادلهم علی تقدم الشرب فیکون عطشها سفهًا لعقولنا ۔ وقد یحترق الشریك السوء غیظًا ونحن لسنا کذلك۔

(فارسی) تشنگی آنہا نزد چشمہ خردہایم را بکمینگی منسوب نہ کند وحال اینکہ مرد کمینہ کہ شریک آب باشد بر شریک خود از کینہ دندان بگزد۔ حاصل این ست کہ با وقت آشامیدن آب شتران خود را با دیگران جنگ و جدال نہ کنیم چنانکہ کمینگان بجنگند و بر دیگران از کین و غصہ دندان بگزند بلکہ ما از ایثار کار گیریم لاجرم خردہائیم بہ دونگی منسوب نہ شوند۔

(اُردو) اُن شترون کی پیاس حوض کے پاس ہماری عقلون کو کمینگی کیطرف منسوب نہین کرتی ہے اور حال یہ ہو کہ شریک کمینہ ایک دوسرے پر غصہ مین دانت کاٹتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ہم اپنے شترون کو سب سے آگے پانی پلانے کی غرض سے لوگون سے نہین لڑتے ہین جیسے کمینے لوگ آپسمین لڑتے رہتے ہین بلکہ ہم اپنی شرافت سے ایثار سے کام لیتے ہین لہذا ہماری عقلین خفت کیطرف منسوب نہین ہوتی ہین۔

| فَلَا تَقُوْمُ لِمَا تَأْتِيْ بِهِ الصِّرَمُ | يَزْرَعُهَا اللّٰهُ مِنْ جَنْبٍ وَّنَحْصُدُهَا |
|---|---|
| برابری نہین کرسکتے ہین اُس چیز کی جو دہ گلہ لاوے سب گلے | اللہ اُسکو بوتا ہے کسی طرف سے اور ہم کاٹتے ہین |

حل۔ یزرع من الزرع والضمیر المنصوب للصرمة۔ واستعیر الزرع هنا للاعطاء۔ وهو فی الاصل طرح البذر فی الارض اوشبه الصرمة بالزرع ثم اثبت له لوازم من طرح البذر والحصد۔ نحصدها من الحصد ای نقطعها واستعیر الحصد للافادة والاستفادة۔ فلا تقوم بمعنی لا تقابل وتساوی والضمیر فی به لما الصرم بالکسر جمع الصرمة مرفوع فاعل تقوم۔ والمستکن فی تاتی للصرمة۔

معناہ یزرعها الله من جنب من جنوبها ثم نحصدها ولا یقوم الصرم بما اتانی به تلك الصرمة من اللبن واللحم والاطعام والاعطاء۔ الحاصل ان الله یعطینا ایاها من جنب بالغزوات او یخلق فی بیوتنا ثم نفید بها الغرباء والاضیاف بالنحر والعطاء۔ نفیها من الفوائد ما لا تقابلها الصرم الکثیرة۔

(فارسی) خداوند تعالیٰ آنہارا بہ علاقۂ ما میکارد و ما بدریم۔ پس گلہاے شتر مقابلۂ آن نتوانند کرد کہ آن گلہ می آرد حاصل اینکہ خداے پاک آنہارا از جوانب واطراف بہ سبب جنگ وغارتگری بما عنایت کند و ما ازان برخوردار شویم در ضیافت ذبح کنیم مر مساکین بہ بخشیم پس در آنہا آن قدر سود ہا اند کہ بہ گلہاے شتر آن قدر یافتہ نشوند درین شعر گلہ شتر را بہ کاشت تشبیہ دادہ بمناسبت وے دروئن وغیرہ را ذکر کردہ۔

(اُردو) خداوند تعالے اس گلۂ شتر کو ہمارے علاقہ مین کسی طرف بوتا ہے اور ہم اس زراعت کو کاٹتے ہین۔ (یا یون کہو کہ اللہ پاک کسی طرف سے ہماری کھیتی مین اسے بوتا ہے) اور جو فائدے اس گلہ سے حاصل ہوتا ہے بہت سے شترونکے گلے اسکا مقابلہ نہین کرسکتے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جنگ اور غارتگری سے ہم اُسے جمع کرتے اور اُس سے نفع اُٹھاتے ہین۔ مہمانون کی ضیافت۔ غریبون کی امداد۔ اُسکے گوشت اور دودھ نیز سواری وغیرہ سے جو جو فائدے حاصل ہوتے ہین بہترین شترونکے گلے سے بھی حاصل نہین ہوسکتے ہین۔

| لَمْ يُخْلِفِ الضَّيْفَ مِنْ اَصْلَابِهَا دَسَمُ | اِنْ اَخْلَفَ الضَّيْفَ رِسْلٌ عِنْدَ حَاجَتِنَا |
| --- | --- |
| تو اُنکی پشتون کی چربی مہمان سے وعدہ خلافی نہ کرے گی | اگر مہمان سے ہماری ضرورت کیوقت اُنکا دودھ وعدہ خلافی کرے |

حل اخلف من اخلف الیجو مراد الم یمطر او من اخلف وعدہ۔ الضیف منصوب مفعول اخلف۔ الرسل بالکسر اللبن۔ عند حاجتنا ظرف للفعل لاصلاب جمع صلب وھو عظم الظھر الی العجب والودک وھذا انسب بالدسم۔ والدسم الودک من لحم او شحم الوضر والدنس و دسم مرفوع فاعل لم یخلف

(معناہ) ان لم یمطر لبن ابلی علی الاضیاف عند حاجتنا الیہ او اخلفھم وعدہ لم یخلفھم من اصلابھا الحاصل انا ان لم نسقھم اللبن نطعمھم اللحم لا محالۃ

(فارسی) اگر شیر شتر بر مہمانان نہ بارد یا ازیشان وعدہ خلافی کند بوقت ضرورت ما۔ وعدہ خلافی نکند چرب پشتہاے آنہا۔ حاصل اینکہ اگر در کدامی وقت بوجہ فقدان شیر شتران مہمانان ازان محروم مانند لیکن از گوشت محروم نشوند بلکہ شتر را ذبح کردہ ضیافت شان کنیم۔

(اُردو) اگر ہماری ضرورتکے وقت اونٹنیون کا دودھ مہمانون پر نہ برسے (یا یون کہو کہ انسے خلاف وعدہ کرے) تو اُن کی پشتون کی چربی اُنسے خلاف وعدگی نکرے گی حاصل یہ ہے کہ اگر کبھی دودھ نہونے کی وجہ سے مہمانون کو نہ پلادین تو ہم شتر کو ذبح کرکے اُنکو گوشت کھلاتے ہین بہر صورت مہمانون کی خاطر کرتے ہین۔

## وقال یزید بن الجھم الھلالی ویروی لحمید بن ثور

| فَقُلْتُ لَهَا حَقِّي عَلَى الْبُخْلِ اَحْمَدَا | لَقَدْ اَمَرَتْ بِالْبُخْلِ اُمُّ مُحَمَّدٍ |
| --- | --- |
| سو مین نے اُس سے کہا کہ بخل پر احمد کو ابھار | بخدا حکم کیا بخل کا محمد کی مان نے |

حل اللاهم للقسم کنی بام محمد زوجته. ومحمد ابنه. وکذا احمد علم لابنها او لقریب منها حثنی صیغۃ الامر من الحث یقال حثه فلان علی ذلک اذا حرضه علیه۔

(معناه) واللہ لقد امرتنی زوجتی (ام محمد) بالبخل حینما رأتنی کریما. فقلت لها حرض علیه ابنك او قریبك احمد یطیعك فان امرك لا یؤثر علیّ ولا انقاد لك بان ابخل واترك الجود۔

(فارسی) بخدا مادر احمد (زن من) مرا بہ بخل بفرمایہ گفتمش کہ بسرت احمد را برانگیز یعنی حکم تو در من اثر نے شود ان کرد ونہ من از سخا بازآیم اگر حکم کردنی ست پس مر پسر یا رشتہ دار تو کہ احمد ست بفرما تا تعمیلش کند۔

(اردو) بخدا میری بی بی ام محمد نے مجھکو بخل اور کنجوسی کا حکم کیا سو میں نے اسے کہا کہ تو بخل پر اپنے بیٹے یا رشتہ دار احمد کو ابھار کیونکہ میری طبیعت میں نہ بخل آسکتا ہے اور نہ تیرا حکم مجھ پر اثر کرسکتا ہے البتہ احمد تیری بات کو مان سکتا ہے کیونکہ وہ تجھسا بخیل ہے۔

| فَاِنِّی امْرُؤٌ عَوَّدْتُ نَفْسِی عَادَۃً | وَکُلُّ امْرِئٍ جَارٍ عَلٰی مَا تَعَوَّدَا |
|---|---|
| کیونکہ میں ایسا شخص ہوں کہ اپنی طبیعت کو سخاوت کا معتاد کر رکھا ہے | اور ہر شخص اپنی عادت پر چلتا ہے |

حل الفاء للتعلیل ای لا تامرنی بالبخل فانی الخ عودت متکلم من التعوید (باب التفعیل) یقال عود الشیٔ اذا جعله عادۃ لنفسه تعود المریض ذا زارہ من التفعل۔

(معناه) فانی رجل عوّدت نفسی عادۃ الجود وکل امرئ یجری علی ما اعتاد به الحاصل ان امرك بالبخل لا یؤثر علیّ فانی رجل معتاد بالکرم ولا شك فان العادۃ طبیعۃ ثانیۃ لا تتغیّر۔

(فارسی) زیراکہ من نفس خود را بجود وکرم خوگر ساختہ ام و ہر کس بر عادتش می رود حاصل اینکہ مرا عادت سخاوت افتادہ است اکنون نفس من بسوئے بخل مائل نخواہد شد چہ عادت طبیعت دیگر ست گاہے متغیر نشود

(اردو) کیونکہ میں ایسا شخص ہوں کہ اپنے نفس کو سخاوت پر خوگر بنا رکھا ہے اور ہر شخص اپنی عادت پر چلتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ میں سخاوت کا عادی ہوں اب تمہارے حکم سے عادت بدل نہیں سکتی کیونکہ عادت طبیعت ثانی ہے ہر شخص اُسکے موافق چلتا ہے اسمیں تغیر وتبدل ناممکن ہے۔

| اَحِیْنَ بَدَا فِی الرَّاْسِ شَیْبٌ وَّاَقْبَلَتْ | اِلَیَّ بَنُوْ عَیْلَانَ مَثْنٰی وَمَوْحَدَا |
|---|---|
| کیا جب سفیدی سر پر ظاہر ہو گئی اور آنے لگے | میرے پاس بنو عیلان دو دو اور ایک ایک |
| رَجَوْتِ سِقَاطِیْ وَاعْتِلَالِیْ وَنَبْوَتِیْ | وَرَآءَكِ عَنِّیْ طَالِقًا وَّارْحَلِیْ غَدًا |
| تو امید رکھتی ہے میرے سہو و خیرسے لرزنے اور بہانہ جو اور کند ہونے کی | مجھسے دور ہو جا ایسے حال میں کہ تجھ پر طلاق ہے اور کوچ کر جا کل |

(حل) الهمزة للانكار والفعل لمنكر رجوت - شيب الراس كناية عن الشيخوخة - يقال شاب شيبا اذا ابيض شعر راسه - الموحد معدول عن واحد واحد تقول جاؤا وحادوا حد دوا رموحد اى واحدًا واحدًا وكذلك فى المؤنث وهى غير منصرف للعدل و الوصفية - رجوت من الرجاء - السقاط ان لا يفعل الانسان فعل الكرام ولا يذهب مذهبهم يقال ساقط الرجل ذا الوبال بالخير اعتلالى من اعتل الرجل اذا اظهر العلات والموانع - والنبوة مصدر نبا السيف اذا كل واخطأ ولم يقطع شيئا - قوله وراءك الاصل ظرف وقد جعله اسما للفعل اى بعدك عنى قوله طالقا حال من بعدى عنى - وارحلى عطف عليه - غدا ظرف لارحلى - واراد ببنى عيلان بنى قيس بن عيلان

(معنى لا) احين ابيض شعر راسى وصرت شيخا واقبلت الى بنوقيس بن عيلان مثنى وفرادى رجوت ان اساقط ولا ابالى بالخير واظهر العلات والموانع عند نزول الاضياف وان اكل مثل السيف النابى بان لا يوصل منى خير البعدى عنى طالقا وارحلى غدا الى مكان ابيك - الحاصل انه يوبخ زوجته على امرها اياه بالبخل فيقول ارجوت ان لا افعل فعل الكرام واعتل على الاضياف والمساكين واكون كلا لاخير فى حين اصابنى الكبر وصار بنو قيس بن عيلان محتاجا يقبل الى مثنى مثنى وفرادى فرادى فان رجوت كذا نا بعدى عنى واذهبى الى مكان ابيك غدا وانت طالق -

(فارسی) آیا وقتیکه سفیدی بر سر هویدا شد و بنو قیس بن عیلان دو دو یک یک گشته نزد من می آیند بے پروا شد نم از کار ہائے خیر و بہانہ جو و کند شدنم را امید میداری - از من دور شو درین حال کہ مطلقہ ہستی فردا راہ خود بگیر حاصل اینکہ ہمہ عمر سخاوت کردم اکنون کہ پیری آمد بسبب تنگی و احتیاج بنی قیس تو انتر با امید مدد سوے من متوجہ شد ند - اگر درین والا آرزو داری کہ از کار ہائے خیر بے پروا و بوقت فرود آمدن مہمانان بہانہ جو و عذر خواہ نیز مثل شمشیر کند و بیکار شوم پس با تو مرا تعلقے نی از من دور باش و راہ خانۂ پدرت بگیر -

(اردو) کیا! جبکہ میرے سر پہ سفیدی ظاہر ہو گئی اور بنو قیس بن عیلان ایک ایک اور دو دو لگا تار میرے پاس با میدِ امداد آنے لگے - ایسے وقت میں تو میرے کار خیر سے بے پروا ہونے اور بہانہ جو نیز شمشیر کند کیطرح بیکار رہنے کی اُمید رکھتی ہے - ہرگز ایسا نہو گا تو مجھ سے دور ہو جا ایسے حال میں کہ تجھپر طلاق ہے اور کل اپنے باپ کے گھر چلی جا خلاصہ یہ ہے کہ میں ساری عمر سخاوت کرتا رہا اب قحط اور تنگی کے وقت میں کہ بنی قیس جوق جوق میرے پاس امداد کی غرض سے آنے لگے ہیں - تو امید رکھتی ہے کہ امور خیر کو خیر باد کہدوں - مہمانوں کو ٹال دوں - کند تلوار کے مانند کسی مصرف کا نہ رہوں صرف تمہاری بات کو کہ بخل اختیار کرنا چاہیئے سر و چشم سے مان لوں - ہرگز نہیں ہوگا بلکہ تجھکو صاف جواب دیتا ہوں کہ کل اپنی راہ دیکھ -

وقال آخر

| | |
|---|---|
| إِنِّیْ وَإِنْ لَمْ یَنَلْ مَالِیْ مَدَی خُلُقِیْ | فَیَّاضُ مَامَلَکَتْ کَفَّایَ مِنْ مَالِ |
| بیشک مین اگرچہ میرا مال میری سرشت کی نہایت کو نہین پہونچتا ہے | بخشنے والا ہون اُس مال کا جسکے میرے دونون ہاتھ مالک ہین |

حل۔ و ان لم الواو وصلیۃ۔ نیل من نال ینیل نیلاً۔ المدی بالفتح الغایۃ۔ الفیاض کثیر العطاء۔ وھو خبر ان کفای فاعل ملکت۔ قولہ من مال بیان لماملکت۔

(معناہ) انی فیاض ما ملکتہ کفای من مال وان لم ینل مالی غایۃ خلقی الذی خلقت علیہ من البذل والانفاق۔ الحاصل انی خلقت جواداً غایۃ الجود والکرم فان لم ینل مالی غایۃ خلقی لکننی فیاض مافی یدی علی الفقراء والمساکین۔

(فارسی) ہر آئینہ من بخشندہ آن مالم کہ ہر دو دست من مالک آنند اگرچہ مال من غایت سرشتم را نرسد حاصل اینکہ در سرشت من داد و دہش بیحد است۔ لاجرم ہر چہ در قبضہ ام آید بہ بخشم اگرچہ مال من بنہایت آفرینش نرسد یعنی حسب دلخواہ مال بدستم نیست تاہم حسب وسعت خویش در سخاوت کمی نہ کنم۔

(اُردو) بیشک مین اپنے قبضے کے مال کا بخشنے والا ہون اگرچہ میرا مال میری نیاضانہ سرشت کی نہایت کو نہین پہونچتا ہے یعنے حسب دلخواہ سخاوت سے قاصر ہون کیونکہ اتنا مال میرے پاس نہین ہے لیکن جو کچھ بھی میرے ملک مین ہے اسے بخشدیتا ہون۔

| | |
|---|---|
| لَا أَحْبِسُ الْمَالَ إِلَّا رَیْثَ أُتْلِفُہٗ | وَلَا تُغَیِّرُنِیْ حَالٌ إِلَی حَالِ |
| مین روکتا نہین ہون مال کو مگر اُسکے خرچ کرنے تک | اور مجھکو ایک حالت دوسری حالت کی طرف پلٹتی نہین |

حل۔ احبس من الاحباس (باب افعال) قولہ الا ریث منصوب علی الظرفیۃ۔ الریث بالفتح مقدار المہلۃ من الزمن یقال وقفت ریثما صلے ای مقدار ما صلے۔ وایضاً یستعمل بغیر ما یقال ما قعدت عندہ الا ریث اعقد شسعی۔ والمراد بقولہ لا یغیر نی حال الخ ای لا یغیر الافلاس جودی وسخائی۔

(معناہ) لا احبس المال عندی الا مقدار ما اتلفہ ولا یغیرنی حال (الافلاس) الی حال (ترک الجود) الحاصل ان الافلاس والثروۃ سواء عندی لا امتنع عن الکرم علی حال۔

(فارسی) من بدست خود مال را تا وقتے دارم کہ صرفش کنم۔ حالتے مرا بحالتے دیگر متغیر نکند یعنی مثل بخیلان مال را جمع نکردہ در راہ خیر صرف میکنم لاجرم مدت ماندنش بدست من مقدار صرف شدن ست۔ افلاس و ناداری مرا از سخاوت باز ندارد بلکہ در ہر حال بخشم و سخاوت میکنم۔

(اُردو) مین اپنے مال کو اُسوقت تک اپنے پاس رکھتا ہون کہ اُسے صرف کر ڈالون یعنے اُسکے بعد ہاتھ مین

ایک پیسہ بھی نہیں رہتا ہے۔ اور مجھکو ایک حالت دوسری حالت کی طرف نہیں پلٹتی یعنی ناداری وغربت میری شرست سخاوت کو نہیں بدلتی۔ میری سخاوت دونوں حالتوں میں یکسان رہتی ہے۔

## وقال سوادة الیربوعی

| | |
|---|---|
| اَلَا بَكَرَتْ مَيٌّ عَلَيَّ تَلُومُنِي | تَقُولُ اَلَا اَهْلَكْتَ مَنْ اَنْتَ عَائِلُهْ |
| سن! صبح کو آئی میّہ میرے پاس مجھکو ملامت کرتی ہوئی | کہتی تھی سن! تو نے ہلاک کر دیا انکو جنکا تو عیال دار ہے |

ألا حرف يستفتح به الكلام ويدل على تحقق ما بعده نحو ألا إنهم هم السفهاء. وحرف تنبيه نحو ألا يا صاح قم. وعرض وهو الطلب بلين نحو ألا تنزل بنا. وتحضيض وهو الطلب بعنف نحو ألا تتوب وترتدع عن غيك. قوله بكرت اى اتت بكورا. مي ترخيم مية في غير موضع النداء (وهي زوجته) قوله تلومني الجملة حال من بكرت. تقول بدل من تلومني. عائله من عاله اذا كفله وكفى والضمير راجع الى من.

(معناه) ألا يا مخاطب انه بكرت علي زوجتي (مية) تلومني على الانفاق تقول لي لاقد اهلكت به من يجب عليك ان تعوله الحاصل انها تلومني على كثرة العطاء وتقول قد اهلكت الاولاد والتي يجب عليك ان تعولها۔

(فارسی) (بشنو اے مخاطب) بوقت پگاه زن من میہ مرا برداد و دہش ملامت کنان درآمد میگفت ہوشیار کہ اہل وعیال را ہلاک کردی یعنی چون ہمگی مال ودولت را صرف کردی اہل وعیال چہ میخورند باوجودیکہ پرورش ایشان بذمہ تو لازم ست۔

(اردو) سن (اے مخاطب) میری بی بی (میّہ) صبح کو مجھکو ملامت کرتی ہوئی میرے پاس آئی۔ وہ یہ کہتی تھی کہ سن تو نے فضول خرچی سے اہل وعیال کو جن کا ذمہ دار ہے ہلاک کر ڈالا یعنے سارے مال کو جب تو نے صرف کر ڈالا تو اولاد اور اہل خانہ کو کیا خاک ملے گا۔

| | |
|---|---|
| ذَرِيْنِي فَاِنَّ الْبُخْلَ لَا يُخْلِدُ الْفَتٰى | وَلَا يُهْلِكُ الْمَعْرُوْفُ مَنْ هُوَ فَاعِلُهْ |
| مجھکو چھوڑ۔ کیونکہ بخل بخیل کو ہمیشہ نہیں رکھتا ہے | اور نہ بھلائی ہلاک کرتی ہے اُس کے کرنے والے کو |

ذريني اتركيني۔ يخلد من الاخلاد يقال خلده اذا جعله خالدا۔ الفتى مفعول يخلد۔ قوله من هو الخ الجملة مفعول يهلك المعروف ضد المنكر۔

(معناه قلت لها في جوابها۔ اتركيني اجود واسخى فان البخل لا يجعل البخيل خالدا مخلدا ولا ان المعروف (مثل الجود والسخا) يهلك الكريم الجواد الحاصل انه لا ينفع البخل ولا يضر

الکرم۔ فلم تامرینی بالبخل وتلومنی علی الانفاق۔

(فارسی) مرا بگذار زیراکہ بخل مرد راہمیشہ باقی ندارد۔ ونہ نیکوئی ہلاک کند کسی را کہ کسندہ اش بود یعنے مرا بر جود وکرم بگذار زیراکہ در بخل سود نے ونہ در سخاوت ضررے۔ بخیل ہمیشہ نمی ماند وسخی زود ہلاک نشود پس چرا ترک سخا کنم۔

(اردو) رہم نے بی بی کو جوابدیا کہ مجھکو چھوڑ کیونکہ بخل مرد بخیل کو ہمیشہ نہین رکھتا ہے اور نہ بھلائی کرنیوالونکو انکی بھلائی ہلاک کردیتی ہے یعنی بخل مین ذرا بھی فائدہ نہین ہے پھر کیون اسکو سخاوت پر ترجیح دیتی ہے۔ مجھکو چھوڑ کہ خوب داد دہش کرون۔

## وقال حطائط بن یعفر

| | |
|---|---|
| تَقُوْلُ اِبْنَةُ الْعَتَّابِ رُهْمُ حَرَبْتَنَا | حُطَائِطُ لَمْ تَتْرُكْ لِنَفْسِكَ مَقْعَدَا |
| کہتی ہے عتاب کی بیٹی رہم۔ کہ تونے میرا مال چھین لیا | اے حطائط تونے اپنے لئے کوئی جگہ نہ چھوڑی |

رُہم بالضم اسم الشاعر وقیل زوجتہ۔ حربتنا من حربہ اذا سلب مالہ قولہ حطائط بحذف النداء ای یا حطائط۔ المقعد اسم ظرف من قعد یقعد اراد بہ موضع الراحۃ کما فی مقعد صدق۔

(معناہ) یقول لامتنی امی رھم بنت العتاب تقول سلبت مالنا یا حطائط ولم تترك لنفسك مقعد راحۃ الحاصل سرفت المال کلہ ولم تترك لك ما یمکنك فی المعیشۃ مکانا تقعد فیہ و تریح

(فارسی) میگوید دختر عتاب کہ رہم نام ست (مادر من) اے حطائط ہمہ مال مرا بہ جود وسخا می ربودی وبرائے خود جائے فرو نگذاشتی کہ بآرام زندگی بسر کنی یعنے ہمہ مال را صرف کردی برائے خود آن قدر سامان نگذاشتی کہ بآرام زندگی بسر می بری۔

(اردو) میری ماں رہم عتاب کی بیٹی مجھسے کہتی ہے کہ اے حطائط تونے ہمارا مال چھین لیا اور اپنے لئے آرام پانے کی کوئی جگہ نہ چھوڑی یعنے اسراف سے تمام مال کو لٹا دیا اپنے آرام کے لئے کچھ بھی نہ چھوڑا۔

| | |
|---|---|
| اِذَا مَا اَفَدْنَا صِرْمَةً بَعْدَ هَجْمَةٍ | تَكُوْنُ عَلَيْهَا كَابْنِ اُمِّكَ اَسْوَدَا |
| جب ہم حاصل کرین ایک گلہ شتر کو دوسرے گلہ کے بعد | تو تو اسپر اپنے بھائی اسود کی طرح ہو جاتا ہے |

ع|افادنا بمعنے استفدنا۔ الصرمۃ بالکسر قطعۃ من الابل نحو الاربعین۔ صرم جمعہ۔ والھجمۃ من العشرۃ الی الاربعین ابلا وما زادت۔ علی للضرر ای تکون لتلفھا کابن امك۔ اسود اخو الحطائط۔ والبیت من جملۃ مقول بنت العتاب۔

(معناہ) اذا ما حصلنا صرمۃ من الابل بعد ھجمتھا تکون متلفا کاخیك اسود ای انت اخوك

اسودسواء في اتلاف الابل واسراف المال ۔

(فارسی) چون حاصل کنیم گلۂ شتر را بعد از گلۂ آن ہمچون برادر تو اسود در پے نقصان آن شوی یعنے تو و برادرت در نقصان کردن و زیان ساختن مال یکسان ہستید ۔

(اُردو) جبکہ ہم ایک گلۂ شتر کو دوسرے گلہ کے بعد حاصل کریں تو تو اپنے بھائی اسود کی طرح اُسکے نقصان کے درپے ہو جاتا ہے یعنے مال کے صرف اور شتر کے تلف کرنے میں تم دونوں برابر ہو ۔ ہم جمع کرتے ہیں اور تم اُڑاتے جاتے ہو ۔

| أَكَانَ الْهُزَالُ حَتْفَ زَيْدٍ وَأَرْبَدَا | | فَقُلْتُ وَلَمْ أَعْيَ الْجَوَابَ تَبَيَّنِيْ |
| --- | --- | --- |
| کیا لاغری زید اور اربد کی موت کا سبب تھی ۔ | | سومین نے کہا اور جواب سے عاجز نہوا دیکھ لے |

لم اعی ای لم اعجز یقال عیی بہ کرضی اذا عجز عنہ قال تعالیٰ ولم یعی بخلقھن ای لم یعجز ۔ الجواب منصوب بنزع الخافض ای بالجواب قولہ تبینی بمعنی تبصری او تاملی ۔ یقال تبین الشیٔ اتضح ۔ والشیٔ تاملہ وتعرفہ ۔ الھزال بالضم قلۃ اللحم والشحم نقیض السمن ۔ الحتف الموت یقال حتف انفہ او حتف فیہ ای مات من غیر قتل ولا ضرب بل علی فراشہ حتوف جمعہ ومعنی قولہ اکان الھزال الخ ای ھل کان الفقر والھزال سبب موت من مات من عشیرتنا ۔ زید واربد کانا سیدین کریمین فی بنی نھشل ۔ والھمزۃ فی اکان للانکار ۔

(معناہ) فقلت لھا ولم اعجز عن الجواب ۔ ان تبصری وتاملی ھل کان الھزال سبب موت زید واربد ۔ الحاصل انی قلت لھا ۔ تاملی وتبصری ان الجوع والھزال لا یھلکان المرء بل لموت امر مقدر وقضاء مبرم تصیب لامحالۃ اکان الھزال سبب موت زید واربد الذین کانا سیدین کریمین یوثران الاضیاف علی انفسھما وان کان بھما خصاصۃ ۔ لا واللہ بل ماتا بموتھما ۔

(فارسی) گفتم واز جواب قاصر نیامدم ۔ تامل کن ۔ آیا لاغری باعث موت زید واربد بود ۔ یعنی ہر دو کس کہ از بنی نہشل در جود وکرم مشہور بودند آیا بہ سبب لاغری وفات یافتند ۔ نے ہرگز نے بلکہ موت چیزے دیگر ست پس بخل نباید کرد ۔

(اُردو) سومین نے اسکا جواب دیا اور کہا ۔ ذرا تامل کر کیا زید اور اربد کی موت کا سبب اُنکی گرسنگی اور لاغری تھی ۔ خلاصہ یہ ہے کہ وہ دونوں جو سخاوت اور مہمان نوازی میں بے مثل تھے ۔ بھوک سے مر گئے ۔ ہرگز نہیں بلکہ مرنا تو سب کے لئے لازم ہی چاہے سخاوت کرے اور چاہے بخل ۔ لہذا بخل محض فضول ہے ۔

| أَرَى مَا تَرَيْنَ أَوْ بَخِيْلًا مُخَلَّدًا | | أَرِيْنِيْ جَوَادًا مَاتَ هُزْلًا لَعَلَّنِيْ |
| --- | --- | --- |
| میری رائے تیری رائے جیسی ہوگی یا کوئی بخیل ہمیشہ رہنے والا | ۔ | مجھکو دکھادے کوئی جو مر گیا ہو لاغری سے ۔ شاید |

حال اربنی جوادًا ای دلّینی علیه و عرفنی مکانه۔ الضمیر مفعوله الاول رجوادًا مفعول ثانٍ له۔ قوله مات هزلًا الجملة نعت جوادًا۔ او بخیلًا عطف علی جوادًا۔

(معناه) دلینی علی جوادٍ و عرفنی مکانه مات لاجل لضعف او بخیلٍ زاد ببخله فی عمره وجعله خالدًا مخلدًا۔ لعلی اری ما ترین واهتدی بهدیك واطاوعك وارجع الی ما تریدین۔ الحاصل اربنی جوادًا او بخیلًا کذا وکذا لاعلم منافع البخل ومضار الجود۔

(فارسی) مرا جان مرد سخی بنما که از گرسنگی لاغری بمرد و بخیلے بنما که از بخل همیشه بماند۔ باشد که رائے من همچون رائے تو باشد یعنی تو که مرا در باب سخاوت نکوهش میکنی پس ترا لازم ست که منافع بخل و نقصان سخا را بنمائی ممکن ست که من نیز با تو موافق شوم لیکن آن بر تو محال ست۔ لاجرم موافقت رائے من برائے تو نیز ناممکن ست

(اردو) مجھکو کوئی ایسا سخی دکھلا کہ بھوک سے لاغر ہو کر مر گیا۔ اور کوئی کنجوس ایسا دکھلا کہ ہمیشہ زندہ رہگیا ہو شاید میری رائے تیری رائے کے موافق ہو جائے لیکن نہ ایسا دکھلا سکتی ہو اور نہ میری رائے بدل سکتی ہے نہ نو من تیل ہوگا اور نہ رادھا ناچے گی۔

## وقال المقنع الکندی

| وَقَدِ ارْعَوَیْتَ وَحَانَ مِنْكَ رَحِیْلُ | نَزَلَ الْمَشِیْبُ فَاَیْنَ تَذْهَبُ بَعْدَهٗ |
|---|---|
| بیشک سیدھی راہ سے روگردانی کی اور کوچ کا وقت قریب آگیا | بڑھاپا اُتر آیا اس کے بعد کہاں جاتا ہے |

ع المشیب هو الشیب یقال شاب یشیب مشیبًا اذا ابیض شعره ای نزل بك الکبر۔ فاین تذهب یقال للضال لغافل این تذهب ومنه قوله تعالٰی اَیْنَ تَذْهَبُوْنَ بعده ای بعد المشیب۔ ارعوی عن الشئ انصرف عنه۔ حان بمعنی قرب۔ الرحیل یقال رحل رحلًا و رحیلًا اذا ترك المکان و انتقل الی مکان اٰخر۔

(معناه) یخاطب نفسه فیقول قد نزل بك المشیب واصابك الکبر فاین تذهب بعده ایها الغافل۔ وقد انصرفت عن الخیر وحان ان ترحل۔ الحاصل ان اجلك انقضی فینبغی لك ان تقدم بین یدی موتك ما یفید لك بعده من الکرم والجود۔

(فارسی) پیری فرود آمد پس بعد از آن کجا میروی۔ هر آئینه از راهِ حق باز ماندی و وقت رحلت تو قریب شد یعنی اکنون که پیام موت بر سر ست برائے توشهٔ آخرت بخشش و سخاوت باید کرد مدتے گذشت که از خیر و نیکوئی باز ماندم کنون از خواب غفلت باید خاست۔

(اردو) پیری آپہونچی ہے۔ اے غافل شخص اسکے بعد کہاں جاتا ہے۔ بیشک تو نے راہِ حق سے منہ پھیرا۔

اب تو کوچ کا وقت نزدیک آگیا ہے حاصل یہ ہے کہ اب موت کا پیام سنا دیا گیا ہے لہٰذا اور غفلت نکرنا چاہئے بلکہ کار خیر کیطرف توجہ ہونی ۔ اور سامان آخرت کے لئے کوشاں ہونا ضروری ہے۔

| وَالشَّيْبُ مَحْمَلُهٗ عَلَىَّ ثَقِيلُ | | كَانَ الشَّبَابُ خَفِيفَةً اَيَّامُهٗ |
|---|---|---|
| اور بڑھاپے کا بھاری بوجھ مجھپر بار گران ہے | | جوانی کے دن ہلکے پھلکے تھے |

ما خفيفةً منصوب خبر كان والشباب اسمه ا يامه فاعل خفيفة والضمير للشباب - والشيب مبتدأ وما بعده خبره المحمل لحمل - عليّ متعلق بثقيل -

(معناه) ان الشباب خفيفة الايام - لانه زمان اللهو وقد انقضت ايامه وجاءت ايام الشيب وهي ايام التفكر وترك الهوى فلهذا ثقلت عليّ

(فارسی) روزہا جوانی در عیش ونشاط زود بگذشت وسبک معلوم شد اما بار پیری برمن گران شد زیراکہ پیری ایام تفکر وتدبر ست وعیش وعشرت در و نایاب ست - پیری وصد عیب چنین گفتہ اند -

(اُردو) جوانی کے دن ہلکے پھلکے تھے عیش وطرب میں بہت جلد گذر گئے اور اب بڑھاپے کے دن بار گران معلوم ہو رہے ہیں کیونکہ انمیں عیش وعشرت کی بو باس بھی نہیں ہے علاوہ بریں وہ تفکر کے ایام ہیں ۔

| حتّٰى تَجُودَ وَمَا لَدَيْكَ مَلِيلُ | | لَيْسَ الْعَطَاءُ مِنَ الْفُضُولِ سَمَاحَةً |
|---|---|---|
| یہانتک کہ تو بخشش کرے اور تیرے پاس کی چیز تھوڑی ہو | | زائد از حاجت میں سے دینا بخشش نہیں ہے |

ما لعطاء مرفوع اسم ليس وسماحة خبره - الفضول بالضم ما فضل من الغنيمة فلم ينقسم واراد به هنا الزائد عن الحاجة - يقال فضلات المال الزائدة عن الحاجة - فضول البدن ما يخرج من منافذه خروجا طبعيا كالريق والعرق تجود من الجود (باب نصر ينصر) قوله وما لديك الخ في موضع الحال من تجود - السماحة الجود (سمح يسمح من نصر ينصر)

(معناه) ان العطاء من الزائد عن الحوائج لا يقال له جود وسماحة - انما السماحة اذا تعطي مع قلة ما في يدك بحيث لا يكفي بحاجتك -

(فارسی) بخشیدن مالیکہ زائد از حاجت باشد سخاوت نیست - تا آنکہ بخشش کنی دران حال کہ ہر چہ بدست تو ست اندک باشد یعنی باوجود تنگدستی سخاوت کردن در حقیقت کمال ست نہ آنکہ چون بدست تو سواے حاجت بسیار مال باشد -

(اُردو) اپنی حاجت سے بچے ہوئے مال میں سے دینا کوئی سخاوت نہیں ہے - ہاں سخاوت جب ہوگی کہ تو بخشش کرے ایسے حال میں کہ جو تیرے پاس ہے وہ تھوڑا ہو اور اپنی حاجت روائی کو بھی کافی وافی نہو -

قال تعالیٰ يُنفِقُونَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ الآیۃ

وقال جویۃ بن النضر

| وَمَا بِنَا سَرَفٌ فِيهَا وَلَا خُرُقٌ | قَالَتْ طُرَيْفَةُ مَا تَبْقَى دَرَاهِمُنَا |
|---|---|
| حالانکہ ہم میں اس کی بابت نہ اسراف ہے اور نہ بیموقع خرچ کرنا | طریفہ نے کہا کہ ہمارے درہم ہمارے پاس ٹھہرتے نہیں |

حل طریفۃ مصغر الطریفۃ ککریمۃ علم امرأتہ۔ دراهمنا مرفوع فاعل ما تبقی السرف الاسراف و الواو فی وما بنا الخ للحال الخرق کعنق وهو اجراء الامر علی غیر مجراه ۔ والمصراع الثانی یحتمل ان یکون من کلام طریفۃ وان یکون من کلام الشاعر۔ فتامل۔

(معناه) قالت زوجتی (طریفۃ) ما تبقی دراهمنا عندنا والحال انا لا نسرف فیها ولا نجریها علی غیر مجراها۔ ای لیس بنا فیها تبذیر ولا عدم حسن التصرف فمع ذالک لا تبقی دراهمنا عندنا۔

(فارسی) زن من طریفۃ گفت کہ درہم بدست ما نماند حالانکہ ما دران فضول خرچ کنندہ نیم و نہ بے موقع صرف کنندہ۔ یعنے درکار خیر مثل سخاوت وضیافت خرچ میکنیم۔ لاجرم مال بدست پائدار نماند۔

(اردو) میری بی بی (طریفہ) نے کہا کہ ہمارے درہم ہمارے پاس کچھ ٹھہرتے نہیں ہیں اور حال یہ ہے کہ ہم ان میں فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ بیموقع صرف کرتے ہیں یعنے ہمارا مال داد و دہش میں صرف ہوتا ہے اس لئے ہمارے پاس ٹھہرتا نہیں۔

| ظَلَّتْ إِلَى طُرُقِ الْمَعْرُوفِ تَسْتَبِقُ | إِنَّا إِذَا اجْتَمَعَتْ يَوْمًا دَرَاهِمُنَا |
|---|---|
| تو احسان کی راہوں کیطرف سبقت لیجاتے ہیں | بیشک ہم ایسے ہیں کہ جب کسی روز ہمارے درہم جمع ہوتے ہیں |

قولہ انا ای انا القوم۔ دراهمنا مرفوع فاعل اجتمعت یوما ظرف لہ۔ ایضا فاعل تستبق و ظلت هو الدراهم۔ الی طرق المعروف متعلق بتستبق قولہ اذا اجتمعت نحظر لقولہ ظلت۔ و الاستباق بین رجلین فصاعدا ان یرید کل واحد منهما ان یسبق الاخر اسبق مادتہ باب افتعال والطرق جمع الطریق۔ المعروف ضد المنکر۔ واسناد الاستباق الی الدراهم تجوزی۔

(معناه) انا القوم اذا اجتمعنا الدراهم یوما من الایام ظلت تستبق الی طرق الخیر والمعروف اے ننفقها فی طرق الخیر حتے لا یبقے عندنا شئ منها۔

(فارسی) ماگروہے ہستیم کہ چون روزے بدست ما درہم فراہم شود۔ بسوے راہہاے خیر برکید گر سبقت میبرد یعنے چون مال فراہم کنیم در راہ خیر صرف کنیم لاجرم نزد ما چیزے باقی نماند۔

(اردو) یعنے ہمارے ہاتھ میں مال آنیسے اسیوقت اچھے کاموں میں لٹادیتے ہیں گویا ہمارے درہم نیک کاموں

مین صرف ہونیکا بڑا شوق ہوتا ہے کہ وہ خود آگے نکلنا چاہتے ہین۔

| لکن یمرّ علیہا وھو منطلق | ما یالف الدرھم الصیاح صرّتنا |
| --- | --- |
| مگر چلتے ہوئے گذر جاتے ہین | الفت نہین رکھتے ہین جھنکار والے درہم ہماری تھیلی سے |

یالف من الف یالف (فتح بفتح) انس بہ واحبّہ۔ الصیاح۔ مبالغۃ الصائح من الصیح۔ وھی الصوت یا قصی طاقت۔ ووصف الدرھم بہ اشعار بانہ یصیح علی السائلین او کنی بہ عن جودتہ فان الدرھم الجید یصوت بجودتہ صرّتنا۔ منصوب مفعول یالف الصرۃ بالضم مرّ علیہا اجتازعنہا۔ والضمیر للصرۃ۔ انطلق بمعنی ذھب۔

(معناہ) انّ الدرھم الذی لہ صوت لجودتہ صار لا یالف صرّتنا بل یمرعلیہا ویذھب ولا یستقر الحاصل انّ المال لا یستقر فی صرتنا بل نجودہ علی الغرباء والمحتاجین۔

(فارسی) درہم بسیار آواز کنندہ با کیسۂ ما الفت ندارد بلکہ بیاید وازان بگذرد یعنی مال در کیسۂ ما فراہم نماند بلکہ بر سائلان بخشیدہ شود۔ واضح باد کہ مراد از درہم آواز کنندہ درہم روا ست یا مراد آن ست کہ آن درہم بشوق صرف در راہ خیر بر سائلان آواز میکند۔ کہ حاضرم حاضرم۔

(اردو) ہماری تھیلی سے بڑی جھنکار والے درہم الفت نہین رکھتے یعنی اسمین ٹھہرنا نہین چاہتے ہین۔ مگر اس تھیلی پر۔ چلتے ہوئے گذر جاتے ہین۔ حاصل یہ ہے کہ ادھر آتے ہین اور ادھر لٹا دیے جاتے ہین تھیلی مین جمع رہنے کی نوبت نہین آتی ہے۔ واضح رہے کہ جھنکار والے درہم سے کھرا درہم مراد ہے یا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ خود درہم بخشے جانیکے شوق سے تھیلی کے اندر اچھلتے رہتے۔ اور بزبان حال کہتے رہتے ہین۔ کہ حاضر ہین اے سائلو ہمین ہاتھ لگاؤ۔

| یکاد من صرۃ ایاہ ینمزق | حتی یصیر الی نذل یخلدہ |
| --- | --- |
| قریب ہوتی ہے کہ اسکو تھیلی مین بند رکھنے سے پھٹ جائے | یہانتک کہ ہو پہنچ ایسے بخیل کے پاس جو ہمیشہ کیلئے قید رکھے |

النذل بالنون المفتوح والذال المسکون اللئیم الخسیس۔ یخلدہ ای یحبسہ مدۃ طویلۃ۔ والضمیر للدرھم۔ وفاعل یخلد النذل۔ صرہ حبسہ فی الصرۃ۔ ای یکاد ینمزق من حبسہ ایاہ فی الصرۃ۔ الا نمزاق الانشقاق۔

(معناہ) حتی یصیر الدرھم الصیاح الی خسیس لئیم یحبسہ مدۃ مدیدۃ فی صرتہ۔ یکاد ینشق من حبسہ ایاہ فی الصرۃ الحاصل ان الدراھم لا یدخرھا الا البخیل فان الکریم لا یحبسہا فی الصرۃ بل ینفقہا۔

(فارسی) تا آنکہ برسد سوی مرد بخیل کہ ہمیشہ را در کیسہ آنرا قید کند قریب بود کہ آن کیسہ بسبب محبوس داشتنش درہم ان

بدرد حاصل اینکہ مال بہت ما گاہے نماند بلکہ از ما بدست بخیل میرود واو یہ ہمیان آنرا فراہم کند تا آنکہ ہمیان بسبب پُر شدن قریب بود کہ دریدہ شود۔

(اُردو) وہ درہم ہمیان تک چلتے ہیں کہ وہ ایسے بخیل کے پاس جا پہونچیں جو ہمیشہ کیلئے انکو تھیلی میں بند کر رکھے اور اُسکی تھیلی پُر ہوتے ہوتے پھٹ جانیکے قریب ہو جاتی ہے۔ یعنے ہمارے مال سے بہت لوگ غنی ہو کر اپنی تھیلی میں اتنے درہم جمع کرتے ہیں کہ وہ تھیلی پھٹ جانے کے قریب ہو جاتی ہے۔

**وقال زرعة بن عمرو**

| وَ اَرْمَلَةٍ تَنُوْءُ عَلٰی یَدَیْهَا | مِنَ الضَّرَّاۤءِ اَوْ قَصَصِ الْهُزَالِ |
|---|---|
| بہت سی محتاج عورتیں کہ دونوں ہاتھ کے سہارے کھڑی ہوتی ہیں | بسبب سختی اور موت کے قریب ہونے لاغری سے |

الواو واو رب۔ الارملة تانیث الارمل وھو الذی نفد زادہ ای المحتاج۔ تنوء تنھض بجھد (باب نصر) عدی بعلی لتضمنہ معنی الاعتماد ای تعتمد علی یدیھا والجملة فی موضع نعت ارملة۔ الضراء البؤس و الشدة ضد السراء۔ او بمعنی واو العطف۔ قولہ قصص الھزال ای دنو الموت منھا۔ والقصص محرکة مصدر قصہ الموت اذا قرب منہ اقصہ الموت اذا اشرف علیہ۔ والاضافة فی قصص الھزال من قبیل اضافة المسبب الی السبب ای قرب الموت من الھزال۔ وھو الضعف۔

(معناہ) رب محتاجة مفتقرة نفد زادھا تعتمد علی یدیھا من البؤس والشدة وقرب الموت منھا لاجل الھزال والضعف۔ ای رب امرأة اشتدت علیھا الشدة واعیاھا الجوع حتی انھا تعتمد علی یدیھا اذا قامت لما لحقھا من الضعف۔ ویاتی الجواب فی البیت القابل۔

(فارسی) بسا زن محتاج کہ توشۂ راہش ختم شد۔ بر ہر دو دست خود بایستد بسبب سختی و قریب شدن مرگ از ناتوانی یعنے بسبب فقر و گرسنگی آنقدر لاغر شد کہ گویا موت از وے دور نیست۔ ناتوانیش بجائے رسید کہ بر دست تکیہ زدہ بایستد۔

(اُردو) بہت سی راہ کے توشہ ختم شدہ اور محتاج عورتیں ہیں کہ دونوں ہاتھوں کے سہارے کھڑی ہوتی ہیں۔ بسبب سختی کے اور لاغری سے موت کے قریب ہو جانیکی وجہ سے۔ یعنی بھوک کی تکلیف سے موت اُنکے سر پر کھڑی ہے ناتوانی اس حد کو پہنچی ہے کہ وہ دونوں ہاتھ کے سہارے بغیر کھڑی نہیں ہو سکتی ہیں۔

| خَلَطْتُ بِغَثِّهَا سِمَنِیْ فَاَضْحَتْ | شَرِیْکَةَ مَنْ یُّعَدُّ مِنَ الْعِیَالِ |
|---|---|
| میں نے ملا دیا اُسکے دُبلے جسم میں اپنے موٹے جسم کو سو ہو گئی وہ | شریک اُن لوگوں میں جو میرے عیال شمار کئے جاتے ہیں۔ |

حل البیت جواب رب۔ خلطت متکلم من خلط یخلط۔ الغث المھزول۔ الضمیر المجرور للارملة۔ السمن

بالکسر ضد الھزال۔ یقال رجل سمین اذا کثر لحمہ۔ وھو مفعول خلطت۔ والمراد بالسمن ھٰھنا
مایکون سبباً للسمن من الطعام والغذاء۔ اضحت فعل ناقص الضمیر المؤنث اسمہ وشریکۃ خبر لہ
یعد مجہول من عد یعد (نصر ینصر) اللام فی لعیالی للعھد ای عیالی۔

(معناہ) ای تفقدت احوالھا فخلطت بجسمھا المھزول مایورث سمنی من الطعام والغذاء
فصارت شریکۃ من ھو من عیالی۔ ای ترحمت علیھا وجعلتھا من جملۃ عیالی۔ وکفلت لہ
مایورث السمن فی جسمھا من الغذاء والطعام۔

(ف) آمیختم با جسم لاغرش جسم فربہ ام را (یعنے مراد رکفیل گشتم طعام وغذاءے را کہ ازان بدن من فربہ شدم)
پس شریک کسانے شد کہ از عیال من شمار کردہ شوند حاصل اینکہ برحال زارش رحم کردہ واو را شامل اہل وعیال خود
ساختم تا بہ عیش ونشاط ماند وشکم پر کردہ بخورد وفربہ گردد۔

(اردو) میں نے اسکے دبلے بدن میں اپنے موٹے جسم کو ملادیا۔ یعنے جس غذا سے میرا بدن فربہ ہوا ہے
اسی غذا اور طعام کا مالک اسکو کردیا۔ سو وہ اُن لوگوں میں شریک ہوگئی جو میرے عیال میں شمار کئے
جاتے ہیں خلاصہ یہ ہے کہ اس کی بُری حالت دیکھکر میں نے اُسے خوب کھلایا پلایا اور اُسے اپنے اہل و
عیال میں داخل کرلیا تاکہ خوب کھا پی کے موٹی تازی ہوجائے۔

| وَأَفْنَتْنِي اللَّيَالِي أُمَّ عَمْرٍو | وَحِلِّي فِي التَّنَائِفِ وَارْتِحَالِ |
|---|---|
| اور مجھکو فنا کردیا راتوں نے اے ام عمرو | اور میرے اُترنے نے جنگلوں میں اور کوچ کرنے نے |
| وَتَرْبِيَتِي الصَّغِيرَ إِلَى مَدَاهُ | وَتَأْمِيلِي هِلَالًا عَنْ هِلَالِ |
| اور بچہ کی پرورش نے اُسکی حد بلوغ تک | اور ایک ہلال کے بعد دوسرے ہلال کے انتظار نے |

(حل) افنتنی من الافناء باب افعال۔ اللیالی فاعلہ والضمیر المتکلم مفعولہ والمراد باللیالی الحوادث
فان اکثرھا یکون فیھا۔ ام عمرو منصوب بحذف الندا ای یا ام عمرو (وھی زوجتہ)
قولہ حلے اسے حلولی عطف علے اللیالی۔ التنائف جمع تنیفۃ وھی المفازۃ۔
قولہ ارتحال بحذف یای المتکلم لوزن الشعر ورعایۃ الردیف۔ الصغیر منصوب علے
المفعولیۃ۔ المدا الغایۃ۔ تامیلے ای انتظاری۔ عن بمعنے بعد۔ ای ھلالاً بعد ھلال۔
التامیل مصدر التفعیل۔ وکذا التربیۃ مصدر التفعیل۔

(معناہ) یا ام عمرو قد افنتنی الحوادث وحلولی فی المفازات (کثرۃ الاسفار) وارتحالی
عنھا وتربیتی الصغیر حتے یبلغ اشدہ (لما فی تربیتہ من المشاق) وانتظاری ھلالاً بعد ھلال

الحاصل ان هذه المذکورة قد اضعفت قوای لما فیها من المصائب۔

(ف) ای مادر عمرو (زن او) حوادث روزگار و فرود شدنم در بیابانها و کوچ کردن ازان بجای دیگر و پرورش بچہ ام تا بلوغش۔ و انتظار کردن ماہ نو را بعد از ماہ نو مرا فنا کرد یعنی ازین کارہای دشوار نیز از گردشہای روزگار نحیف و لاغر شدم۔ زیرا کہ من ہمیشہ در جنگ و جدال نیز غارتگری وغیرہ در جای دور دراز سفر کنم و علاوہ برین تربیت اولاد وغیرہ کارہا را انجام میدہم۔

(اردو) اے میری بی بی ام عمرو حوادث زمانہ اور جنگلوں میں میرے اترنے اور پھر وہاں سے دوسری جگہ کوچ کرنے۔ بچے کی حد بلوغ تک پرورش کرنے اور ایک ہلال کے بعد دوسرے ہلال کے انتظار نے مجھکو فنا یعنے بالکل ضعیف اور ناتوان کر دیا ہے۔ واضح رہے کہ تا میلے ہلالا عن ہلال) سے مراد یہ ہے کہ اشہر حرم میں غارتگری و جنگ ممنوع ہونیکی وجہ سے عرب کے لوگوں کو اکثر اوقات حساب رکھنا پڑتا تھا کہ وہ کون مہینہ ہے اسکے بعد کون مہینہ آئیگا۔ والانتظار اشد من الموت۔

## وقال عبد الله بن الحشرج الجعدی

| وَغَیْرُ اللَّوْمِ اَدْنٰی لِلسَّدَادِ | اَلَا بَکَرَتْ تَلُوْمُكَ اُمُّ سَلْمٍ |
|---|---|
| حال یہ ہے کہ ملامت نکرنا رہنمائی کے بہت قریب ہے۔ | سن صبح کو ام سلم (بی بی) تجھکو ملامت کرتی ہوئی آگئی |

(حل) بکرت اتت بکورا۔ وهو فی موضع الحال ای بکرت لائمة۔ تلومك یخاطب نفسه۔ ام سلم کنیة زوجته واسمها امیمة۔ الواو فی وغیر اللوم للحال۔ ادنی بمعنی اقرب والسداد الارشاد وکانت زوجته تلومه علی انفاق المال وتقول انك مسرف ومبذر ویصدق فهما فیه صدیقه رفاعة النهدی۔

(معناه) الا بکرت ام سلم تلومك علی انفاق المال واتلافه والحال ان اللوم لیس باقرب للارشادی فان الانسان حریص علی ما منع بل ترك اللوم ربما یکون اقرب الی السداد۔

(ف) ہین! زن تو ام سلم بوقت پگاہ ترا بر جود و کرم نکوہش کنان آمد۔ حالانکہ ترک ملامت سوئے رہنمائی نزدیکتر باشد یعنی از نکوہش اسراف و فضول خرچ بیش گردد۔ افسوس کہ زنم ندانست و برخلاف مرا نکوہش کرد۔

(اردو) اپنے آپکو خطاب کر کے کہتا ہے کہ اے شخص تیری بی بی ام سلم صبح کو تجھکو ملامت کرتی ہوئی تیرے پاس آئی اور حال یہ ہے کہ ملامت کرنا رہنمائی کے قریب بھی نہیں ہے بلکہ اس سے فضول خرچی اور زیادتی ہوتی ہے۔ کیونکہ انسان اس چیز پر حریص ہوتا ہے جس سے وہ روکا جاوے۔ الانسان حریص علی ما منع۔

| وَمَا بَذْلِي تِلَادِي دُونَ عِرْضِي | بِإِسْرَافٍ أُمَيْمَ وَلَا فَسَادِ |
| --- | --- |
| اور اپنے موروثی (قدیم) مال کو عزت کی خاطر صرف کرنا | نہ فضول خرچی ہے اے امیم اور نہ فساد |

(حل) ما نافية۔ التلاد المال القديم وضده الطارف۔ قوله دون عرضي في محل نصب على انه مفعول البدل۔ قوله باسراف الباء داخلة على خبر ما النافية۔ امیم ترخیم امیمة۔ منصوب على النداء اى يا اميمة ولا فساد عطف على اسراف وفي البيت التفات من الخطاب الى الاخبار على عادتهم في كلامهم۔

(معناه) يا اميمة ان بذلي لمال القديم الموروثي دون حفظ عرضي ليس باسراف ولا فساد فكيف تلومني عليه وتقولين انى مبذر مسرف۔ الحاصل انى ابذل المال الموروثي لحفظ اعراضي عن العيوب فلا اسراف فيه ولا فساد كما ظننت۔

(ف) اے زن من بخشیدن مال قدیم موروثیم را برائے حفاظت آبروئے خود نہ اسراف است ونہ فساد پس چگونہ مرا مسرف وبیہودہ صرف کنندہ میگوئی آرے مال برائے نگہداشتن آبرو ست اگر عزت برباد شد مال بچہ کار آید۔

(اردو) اے میری بی بی امیمہ اپنے موروثی مال کو اپنی آبرو کی حفاظت کیلئے صرف کرنا نہ تو اسراف ہے اور نہ فساد۔ پھر تو کیوں مجھکو ملامت کرتی اور فضول خرچ کہتی ہے۔ کیا یہ نہیں سمجھتی کہ عزت برباد ہونے سے مال کس کام کا ہے۔

| فَلَا وَأَبِيكِ مَا أُعْطِي صَدِيقِي | مُكَاشَرَتِي وَأَمْنَعُهُ تِلَادِي |
| --- | --- |
| تیرے باپ کی قسم۔ نہ دونگا میں اپنے دوست کو | اپنا تبسم اور نہ دوں اسکو اپنا موروثی مال |

(حل) لا زائدة الواو للقسم۔ المكاشرة مصدر باب مفاعلة من الكثر وهو ابداء الاسنان بالضحك قوله امنعه عطف على اعطى فرفعه والمعنى لا اكثر للصديق ولا امنعه تلادي۔ ويجوز ان يروى بالنصب ويكون انتصابه بان مضمرة فتقديره ما اعطى صديقي مكاشرتي مانعا له تلادي ويجوز في امنعه وجه آخر وهو ان يكون على الاستيناف والانقطاع مما قبله ويكون المعنى لا اعطى صديقي مكاشرتي وانا امنعه تلادي۔

(معناه) وابيك يا اميمة لا يكون مني عند نزول صديقي الجمع بين الامرين احدهما مكاشرتي والثاني منع التلاد عنه بل اكثر واضحك اليه واعطيه اموالي القديمة وهذا المعنى على نصب امنعه اما على رفعه فمعناه لا اعطى صديقي مكاشرتي ولا امنعه تلادي

(ف) سوگند بپدر تست (اے اہیم) از من نتوان شد کہ بآمدن دوست من مسرت ظاہر کنم و اورا از مال موروثیم ندہم یعنے دوست خود را چون نزد من در آید شادمانی ظاہر کردہ از مال قدیم حظ وافر بدہم۔

(اُردو) اے میری بی بی اسیم مجھسے یہ نہیں ہوسکتا کہ اپنے دوست کے آنے پر صرف خوشی ظاہر کرون اور اُسکو اپنے موروثی مال سے کچھ ندون بلکہ خوش ہوکر اُسکو مال بھی دونگا۔ خلاصہ یہ ہے کہ مجھ مین ان دونون امر کا اجتماع نہوگا۔ خوش ہونا۔ اور مال کا ندینا۔ بلکہ خوش ہونا اور مال کا دینا مجھسے ہوسکتا ہے۔

| عَلٰے عِلَّاتِهَا جَرْیَ الْجَوَادِ | | وَلٰكِنِّیْ امْرُؤٌ عَوَّدْتُ نَفْسِیْ |
|---|---|---|
| اُسکے موانع کے باوجود۔ عمدہ گھوڑے کی تیز رفتاری کی | | مگر مین تو وہ شخص ہون کہ اپنی طبیعت کو ڈلوا دی |

حل عودت من التعوید۔ علے علاتها ای موانعها وعوایقها من الحاجات وخوف الفقر۔ قولہ جری منصوب مفعول عودت والجواد الفرس الکریم السریع السیر علے بمعنے مع۔

(معناہ) ولکنی رجل قد عودتُ نفسی علے انفاق المال فی طرق الخیر والصلاح جَرْیَ الفرس الکریم السریع السیر مع موانعها من الحاجات وخوف الفقر۔

(ف) لیکن من مردیم کہ طبیعت خود را باوجود خوف فقر و ناداری کہ از بخشش باز دارد۔ بصرف کردن مال در کار خیر تیز رفتاری اسپ تیز رو خوگر ساختم۔ یعنی نفس من باوجود عوائق آن در صرف مال بکار خیر مثل اسپ تیز رو تیز گام ست۔

(اُردو) مگر مین وہ شخص ہون کہ اپنی طبیعت کو مانع بخشش اور حاجتمندی کے باوجود داد و دہش کی راہ مین اُس کی تیز روی کی ایسی عادت ڈالدی ہے جیسا عمدہ گھوڑا تیز رو ہوتا ہے۔ یعنے سخاوت کی میرے نفس کو عادت پڑگئی ہے اگرچہ حاجتمندی مانع بخشش ہے مگر میری طبیعت ان موانع کو کب مانتی ہے۔

| مَسَاعِیَ اٰلِ وَرْدٍ وَّالرُّقَادِ | | مُحَافَظَةً عَلٰے حَسَبِیْ وَّارْعٰے |
|---|---|---|
| آل ورد اور رقاد کی کوششون کی | | بغرض حفاظت اپنی بزرگی کی اور رعایت کرون |

انتصب محافظة علے انہ مفعول لہ ای افعل کذا لاحفظ شرفی وارعی مکارم آبائی۔ قولہ ارعے حملہ علے المعنے نعطفہ علے ما قبلہ وان اختلفا ای محافظةً علے حسبی ورعایةً لمساعی الخ والمساعی جمع مسعاة وهی السعی فی تحصیل الکرم۔ ورد والرقاد بطنان من بنی جعدة وکان ورد ابن عمرو بن عبد اللہ بن جعدة قتل بعض الملوک غدرًا وکان قد سبی نساء هوازن وقتل رجالهم فبنوه یفتخرون بتلک الغدرة وهو قول الاخطل یهجو النابغة ۔ قبیلة یرون الغدر فخرًا ۔ ولا یدرون ما نقل الجفان ۔ واخوہ الرقاد وهو الجد الاعلے للشاعر۔

(معناہ) انما عودت نفسی جری الجواد لاحفظ حسبی عن العیوب وارعی مکارم اٰبائی و اسلافی وھم آل ورد والرقاد۔ الحاصل ما غرضی بما افعل الاحفظ الشرف ومراعاۃ مکارم اٰبائی فقط

(ف) تا نگھدارم عزت وبزرگی خود را از ننگ وبدنامی وپاس مکارم اخلاق آبا واجداد کہ از اولاد ورد ورقاد اند کنم۔ یعنے ازداد ودہش بجز این دو کار کہ نگھداری عزت وپاس داشتن مکارم بزرگان ست مقصودے نی

(اردو) مین نے اپنی طبیعت کی جو عادت ڈالی ہے وہ اپنی بزرگی کی حفاظت کے لئے ہے اور اسلئے کہ مین ورد اور رقاد کے گھرانے کی نیک کوششون کی رعایت کرون یعنی میری غرض اس سے یہ ہے کہ اپنی عزت بزرگی عار کا بدنما دھبہ نہ لگے اور ان دونون قبیلون کی نیکنامی میری وجہ سے جاری رہے کیونکہ وہ میرے بزرگون مین ہین اور ہمیشہ سے ان دونون کے گھرانے نیکنام رہے۔ مبادا کہ مین انکی بدنامی کا باعث ٹھہرون۔

## وقال رجل من بنی سعد

| | |
|---|---|
| اَلَا بَكَرَتْ اُمُّ الْكِلَابِ تَلُوْمُنِیْ | تَقُوْلُ اَلَا قَدْ اَبْكَاَ الدَّرَّ حَالِبُهٗ |
| سُن۔ صبح کو آئی میری بی بی (ام الکلاب) مجھکو ملامت کرتی تھی | کہتی تھی سُن۔ بیشک دودھ کے دوہنے والے نے دودھ کم پایا |

حل ام الکلاب زوجتہ۔ تقول بدل من تلومنی۔ الدر اللبن۔ ابکا حالبہ ای اقلہ یقال بکئت الناقۃ مھموزا اذا قل لبنھا۔ وابکاھا اذا وجدھا قلیلۃ اللبن۔ ابکا اللبن اذا وجدہ قلیلا۔ الحالب اسم فاعل من حلب یحلب۔ الدر منصوب مفعول ابکا

(معناہ) الا یا مخاطب بکرت زوجتی ام الکلاب تلومنی علے انفاق مالی وبذلی ایاہ فی الخیر تقول لی الا یا ایھا الغافل المسرف قد اھلکت المال بالاسراف حتے وجد الدر حالبہ قلیلا (والمراد بالمال الابل والغنم بقرینۃ ذکر اللبن)

(ف) بشنو ای مخاطب۔ زن من۔ ام کلاب بوقت صبح مرا بر داد ودہش نکوہش کنان رسید میگفت ہوشدار اے غافل۔ دوشندہ شیر اندک یافت یعنی شتران وگوسپندان را ہلاک کردی لاجرم شیر کمتر یافتہ شود

(اردو) جان لو اے مخاطب۔ میری بی بی ام الکلاب صبح سویرے مجھکو سخاوت پر ملامت کرتی ہوئی آئی کہتی تھی کہ سُن دودھ کے دوہنے والے نے دودھ بہت تھوڑا پایا یعنے تمنے شتر اور بکریون کو ایسا ہلاک کرڈالا کہ اب دودھ تھوڑا ملتا ہے۔ خدارا اب بھی دست تصرف کو روک لے۔

| | |
|---|---|
| تَقُوْلُ اَلَا اَهْلَكْتَ مَالَكَ ضَلَّةً | وَهَلْ ضَلَّةٌ اَنْ يُّنْفِقَ الْمَالَ كَاسِبُهٗ |
| کہتی تھی سُن۔ تمنے بے راہی مین مال کو ہلاک کردیا | اور کیا بے راہی ہے مال کے پیدا کرنیوالے کا خرچ کرنا |

حل) تقول ای تقول امرأ الکلاب ۔ والمراد بالمال الابل والغنم ۔ الضلۃ الضال منصوب علی الحالیۃ او علی انہ مفعول لہ ۔ قولہ و ھل ضلۃ الخ المصراع جواب من جانب الشاعر ۔ قولہ ان ینفق لمال کاسب مبتدأ مؤخر ۔ و ھل ضلۃ خبر مقدم والتقدیر ھل انفاق کاسب لمال مالہ ضلال ھل استفہام انکاری ۔

(معناہ) تقول زوجتی الایھا المسرف قد اھلکت الابل والغنم ضلالاً ۔ وانا اقول ھل انفاق کاسب لمال مالہ ضلال لا واللہ بل لہ ان ینفق مالہ کیف یشاء ۔

(ف) میگفت شنوای شوہرم شتران وگوسپندان بگمراہی ہلاک کردی من گفتم (یا گویم) ایا صرف کردن فراہم کنندۂ مال مال خود را گمراہی ست یعنی اعتراضش محض بیجاست زیراکہ کاسب مال را خود اختیارست کہ مال خود را صرف کند ہرگز صرف کردنش گمراہی نیست ۔

(اردو) وہ کہتی تھی کہ سن تو نے اپنے مال یعنی شتر اور بکریوں کو بے راہی میں تلف کر دیا لیکن میں کہتا ہوں کہ کیا یہ بے راہی کی بات ہے کہ مال کا کمانیوالا اسکو اچھے کاموں میں صرف کر ڈالے یعنی ہرگز نہیں بلکہ اسکو اختیار ہے کہ جیسے چاہے صرف کرے سو میری بی بی کا کہنا بالکل غلط ہے ۔

## وقال مزعفر

| وَاِنِّیْ لَاُسْدِیْ نِعْمَتِیْ ثُمَّ اَبْتَغِیْ | لَھَا اُخْتَھَا حَتّٰی اُعَلَّ وَاُشْفِعَا |
|---|---|
| اور بیشک میں اپنی نعمت پھیلا دیتا ہوں پھر تلاش کرتا ہوں | اس کے لئے اُس کے مثل کو تاکہ دوبارہ پھیلاؤں اور جوڑ پیدا کروں |

حل) اسدی لاکرم من الاسداء ۔ باب افعال یقال اسدی الیہ اذا احسن الیہ ۔ اسدی الثوب اذا مدّہ اختھا ای مثلھا والضمیر للنعمۃ ۔ اعل بضم العین وکسرھا من العلل وھو الشرب الثانی یقال اعلہ ای سقاہ ثانیاً ۔ اشفعا ۔ اجعلھا شفعاً یقال شفعہ ای جعلہ زوجاً ۔

(معناہ) انی لامد نعمتی علی الفقراء والاضیاف واحسن الیھم ثم اطلب لتلک النعمۃ مثلاً لھا لاسقیھم ثانیاً واجعلھا لھم شفعاً الحاصل انی احسن الیھم مرۃ بعد اخری

(ف) ہر آئینہ من نعمتم را بر غریبان ومہمانان بگسترم پس برائے او مثلش می طلبم تا بار دیگر نوشانم ومر آن نعمت جفتی بسازم یعنی من بسیار بخشش کنم بارے بخشش کردہ منتظر باشم کہ بار دیگر چنین نعمت بخشیدہ مہمانان را سیراب کنم ومر آن نعمت کہ بار اول بخشیدہ ام جفتے سازم ۔

(اردو) اور بیشک میں مہمانوں اور مسکینوں میں اپنی نعمت خوب پھیلا دیتا ہوں پھر اس غرض سے اس نعمت کا مثل تلاش کرتا ہوں تاکہ انکو شربت نعمت دوبارہ پلاؤں اور پہلی نعمت کا جوڑ پیدا کروں یعنی مہمانوں کی بار بار ضیافت کروں اور سائلوں کو بار بار دینے کا خواہشمند ہوں ۔

| عَلَىَّ وَ اٰتِیْ صَاحِبِیْ حَیْثُ وَدَّعَا | وَ اَجْعَلُ نُعْمٰی مَا فَعَلْتُ ذِمَامَةً |
| --- | --- |
| اوپر اور میں آتا ہون اپنے دوست کے پاس جہان مجھکو رخصت کیا | اور مین نے اس احسان کی خوشی کو جسکو مین نے کیا عہد واجب کر لیا |

(حل) کنی بقوله اجعل الخ عن الکرم فان الکریم یفرح بالاحسان بخلاف البخیل فانه یحزن به النعمی بالضم المسرة۔ والذمامة العهد۔ اٰتی صاحبی ای اٰتی قبره زائرًا احفظ عهده حیًا ومیتًا قوله حیث ظرف ودّعا من التودیع واراد به الموت۔ ای اٰتی صاحبی حیث مات ولا انسیه۔

(معناه) اجعل مسرة ما احسنت الی الاضیاف والمساکین ذمة واجبة علیّ واٰتی صاحبی حیث ودّ عنی بموته الحاصل انی افرح بالاحسان الی الناس وازور قبر صاحبی ولا انسیه بل اراعی وده بعد موته ایضًا۔

(ف) من مسرت وشادی آن چیز (احسان) را اگرکردم برخود عہد وپیمان ساختم۔ ومیروم نزد یارم بجائے کہ مرا بسبب مرگ خود رخصت کرد حاصل اینکہ من کرم وسخاوت را برخود واجب کردم وبعد از وفات یارم حق دوستی را نگاہ دارم وبغرض زیارت بر قبرش روم۔

(اردو) اور مین نے ان احسانون کی خوشی کا جو لوگون پر کیے ہین اپنے اوپر عہد لازمی کر لیا ہے یعنے کرم کو اپنا شیوہ قرار دے لیا ہے کیونکہ بخیل احسان کرکے غمگین ہوتا ہے اور سخی خوشی حاصل کرتا ہے۔ اور مین اپنے دوست کو کبھی بھولتا نہین۔ بلکہ جہان اُسنے مجھکو بسبب اپنی موت کے رخصت کیا وہان جاکر اُسکی قبر کی زیارت کرتا رہتا

| وَ اِنْ کَانَ مَوْفُوْرًا اَجْلَبْنَاهُ اَجْمَعَا | وَ اٰتِیْ بِمَا یَکْفِیْ مِنَ الزَّادِ اَهْلَهٗ |
| --- | --- |
| اور اگر وافر ہے توسب لا حاضر کر دیتا ہون | مین مستحقون کو ان کا توشہ کافی وافی دیتا ہون |

(حل) اٰتی بما الباء للتعدیة وفی نسخة واٰنی بالنون ای انی اکتفی بما تیسر من الزاد۔ اهله ای مستحقه والضمیر للزاد۔ وان کان موفورًا ای الزاد اجلبناه ای جئنا به یقال جلبه جلبًا اذا ساقه وجاء به والضمیر المنصوب للزاد وقوله اجمع تاکید من الضمیر۔

(معناه) انی اعطی المستحقین ما یکفی من الزاد ولا اطلب زائدًا علیه وان کان الزاد وافرًا جئنا به کله ای افعل علی حسب مقتضیات الاوقات۔

(ف) من حقداران را کافی توشہ بدہم۔ اگر توشہ نزد من وافر وفراوان بود ہمہ را بپیش شان حاضر کنم یعنے حسب اقتضاے زمان بہ حقداران بدہم۔

(اردو) مین مستحقونکو کافی ووافی توشہ دیتا ہون اگر وہ توشہ میرے پاس وافر ہو تو اُنکے روبرو سب لاد ھر دیتا ہون

یعنی جیسا وقت کا رویہ دیکھتا ہوں ویسا ہی عمل کرتا ہوں ۔

## وقال عارق الطائی

أَلَا حَيِّ قَبْلَ الْبَيْنِ مَنْ أَنْتَ عَاشِقُهْ — وَمَنْ أَنْتَ مُشْتَاقٌ إِلَيْهِ وَشَائِقُهْ

سُن سلام کر جدائی سے پہلے اس شخص کو جسکا تو عاشق ہے — اور اُسکو جسکا تو مشتاق اور اسکو شوق دلانیوالا ہے

حل) حیِّ امر من التحیۃ باب التفعیل۔ البین الفراق۔ من موصولۃ وقولہ انت الخ فی موضع المفعول لحیِّ۔ المشتاق من اشتاقہ واشتاق الیہ اذا نزعت نفسہ الیہ قولہ وشائقہ من الشوق یقال شاقنی یشوقنی شوقًا احب الیہ وھاجانی فانا مشوق وھو شائق۔ والضمیر راجع الی من ومعنی قولہ شائقہ یشتاق الیک والشوق متعد بنفسہ ۔

(معناہ) یخاطب نفسہ ویقول الا سلّم قبل الفراق من انت عاشقہ ومن انت مشتاق الیہ وھو مشتاق الیک۔

(ف) ہین ! سلام کن قبل از جدائی کسے را کہ تو عاشق او ہستی نیز کسے را کہ تو بدو مشتاق ہستی و او تو یعنی محبوب خود را اگر سلام کردن ست پس پیش از جدائی سلام بکن وملاقات را غنیمت شمر

(اُردو) سُن اے شخص (اپنے کو خطاب کر کے) تو جدائی سے پیشتر اُس شخص کو سلام کرلے جسکا تو عاشق ہے اور اُس شخص کو جسکا تو مشتاق ہے اور وہ تیرا یعنی اپنے محبوب کو جدائی سے قبل سلام کرلے شائقہ سے مراد یہ ہے کہ تو اپنی طرف شوق دلا کر اسے مائل کرتا ہے ۔ جیسا کہ وہ تجھے مائل کرتا ہے ۔

وَمَنْ لَا تُوَاتِي دَارُهُ غَيْرَ فَيْنَةٍ — وَمَنْ أَنْتَ تَبْكِي كُلَّ يَوْمٍ تُفَارِقُهْ

اور اُسکو جسکا گھر تجھکو موافق نہیں آتا مگر ایک لمحہ — اور اُسکو جسکو تو روتا ہے ہر روز جس سے تو جدا ہوتا ہے یعنی محبوب سے جدا

حل) ومن لا الخ مفعول حیِّ فی البیت قبلہ۔ تواتی من المواتاۃ مصدر المفاعلۃ بمعنی الموافقۃ والمساعدۃ۔ دارہ مرفوع بتواتی ویجوز نصبھا ایضًا والمعنی لا تقدر علی مواتاتھا والالمام بھا الاساعۃً والرفع انسب۔ الفینۃ الوقت یکون معرفۃً ونکرۃً قولہ من انت تبکی ای تبکیہ او تبکی علیہ۔ وکذلک قولہ تفارقہ ای تفارقہ فیہ فحذف مفعول الفعلین۔ ویجوز ان یجعل کل یوم مفعول تبکی۔ وفذکر من فی البیتین ویحتمل ان یکون بمعنی الذی والجمل بعدہ فی صلتہ والمعنی حیِّ الذی انت عاشقہ الخ ویجوز ان یکون نکرۃ فی معنی انسان والجمل بعدہ صفات لہ ۔

(معناہ) وحیِّ الذی لا توافق دارہ الا ساعۃً والذی تبکی شوقًا الیہ فی کل یوم تفارقہ فیہ الحاصل سلّم الذی لا تجتمع معہ فی دارہ الا ساعۃً لکثرۃ الرقباء والذی تبکی علیہ

فی کل یوم تفارقه فیه - او سلوم من انت تبکی علیه کل یوم یمضی من عمرك ای من کان مفارقًا عنك دائمًا و انت تبکی بفراقه -

(فارسی) وسلام کن آنرا که خانه اش جز ساعتے مر ترا موافق نیفتد و آنرا که هر روز بر آن میبالی که دران از وے جدا باشی یعنے آن را سلام کن که خانه اش بسبب بسیاری رقیبان مر ترا تا دیر موافق نباشد و آن را که بسبب فراقش هر روز می نالی -

(اُردو) اور اُس شخص کو سلام کر جسکا گھر ایک دو ساعت کے سوا ے تجھکو موافق نہین آتا یعنے ہر وقت رقیبون کا جمگھٹا لگا رہتا ہے لہذا تمھین دیر تک اُس سے ملنے کی فرصت نہین ملتی ہے اور اُسکو سلام کر جس کے فراق مین تو ہر روز روتا ہے - یعنی ہر روز تو اُس سے جدا رہتا اور روتا رہتا ہے - واضح رہے کہ تفارقہ کی ضمیر منصوب یا تو یوم کی طرف راجع ہو گی یا مَن کی طرف بر تقدیر اول معنے یہ ہونگے کہ تمھاری عمر سے جو دن گھٹتا ہی اور تم اُس دن سے جدا ہوتے ہو اسی مین محبوب کے فراق مین رونا ہوتا ہے (یعنے ہمیشہ) اور بر تقدیر ثانی مطلب یون ہو گا کہ ہر اُس روز مین کہ تو اپنے محبوب سے جدا ہوتا ہے اُسکو روتا ہے -

| تَخُبُّ بِصَحْرَاءِ الثَّوِيَّةِ نَاقَتِي | كَعَدْوِ رَبَاعٍ قَدْ أَمَحَّتْ نَوَاهِقُهْ |
|---|---|
| میری ناقہ ثویہ کے میدان مین تیز دوڑتی ہے | مثل تیز دوڑنے جوان شتر کے جسکے رخسار کی دونون ہڈیان پُر مغز ہین |

حل تخبّ من الخبب وهو نوع من العدو و صحراء الثوية اسم موضع ناقتی فاعل تخبّ العدو والسیر السریع والرباعی کالثمانی ما یکون من البعیر بین الناب والثنیة وقیل الرباع حمار الوحش - قال التبریزی الارباع قبل القروح بسنتین کانه اراد به استحکام شبابه و قوته - امح العظم اذا صار ذا مخ النواهق جمع ناهقة والناهقان عظمان مرتفعان فی مجری الدمع من کل ذی حافر و خف ویقال لهما النواهق ایضًا ولا یمخ هذان الاعند کمال الشباب - و الضمیر فی نواهقه یرجع الی الرباع -

(معناه) تعدو ناقتی بصحراء الموضع الذی یسمّے ثویة کما یعدو بعیر رباع شاب قد کمل شبابه فصارت نواهقه ذات مخّ -

(فارسی) تیز میدود ناقه ام بمیدان مقام ثویه مثل تیز دویدن شتر چهار ساله که بنهایت جوانی برسید و هر دو استخوان بلند جانب بالائی رخسارش از مغز پُر شده یعنی مانند شتر جوان ناقه ام تیز می رود -

(اُردو) ثویہ کے میدان مین میری اونٹنی ایسی دوڑتی ہے جیسا چار سالہ جوان شتر جسکی جوانی اچھی کمال کو پہونچی ہے اور اسکے رخسارون کی جانب بالائی دونون اونچی ہڈیان مغز سے بھری ہوئی ہین دوڑتا ہی -

| وَلَيْسَ مِنَ الْفَوْتِ الَّذِي هُوَ سَابِقُهُ | اِلَى الْمُنْذِرِ الْخَيْرِ بْنِ هِنْدٍ تَزُوْرُهُ |
| --- | --- |
| اور نہیں ہے قابو سے جانا آگے بڑھنا اس شخص کا جو اسکے آگے بڑھنا ہو | نیک بادشاہ عمرو بن ہند کیطرف جس کی ملاقات کو جاتی ہے |

حل الی المنذر متعلق بقوله تخب فی البیت قبله والخیر من صفة المنذر وهو الذی نا نیشر خیرہ ویجوزان یکون مخففا من الخیّر کما یقال لین متقلا ولین مخففًا۔ والمراد منذر بن ماء السماء وقیل الصواب الی الملك الخیر بن هند فان المنذر بن هند اخو عمرو بن هند۔ قوله تزورہ فی موضع الحال والمستکن فیه للناقة والضمیر المنصوب للمنذر۔ قوله لیس من الفوت الخ الموصول بتقدیر المضاف ای لیس من الفوت سبق الذی هو سابقه والضمیر المجرور فی سابقه للمنذر والمعنی من قدر انه سبقه فانه لایفوته فان المنذر یدرکه۔

(معناه) تعدو ناقتی الی الملك الذی صار هو الخیر لکثرۃ خیرہ والحال انها تزورہ ولیس من الفوت سبق عمرو بن هند الحاصل انه لایقدر احد ان یسبقه فی الخیر والفضل فانه یأخذہ ویدرکه فهو یسبِقُ ولا یُسْبَقُ۔

(ف) سوے نیک بادشاہ کہ عمرو بن ہندست دران حال کہ ناقہ ام بملاقاتش میرود۔ ونیست فوت شدن سبقت کسی کو بروی سبقت برد۔ یعنی ہر کہ در امور جنگ یا در فضل وکمال بر ممدوح سبقت برد پس آن در حقیقت سبقت نے زیراکہ ممدوح بردے سابق گردد واو را گرفتار کند۔ ممدوح من ہمیشہ سابق ہی ماند گا ہے بکارے مسبوق نباشد۔

(اردو) مجسم نیک بادشاہ عمرو بن ہند کیطرف جس کی ملاقات کو وہ ناقہ جاتی ہے دوڑتی ہوئی چلتی ہے۔ جو شخص عمرو بن ہند سے آگے بڑھنے والا ہے سو اسکا آگے بڑھنا فوت ہونا اور قابو سے نکل جانا ہے کیونکہ ممدوح اسے گرفتار کر لیتا ہے کسیکی مجال کیا ہے جو اُسکے ہاتھ سے بچ جاے۔ خلاصہ یہ ہے وہ ہمیشہ ہر اچھے کام میں سابق رہتا ہے کبھی مسبوق نہیں ہوتا۔

| غَنِيْمَةُ سُوْءٍ وَسْطَهُنَّ مُهَارِقُهْ | فَاِنَّ نِسَاءً غَيْرَ مَا قَالَ قَائِلٌ |
| --- | --- |
| غنیمت زشت ہیں کہ انکے بیچ اسکے عہدنامے ہیں | کیونکہ عورتیں بخلاف قول قائل کے |

حل الفاء للتعلیل۔ قوله غیر ما قال الخ یجوز ان یکون نعت نساءٍ۔ وغنیمة سوء خبر مبتدأ اضافة الغنیمة الی السوء علی طریق الازراء والاستحقار ویکون حکایة لکلام القائل الذی ذکرہ۔ قوله وسطهن مهارقه الجملة فی موضع خبر ان والمعنی ان نساءً مخالفة صفتها لما قال قائل۔ ویجوز ان یکون غنیمة سوء خبر ان ووسطهن مهارقه من صفة النساء

وقد فصل بين الصفة والموصوف بخبر ان وغير ما قال قائل ينتصب على المصدر فيكون مؤكدا للقصة۔ والمهارق جمع مهرق وهو فارسی معرب مهرة وهو ما يصقل بالقرطاس ونحوه من الثوب واراد به قطعة ثوب مصقل بالمهرق فانهم كانوا يكتبون العهود والصكوك عليه وكنى عن العهود والضمير المجرور لعمرو بن هند۔

(معناه) وذلك لان نساء مخالفة لما قال فی بابها قائل مفسد (وهو زرارة بن عدس الذی حمل عمرو بن هند على اغارة بنی طیّ مع انهم حلفاء له غنيمة سوء لا غنيمة صدق فيهن كتب عهود عمرو بن هند ای ان النساء اللاتی سباهن الملك وحسن لبعض الناس ان يوقع بهن فهن بالحقيقة غنيمة سوء لا يتمتم بها لانه قد سبق من الملك عهد لهن بالامان۔

(فارسی) رفتنم سوے بادشاه ازان ست که زنان ما بخلاف قول قائل که زراره بن عدس ست زیراکه او شاه را بر غارتگری قبیلۂ بنی طے برانگیخته بود) غنیمت زشت دنا زیبا اند که در میان شان بر عدم غارتگری مر شاه را عهد وپیمان موجود ست یعنی شاه خود عهد وپیمان داده بود که بر قبیلۂ طے نهب وغارت نکنم اما بوجه در غلانیدن زراة بن عدس شاه برین گروه غارت کرده زنان مارا محبوس ساخت حالانکه در حق عهد او آن غنیمت زشت اند۔ نه غنیمت خوب چنانکه زراة گفت۔ پس من براے وارهانیدن شان بخدمت بادشاه می روم۔

(اُردو) کیونکہ ہماری قیدی عورتیں جنکے درمیان بادشاہ کے عہدنامے موجود ہونیکے سبب سے وہ بری غنیمت ہیں۔ بخلاف قول قائل یعنی زراۃ بن عدس کے خلاصہ یہ ہے کہ ہم اُن عورتوں کے چھوڑانیکی غرض سے بادشاہ کے پاس جاتے ہیں جن کو زراۃ بن عدس کے بھکانے سے اور یہ کہنے سے کہ وہ اچھی غنیمت ہیں بادشاہ نے بنی طے کو لوٹ کر قید کر لیا ہے۔ حالانکہ دشمن کی بات بالکل غلط ہے کیونکہ اُن کو امان دینے پر اُسنے جو عہدنامے لکھدیے تھے وہ ابتک انکے بیچ موجود ہیں لہذا وہ بُری غنیمت ہے۔

| وَفَيْنَا وَهٰذَا الْعَهْدُ اَنْتَ مُعَالِقُهٗ | وَلَوْ نِيْلَ فِيْ عَهْدٍ لَنَا لَحْمُ اَرْنَبٍ |
|---|---|
| تو ہم ایفاے عہد کرین اور یہ عہد تو اُسکا علاقہ دار ہے | اور اگر ہمارے عہد مین خرگوش کے گوشت پر مصیبت پہونچائی جاوے |

حاصل نيل مجهول من نال اصابه ولا يستعمل المجهول منه الا فی مقام الضرر۔ قوله لحم ارنب ذكره تحقيرا لانه صيد مستباح واراد به الضعيف قوله وفينا ای اقتصصنا منه وفاء لعهده۔ قوله انت معالقه يجوز فيه وجهان ان يروى بالعين من عالقه اذا علقه والمعنى هذا العهد الذی معهم متعلق بذمتك۔ او بالغين من غلق الرهن والمعنى انت مفسده و

محتسب تارکاً للوفاء به۔

(معناہ) ولو اصیب فی عہدنا جار ضعیف جاورنا کانہ لحم ارنب لضعفہ وفینا عہدہ و هذا العهد الذی بیننا وبینك کنت معالقہ ومع ذلك قد غدرت بنا حیث اغرت علینا بقول زرارۃ بن العدس۔ الحاصل التعجب علی حالك انك عقدت العهد بیننا وبینك بالامان فکیف غدرت بنا و نقضت العهد واصبت علی الضعفاء۔

(فارسی) وگر در عہد وضمان ما برگوشت خرگوش (یعنی بر ضعیفان) مصیبت رسانیدہ شود۔ ما ایفای عہد کنیم وپاداش بگیریم واین پیمان تو علاقہ دارش ہستی حاصل اینکہ شگفت آنکہ تو برامن وپناہ ما غریبان پیمان دادی وباز عہد خود را شکستی وما را بتاراج بردی۔

(اُردو) اور اگر ہمارے عہد وپیمان مین خرگوش کے گوشت جیسی ادنی چیز یعنی ضعیف اور حقیر پر مصیبت ڈالی جاوے تو ہم ایفاے عہد کرین اور اسکا بدلہ لیوین اور تعجب تو یہ ہے کہ ہمارے اور تیرے درمیان جو عہد تھا تو اسکا علاقہ رکھنے والا ہے۔ تو نے عہد کیا اور تو ہی نے اُسے توڑکر ہمکو لوٹا۔

| وَصَادَفَ حَيًّا دَانِيًا هُوَ سَائِقُهْ | أَكُلُّ خَمِيسٍ أَخْطَأَ الْغُنْمُ مَرَّةً |
| --- | --- |
| اور پالیا ایک قوم کو اپنے قریب وہ اسکو ہنکا لیجاویگا؟ | کیا؟ جس بڑے لشکر نے ایک دفعہ غنیمتین نہ پائین |

حل الهمزۃ للانکار والاستبعاد۔ الخمیس الجیش العظیم۔ اخطأ الغنم بمعنی لم یصبہ یقال اخطأ الرای الغرض اذا لم یصبہ۔ الغنم بضمتین الغنیمۃ۔ غنم الشیٔ فاز بہ ونالہ بلا بدل۔ صادف شخص لقی۔ الحی القیوم۔ دانیا من دنو وهو القرب۔ والضمیر المرفوع للخمیس والمجرور للحی۔

القوم

(معناہ) اکل جیش عظیم اذا لم یصیب الغنیمۃ مرۃ ولقی عند عودهم قوما قریبا منهم هو سائق هذا القوم واخذہ غنیمۃ۔ ای لا ینبغی ان یفعل کذا ونعل فهو غیر حسن۔ وفی البیت ایماء الی ان عمرو بن هند لما لم تصب غنیمۃ اغار علی بنی طی مع المیثاق الغلیظ۔

(فارسی) آیا ہر لشکر عظیم کہ بارے مال غنیمت نیافت وگروہے را نزد خود یافتہ بطور مال غنیمت ببرد؟ یعنے ہرگز چنان نباید کرد کہ از جنگ بے مرام والپس شدہ درمیان راہ گروہے را بتاراج برد زیرا کہ آن سراسر ظلم ست۔ چنانچہ عمرو بن ہند با بنی طے کردہ است۔

(اُردو) کیا جس بڑے لشکر نے لڑائی مین مال غنیمت حاصل نہ کیا اور راستے مین قریب بسنے والی ایک قوم کو پائی اُسے ہنکا لیجاوے۔ یعنی کیا یہ ہوسکتا ہے کہ اپنی غرض کی خاطر جسکو چاہے اسکو لوٹ لے

جیسا عمرو بن ہند نے کیا۔ کہ لڑائی سے خالی ہاتھ پھرے اور راستے میں عہد و پیمان کے باوجود بنی طی کو لوٹ لیا۔

| تَسِيْلُ بِنَا تِلَعُ الْمَلَا وَاَبَارِقُهٗ | وَكُنَّا اُنَاسًا ذَا ثِنِيْنَ بِغِبْطَةٍ |
|---|---|
| ہم ہی کو جنگل کے نالے اور اسکے رتیلے کیچڑ بہاتے تھے | اور ہم زبردست لوگ تھے۔ غبطہ کے ساتھ ملے ہوئے |

حل ذا ثنين من الدين وهو القهر والغلبة. اى كنا غالبين. الغبطة نوع من الحسد وهو ان يتمنى نعمة على ان لا تتحول عن صاحبها. والتلع جمع تلعة وهو مسيل الماء. الملأ الصحراء الابارق جمع الابرق وهو الطين المخلوط بالرمل. وايضاً المواضع التى قد لبست حجارة سوداء وبيضاء ومنه جبل ابرق اذا كان ذا لونين كنى به عن الكثرة. والباء فى بنا للتعدية او المصاحبة قوله بغبطة فى موضع الحال۔

(معناه) يصف نفسه وقومه فيقول وكنا رجالاً غالبين متلبسين بغبطة يغبطنا الناس على ما نحن فيه من حفض عيش وكنا كثير التعداد حتى ان المفازة كانت تسيل بنا ابارقها اى لم يكن فيها مع الكثرة غيرنا۔

(فارسی) ما چنان زبردستان بودیم کہ دیگران بر خوشِ عیشیِ ما غبطہ کردند کہ ہاے ما ہم چنان شدیم۔ گروہ ما آن قدر کثیر التعداد اند کہ چشمہا و جائیہاے ریگ آمیز بیابان ما را سیراب می کردند حاصل اینکہ ما بر دیگران غالب بودیم و در جائیہاے چنان غیر من کسے بدین کثرت موجود نہ بود۔

(اردو) اور ہم دوسروں پر غالب اور زبردست لوگ تھے دوسری قومیں ہم پر غبطہ کرتیں اور ہماری حالت کی تمنا کرتی تھیں۔ ہماری جماعت اسقدر بڑی تھی کہ جنگل کے نالے اور رتیلے کیچڑ والی جگہ ہم ہی کو بہاتی تھی یعنی ہماری تعداد بڑی تھی ہمارے سوا کوئی اور نہ تھا جس کو جنگل کے نالے بہادیں۔

| حَرَامٌ عَلَيْكَ رَمْلُهٗ وَشَقَائِقُهٗ | فَاَقْسَمْتُ لَا اَحْتَلُّ اِلَّا بِصَهْوَةٍ |
|---|---|
| کہ تجھپر اے عمرو حرام ہے اسکی ریت اور رتیلے ٹیلے | سو میں نے قسم کھائی کہ فروکش نہونگا مگر ایسے اونچے مکان میں |

حل احتل متكلم من الاحتلال وهو الحلول الصهوة البرج فى اعلى الربوة والمكان المرتفع. والشقائق جمع شقيقة وهى الرملة يكون بين الرملتين والارض تكون بين الارضين. قوله رمله مرفوع بحرام عليك. و يجوز ان يقال رمله مبتدأ مؤخر وحرام عليك خبر مقدم والجملة فى موضع الصفة للصهوة۔

(معناه) انى اقسمت ان لا احتل الا بمكان مرتفع او برج على ربوة لا يمكن لك ان تقطع رمله وشقائقه فكانه حرام عليك. فلا تصل الى الحاصل انى حلفت ان لا انزل الا بعيدا من

اوضاك فانك قد غدرت بنا۔

(فارسی) سوگند خوردہ ام کہ فروکش نشوم مگر بجاے بلند کہ مرتو ریگ و پشتہاے ریگ او حرام باشد یعنی درچنان جاے بمانم کہ درانجا نتوان رسی۔

(اُردو) سومین نے اسبات کی قسم کھائی ہے کہ تمسے دور ایسی بلند جگہو نمین فروکش ہونگا کہ اے عمر و تجھکو اس ریتے کے ٹیلو نپر جانا حرام ہوگا یعنے ایسی جگہ مین فروکش ہونگا جہان پر تیرا گذر ناممکن ہو جائیکہ ہمکو لوٹے۔

| تَخُبُّ بِصَحْرَاءِ الْغَبِيطِ دَرَادِقُهْ | حَلَفْتُ بِهَدْيٍ مُشْعَرٍ بَكَرَاتُهُ |
|---|---|
| جسکے چھوٹے چھوٹے شتر غبیط کے صحرا مین تیز چلتے ہین | مین نے قسم کھائی اس قربانی کی جسکی جوان اونٹنیان اشعار کیگئی ہین |

حل الهدى ما يهدى الى الكعبة الشريفة من الابل۔ والمشعر اسم مفعول من الاشعار وهو ان يطعن في سنمها فيسيل الدم فيستدل بذلك على كونه هديًا البكرات جمع بكرة وهي الناقة الشابة۔ تخب بمعنى تعدو سريعًا۔ الغبيط ارض لبني يربوع۔ الدرادق جمع دردق وهي صغار الابل۔ وجعل الهدى في البيت دالًا على الجنس وما بعده صفته۔

(معناه) حلفت بهدى يهدى الى البيت الحرام۔ قد اشعرت بكراته تسرع صغاره بصحراء الغبيط۔ جواب لقسم ياتي في البيت القابل۔

(ف) سوگند خوردہ ام بشتر قربانی کہ ناقہاے جوان آن اشعار کردہ شدند یعنی بغرض شناخت قربانی بر کوہان آنہا زخم خفیف کردہ شد۔ وبہ صحراے غبیط شتران خرد آنہا تیز میروند۔ جواب قسم آیندہ می آید

(اُردو) مین نے اُس شتر قربانی کی جو کعبہ کی جانب روانہ کئے جاتے ہین قسم کھائی ہے جس کی جوان اونٹنیان اشعار کی گئی ہین (یعنی جن کے کوہانون پر خفیف زخم لگا کر اس غرض سے خون نکال دیا گیا ہے تاکہ اُسے قربانی سمجھ کر کوئی لوٹ نہ لے)۔ اور مقام صحراے غبیط مین اُنکے چھوٹے چھوٹے شتر تیز چلتے ہین۔

| لَأَنْتَحِيَنَّ لِلْعَظْمِ ذُو أَنَا عَارِقُهْ | لَئِنْ لَمْ تُغَيِّرْ بَعْضَ مَا قَدْ صَنَعْتُمْ |
|---|---|
| تو بیشک مین اُس ہڈی کا قصد کرونگا جسکا گوشت مین نے لیا ہے | اگر تو نے بدل نڈالا جس کو تم لوگون نے کیا ہے |

حل لم تغير الخطاب لعمرو بن هند۔ انتحين متكلم من الانتحاء وهو القصد۔ ذو بمعنى الذى عارقه اسم فاعل من عرق العظم اذا اخذ منه اللحم۔ والضمير المجرور للعظم جعل شكواه كالعرق وجعل ما بعده ان لم يغير معاملته تاثيرًا في العظم نفسه وقد احسن في التعوذ

وفی الکنایۃ عن فعلہ۔

(**معناہ**) یقول أبیت ان لم تغیر بعض صنیعکم الذی قد صنعتم من الاغارۃ علی بنی طیٔ وسبیٔ النساء لاقصدن فی مقابلتک کسر لعظم الذی صرت انتزع اللحم منہ ای لاقتلن الذی اشکوہ ولعلہ اراد بتغیر بعض صنیعہم رد النساء واللہ اعلم۔

(**فارسی**) اے عمرو اگر بعض حرکات کہ تو وہمراہیان تو از قبیل غارتگری وقید کردن زنان بنی طی الوقوع آوردید باز نیامدی آنرا بدل نکردی ہر آئینہ من قصد شکستن آن استخوان بکنم کہ از وگوشت کشیدہ ام۔ حاصل آنکہ اگر زنان مارا رہانہ کردی درپے قتل تو کمر بہ بندم کہ ہنوز گلہ تو می کنم۔ دریں شعر گلہ کردن را بہ گوشت کندن از استخوان وقتل را بہ شکستن او تشبیہ داد۔

(**اردو**) اے عمرو اگر تو نے اُن حرکات کو جو تونے اور تیرے ہمراہیوں نے ملکر کی ہیں (یعنی قبیلۂ طی پر لوٹ مار کرکے اُن کی عورتوں کو قید کرلیا ہے) کسی قدر بدل نہ ڈالا اور اُن عورتوں کو واپس نہ کیا تو یاد رکھ کہ میں اُس ہڈی کو توڑنے کا قصد کروں گا جسکا گوشت جدا کرنے والا ہوں یعنے ابتک صرف شکایت سے کام لے رہا ہوں مگر عنقریب قتل کے درپے ہونگا۔

نوٹ عارق کے معنے ہڈی سے گوشت جدا کرنیوالے کے ہیں اس شعر میں اس سے شاکی اور ہڈی کے توڑنے سے قتل مراد ہے۔ اسی شعر کے سبب سے اس شاعر کا لقب عارق پڑگیا ہے ورنہ دراصل اسکا نام قیس بن جروہ ہے۔

## وقال برج بن مسہر الطائی

| | |
|---|---|
| سَرَتْ مِنْ لِوَی الْمَرُّوْتِ حَتّٰی تَجَاوَزَتْ | اِلَیَّ وَدُوْنِیْ مِنْ قَنَاۃَ شُجُوْنُہَا |
| قافلۂ رات کو وادی مروت کے کنڈے سے چلا یہانتک کہ پہونچ گیا | میری طرف حالانکہ میرے سامنے آب قنات کی شاخیں ہیں |

حل سرت ای جاء طیفہا لیلاً والمستکن للقافلۃ اللوی بالکسر مسترق الرمل والمروت بالتشدید واد لبنی حمان۔ وقنات بالقاف والنون ماء لبنی جزیمۃ۔ وجہ عدم الانصراف التانیث والعلمیۃ الشجون جمع شجن وھو شعبۃ کل شیٔ والشجون ایضاً الاشجار المتداخلۃ الملتفۃ والشواجن واحدتہا شاجنۃ وھی المواضع التی فیہا الشجون۔ قولہ دونی الخ ای شعاب ماء بنی جزیمۃ حائلۃ بینی وبینھم۔

(**معناہ**) سرت القافلۃ من لوی المروت حتی تجاوزت عن کل شیٔ ووصلت الیّ والحال ان ما بینی وبینہا شعاب ماء لبنی جزیمۃ الحاصل انہا وصلت الیّ لاجل شہرۃ جودی وان کانت شعاب قنات حائلۃ بینی وبینہا۔

(فارسی) قافلہ از وادی مروت بوقت شب روان شدہ جملہ مقامات راطی نمودہ سوے من رسید وحال آنکہ بیش من شاخہاے آب قنات اند یعنی باوجودیکہ شاخہاے آب قنات درمیان افتند بسبب شہرۂ سخاوتم قافلہ بوقت شب روانہ شدہ بمن رسید۔

(اردو) رات کیوقت قافلہ وادی مروت کے نکڑ سے چل کر تمام مقامات کو طے کرکے میرے پاس آپہونچا حالانکہ آب قنات کی شاخین بیچ مین حائل ہین خلاصہ یہ ہے کہ میری سخاوت کی شہرت کے باعث قافلہ دور دراز راستے سے میرے پاس پہونچا۔ آب قنات کی شاخین بیچ مین حائل ہوکر بھی اسکو نہ روک سکین

إلى رَجُلٍ يُزْجِي الْمَطِيَّ عَلَى الْوَجَى ۔۔۔ دِقَاقًا وَيَشْقَى بِالسِّنَانِ سَمِينُهَا

ایسے مرد کی طرف جو اونٹنیون کو تیز ہنکاتا ہے باوجودیکہ پاؤن گھسنے سے کہ ہونگے ۔۔۔ حالانکہ وہ دبلی ہین اور بدبختی لگتی ہے اسکے نیزہ سے فربہ اونٹ کو

حل قوله الى بدل من ضمير المتكلم فى الىّ باعادة الجار واراد بقوله الى رجل نفسه۔ يزجى مو...
السوق العنيف۔ المطى جمع المطية وهى الناقة تركب۔ الوجاء رقة الخف والحافر والق...
السير۔ قوله دقاقا منصوب على الحالية والدقاق جمع دقيقة والمراد بها المهزول۔
شقى يشقى فهو شقى ضد السعيد يقال شقى به اذا تضرر به اللام فى لسنان بدل عن الا...
اى اسنان له۔ والضمير فى سمينها للمطى۔

(معنا) سرت القافلة الى رجل يسوق المطايا على رقة اخفافها وهن ضوامر ويتضرر بسنانه سمينها حيث ينحرها للاضياف۔ الحاصل ان القافلة وصلت الى ر... الاسفار وينحر للاضياف الابل السمان۔

(فارسی) رسید سوی مردیکہ سواریہای خود را باوجود فرسودگی پاے آنہا تیز براند دران حال کہ آنہا لاغرا... فربہ را از نیزہ اش ضرر برساند یعنی سوے من کہ مہمان دوست نیز بسیار سفر کنندہ ام رسید۔

(اردو) ایسے مرد کے پاس پہونچے جو سواریون کو باوجود انکی سودہ پائی کے سفر مین اڑاے لئے جاتا ہے۔ ایسے حال مین کہ وہ لاغر ہین۔ اور وہ شخص ایسا مہمان نواز ہے کہ موٹی تازی اونٹنیون کو اپنے نیزہ سے ہلاک کردیتا ہے یعنے مہمانون کے لئے ذبح کرتا ہے گویا فربہ ناقے کو اسکے نیزہ سے بدبختی لگتی ہے خلاصہ یہ ہے کہ میری طرف پہونچے اور مین بڑا سفر پیشہ اور مہمان نواز ہون۔

فَلِلْقَوْمِ مِنْهَا بِالْمَرَاجِلِ طُبْخَةٌ ۔۔۔ وَلِلطَّيْرِ مِنْهَا فَرْثُهَا وَجَنِينُهَا

سو قوم کو اسمین سے دیگون مین ایک دفعہ پکا ہوا گوشت ملتا ہے ۔۔۔ اور پرندون کو اسمین سے شکنبہ اور جنین ملتا ہے۔

حل الضمير فى منها الاولى لسمين على اكتساب التانيث من المضاف اليه على ان الفعيل قد يستوى

فیہ الجمع والمفرد والمراجل جمع المرجل ھو القدر قولہ طبخة ای طبخة واحدة ای کل ما ینحر منہا یطبخ دفعة واحدة ولا یدخر لکثرة الاکلة۔ او المعنی کانہ کان علی السفر فیطبخون طبخة واحدة الفرث السرقین فی الکرش (بیٹی کا گوبر) والجنین الولد ما دام فی بطن امہ۔

(معناہ) اذا نحرت من المطی الناقة السمینة فھی منقسمة الی قسمین للقوم منہا طبخة واحدة بالقدور حیث یطبخ لھو فیہما اللحم۔ وللطیر سرقینہا وولدھا الحاصل ان الانسان یطعم منہا اللحوم والطیر تاکل من فرثہا وجنینہا۔

(فارسی) برائے قوم ازان گوشت یکدفعہ پختہ بدیگ ست وبرائے پرندہ سرگین و بچہ اش یعنے بسبب کثرت افراد گروہم یا بحالت سفر ناقہ فربہ را ذبح کردہ یک دفعہ بدیگ پختہ شود لاجرم قوم را ازان گوشت نصیبے باشد و بچہ آوردہ از شکم نیز سرگین طعمہ پرندگان گردد۔

(اُردو) اس موٹی تازی اونٹنی مین سے قوم کو دیگ مین ایک دفعہ پکایا ہوا گوشت اور چڑیون کو اُس کی بیٹی کا گوبر اور پیٹ سے نکلا ہوا بچہ ملتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ لوگون کی کثرت کے باعث اسکا گوشت ذخیرہ نکرکے ایک ساتھ دیگون مین پکالیا جاتا ہے یا یون کہو کہ سفر کی حالت مین بار بار نہ پکاکر ایک دفعہ پکایا جاتا ہے۔ لہذا قوم کو اُسی سے حصہ ملتا ہے اور چڑیون کو گوبر وغیرہ سے حصہ ملتا ہے گویا ایک ہی ناقہ سے انسان اور حیوان دونون کی ضیافت ہوجاتی ہے۔

## وقال ملحة الجرمی

ھو بکسر المیم شاعر جاھلی من بنی جرم بن عمرو بن الغوث بن طی۔

| فَلَوْ تَخْتَلِطْ مِنْہُ بِلَحْمٍ وَلَا دَمٍ | فَتًى عُزِلَتْ عَنْہُ الْفَوَاحِشُ کُلُّہَا |
|---|---|
| سو وہ اسکے گوشت کے ساتھ آمیختہ نہین ہین اور نہ خون کے ساتھ | وہ ایسا جوان ہے کہ تمام برائیاں اُس سے دور کرگئی ہین |

حال اراد بالفتی نفسہ ای ھو فتًی۔ عزلت من العزل وھو الابعاد والفواحش مرفوع فاعل عزلت۔ قولہ فلم تختلط ای الفواحش لم تختلط بلحمہ ودمہ۔

(معناہ) ھو فتًی من الفتیان عفیف ذو نزاھة قد نحیت وابعدت عنہ الفواحش کلھا فلم یختلط شیٔ منہا بلحم منہ ولا دم ای انہ کریم عفیف قد نحی منہ جمیع ما یعیبہ۔

(فارسی) او جوانیست کہ ہمہ زشتہا از و دور شدند۔ وزشتی از آنہا بگوشت وخونش نیامیخت۔ یعنے از ہمگی بدیہا پاک وصاف ست۔

(اُردو) وہ (یعنے مین) ایسا جوان ہے کہ تمام بری باتین اس سے دور کی گئی ہین سوان برائیوں مین سے

کوئی برائی اسکے گوشت اور خون مین ممزوج نہین ہے - خلاصہ یہ ہے کہ مین مرد کریم ہون تمام برائیان میری ذات سے دور ہوگئی ہین -

| عَلَا یِقُهَا مِنْهُ بِجِذْعٍ مُقَوَّمٍ | كَأَنَّ زُرُوْرَ الْقُبْطُرِيَّةِ عُلِّقَتْ |
| --- | --- |
| انکے علاقے درخت کی ایک سیدھی ٹہنی پر | گویا گھنڈیان کتان کے سادہ لباس کی باندھی گئی ہین |

حل الزرور بالضم جمع زر وھو بالفارسیۃ گوی گریبان وبا ہندیۃ گھنڈی وکذا یجمع علی ازرار - والقبطریۃ ضرب من الثیاب البیض من کتان - العلائق جمع علاقۃ ای ما یتعلق بھذا المدوح منہا - والضمیر فی منہ للفتی وھو فی موضع الحال من الجذع علی التحویل - الجذع عمود الشجر والمقوم اسم مفعول من قوم یقوم تقویما - شبہ قامتہ بجذع مستقیم (**معناہ**) ھو طویل القامۃ حتے کان ازار الثیاب من کتان التی یلبسہا قد علقت علائقہا بجذع مستقیم منہ الحاصل انہ طویل القامۃ مستقیم القد

(**فارسی**) گوگو یا گریبان سپید لباس او علاقہاش بتنۂ درخت راست معلق اند یعنی آن جوان چنان دراز قامت و سرو قدست کہ گوے گریبان لباسش گویا شہتیر بستہ شدند - (**اردو**) گویا اسکے کتان کے سفید لباس کی گھنڈیو نکے علاقے درخت کی ایک سیدھی ٹہنی پر باندھے گئے ہین خلاصہ یہ ہے کہ اپنے قد کی لنبائی کی تعریف کرتا ہوا کہتا ہے کہ میری قامت سیدھے شہتیر کے مانند ہے لہذا لباس کی گھنڈیون کے علاقے شہتیر پر باندھے ہوئے نظر آتے ہین -

| سَمُوْمٌ كَحَرِّ النَّارِ لَمْ يَتَلَثَّمِ | عَمَلَّسُ أَسْفَارٍ إِذَا اسْتَقْبَلَتْ لَهُ |
| --- | --- |
| لو مثل آتش سوزان کے تو وہ عاجز نہین ہوتا | وہ سفرونکا بھیڑیا ہے جبکہ اسکے سامنے آتی ہے |

حل العملس فی الاصل الذئب الجری المقدام وشبہ نفسہ فی الجرأۃ والاقدام فی امور الحرب وغیرہ وزاد اللام فی قولہ استقبلت لہ تاکیدا او الاصل استقبلہ والسموم ھی الریح الحارۃ تھب فی ظہائر النہار - مرفوع فاعل استقبلت لم یتلثم من تلثم اذا عجز عما یریدہ وانکسر وھو جواب اذا وھو العامل فیہ - (**معناہ**) ھو عملس سفار عدوا وسیرا اقداما وجرأۃ اذا استقبلہ الریح مثل حر النار لم ینکسر ولم یعجز عما یریدہ الحاصل انہ رجل شجاع یثبت علی اقدامہ فی النوائب والمصائب (**فارسی**) او گرگ سفرہاست چون باد سموم مثل آتش سوزان پیش او وزد از عزم خود باز نیاید و عاجز نگردد یعنی در بہادری و دلاوری و صبر کردن در سختیہا بے نظیرست ہر چند مصائب پیش آیند او از ارادۂ خود باز نہ شود -

(**اردو**) جرأت اور دلیری مین وہ شخص سفرون کا بھیڑیا ہے جبکہ آتش سوزان کے مثل لو اسکے سامنے آتی ہے تو وہ اپنے ارادے سے عاجز نہین ہوتا بلکہ صبر وثبات سے کام لیتا ہوا اپنی مراد کو حاصل کرتا ہے -

| سُرَى اللَّيْلَةِ الظَّلْمَاءِ لَمْ يَتَهَكَّمِ | إِذَا مَا رَمَى أَصْحَابُهُ بِجَبِيْنِهِ |
| --- | --- |
| سفر مین اندھیری رات کے تو وہ غصہ نہین ہوتا ہے | جبکہ اسکے یار اسکو آگے کر لیتے ہین |

حل ما فی اذا ما زائدۃ - اصحاب جمع اصاحب وھو الملازم - المعاشر والمالک الشئ ویجمع ایضا علی صحب و صحبۃ وصحاب وصحبان وصحابۃ - قولہ رمی بجبینہ ای جعلہ جنۃ (ڈھال) وقدمہ الیہ - والسری بالضم مسیر اللیل کلہ - قولہ اصحابہ یجوز فیہ الوجہان ان یکون مرفوعا فاعل رمی وان یکون منصوبا ویکون السری فاعل رمی ویتھکم من تھکم الرجل اذا غضب وندم - (**معناہ**) اذا قدمہ اصحابہ لیہتدوا بہ وھو یسیرون فی لیلۃ شدیدۃ الظلام لم یغضب بل یتقدم ویسیر جنۃ لہم عن آفات اللیل - وقیل ان معنے قولہ لم یتھکم ای لم یخطئ والتھکم التندم فی غیر ھذا - وقیل

معناه لو يهنتن عليهم والتهكم التكذيب وقال ابو العلاء التهكم كوب لرأس ومجازة القدر في الاشياء يقال تهكم فلان بفلان اذا اكثر ذكرها۔

(فارسی) چون یاران او در سفر شب تار او را مقدم کنند پس بزدل نگشته پیش شان رود و برادرشان خشم نگیرد زیراکه او بهمت خویش آفات شب را هیچ شمرد۔

(اُردو) اسکے یار جب اُسکو اندھیری رات کے سفر مین آگے کرکے اپنے کو بچانے کی ڈھال بنالیتے ہین تو وہ اپنی ہمت سے کام لیتا ہوا اُنکا پیشوا بنتا ہے اور اُنپر ناشاد اور خشمگین نہین ہوتا۔ یعنے وہ بڑا شجاع اور دلیر ہے ہر کام مین پیشوا رہتا ہے۔

| كَانَّ قُرَادَيْ زَوْرِهِ طَبَعَتْهُمَا | بِطِيْنٍ مِنَ الْجَوْلَانِ كُتَّابُ اَعْجَمِ |
|---|---|
| گویا دونون کلنیان اُسکے سینے کی دو مہر لگادین ہین | گارے کی مقام جولان کے کاتبان عجم نے |

حل قوله قرادی تثنیة سقطت نونها بالاضافة وهی بالضم دویبة معروفة یقال لها بالفارسیة کنه وبالهندیة چیچڑی وکلنی۔ والزور بالفتح الصدر واستعیر لحلمتی الثدیین والشجاع یوصف بصغر حلمتی الثدی حیث لا یشبه المرأة ولان صغره یدل علی حرارة القلب و یبسه وهما یدلان علی الشجاعة قوله طبعتها من الطبع ای الختم والطابع الخاتم۔ قوله الطین الزق والبزم (گارا یعنی گوندھی ہوئی مٹی جس سے اینٹین چنتے ہین) انما خص طین الجولان لانه شدید السواد والجولان موضع بالشام بینه وبین دمشق مسیرة لیلة۔ والکتاب جمع الکاتب والمراد بکتاب اعجم کتاب الروم والفرس لانهم کانوا احذق بالکتابة۔

(معناه) هو رجل شجاع فانه صغیر حلمتی الثدیین حتی کانها قرادان علی صدره ختمها علیه کتاب اعجم من طین الجولان۔

(فارسی) گویا هر دو کنه سینه اش را کاتبان روم وفارس از گل چربدار مقام جولان مهر زده اند۔ خلاصه اش اینکه هر پستانش نهایت خرد است زیراکه او دلاور بهادر است و مر بهادران سر پستان کوچک باشد پس هر دو سر پستانش بسبب غایت خردی چنان می نمایند که بر سینه اش از گل جولان که بسیار سیاه باشد دو مهر چسپان کرده شده اند۔

(اُردو) گویا اُسکے سینے کی دونون کلنیان (سرپستان) دو مهر ہین کہ عجم کے کاتبون نے مقام جولان کے گارے کی جو نہایت السیہ اور سیاہ ہوتا ہے لگادی ہین خلاصہ یہ ہے کہ ممدوح بڑا پہلوان اور دلیر ہے لہذا اُسکے دونون سرپستان نہایت چھوٹے چھوٹے ہین دیکھنے سے معلوم ہوتے ہین کہ دو چھوٹی چھوٹی

دمنی (گچڑی)

کثیر الاسفار و کریم یکرم الاضیاف۔

(فارسی) بسا کس پراگندہ موے سر است کہ سفر دور دراز قمیصش را بدرید یعنی کشیدن گوشت نیم از چوبدستی خویش یعنے از برائے مہمان گرسنہ بخیال شتابی از چوب گوشت نیم پختہ را میکشد و بسیار سفر کند لاجرم جامہ اش دریدہ و موی سرش پراگندہ است۔

(اُردو) بہت سے شخص سر کے بکھرے بال والے ہیں کہ سفر کرتے اور آدھے پکے گوشت کو چوبدستی سے کھینچنے نے اُنکے کُرتہ کو پھاڑ ڈالا ہے۔ واضح رہے کہ دور دراز کے سفر سے جامہ چاک ہوتا ہے اور بوجہ محنت اور مشقت کے سر کے بال پراگندہ ہوجاتے ہیں لکڑی سے آدھے پکے ہوے گوشت کا کھینچنا بھوکے مہمان کی ضیافت جلد کرنے کی غرض سے ہوتا ہے۔

| كَرِيمٌ مِنَ الْفِتْيَانِ غَيْرُ مُزَلَّجٍ | دَعَوْتُ إِلَى مَا نَابَنِي فَأَجَابَنِي |
|---|---|
| وہ کریم ہے سخیون مین اور ناقص النسب نہین | مین نے بُلایا اُس مصیبت کی طرف جو مجھکو پہونچی تھی سو اُسنے جوابدیا |

حل قولہ دعوت الخ جواب رب فی البیت قبلہ والمفعول محذوف ای دعوتہ نابنی اصابنی و اکثر ما یستعمل فی الشر قولہ فاجابنی ای جاء لاعانتی۔ کریم مرفوع بمبتدأ محذوف ای ھو کریم والمستکن فی اجابنی للاشعث غیر مرفوع نعت کریم المزلج الناقص من الرجال والملصق بالقوم ولا یکون منہم۔

(معناہ) دعوتہ الی ما اصابنی من البؤس والشدۃ لیغیثنی ویعیننی علی ذلک فاجابنی واستعد لاعانتی وھو کریم من الفتیان لم یکن ملصقا بالقوم ولم یکن ناقص الرجال بل کان منہم صریحا وکاملا فی الرجال ثابت النسب۔

(فارسی) او را برائے نصرتم درین مصائب کہ بر من افتادہ بودند خواندم پس بہبود من کمر بستہ شد و از جوانان سخاوت کنندگان ست و ثابت النسب و شریف النسب یعنی چنان شخصے سخی را برائے اعانت خواندم و او بہ نصرتم آمادہ شد۔

(اُردو) مین نے ان مصیبتون مین جو مجھکو پہونچی ہین مدد کے لئے اُسکو طلب کیا تو وہ میری مدد کو مستعد ہو گیا وہ سخیون مین عمدہ آدمی اور خالص النسب اور کامل تھا خلاصہ یہ ہے کہ ایسا شخص میری مدد کو آیا جسکا نسب حقیقی ہے ادعائی نہین۔

| وَيَضْرِبُ فِي رَأْسِ الْكَمِيِّ الْمُدَجَّجِ | فَتًى يَمْلَأُ الشِّيزَى وَيُرْوِي سِنَانَهُ |
|---|---|
| بڑے دلیر اور پورے مسلح کے سر پر تلوار مارتا ہے | وہ ایسا جوان مرد ہو کہ کٹھرے بھر دیتا اور اپنے نیزے کو سیراب کرتا ہے |

الکمی

قوله فتیً ای هو فتے والجملة مابعده نعت له۔ الشیزی والشیز کالذکری والذکر یاتی بالف التانیث وبغیرها وهو خشب اسود یتخذ منه القصاع والجفان واراد به هنا الجفان المراد بقوله یملأ الشیزی انه جواد کریم۔ یروی من اروی (باب افعال) (سیراب کرتا ہے) وقوله یروی سنانه کنایة عن الشجاعة۔ والکمی بفتح الکاف وکسر المیم وتشدید الیاء الشجاع او لابس السلاح لانه یکمی نفسه ای یسترها بالدرع والبیضة۔ والحافظ لسره یجمع علی کماة واکماء۔ المدجج التام السلاح۔

(معناه) هو فتے کریم جواد یملأ الجفان اذا انزل علیه الاضیاف ویروی سنانه بدم الاعداء اذا هجموا علیه ویضرب فی راس الشجاع القوی التام السلاح ای جامع بین صفتی الشجاعة والسخاوة۔

(فارسی) او چنان جوانیست که بوقت ورود مهمانان کاسها را پُر می کنند واز خون دشمنان نیزه اش را سیراب کند در شجاعت دسترس آنقدر دارد که بر سر دلیران مسلح تیغ بزند یعنے هر دو اوصاف سخاوت وشجاعت کما حقه در وے موجود اند۔

(اردو) وہ ایسا جوان مرد اور سخی ہے کہ مہمانوں کو کٹھرے بھر بھر دیتا ہے اور اپنے نیزے کو دشمنوں کے خون سے سیراب کرتا ہے۔ شجاعت میں ایسا ماہر ہے کہ بڑے بڑے بہادروں کے سر پر جو پورے ہتیار باندھے رہتے ہیں تلوار مارتا جاتا ہے۔

| فتے لیس بالرّاضی بادنٰی معیشة | ولا فی بیوت الحیّ بالمتولّج |
|---|---|
| وہ ایسا جوان مرد ہے کہ تھوڑی روزی سے خوش نہیں ہوتا | اور قوم کے گھروں میں مشقت سے داخل نہیں ہوتا ہے |

حل فتے ای هو فتے الراضی اسم فاعل من رضی یرضی۔ ادنی بمعنے اقل۔ المعیشة والمعاش ما تعیش به من المطعوم والمشرب وما تکون به الحیاة معایش ج المتولج اسم فاعل من تولج من باب التفعل وما دته الولج۔ ای لا یدخل فی بیوت الحی بجهد ومشقة۔ قوله فی بیوت الحی تبیان وقد حصل الاکتفاء بقوله المتولج فیکون موقعه منه کموقع بك من قوله مرحبا بك لئلا یحصل تقدیم الصلة علی الموصول۔

(معناه) هو فتے کریم عالی الهمة لا یرضی بادنی معیشة کالدنی البخیل بل یطلب صعاب الامور ومدارج العلی ولا یدخل فی بیوت القوم حینئا بل یغزو ویحارب الحاصل انه عالی الهمة طالب الدرجات العلی۔

(فارسی) جوانی ست کہ بکم روزی راضی نباشد و درخانہا ے قوم بجہد و مشقت داخل نشود یعنے ہمیشہ ہمت خود را بلند میدارد لہذا بکم مایہ شاد شود و چون بر گروہے غارت کند پس بہ بزدلی درون خانۂ شان داخل نگشتہ بزور شمشیر داخل گردد۔

(اردو) وہ ایسا ہمت والا جوان مرد ہے کہ معمولی روزی پر کمینوں کے مانند قناعت نہیں کرتا بلکہ اپنی ہمت اور علو حوصلہ کے سبب ہر وقت نظر وسیع رکھتا ہے ہمیشہ ناموری کا کام کرتا ہے۔ قوم کے گھر نہیں دب کر داخل نہیں ہوتا ہے بلکہ شمشیر کے زور سے یعنے بڑا بہادر ہے بوقت غارتگری دب کر چلتا نہیں بلکہ تلوار کے زور سے کھرام مچا دیتا ہے۔

وقال یزید الحارثی

| | |
|---|---|
| وَاِذَا الْفَتٰی لَاقَی الْحِمَامَ رَاَیْتَهٗ | لَوْلَا الثَّنَاءُ كَاَنَّهٗ لَمْ یُوْلَدِ |
| اور جبکہ جوانمرد موت سے ملاقات کرے تو دیکھیگا اسکو | اگر ثنا نہوتی تو گویا وہ پیدا ہی نہوا |

حل لاقی من الملاقاۃ مصدر مفاعلۃ الحمام الموت منصوب مفعول لاقی۔ الثناء الذکر الجمیل۔ قولہ لم یولد خبر کان والمصراع الثانی بمنزلۃ مفعول ثان لرأیتہ۔

(معناہ) اذا لاقی الفتی موتہ رأیتہ (یا مخاطب) لولا الذکر الجمیل والثناء کانہ لم یولد ولم یسبق لہ وجود الحاصل انہ لا حیاۃ لرجل یموت ولا یذکر بجمیل بعدہ۔

(فارسی) چون مرد بمیرد و با موت ملاقی شود اگر ذکر خیر و نیکنامیش باقی نماند پس بہ بینی کہ گویا از شکم مادر پیدا نشدہ بود یعنی ہر کہ بمیرد و نام نیکو نگذارد پس حیاتش در حقیقت حیات نی۔

(اردو) جب جوان مرد اپنی موت سے ملاقات کرے اگر اُس کی نیکنامی باقی نرہے تو دیکھے گا اُسکو کہ گویا پیدا ہی نہوا۔ خلاصہ یہ ہے کہ کسیکے مرنیکے بعد اسکا ذکر جمیل باقی نرہنے سے اُس شخص کی حیات درحقیقت حیات ہی نہیں ہے

شعر زندگی مفت میں برباد گئی شیدا ✣ بعد مرنیکے اگر خیر کا چرچا نرہا ✣

| | |
|---|---|
| وَ اَتَیْتُ اَبْیَضَ سَابِغًا سِرْبَالُهٗ | یَكْفِی الْمَشَاهِدَ غَیْبَ مَنْ لَمْ یَشْهَدِ |
| اور میں آیا ایسے حال میں کہ میرا کرتہ سفید اور پورا تھا | کافی تھا حاضر ہوگا میں غیر حاضری کو اُس شخص کی جو حاضر نرہتا |

حل قولہ ابیض کنی بہ عن الکریم الذی لم یصبہ عار ولا دنس وھو منصوب علی الحالیۃ من ضمیر المتکلم والسابغ التام الکامل۔ والسربال القمیص۔ واراد بکمال السربال طول القامۃ فان السربال لا یتم الا و قامتہ تامۃ والمشاھد جمع المشہد وھو اسم ظرف من شہد یشہد۔ والغیب منصوب مفعول ثان لیکفی ای یقوم مقام الغائب کفایۃ لہ ونیابۃ عنہ۔

(معناه) اتیت فی الدنیا رجلا طاهر العرض نقی الثیاب وطویل القامة یکفی المشاهد غیبة من لم یشهدها من الرجال حیث لایبقی لها حاجة الیهم - الحاصل انی رجل کریم شجاع اکفی فی الحروب غیبة من لم یحضرها

(فارسی) آمدم بدنیا بحالیکه قمیصم سپید و کامل ست و کافی باشم در رزمگاها غیر حاضری کسے را کو حاضر نباشد خلاصه اش آنکه عزت و آبرویم از ننگ و عار پاک و صاف ست من دراز قد هستم یعنی شجاع چنانکه در میدان کارزار تنها بس باشم و آنانکه غیر حاضر شوند من تنها کار شان را انجام بدهم۔

(اردو) مین دنیا مین ایسے حال مین آیا ہون کہ میری آبرو و عزت بدنما دھبون سے بالکل پاک اور غیر ملوث ہے اور میرا کرتہ پورا یعنے مین دراز قامت ہون۔ حرب گاہون مین اُن لوگون کی غیر حاضری کے لئے کافی ہون جو غیر حاضر رہتے ہین خلاصہ یہ ہے کہ شجاعت مین یکتا ہون میدان جنگ مین میری موجودگی مین اورکسیکی حاجت نہین ہوتی ہے۔

وقال درید بن الصمة

| تَرَاهُ خَمِيصَ الْبَطْنِ وَالزَّادُ حَاضِرٌ | عَتِيدٌ وَيَغْدُو فِي الْقَمِيصِ الْمُقَدَّدِ |
|---|---|
| تو اُسکو خالی شکم دیکھیگا باوجودیکہ توشہ موجود ہے | اور حاضر وہ پھٹے کرتہ مین صبح کو چلتا پھرتا ہے |

حل قوله خمیص البطن ای ضامر البطن لقا خمص بطنه اذا اخلا فهو خمیص البطن - العتید الحاضر المعد المهیئ - المقدد اسم مفعول من التقدید قددته بمعنے الشق فی جانب الطول۔

(معناه) تراه (ایها المخاطب) خالی البطن جائعا مع ان زاد حاضر مهیا لانه مع حاجته لایصرف الزاد بل یدخره للاضیاف ویصبح فی القمیص المشقق الممزق لانه بریئ من التکلف اوالمعنی لایجد الفرصة شغلا لخدمة الاضیاف فلا یفرغ لتبدیل اللباس۔

(فارسی) ممدوحم را باوجود موجودگی توشه خالی شکم و گرسنه به بینی و صبح کند در قمیص پاره پاره یعنی توشه را برائے مهمانان مهیا کرده خود گرسنه ماند و از لیگاه بخدمت شان مشغول باشد لاجرم فرصتے نیابد که جامهٔ دریده اش را مبدل سازد یا او را شوق آرایش نیست لهذا جامهٔ دریده دربر دارد۔

ﻋﻠﻪ وهو من ازن شاعر جاهلی قتل یوم حنین کافرا وهو شیخ کبیر وکان له اخوة عبدالله المرثی قتله غطفان وخالد قتله بنوا الحارث بن کعب وقیس قتله ابوبکر بن کلاب بن ربیعة وعبد یغوث قتله بنو مرة وههنا یرثی اخاه عبدالله - طالع القصة بتمامها فی باب المرثی۔

(اُردو) میرے ممدوح کو توشہ کی موجودگی کے باوجود تو (اے مخاطب) گرسنہ اور خالی شکم دیکھے گا کیونکہ وہ توشہ مہمانون کے لیے رکھ دیتا ہے اور باوجود حاجت کے اپنے صرف مین نہین لاتا۔ اور پھٹے ہوے کرتہ مین صبح کو ٹہلتا پھرتا ہے یعنی اُسکو اپنی آرایش اور بناؤ کا شوق نہین ہے یا یون کہو کہ مہمانون کی خدمت سے اسکو فرصت نہین ہے کہ اپنا جامہ بدل ڈالے صبح ہوتے ہی اُنکی ضیافت کی فکر مین مصروف رہتا ہے

| وَاِنْ مَسَّهُ الْاِقْوَاءُ وَالْجَهْدُ زَادَهُ | سَمَاحًا وَّاِتْلَافًا لِمَا كَانَ فِيْ الْيَدِ |
|---|---|
| اور اگر پہونچے اسکو فقر اور بلا تو بڑھا دیتے ہین | اُس کی سخاوت اور خرچ کرنے کو اپنے مال کے |

حل مسّہ اصابہ الاقواء الفقر والافلاس۔ والجہد بالفتح المشقۃ والبلاء قولہ زاد جواب الشرط وفاعل زاد الاقواء والجہد۔ السماحۃ السخاوۃ والاتلاف من التلف وھو الصرف والھلاک (معناہ) وان اصابہ الافلاس والبلاء فلا یضرہ شیئاً بل زادہ سخاوۃ واتلافاً للمال الذی فی یدہ الحاصل انہ یکرم ویسخی علی کل حالٍ سواء کان فی خصب او فی بؤس۔

(ف) وگر نا داری و بلا و مصیبت بر وی رسد بیشتر کند سخاوتش و صرف کردن مالیکہ بدست او باشد یعنی در تنگی ہم از سخا باز نگردد بلکہ تنگی سخاوتش زیادہ کند

(اُردو) اور اگر افلاس اور بلا مصیبت اُسکو پہونچے تو سخاوت کو گھٹا دینے کی بجاے وہ اُسکی سخاوت اور اپنے مال کے صرف کرنے کو بڑھا دیتے ہین یعنی سختی اور مصیبت کے وقت اور بھی زیادہ داد و دہش کرتا ہے۔

| قَصِيْرُ الْاِزَارِ خَارِجٌ نِّصْفُ سَاقِهٖ | صَبُوْرٌ عَلَى الْعَزَّاءِ طَلَّاعُ اَنْجُدِ |
|---|---|
| وہ اونچی تہبند والا ہے کہ اُس کی آدھی پنڈلی کھلی رہتی ہے | بہت صبر کرنیوالا ہے قحط سالی پر اور نیچے مکانات پر چڑھنیوالا ہے |

حل القصیر ضد الطویل۔ وقولہ قصیر الازار یکنی بہ عن المستعد للامور فان طول الازار یمنع عن السرعۃ عدواً قولہ خارج نصف ساقہ بیان لقولہ قصیر الازار والنصف مرفوع فاعل خارج الصبور مبالغۃ الصابر۔ العزاء السنۃ الشدیدۃ۔ والانجد جمع نجد وھو ما ارتفع من الارض والطلاع من الطلع وھو العروج والمراد بقولہ طلاع انجد انہ طالب للمنازل العلیا۔ (معناہ) ھو قصیر الازار حتے ان نصف ساقہ یخرج منہ ولا یسترہ الازار مستعد للامور السریع فی نجاءھا کثیر الصبر علے شدائد السنین۔ طالع المکانات المرتفعۃ طالب للمنازل العلیا۔

(فارسی) او کوتاہ ازار ست کہ نصف ساقش برون ماند۔ بر سختیہا سے سال قحط بسیار صبر کنندہ است و بر مکانہا سے بلند تازندہ۔ حاصل اینکہ ہر وقت براے کارہا مستعد و آمادہ می باشد لاجرم ازارش کوتاہ است

چنان صبر کننده است که در خشک سالی اثر غم در دیدۂ شو دو ہمت خود را ہمیشہ بلند میدارد۔

(اُردو) وہ شخص ستھری اور چالاکی کے سبب اونچی تہبند پہنے آدھی پنڈلی کھولے رہتا ہے۔ قحط سالی کی سختیوں پر بہت صبر کرنیوالا ہے اور مراتب عُلیا کو حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے یعنی اسکی ہمت ہمیشہ بلند پرواز رہتی ہے۔

| مِنَ الْيَوْمِ اَعْقَابَ الْاَحَادِيْثِ فِيْ غَدٍ | قَلِيْلُ التَّشَكِّيْ لِلْمُصِيْبَاتِ حَافِظٌ |
|---|---|
| آج سے انجام کل کی باتون کا | وہ مصیبتون کی شکایت نکرتا اور یاد رکھتا تھا |

حل والمراد بقليل التشكي عديم التشكي كما في قوله تعالى قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ اى لا يذكرون۔

والاعقاب جمع العقب بضم الاول وسكون الثانى العاقبة (انجام كار)

(معناه) هو عديم التشكى لنزول المصائب حافظ فى اليوم عواقب الاحاديث والامور الدنية فى غد الحاصل انه حزم ذكى صابر على النوائب والحدثان۔

(فارسی) بوقت فرود آمدن مصائب گلہ وشکایت یعنی جزع وفزع نمیکرد۔ چنان دور اندیش ست که امروز انجام کارهاے فردا را نگاه میداشت۔

(اُردو) وہ مصیبتون کی شکایت نہین کرتا اور آج سے کل کی باتون کا انجام یاد رکھتا تھا یعنے دل کا مضبوط اور مصائب پر صابر اور بہت دور اندیش تھا آج سے کل کی باتون کے انجام کو سوچ لیتا تھا کہ کیا ہوگا۔

## وقال اٰخر

قال ابو زيد هو الاحمر المري احرقه الحجاج بما هجاه هكذا في مجموع شمس الخلافة واكثر شروح الكتاب۔

| اَخَا طَلَبٍ لِلْمَالِ حَتّٰى تَمَوَّلَا | كَرِيْمٌ رَأَى الْاِقْتَارَ عَارًا فَلَمْ يَزَلْ |
|---|---|
| مال کا طالب رہا یہان تک کہ بڑا مالدار ہوگیا | وہ ایک سخی ہے کہ اسنے افلاس کو ننگ وعار سمجھا سو ہمیشہ |

حل كريم اى هو كريم۔ الاقتار نقيض الاكثار يقال قتر على اهله اذا ضيق عليهم في الانفاق۔ قال تعالى عَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ العار النقيصة والعيب (ننگ) قوله اخا طلب منصوب خبر لم يزل والمستكن اسمه۔ تموّل اى صار ذا مال كثير۔

(معناه) هو رجل كريم راى ضيق الرزق عارًا ونقيصةً لنفسه فلم يزل طالبًا للمال حتى صار ذا مال كثير الحاصل انه كريم لا يحب ضيق الرزق على اهله۔

(فارسی) او کریمی ست که تنگی رزق را ننگ وعار دانسته در طلب مال ہمیشہ کوشان ماند تا آنکہ غنی د

مالدار گشت۔

(اردو) وہ ایک سخی ہے کہ اپنے اہل وعیال پر رزق کی تنگی اور افلاس وغربت کو سخت عار سمجھکر ہمیشہ طلب مال میں کوشان رہا لہذا بڑا مالدار اور متمول بن گیا۔ خلاصہ یہ ہے کہ شروع ہی میں بخل وتنگی رزق سے اس کو خاص نفرت ہے۔

| عَلٰی مَنْ یَرْجُوجَدَاهُ مُؤَمِّلَا | فَلَمَّا اَفَادَ الْمَالَ عَادَ بِفَضْلِهٖ |
|---|---|
| ہر اُس شخص کو جو اُس کی بخشش کا امیدوار تھا | سو جب مال حاصل کر لیا تو بخشنے لگا زائد مال سے |

حل افاد بمعنی استفاد قوله عاد بفضله ای انعم به یقال عاد به علیه اذا انعم به علیه۔ الجدی النعمة قوله مؤملا منصوب علی الحالیة من یرجو من التامیل (امل مادته) (اس)

(معناه) فلما استفاد المال انعم بالمال الزائد عن حاجاته الضروریة علی من یاتیه مؤملا جداه راجیا نعمه والحاصل انه جاد بماله بعد استفادته ولم یبخل به)

(فارسی) پس چون مال حاصل کرد بر کسیکو باسید نعمتش نزد وی می آمد از مال زائد از حاجت خود می بخشید یعنے بعد از حصول مال سخاوت آغاز کرد واز بخل دور ماند۔

(اردو) سو اُسنے جب مال جمع کر لیا تو اپنی حاجت سے جو مال بچتا تھا اُسے اُن لوگون کو بخشش کر دیا جو بامید عطا اُس کے پاس آس لئے آتے تھے یعنی ہمیشہ دست سخاوت کو کشادہ رکھا بخل سے بالکل درکنار رہا۔

وقال ابو تمام لما اتی یزید بن عبد الملک بآل المهلب فامر کثیر بین یدی یزید فقال یمدحه لیعفو عنهم

| اَشَدَّ الْعِقَابِ اَوْ عَفَا لَمْ یُثَرِّبِ | حَلِیْمٌ اِذَا مَا نَالَ عَاقَبَ مُجْمِلًا |
|---|---|
| یا معاف کر دیتا ہے اور ملامت تک نہیں کرتا | تو وہ بردبار ہے کہ جب کسی پر غالب آوے تو نیک نیتی سے اسکو سخت عذاب دیتا ہے |

حل حلیم ای انت حلیم قوله اذا ما زائدة نال بمعنی غلب یقال نال من عدوه اذا غلبه واخذه عاقب من المعاقبة۔ قوله مجملا من اجمل الرجل اذا اتی بفعل جمیل وهو منصوب علی الحال۔ اشد العقاب منصوب تاکیدا من مصدر محذوف ای عقابا اشد العقاب۔ قوله لم یثرب من التثریب وهو التعییر والتوبیخ وقال ابو عبیدة فی قوله تعالی لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ لا تخلیط

(معناه) انت یا یزید حلیم اذا غلب علی عدوه عاقبه اشد العقاب وهو مجمل

او عفی عنہ حتی لا یلومہ علی شیٔ الحاصل انت اذا عاقبت عدوًا اشد العقاب تجمل فیہ واذا عفیت عنہ لم تعیرہ ولا توبخہ۔

(فارسی) تو اے یزید بردبارے ہستی کہ چون بر دشمن غلبہ یابی او را بہ سخت ترین عذاب سزا دہی در ان نیک نیت داری یا ازان درگذرد کہ ملامتش ہم نہ کند یعنی ہر کرا عذاب کنی بہ نیک نیتی عذابش کنی تا بار دیگر از و فعلے چنان سرزدنہ گردد و ہر کرا معاف کنی بے عتاب و نکوہش از و در گذری۔

(اردو) تو ای یزید وہ بردبار ہے کہ جب اپنے دشمن پر غالب آتا ہی تو نیک نیتی کی رو سے اسکو سخت عذاب کرتا ہے تاکہ بار دیگر اس سے کوئی دوسری بری حرکت صادر نہو یا اس سے درگذر کرتا ہے اور اسے ملامت تک نہین کرتا۔ یعنے تمھارے عذاب کرنے اور معاف کر دینے دونون مین خوبی بھری ہوئی ہے۔

| فَعَفْوًا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحِسْبَةً | | فَمَا تَكْتَسِبْ مِنْ صَالِحٍ لَكَ يُكْتَبُ |
|---|---|---|
| سو معاف کراے امیر المؤمنین اور ثواب کی امید رکھ | | کیونکہ جو نیک کام تو کرے گا تیرے ہی لئے لکھا جائیگا |

حل قولہ عفوًا ای فاعف عنہم عفوًا قولہ امیر المؤمنین بحذف حرف النداء قولہ حسبۃً ای احتسب حسبۃ۔ قولہ من صالح من بیانیۃ ما فی قولہ فما والفاء للتعلیل۔

(معناہ) فیا امیر المؤمنین اعف عنہم عفوًا واحتسب فیہ عند اللہ حسبۃً فان الانسان مہما اکتسب من الاعمال الصالحۃ فہو یکتب فی کتاب اعمالہ ولا یضیع فکذلک ان تعف عنہم فلک اجر جزیل۔

(فارسی) پس از وشان درگذر کن اے میر مؤمنان و دران امید ثواب دار زیراکہ ہر آن عمل نیک کہ کنی مر ترا در نامۂ اعمال تو نوشتہ شود یعنے خداے پاک عوض ہر عمل صالح ثواب داشتہ ہست پس اگر ایشان را معاف کنی مر ترا نیز ثواب موجود ست۔

(اردو) سو اے امیر المؤمنین ان لوگون کا قصور معاف کردے اور اسمین ثواب کی امید رکھو کیونکہ تو جو جو عمل صالح کرے گا وہ تیرے نامۂ اعمال مین لکھا جاے گا لہذا ان کے قصور معاف کرنے سے تجھکو بہت بڑا ثواب حاصل ہوگا کیونکہ وہ بھی نیک کام ہے۔

| اَسَاءُوْا فَاِنْ تَغْفِرْ فَاِنَّكَ اَهْلُهُ | | وَاَفْضَلُ حِلْمٍ حِسْبَةً حِلْمُ مُغْضَبٍ |
|---|---|---|
| ان لوگون نے برے کام کئے سو اگر بخشدے تو بیشک تو اسکے لائق ہے | | اور سب سے اچھی بردباری ثواب کی روسے بردباری غصہ کئے ہوئے شخص کی ہے |

حل اساءوا من الاساءۃ ضد الاحسان۔ قولہ حسبۃً ای ثوابًا ولوجہ اللہ المغضب اسم مفعول من اغضب یغضب۔ افضل حلم مبتدأ وحلم مغضب خبرہ وقولہ حسبۃً منصوب علی التمییز

(معناه) هم اساؤا الیك فان تغفر لهم فانك اهل له وافضل حلم حسبة لله حلم الرجل المغضب کما قال تعالی الْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ۔

(فارسی) اوشان با تو بہ زشتی پیش آمدند پس اگر معاف کنی تو در خور آن ہستی و بہترین بُردباری از روے ثواب بُردباری کسے ست کو بخشم آورده شد حاصل اینکہ ترا بر جرم شان غصہ آمده ست لاجرم امیدوارم کہ اوشان را معاف کنی زیرا کہ بہترین عفو عفو خشمگین ست۔

(اُردو) سچ ہے کہ اُنھوں نے بُرے کام کیے لیکن پھر بھی معاف کر دینا تیرے اختیار مین ہے اور تو اسکے لائق ہے ثواب کی رو سے اور سب سے اچھی بُردباری اُس شخص کی بُردباری ہے جو غصہ دلایا گیا ہو یعنے اُنکے افعال سے تجھکو غصہ آیا ہے سو غصہ کی حالت مین معاف کرنا سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

## وقال یزید بن الجهم الهلالی

| | |
|---|---|
| تُسَائِلُنِی هَوَازِنُ اَیْنَ مَالِی<br>پوچھتی ہے مجھ سے میری قوم ہوازن کہ تیرا مال کہاں ہے | وَهَلْ لِی غَیْرَ مَا اَتْلَفْتُ مَالُ<br>او حال یہ ہے کہ نہین ہے میرے پاس سوا ای اسکے جو خرچ کر ڈالا کوئی مال |

حل تسائلنی بمعنی تسألنی قوله هل لی استفهام علی طریق النفی کانه قال وما لی مال الا ما اتلفته وانتصب قوله غیر علی انه استثناء مقدم۔

(معناه) تسألنی قومی هوازن بن منصور عن مالی ویقولون این مالك ولیس لی مال الا ما اتلفته فی قری الاضیاف وحمل الدیات وغیرهما من فعل الخیر۔

(فارسی) گروهِ من کہ ہوازن بن منصور ست از من بابت مال بپرسید کہ مالت کجا ست حالانکہ نزد من جز آن مال کہ صرف کرده ام مالے نیست یعنی من مال را ذخیره نکرده در کارہائی خیر صرف نمایم لاجرم ہر وقت تہی دست بمانم۔

(اُردو) میری قوم ہوازن مجھسے پوچھتی اور کہتی ہے کہ تیرا مال کہان ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ میرے پاس اُس مال کے سوا جسکو راہِ خیر مین صرف کر چکا ہوں دوسرا کوئی مال نہین ہے یعنے مین مال کو کبھی ہاتھ مین نہین رکھتا بلکہ اچھے کامون مین مثل ضیافت وغیرہ کے لٹا دیتا ہون۔

| | |
|---|---|
| فَقُلْتُ لَهَا هَوَازِنُ اِنَّ مَالِی<br>سو مین نے اُنسے کہا کہ اے بنی ہوازن بیشک میرا مال کو | اَضَرَّ بِهِ الْمُلِمَّاتُ الثِّقَالُ<br>فنا کر دیا ہے سخت مصیبتون نے |

حل هوازن بحذف حرف النداء ای یا هوازن۔ الضمیر المجرور فی به للمال والباء للتعدیة۔

الملمات جمع الملمة وھی الآفة النازلة الثقال جمع الثقیل وکذا الثقال بالفتح والثقال بالضم یجمع علی الثقال بالکسر والثقلاء۔

(معناہ) نقلت لھو یا بنی ھوازن ان مالی قد افنتہ الآفات النازلات الثقال فلم یبق شیٔ فی یدی الحاصل ان المال اتلفتہ وانفقتہ فی الضیافة وحمل الدیات عند نزول الملمات علی الناس۔

(فارسی) مرایشان گفتم کہ اے بنی ہوازن تحقیق مال من فناساختندش سخت آفات ومصائب نازل شوندہ یعنے بوقت نازل شدن آفات بر مردم در ضیافت مہمانان وادا کردن تاوان غیرہ مال خود را صرف کردہ ام لاجرم بدست من ہیچ باقی نماندہ است۔

(اردو) سو مین نے اُنسے کہا کہ اے بنی ہوازن سخت مصیبتون نے جو لوگون پر نازل ہوتی ہین میرے مال کو ہلاک کر دیا ہے یعنے لوگو نپر مصیبت پہونچتے وقت ضیافت اور مدد کرنے مین مین نے اُسے لُٹا دیا ہے اب اور کیا باقی رہ سکتا ہے۔

| عَلٰی مَا کَانَ مِنْ مَّالٍ وَّبَالُ | اَضَرَّ بِهٖ نَعَمْ وَنَعَمْ قَدِیْمًا |
|---|---|
| مال موجود پر وبال ہے | اُسکو میرے ہان کہنے نے ہلاک کر دیا اور ہان کہنا ہمیشہ |

حاٰ نعم حرف وضع للایجاب ونقیضہ لا وقد جعلہ الشاعر علی ھیئة منقولا الی باب الاسماء وھو فاعل لاضر بہ والضمیر المجرور للمال۔ انتصب قدیمًا علی الظرف والعامل فیھا اشتمل علیہ قولہ علی ما کان الخ قولہ نعم ثانیا مبتدأ والخبر وبال ویجوز ان یکون قدیما انتصب علی الصفة المتقدمة ای نعم وبال قدیم علی الاموال فلما قدم نصبہ۔

(معناہ) اھلك مالی قولی نعم عند السوال ونعم وبال قدیم علی ما کان عندی من مال الحاصل ان کثرة الایجاب والتسلیم لسوال السائلین ذھب بمالی واھلکہ وھذا وبال علی مال منذ قدیم من الایام۔ کما قیل قول لا یدفع البلا وقول نعم یزیل النعم۔

(فارسی) نیست ونابود ساخت مالم را گفتۂ من آری وآرے ہمیشہ وبال کہ بدست موجود باشد وبال وباعث زوال ست۔ خلاصہ اش اینکہ چون کسے از من چیزے طلبد من در جوابش آری بگویم لاجرم بدین گونہ ہمہ مال خود را صرف کردم وآن آرے گفتنم از قدیم الایام ست گاہے سائل را محروم نگردانم۔

(اردو) میرے مال کو میرے ہان کہنے نے ہلاک کر ڈالا۔ اور یہ ہان کہنا کوئی نئی چیز نہین ہی بلکہ

وہ قدیم زمانے سے مال پر وبال اور اُسکے زوال کا باعث ہے یا یون کہو کہ ہان کہنا ہمیشہ مال پر وبال ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جسنے مجھسے کوئی چیز مانگی فوراً اُسکو دے ڈالا نہین میری زبان سے نکلتا ہی نہین۔

## وقال اعرابی

| | |
|---|---|
| اَلَا فَتًى نَالَ الْعُلٰى بِهَمِّهٖ | لَيْسَ اَبُوْهُ بِابْنِ عَمِّ اُمِّهٖ |
| کیا کوئی جوان ہے؟ کہ اپنی ہمت سے بلند مرتبے کو پہونچے | اور اُسکا باپ اُسکی مان کا چچیرا بھائی نہو |

تَرَى الرِّجَالَ تَهْتَدِيْ بِاَمِّهٖ
تو دیکھے لوگون کو کہ اُسکے طریقے پر چلتے ہین

ص الالف للاستفہام دخل علی لا النافیۃ ومعناہ التمنی کما فی قولہ تعالیٰ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ۰ قولہ لیس ابوہ الخ ھو المعنی الذی ورد فی الخبر اغتربوا لا تضووا لانھم کانوا یعتقدون ان الولد اذا کان بین مشارکین فی النسب مقاربین جاء ضاویا وضعیفا۔ الھم القصد یجمع علی الھموم۔ الامّ بالکسر الطریق۔

(**معناہ**) الیس فتی نال مراتب العلی والمکارم بقصدہ وھمتہ العلیاء وھو قوی شدید بحیث لا یکون ابوہ ابن عم امہ وامہ بنت عم ابیہ۔ تری الرجال (یا مخاطب) تھتدی بقصدہ ای انی اتمنی ان یکون فتی کذا قویا شدیدا ذا رأی سلیم سدید امطاعا ھادیا للناس کلھم۔

(**فارسی**) کاش جوان مردے چنین بودے مراتب بلند را بقصد وہمت خود حاصل کردے و پدرش پسر عم مادرش نباشد ومردان را بہ بینی کہ برراہ او روند خلاصہ اش اینکہ من آرزومندم کہ چنین قوی و صاحب رائے صائب کسی باشد کہ برائے مردم ہادی گردد۔

(**اُردو**) کاش کوئی جوانمرد ایسا ہو کہ بلند مرتبون کو اپنی ہمت سے حاصل کرے اور اُس کا باپ اُس کی مان کا چچیرا بھائی نہو اور سب لوگ اس کی راہ وروش پر چلین۔ خلاصہ یہ ہے کہ میری آرزو تو یہ ہے کہ ایسا شخص ہو جو اپنی تیز عقل اور فہم صائب سے اور لوگون کا ہادی بنے اور دُنیا اُس کی پیروی کرے۔

**واضح** رہے کہ عرب کا اعتقاد تھا کہ مان اور باپ دونون قریب رشتہ دار ہونے سے اُنکے ضعیف اولاد پیدا ہوتی ہے۔ اسی لئے شاعر نے کہا کہ اُس جوان کا باپ اُس کی مان کے چچا کا بیٹا نہو یعنی وہ جوان قوی ہو۔

## وقال ابن المولى ليزيد بن حاتم بن قبيصة بن المهلب

| وَإِذَا تُبَاعُ كَرِيمَةٌ أَوْ تُشْتَرَى | فَسِوَاكَ بَائِعُهَا وَأَنْتَ الْمُشْتَرِي |
| --- | --- |
| اور جب فروخت کیجاے اچھی خصلت اور خریدی جاوے | سو تیرا غیر اسکا بائع اور تو اسکا خریدار ہے |

تباع مجهول من باع يبيع الكريمة من الخصال ما يمدح بها صاحبها - او بمعنی واو - والمراد بالبيع انصراف المرغبة عن الفضائل و بالشراء النهوض اليها والرغبة فيها -

(معناه) اذا تباع الخصال الحميدة او تشترى فغيرك بائع لها وانت المشتري الحاصل ان الخصائل الحميدة كلها توجد فيك لا محل لها غيرك -

(فارسی) ہرگاہ اوصاف حمیدہ فروخت کردہ و خریدہ شوند پس دیگران فروشندہ و تو خرندۂ آنہا ہستی یعنی تو مخزن اوصاف نیکو گشتی آنہا صرف در تو موجود اند نہ دیگرانت -

(اردو) اور جب خصال حمیدہ فروخت کئے جاوین اور خریدے جاوین تو دوسرے لوگ اسکے فروخت کرنے والے ہین اور تو اسکا خریدار ہے خلاصہ یہ ہے کہ نیک عادتونکا تو ہی مخزن ہے اوصاف حمیدہ کی قدر تیرے سوا دوسرا کیا کرے -

| وَإِذَا تَوَعَّرَتِ الْمَسَالِكُ لَمْ يَكُنْ | مِنْهَا السَّبِيلُ إِلَى نَدَاكَ بِأَوْعَرِ |
| --- | --- |
| اور جب دشوار گذار ہو جاوین راہین تو نہین ہوتی ہے | ان راہون مین سے راہ تیری بخشش کیطرف دشوار گذار |

حل توعرت من التوعر مصدر التفعل وهو صعوبة المرور يقال طريق وعر اى غليظ - والمسالك جمع المسلك الطريق - الضمير المجرور فى منها للمسالك السبيل مرفوع اسم يكن - قوله اوعر خبره والباء زيدت فى خبر يكن وهو قليل - اوعر اى اصعب المرور - وقوله توعرت المسالك كنى به عن اشتداد الزمان حيث انسدت الطرق الى من يبتدئ بالمعروف -

(معناه) اذا اشتد الزمان وصارت مسالك الخير صعبة المرور لم يكن سبيل منها الى عطائك باصعب الحاصل انه اذا لم يوجد من احد العطاء لاشتداد الزمان لم يكون لوصول نداك سهلا لانك رجل جواد كريم -

(فارسی) چون بسبب سختیہاے زمان راہاے خیر و عطا دشوار گذار باشند درین وقت ہم سوے عطاے تو راہ دشوار گذار نباشد خلاصہ اینکہ چون بوجہ قحط از کسے اُمید خیر نکردہ شود از تو بہ سہولت بخشش حاصل شود گاہے راہ سخاوت تو تنگ نگردد -

(اُردو) جب زمانے کی سختیوں کے سبب خیر و برکت کی راہیں دشوار گذار ہو جاتی ہیں یعنی کسی سے کچھ اُمید نہیں رہتی ہے۔ اُسوقت بھی تیری بخشش کی راہ بالکل کشادہ رہتی ہے اور ہرگز دشوار گذار نہیں ہوتی ہے خلاصہ یہ ہے کہ ایسے وقت میں بھی تو داد و دہش کرتا رہتا ہے۔

| وَاِذَا صَنَعْتَ صَنِيْعَةً اَتْمَمْتَهَا | بِيَدَيْنِ لَيْسَ نَدَاهُمَا بِمُكَدَّرِ |
| --- | --- |
| اور جب تو کوئی اچھا کام کرتا ہے تو اُسے انجام کو پہونچاتا ہے | ایسے دونوں ہاتھوں سے جن کی سخاوت مکدر نہیں ہے |

حل الصنيعة العمل المعروف والخير الندا العطاء۔ قوله بيدين متعلق باتممتها وقوله ليس نداهما الخ الجملة نعت يدين المكدر من التكدير يقال كدّر الشئ اذا جعله كدرًا والكدر والكدورة والكدرة ضد صفا۔ واراد به هنا ان يديك غير مكدر نداهما بكدورة المنة۔

(معناه) اذا صنعت معروفًا واحسنت الى قوم بالجود والسخاوة اتممتها بيدين ليس نداهما بمكدر من المن والاذى الحاصل انك لا تمن بعد الاحسان۔

(فارسی) چون بمردم احسان و نیکوئی کنی آنرا بسر و دست خود کہ سخاوت آنہا از غبار منت مکدر نیست بدرجۂ کمال برسانی یعنے بسیار جود و عطا کردہ بر مردم منت نہ نہی۔

(اُردو) اور جب کہ تو لوگوں پر احسان کرتا ہے تو ایسے دونوں ہاتھوں سے اُسکو کمال تک پہونچا دیتا ہے جنکی بخشش منت کے غبار سے ملوث نہیں ہے یعنی لوگوں کو بہت کچھ بخشش کرکے بھی تو اُنکا احسان نہیں جتلاتا ہے۔

| وَاِذَا هَمَمْتَ لِمُعْتَفِيْكَ بِنَائِلٍ | قَالَ النَّدٰى فَاَطَعْتَهُ لَكَ اَكْثِرِ |
| --- | --- |
| اور جب تو اپنے سائلوں کو بخشش کرنے کا قصد کرتا ہے | بخشش کہتی ہے کہ زیادہ کرلو تو اُسکی پیروی کرتا ہے |

حل هممت اى قصدت المعتفى السائل حذفت النون بالاضافة۔ والاصل لمعتفيتك النائل العطاء الذى ينال الناس۔ قوله فا طعته فيه وجهان على التكلم والخطاب اما على الاول فالفاء زائدة داخلة على مفعول القول كما فى قوله ع وقائلة خولان فانكح فتاتهم والضمير المنصوب للهم المستفاد من هممت۔ واكثر امر من اكثر يكثر اذا اتى بكثير والمعنى قال الندى انى اطعت همك بنائل فاكثر العطاء۔ واما على الخطاب فمعناه قال الندى اكثر العطاء فاطعت قوله۔ فالجملة فاطعته معترضة ولك متعلق بقال۔

(معناه) اذا قصدت للسائلين بالعطاء قال لك الندى اكثر العطاء فاطعت قوله اكثرت العطاء للسائلين او المعنى قال الندى انى مطيع لك اى اطعت همك فاكثر العطاء

ما شئت فانه لا عذر لی فیه۔

(فارسی) چون عزم عطاے سوال کنند گانت کنی بخشش خود بگوید کہ من فرمانبردار قصد توام پس بیشتر بدہ یا بخشش بگوید کہ بیشتر بدہ پس تو گفتہ اش را بپذیری۔ حاصل اینکہ بسبب جوادی تو بخشش را نیز قوت گویائی حاصل شد اگر بقال نباشد مگر بحال بگوید کہ بیشتر بخش من موافق عزم توام۔

(اردو) تو جسوقت اپنے سائلون کو بخشش کرنیکا ارادہ کرتا ہی اُسوقت بخشش زبان قال سے نہ سہی مگر زبانِ حال سے یہ کہتی ہے کہ مین تیرے قصد کے موافق ہون لہذا خوب زیادہ بخشش کر۔ یا یون ترجمہ کیجیے کہ بخشش کہتی ہے کہ زیادہ کر اور تو اُس کی بات مان لیتا اور خوب بخشش کرتا ہے۔

| يَا وَاحِدَ الْعُرْبِ الَّذِي مَا إِنْ لَهُمْ | مِنْ مَذْهَبٍ عَنْهُ وَلَا مِنْ مَقْصَرِ |
| --- | --- |
| اے وہ یگانہ عرب کا جس سے اُن کے لیے | نہ تو جاے پناہ ہے اور نہ قیام گاہ |

حل الضمیر المجرور فی لهم للعرب۔ ان زائدۃ۔ والضمیر المجرور فی عنہ للواحد۔ والواحد المتفرد۔ المذهب اسم ظرف بمعنی المفر۔ والمقصر هنا الموقف۔ وهو بالکسر والقیاس فتحها لانه من قصر یقصر۔

(معناہ) یا من فرد واحد من العرب ومتفرد فیهم الذی لیس لهم عنه بمفر ولا موقف بل هو محیط بالعرب کلهم وهم مطیعون لہ ای لا یقصدون فی الخیر سواك ولا یعدلون عنك۔

(فارسی) اے یکتاے عرب کہ مرایشان از و نہ جاے پناہ ہست کہ دران پناہ گیر شوند و نہ قیام گاہے است کہ در و اقامت ورزند۔ حاصل اینکہ تو بر ہمہ عرب غالب آمدہٗ کسے را مجال نباشد کہ از حکم تو بسر بپیچد بلکہ ہمہ سوے تو متوجہ اند۔

(اردو) اے وہ شخص جو عرب مین یگانہ اور فرد واحد ہے جس سے نہ تو اُن کو کوئی دوسری پناہ گاہ ہے اور نہ قیام گاہ خلاصہ یہ ہے کہ تو ہی اُنپر غالب ہے کسی کی مجال کیا جو تیرے حکم سے سرکش رہے بلکہ سارے عرب پر تو محیط ہے اور سب کے سب تیری طرف متوجہ اور محتاج ہین۔

## وقال لمعذل بن عبد الله

ومن خبرہ انه کان اُخذ بجرم فکفل عنه نهس بن ربیعة العتکی وحمله وکساہ اسلم نفسه فقال له المعذل اخیرك بین ان امدحك وبین ان امدح قومك فاختار امتداح قومه

فانشد یقول -

| بی الدار عنہم خیر ما کان جازیا | جزی اللہ فتیان العتیک وان نأت |
| --- | --- |
| میرا گھر انسے سب سے بہتر جزا جو اور دن کو دی ہے | اللہ پاک بنی عتیک کے جوانوں کو جزاے خیر دے اگرچہ دور ہے |

العتیک اسم علم لبطن من الازد وھم رھط لھس بن ربیعۃ - الواو فی وان وصلیۃ - نأت بعدت قولہ بی الباء للتعدیۃ او للملابسۃ وانما قال وان نأت بی الدار الخ للیشیر الی انہ لا یبتغی جزاء علے المدح ولا یطلب مکافاۃ علے الثناء - جازیًا اسم فاعل من جزی یجزی

( معناہ ) جزی اللہ عنی فتیان بنی العتیک خیر ما کان جازیًا بہ الفتیان الکرام وان نأت بی الدار عنہم الحاصل ان داری وان بعدت عنہم لکنی ادعو لھم ان یجزیھم اللہ خیر الجزاء فانی لا اطمع فی المکافاۃ علے الثناء -

( فارسی ) خداوند کریم جوانان بنی عتیک را بہترین جزا ہا کہ بدیگران دادہ است بدہد اگرچہ خانہ ام از وشان دور است - خلاصہ اش انکہ باوجود بُعد مکانم ازیشان مراوشان دعاے نیک میکنم زیرا کہ من بپاداش ستایشم نخواہم -

( اردو ) خداوند تعالے بنی عتیک کے جوانون کو سب سے بہتر اور اچھی جزا دیوے اگرچہ میرا گھر اُنسے دور ہے حاصل یہ ہے کہ میری تعریف غرض آمیز نہین ہے - اُن لوگون سے مجھکو تعریف کرنیکے عوض بعد مکان کے سبب منفعت کی امید نہین ہے - تاہم اُنکی ذاتی فضیلت مجھکو دعا کرنے پر مجبور کر رہی ہے -

| الصحابۃ لما حم ما کنت لاقیا | ھم خلطونی بالنفوس واکرموا |
| --- | --- |
| ایسے وقت مین جبکہ مقدر ہو گئی وہ چیز جس سے مین ملنے والا تھا | اُن لوگون نے مجھکو شامل کر لیا زندونمین اور تعظیم کی یارونکی |

حل النفوس جمع النفس والمراد بالنفوس ھنا الاحیاء - اکرموا من الاکرام وھو التعظیم - الصحابۃ الرفقاء قولہ لما حم یجوز ان یکون ظرفًا لخلطوا ویجوز ان یکون ظرفًا لاکرموا - حم مجہول بمعنے قُدِّر والمراد بقولہ ما کنت لاقیا مصائب الموت -

( معناہ ) ھم خلطونی بالاحیاء واکرموا الرفقاء لما قدر لی ما کنت لاقیًا ایاہ من مصائب الموت الحاصل انہم خلصونی من ید الموت وعدونی من الاحیاء -

( فارسی ) اوشان مرا بزندگان شامل کردند و مر یاران ورفیقان در چنین وقت تعظیم وتکریم کردند کہ برائے من مصائب موت کہ بدانہا ملاقات کنندہ بودم مقدر کردہ شدہ بودند حاصل انیکہ مرا از دست موت و مصائب آن وارہانیدہ بزمرۂ زندگان در آوردند -

(اُردو) اُن لوگون نے ایسے وقت میری مدد کی جبکہ میرے لیئے موت کی وہ مصیبتیں جنسے مین ملنے والا تھا مقدر کی گئی تھیں مجکو زندون مین شامل کرلیا اور رفیقون کی خوب تعظیم کی خلاصہ یہ ہے کہ سخت مصیبت کے وقت میری مدد کی گویا موت کے ہاتھ سے چھوڑا کر مجھکو زندون کے گروہ مین شامل کیا۔ لہذا اُنکے حق مین دعا کرتا ہون

| هُمُ يَفْرِشُونَ اللِّبْدَ كُلَّ طِمِرَّةٍ | | وَاَجْرَدَ سَبَّاحٍ يَبُذُّ الْمُغَالِيَا |
|---|---|---|
| وہ لوگ زین باندھتے ہین ہر لنبان لینے والے | | کوتاہ مو تیز رفتار گھوڑے پر جو غالب آتا اُس تیر سے جو بلند ہوکر حد سے بڑھ جاتا ہے |

یفرشون من الافتراش (فرش مارتہ) اراد بفرش اللبد ھنا وضع السرج ومعناہ یجعلون اللبد فراشا۔ اللبد بالکسر السرج (زین) قولہ کل منصوب بنزع الخافض ای علی کل طمرۃ۔ والطمرۃ الفرس الوثاب۔ والاجرد القصیر الشعر من الخیل۔ السباح مبالغۃ السابح وھو اسم فاعل من سبح یسبح۔ سابحون وسُبَّاح والسابح من الخیل السریع فی العدو غیر مضطرب فی جریہ۔ قولہ یبذ بمعنے یغلب من البذ الغلبۃ والمغالی بضم المیم من غالی السھم اذا ارتفع فی ذھابہ وتجاوز الغایۃ۔

(معناہ) ھم یضعون السرج علی کل فرس وثاب قصیر الشعر سریع العدو غیر مضطرب فی جریہ (ای لطیف السیر) یغلب السھم المرتفع المتجاوز عن الغایۃ الحاصل انھم اھل حرب مشاقون فی امورھا۔

(فارسی) اوشان برپشت ہر آن اسپے کہ بسیار برجہندہ وکوتاہ موئے و خیان تیزرو کہ بر تیر بلند شوندہ وازنشانہ اش درگذرندہ باشد غالب آید۔ زین بنہند۔ خلاصہ اش اینکہ اوشان درامور جنگ ماہر و کار آزمودند۔ برچنین اسپ سوار شوند کہ بر تیر سبقت ببرد۔

(اُردو) وہ لوگ ایسے گھوڑے پر زین باندھتے ہین جو بہت لنبان لینے والا اور اُسکے بال چھوٹے اور بہت تیز رفتار ہوتا ہو اور اُس کی تیز رفتاری اسقدر ہے کہ ہوا سے باتکرتا ہوا اُس تیر پر بھی غالب ہو جو اوپر کیطرف چڑھکر نشانہ سے آگے بڑھ جاتا ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ وہ لوگ امور حرب مین بڑے ماہر ہین ایسے ایسے تیز رو گھوڑون پر سوار ہوکر لڑتے ہین۔

| طَعَامُهُمْ فَوْضٰى فَضًا فِي رِحَالِهِمْ | | وَلَا يُحْسِنُونَ السِّرَّ اِلَّا تَنَادِيَا |
|---|---|---|
| اُنکا کھانا پھیلا ہوا اور گڈمڈھے انکی فرودگاہون مین | | اور پوشیدہ احسان نہین کرتے ہین مگر کھلم کھلا |

حل) فوضی من فوضت الامر الیک ویقال قوم فوضی اذا کانوا متنشرین۔ والفضی من فضت الارض اذا اتسعت ومنہ الفضا۔ وایضا الفضی بمعنی المختلط الرحال المنازل جمع رحل۔ والسو منصوب علی الظرفیۃ

ای فی السر یحسنون من الاحسان ـ الا بمعنی لکن قوله تنادیا مفعول مطلق ـ

(معناه) طعامهم منتشر مفوض الی الناس مختلط فیما بینهم یاکلونه کیف شاؤا ـ واذا احسنوا الی الناس لا یحسنون فی السر بل یحسنون فی العلانیة لیطلع علیه الناس و یتبادرون الیه من امکنة بعیدة ـ

(فارسی) بخانہائے شان طعام پراگندہ ومخلوطست ـ احسان ونکوئی درنہان نکنند بلکہ علی الاعلان ـ حاصل اینکہ سفرۂ شان عام ست ہرکہ خواہد بروے نشیند وحظّ وافر گیرد وچنان سخی اند کہ چون برکسے احسان کنند آنرا مخفی ندارند بلکہ برسر محفل احسان کنند تا دیگران بروے مطلع شدہ از دور دراز آمدہ شریک احسان گردند ـ

(اُردو) اُنکی فرودگاہون مین اُنکا کہانا مختلط اور پہیلا ہوا رہتا ہے یعنے عام دسترخوان ہے جسکا جی چاہے کہائے اسمین کسی قسم کی رکاوٹ نہین ہے اور جب لوگون پر احسان کرتے ہین تو پوشیدہ طور پر نہین کرتے بلکہ کُھلم کُھلا تاکہ دوسرون کو انکی خبر لگے اور اطراف وجوانب سے آکر شریک احسان ہوجاوین ـ

| کَاَنَّ دَنَانِیْرًا عَلٰی قَسِمَاتِہِمْ | اِذَا الْمَوْتُ لِلْاَبْطَالِ کَانَ تَحَاسِیَا |
| --- | --- |
| گویا اشرفیان اُنکے چہرون پر ہین | جب موت پہلوانون کے لئے بے تکلف شربت بنجاتی ہے |

(حل) الدنانیر جمع الدینار القسمات جمع القسمة بفتح القاف والسین والمیم الحسن والوجہ ایضا مجمع علے قسمات بکسر السین ـ الابطال جمع بطل ہو شجاع یقال بطل بطالة وبطولة اذا صار شجاعا فہو بطل ـ والتحاسی الشرب بلا تکلف وادا دبہ المشروب ـ

(معناه) یفرحون فی الحرب فتہلل وجوہہم حتے کان الدنانیر اشرقت علیہا اذا کان الموت للشجعان والابطال مشروبا متحاسیا ـ الحاصل انہم عند شدة الحرب لا یہمون بل یفرحون فتہلل وجوہہم ـ

(فارسی) گو اشرفیان بر روی شان درخشانند چون موت برائے بہادران بے تکلف شربت باشد یعنی چون درگرمی بازار جنگ پہلوانان شربت مرگ بچشند درین و لاہم بروے شان اثر اندوہ وملال ظاہر نشود بلکہ خندہ روے باشند ـ زیراکہ خوب ہمت وتہور دارند ـ

(اُردو) لڑائی مین جسوقت بڑے بہادرون کو موت کا سامنا ہوتا ہے اسوقت بے تکلف موت اُنکے لئے شربت بنجاتی ہے (یعنے سخت لڑائی کے وقت) ایسے نازک وقت مین بہی وہ لوگ ایسے ہشاش بشاش رہتے ہین گویا انکے چہرونپر اشرفیان رکہی ہوئی ہین ـ خلاصہ یہ ہے کہ لڑائی کیسی ہی سخت کیون نہ ہو اُنپر اُسکا اثر ظاہر نہین ہوتا ہے ـ

## وقال اعرابی

| وَمَالِي لَوْلَا أُنْسَةُ الضَّيْفِ مِنْ أَكْلٍ | وَزَادٍ وَضَعْتُ الْكَفَّ فِيْهِ تَأَنُّسًا |
| --- | --- |
| اور نہوتا میرا اگر مہمان کا اُنس نہو تا کچھ کھا نا | بہت سے توشے ہیں جن میں مہمان کی موافقت سے ہاتھ رکھتا ہوں |

حل الواو بمعنے رب۔ التأنس الاستیناس۔ قوله من اکل فی موضع الرفع لانه اسم ما۔

(معناہ) رب زاد وضعت فیه کفی لیستانس به الضیف ویأکل شبعًا ولولا انسه الضیف مراعاتها لما اکل لانی لا احد فی نفسی حاجة للاکل۔

(فارسی) بسا توشہ کہ دست خود را دران بلحاظ موافقت وموانست مہمان بیفگنم۔ وگر رعایت اُنس نہ بودے ازان نخوردمی یعنی بسا اوقات بضرورت محض بلحاظ موافقت مہمان میخورم تا تعظیم او ادا گردد وبے تکلف سیر بخورد۔

(اُردو) اکثر اوقات مجھکو کھانے کی خواہش نہونے پر بھی صرف مہمان کی موافقت کے لحاظ سے کھانا پڑتا ہے۔ اگر مہمان کے اُنس کا مجھکو خیال نہوتا تو ہرگز نہ کھاتا۔ خلاصہ یہ ہے کہ مہمانون کی خاطرداری بہت کرتا ہون۔

| إِذَا ابْتَدَرَ الْقَوْمُ الْقَلِيْلَ مِنَ الثُّفْلِ | وَزَادٍ رَفَعْتُ الْكَفَّ عَنْهُ تَكَرُّمًا |
| --- | --- |
| جبکہ قوم پیش قدمی کرنے لگی تھوڑی سی تلچھٹ کی طرف | بہت سے توشے ہیں جن سے مین نے براہ کرم اپنا ہاتھ اُٹھالیا |

حل الواو بمعنے رب۔ الضمیر المجرور فی عنه للزاد۔ تکرمًا منصوب علی الحال قوله اذا ابتدر ظرف لرفعت وهو جوابها القلیل منصوب مفعول ابتدر وهو من الابتدار ای الاستباق۔ من الثفل بیان للقلیل وهو بقیة الطعام ورزاله۔ (کھرچن)

(معناہ) رب طعام رفعت کفی عنه من التکرم حین اشتد الزمان وقدر الرزق حتی ان القوم اسبق بعضهم بعضًا الی شئ قلیل من بقیة الطعام۔

(فارسی) بسا طعام کہ دست خود را ازو برداشتم از روے نوازش چون مردم طعام باقی ماندہ را بر یکدیگر سبقت بردند یعنی در ایام قحط چون مردم سوے چیزے اندک مثل دردو غیرہ کہ مرغوب طبع نباشد بوجہ گرسنگی دوان روند دران وقت براہ کرم من از طعام خود دست برداشتہ بدیگران حوالہ نمایم۔

(اُردو) بہت توشون سے مین براہِ کرم ہاتھ اُٹھالیتا ہون ایسے وقت مین کہ جب قحط سالی کی وجہ سے باقی ماندہ کھانا اور تلچھٹ کی طرف لوگ ایک دوسرے کے آگے دوڑنے لگتے ہین یعنے قحط سالی مین خود نہ کھاکر بھوکون کو کھلاتا ہون۔

| وَزَادٍ اَكَلْنَاهُ وَلَمْ نَنْتَظِرْ بِهٖ | غَدًا اِنَّ بُخْلَ الْمَرْءِ مِنْ اَسْوَءِ الْفِعْلِ |
| --- | --- |
| بہت سے توشے ہمنے کھائے اور نہ رکھا انھیں | کل کے لئے بیشک کنجوسی انسان کی سب برے کاموں میں ہے |

حل) قولہ لم ننتظر بہ ای لم نبقہ للغد۔ اسوء اسم تفضیل ساء یسوء۔ البخل منسوب اسوان۔

(معناہ) رب زاد اکلناہ الیوم ولم نبقہ للغد فان ذلك بخل وامساك ولا شك فی ان البخل من اسوء فعل المرء واقبحہ الحاصل انا براء ون من البخل والامساك فان ذالك مما یشین المرء۔

(فارسی) بسا طعام ست کامروز بخوردیم وفردا رانگذاشتیم زیراکہ آن بخل ست وہمانا بخل از بدترین کارہائے مردست۔ خلاصہ اش اینکہ در سرشت ما سخاوت آمد لہذا از بخل دوریم۔

(اردو) بہت سے توشے ہم کھا جاتے ہیں اور کل کیلئے انھیں رکھتے نہیں کیونکہ ایسا کرنا ضرور کنجوسی ہے اور بیشک انسان کے برے کاموں میں سے بخل سب سے بری چیز ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ہماری طبیعتوں میں بخل کی بو تک نہیں ہے بلکہ ہم بڑے سخی ہیں۔

**وقال بعضھم**

| لَقَلَّ عَارًا اِذَا ضَيْفٌ تَضَيَّفَنِيْ | مَا كَانَ عِنْدِيْ اِذَا اَعْطَيْتُ مَجْهُوْدِيْ |
| --- | --- |
| البتہ تنگ و عار نہیں ہے جبکہ کوئی مہمان مجھسے مہمانداری طلب کرے | جو مال میرے پاس ہے جب میں [illegible] |

حل) اللام فی لقل جواب قسم مضمر و [illegible] علی قل ما کان عندی۔ قولہ عارًا تنصب علی التمیز وھو مما نقل لفعل عنہ کانہ قال قل عار ما کان الخ قولہ تضیفنی من التفعل یقال تضیفہ اذا سأل عنہ ان یضیفہ ای یجعلہ ضیفا لہ۔ وایضا معناہ اذا اتاہ ضیفا۔ قولہ اذا اعطیت ظرف لقولہ ما کان عندی والمجھود الجھد۔

(معناہ) واللہ لا عار فی القلیل الذی عندی اذا اعطیت ضیفی جھدی وطاقتی اذا سأل عنی الضیافۃ او اذا اتانی ضیفا۔ الحاصل ان الاعطاء حسب المقدرۃ لا یورث العار لکن الامساك عن الوسع مما یعاب ویورث العار۔

(فارسی) بخدا چون مہمان نزد من فرود آید ومن از مالیکہ بدستم موجود باشد وفق قدرت ووسعت خود بدو بخشم۔ پس ہرگز آن باعث ننگ وعار نباشد گرچہ اندک باشد حاصل اینکہ حسب وسعت بخشیدن بخل نیست ونہ ازان ننگ دامنگیر حال شود۔

(اردو) خدا کی قسم جب میرے یہاں کوئی مہمان آوے اور میں اپنے تھوڑے مال سے اسکو اپنی طاقت کے بقدر دوں تو وہ مال باعث ننگ وعار نہیں ہوسکتا۔ خلاصہ یہ ہے کہ اپنی طاقت کے موافق

کسی کو کچھ بخشش کرنا بخل اور باعث عار نہیں ہے اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔

| وَمُكْثِرٌ فِي الْغِنَى سِيَّانِ فِي الْجُودِ | | جُهْدُ الْمُقِلِّ إِذَا أَعْطَاكَ نَائِلَهُ |
|---|---|---|
| اور غنی کا اپنے مقدور بھر دینا بخشش میں برابر ہیں | | مفلس کا بقدر اپنی طاقت کے دینا جب وہ تجھکو بخشش کرے |

حل قوله جهد المقل مبتدأ وقوله مكثر في الغنى معطوف على المقل - وقد حذف المضاف اى وجهد مكثر في الغنى قوله سيان في الجود خبر المبتدأ المقل من كان عنده مال قليل ضد المكثر - السيان المثلان الجهد بالضم الطاقة والاستطاعة وكذا بالفتح يقال بذل جهده وجهده اى طاقته قال تعالى أَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ اى بالغوا في اليمين واجتهدوا -

(معناه) اذا اعطاك قليل المال عطاءه حسب طاقته وكذا اجتهد المكثر الغنى في الاعطاء فهما سيان في الجود فان كل واحد منهما جاد بما في وسعه وبذل ما في قدرته ولا تكلف نفس الا وسعها -

(فارسی) بخشیدن مرد نادار قلیل المال بوقت دادنت طاقت خود را وهمچنان دادن توانگر حسب قدرت خود - در سخاوت برابر اند - حاصل اینکه چو مفلس و توانگر هر دو حسب وسعت خود بخشند پس هر دو یکسان اند زیرا که هر یکے بغایت قدرت خود بخشید -

(اردو) مفلس کا بقدر اپنی وسعت کے اور غنی توانگر کا بھی بقدر اپنی طاقت کے کسیکو بخشش کرنا برابر ہے کیونکہ ہر ایک نے اپنے مقدور بھر بخشا - خلاصہ یہ ہے کہ مفلس کا تھوڑا اور غنی کا زیادہ بخشنا جب برابر ہوگا کہ اپنی طاقت کے اندازہ ہر ایک نے دیا ہو -

## وقال خلف بن خليفة مولى قيس بن ثعلبة

وهو شاعر اسلامى مجيد محسن مقل كان في زمن جرير والفرزدق وكان يقال له الاقطع لانه قطعت يده لسرقة اتهم بها - يمدح آل شيبان بن ثعلبة بن عكابة -

| إِلَيْهِمْ وَفِي تَعْدَادِ مَجْدِهِمْ شُغُلُ | | عَدَلْتُ إِلَى فَخْرِ الْعَشِيرَةِ وَالْهَوَى |
|---|---|---|
| اُن کی طرف ہے اور اُنکی بزرگی کے گننے میں بڑا اشغل ہے | | میں اور دل سے فخر قوم کی طرف متوجہ ہوگیا اور دل کی خواہش |

حل قوله عدلت متكلم من عدل يعدل عدولا اذا رجع اليه - عدل بربه اشرك به عدل الطريق مال - الى فخر العشيرة اى رجعت الى من هو فخر القوم قوله والهوى اليهم مبتدأ وخبره والواو للحال - قوله اليهم اى معهم ويجوز ان يعطف والهوى على فخر العشيرة فيكون المراد عدلت الى

فخر القوم والی لھوی معھم ۔

(معناہ) انی عدلت الی قوم ھو فخر العشیرۃ بنی بکر بن وائل وھوای معھم وفی عدمکارھم واحصائھا شغل عظیم یشغلنی عن غیرہ ۔ اوالمعنی انی صرفت ھمتی الی ذکر مفاخر العشیرۃ وھوای معھم وترکت غیرہ لان فی حصاء مجدھم شغلاً عظیماً یشغلنی عن غیرہ ۔ الحاصل انی رجعت الی قوم اجل شاناً واعز جلالۃً من الاقوام کلھا ۔

(فارسی) من از دیگران روگردانیدہ سوے گروہے متوجہ شدم کہ مایۂ ناز گروہ بنی بکر بن وائل ست وحال آنکہ ہواے من با دشان ست ودر شمردن بزرگی شان مرا مشغولی ست یعنی من بسوے گروہ گرامی تبار کہ بزرگی شان بے شمار ست مائل شدم

(اُردو) مین نے دوسری قومون سے اعراض کرکے ایسی قوم کی طرف رجوع کیا ہے جو تمام کنبے بنی بکر بن وائل کی مایۂ ناز ہے ۔ میری دلی رغبت انھین کیطرف ہے اور اُنکی بزرگی کا گننا بہت بڑا شغل ہے ۔ خلاصہ یہ ہے کہ اُن کی بزرگیان اَن گنت ہین اُنکا شمار کرنا مجھکو اورون سے باز رکھتا ہے ۔

| اِلٰی ھَضْبَۃٍ مِّنْ اٰلِ شَیْبَانَ اَشْرَفَتْ | لَھَا الذِّرْوَۃُ الْعُلْیَا وَالْکَاھِلُ الْعَبْلُ |
| --- | --- |
| اونچا پہاڑ آل شیبان کی طرف ۔ اونچا اور بلند ہے | جس کی اونچائی بالائی حصے کی اور فربہ دوش ہے |

(ح) قولہ الی ھضبۃ بدل من قولہ فخر العشیرۃ باعادۃ الجار ۔ الھضبۃ الجبل الطویل المنیع ۔ اشرفت یعنی ارتفعت والذروۃ بالضم والکسر اعلی کل شیٔ ۔ العلیاء مؤنث اعلی ۔ والکاھل مابین الکتفین ومقدم اعلی الظھر مما یلی العنق (دوش) العبل الضخم السمین ۔

(معناہ) عدلت الی جبل طویل منیع من اٰل شیبان قد ارتفعت وعلت لہ الذروۃ العلیاء والکاھل الضخم السمین ۔ الحاصل انی عدلت الی قوم لھم عز منیع وشرف رفیع ۔

(فارسی) من سوے کوہ بلند از آل شیبان رجوع کردم کہ بلندی وبالایش خوب بلند شد نیز دوش ومیان دو کتف او بلند ست ۔ حاصل آنکہ اوشان از روے شرف وبزرگی مثل کوہ بلند اند یعنے اوشان را شرف بلند حاصل ست درین شعر بزرگی شان را بہ بلندی کوہ واوشان را بکوہ تشبیہ داد ۔

(اُردو) مین آل شیبان کی طرف متوجہ ہون جو اپنی بزرگی اور شرافت مین بلند اور یعنے پہاڑ سے مشابہ ہین ۔ جن کی بزرگی اور نیک نامی کی اونچائی اور فربہ دوش (دونون مونڈھونکے بیچ) بہت اونچا ہے یعنے وہ لوگ بلند مرتبہ اور شرف وبزرگی رفیع کے مالک ہین ۔

| صَفَائِحُ يَوْمَ الرَّوْعِ اَخْلَصَهَا الصَّقَلُ | اِلَى النَّفَرِ الْبِيْضِ الْاُلٰى كَاَنَّهُمْ |
|---|---|
| کھلی تلواریں ہیں بروز جنگ جنکو صیقل نے صاف کر دیا | ایسے گرامی تبار گروہ کی طرف گویا وہ لوگ |

حل قوله الى النفر ايضًا بدل من قوله فخر العشيرة - النفر مادون العشرة من الرجال - البيض الكرام المنقى الاحساب - قوله الالاء بمعنى الذين يمد ويقصر وما بعده من صلته - قوله كانهم صفائح الخ ان شئت اضفت الصفائح الى الروع وان شئت نصبت اليوم على الظرف وعلى الوجهين يكون قوله اخلصها الصقل من صفة الصفائح والصفائح السيوف العراض جمع الصفيحة - الروع الخوف ويراد به الحرب عمومًا - الصقل جلاء السيوف عن الصدء (زنگ) الاخلاص لتطهر من الوسخ -

(معناه) عدلت الى النفر البيض الكرام الطاهر من العار والمنقصة الذين كانهم سيوف عراض يوم الحرب مسلولة عن اغمادها تطهرها الصيقل من الصدء -

(فارسی) سوے گروہ بزرگ از عیوب پاک وصاف گویا او شان شمشیرہاے ہین اندکہ بروز جنگ از نیام کشیدہ اند وصیقل زنگ را دور کردہ درخشان ساختہ است یعنی بگروہے مائل شدم کہ از عیوب مبرا ہستند - چہرہ ہاے شان چون شمشیر صیقل خوردہ می درخشد - یا بروز جنگ از دو شان کار شمشیر بران بظہور آید -

(اردو) ایک ایسے عالی تبار عیوب سے پاک وصاف نسب والے گروہ کی طرف مین متوجہ ہون گویا وہ لوگ بروز جنگ ننگی تلوارین ہین جنکو صیقل نے زنگ سے صاف کرکے چمکیلی بنا دی ہے - یعنے بروز جنگ بڑی بہادری سے لڑتے اور تلوار موصوف کا کام کرتے ہین - یا یہ مطلب ہے کہ انکے حسب ایسی تلوارون کی طرح عیوب سے پاک صاف ہین -

| هُنَالِكَ هُنَالِكَ الْفَضْلُ وَالْخُلُقُ الْجَذْلُ | اِلَى مَعْدِنِ الْعِزِّ الْمُؤَبَّدِ وَالنَّدٰى |
|---|---|
| وہین وہین فضیلت اور اچھی خصلتین ہین | طرف کان پائدار عزت اور بخشش کی |

حل الى بدل من فخر العشيرة - المعدن بفتح الميم وكسر الدال المهملة (کان) معادن ج العز العزة والشرف - المؤبد من التابيد الدائم القائم على مر الايام قوله الندى يجوز ان يجر معطوفًا على العز - ويجوز ان يكون مبتدأ وهنالك الاول خبره والواو واو الحال ويكون هنالك الفضل مستانفًا الجذل العظيم والجزالة تستعمل في الرأى والخلق والعقل -

(معناه) الى معدن العز والشرف الدائم الثابت على مر الايام واصل الندى والجود - هنالك الفضل والاخلاق الحسنة الكريمة الطيبة - اى هم منبع العز والاخلاق والعقل

والکرم والشرف۔

(فارسی) سوے کانِ عزت دائمی وبخشش بفضل وکرم نیز اخلاق حسنہ درینجاست حاصل اینکہ من بہ گروہے مائل شدم کہ اوشان منبع بزرگی وشرف یا ندار وجود وعطاے فراوان وفضل وخوبہاے نیک اند۔

(اُردو) ایسے لوگون کی طرف میری توجہ ہوئی جو دائمی شرافت کی کان اور بخشش کا منبع ہین انھین کے پاس فضل وکمال اور اچھی خصلتین پائی جاتی ہین گویا اُن چیزون کا اُنمین حصر ہے۔

| مَتٰی یَظْعَنُوْا مِنْ مِّصْرِهِمْ سَاعَةً یَخْلُوْ | اُحِبُّ بَقَآءَ الْقَوْمِ لِلنَّاسِ اَنَّهُمْ |
|---|---|
| جب کوچ کر جائینگے اپنے شہر سے تو اسیوقت شہر اجاڑ ہو جائیگا | مین دل سے چاہتا ہون اُس قوم کی بقا کو لوگون کے لیے کیونکہ وہ لوگ |

حل اللام فی لقوم للعھد و فی للناس للنفع ای احب بقاءھو لنفع الناس. قولہ انھم کلمة ان فیہ للاستیناف۔ یظعنوا ای رحلوا۔ قولہ یخلو مجزوم لانہ جواب الشرط وھو متی یظعنوا۔ قولہ ساعةً ظرف یخلو۔

(معناہ) انی احبّ بقاء القوم وقیامھم فی بلادھم وان لا یرحلوا منھا وذلک لنفع الناس بھم لانھم اذا رحلوا من بلادھم تخلو البلاد ساعةً لاتباع الناس ایاھم حیث لا یجدون جوادًا کریمًا دونھم۔ او المعنی تخلو البلاد وان کان فیھا غیرھم فان غیرھم لا یعملون مثل عملھم فکان فقد انھم مستلزم لخلو البلاد عن الناس۔

(فارسی) من باقی ماندن وقیام گرفتن اوشان در شہر براے سود مردمان میخواہم واز جان دوست میدارم زیرا کہ چون اوشان کوچ کنند از شہر خود درین لحظہ شہر ویران خواہد شد یعنے ہمہ مردم ہمراہ شان از شہر برون خواہند رفت کہ کریمے چنان میسر نخواہد شد۔ یا چنین گوید کہ بعد از کوچ کردن شان اگرچہ مردم در شہر مقیم بمانند لیکن مثل شان سخی وکریم کسے نباشد لاجرم فقدان شان باعث تباہی شہر ست۔

(اُردو) مین دل وجان سے اُن لوگون کا رہنا اور شہر سے باہر نہ جانا چاہتا ہون تاکہ لوگون کو اُن سے فائدہ پہونچے کیونکہ شہر سے اُنکا کوچ کرنا اُس کی تباہی کا باعث ہے جب وہ یہان سے چلین گے اُسیوقت شہر اُجاڑ ہو جاویگا۔ اس لئے کہ تمام لوگ اُن کے پیچھے چلے جاوین گے یا یون کہو کہ اگرچہ دوسرے آدمی رہینگے لیکن اُن کی طرح سخی کوئی نہ رہے گا لہذا اُنکا جانا شہر کی تباہی ہے

| عَذَابٌ عَلَى الْأَفْوَاهِ مَا لَوْ يَذُقْهُمُ | عَدُوٌّ وَبِالْأَفْوَاهِ أَسْمَاؤُهُمْ تَحْلُو |
| --- | --- |
| وہ لوگ شیرین ہین دشمنونکے مونہون کو جبتک اُنکو نہ چکھین | دشمن اور سب کے مونہون کو اُنکے نام میٹھے معلوم ہوتے ہین |

حل العذاب جمع عذب یقال عذب لماء علاہ الطحلب فهو عذب لماء (آب شیرین) والمراد بالافواہ الاول افواہ الاعداء وبالثانی الاعم قوله ما لو یذقهم فی موضع الظرف ای ان طعمهم حلو الا علی افواہ العداة الا ان مذاقتهم تمر علی افواههم - تحلو من الحلو -

(معناہ) هم عذاب علی افواہ الاعداء ما لو یذقهم فاذا ذاقوهم فهم مرٌّ صاب وعلقم وتحلو اسماؤهم فی افواہ الناس کلهم الحاصل ان طباعهم کریمة لینة مع احبابهم وقاسیة مع عدوهم وانهم لشمول احسانهم الی الناس یحلو ذکرهم فیطیب فی السمع -

(فارسی) اوشان مردمی دشمنان تا دقتیکه ذائقهٔ شمشیر شان نه چشیده باشند شیرین وخوشگوار اند و در دهنهاے دوستان (یا جمله مردم) نام شان شیرین مینماید حاصل اینکه بکثرت احسان بر مردم هر دلعزیز گشتند - براے دوستان شهد و براے دشمنان زهر اند -

(اردو) جب تک دشمن ان کی شمشیر کا ذائقہ نہ چکھین تو وہ اُنکے مونہون مین شیرین معلوم ہوتے ہین اور یون تو دوست و دشمن سب کیلئے مُنھ مین اُنکے نام مزہ دار معلوم ہوتے ہین - خلاصہ یہ ہے کہ دوستون کے لئے ہمیشہ شہد کے مانند اور دشمنون کے حق مین زہر ہلاہل کی طرح ہین -

| عَلَيْهِمْ وَقَارُ الْحِلْمِ حَتَّى كَأَنَّمَا | وَلِيدُهُمُ مِنْ أَجْلِ هَيْبَتِهِ كَهْلُ |
| --- | --- |
| اُنپر بردباری کا وقار اسقدر ہے یہان تک کہ گویا | اُنکا چھوٹا لڑکا اپنی ہیبت کی وجہ سے ادھیڑ جوان ہے |

حل الوقار بالفتح الرزانة والحلم والعظمة الوقور من الرجال ذو الوقار - الولید الصبی - الکهل من الرجال من جاوز الثلاثین (ادھیڑ جوان) کهول ج

(معناہ) هم اهل الحلم والوقار حتی ان صبیهم کهل من جهة الرعب والهیبة و الوقار وان کان صغیرا من جهة السن -

(فارسی) آثار رعب وحشمت وبردباری بر ایشان چنان هویدا اند که طفلے خرد ساله بوجه رعب وجلالت خود مثل جوان سی ساله مینماید -

(اردو) انمین عزت اور وقار نیز بردباری کی وہ شان ظاہر ہے کہ اُن کا چھوٹا سا لڑکا اپنے رعب اور ہیبت کی وجہ سے ادھیڑ جوان کی طرح معلوم ہوتا ہے - خلاصہ یہ ہے کہ اُنکی شان وآن ایک عجیب طرح کی ہے جو اورون کو نصیب نہوئی -

| وَإِنْ اٰثَرُوْا اَنْ يَّجْهَلُوْا اَعْظَمُ الْجَهْلُ | إِذَا اسْتُجْهِلُوْا لَمْ يَعْزُبِ الْحِلْمُ عَنْهُمْ |
| --- | --- |
| اور اگر جہالت اختیار کریں تو بڑی جہالت ہوتی ہے | جب اُنسے جہالت کیجاوے تو حلم اُن سے جدا نہیں ہوتا |

حل استجهلوا من استجهله اذا طلب منه الجهل وفعل به فعل الجاهل۔ لم يعزب من عزب يعزب اذا غاب بعد قال تعالى وما يعزب عن ربك من مثقال ذرة الاية اثروا من الايثار وهو الاختيار۔

(معناه) اذا طلب منهم الجهل اى فعل بهم فعل الجاهل لم يبعد الحلم عنهم بل يثبتون على الحلم وان اختاروا الجهل فى بعض المواقع عظم جهلهم۔

(فارسی) چون از وشان نادانی وجہالت طلب کردہ شود یعنی کسے با اوشان جاہلانہ پیش آید پس بردباری از دست شان غائب نشود بلکہ بران ثابت قدم بمانند اما چون جہل را اختیار کنند پس معاملہ سخت گردد و دفع کردنش محال باشد۔

(اُردو) اگر کوئی شخص اُنسے جاہلانہ برتاؤ کرے تو اُنکی بردباری اُنسے الگ نہیں ہوتی بلکہ حلم سے کام لیتے ہین ہان اگر خود جہالت پر آجاوین تو اُن کی جہالت بہت سخت ہوجاتی ہے جس کا دفعیہ آسان نہیں ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ کسی پر بگڑنے سے پھر سنبھلنا مشکل ہے۔ وہ مزاج کے بڑے مستقل ہین۔

| مُلُوْكُ الرِّجَالِ اَوْ تَخَاطَرَتِ الْبُزْلُ | هُمُ الْجَبَلُ الْاَعْلٰى اِذَا مَا تَنَاكَرَتْ |
| --- | --- |
| لوگو نکے سردار یا ایک دوسرے پر سبقت کرنا چاہین شتران قوی شکل | وہ لوگ بلند پہاڑ ہین جب نحیان اور نا آشنا ہوجائین |

حل المراد بالجبل الملاذ والمعقل فانهم كانوا يفزعون فى الشدائد الى الجبال۔ والتناكر ضد التعارف وكنى به عن شدة القحط۔ قوله ملوك الرجال فاعل تناكرت قوله تخاطرت هو تفاعل من الخطران وهو اشارة الاذناب وادارتها عند الهياج والبزل بضم الباء وسكون الذال جمع بازل وهو القوى الشاب من البعير۔

(معناه) هو الملاذ الاعلى (كالجبل) للناس اذا اشتد الزمان بحيث ينكر الملوك وفساد الرجال بعضهم بعضًا واذا اشتدت الحرب واشتعلت نارها بحيث يقع الاستباق فى الهرب بين الجمال القوية۔ الحاصل انهم الملاذ المنيع والمعقل الرفيع عند اشتداد الزمان واشتعال نار الحرب يفزع الناس اليهم۔

---

ع وقيل التخاطر التراهن اى التسابق كما فى الرهان وكنى به عن اشتداد الحرب والهرب ۱۲

(فارسی) ایشان جاے پناه ستوار اند (مثل کوه) چون بسبب شدت تنگی وخشک سالی سالار قوم یکے دیگرے را نه شناسد یا چون شتران قوی ہیکل در جنگ بغرض فرار کردن دوان بر یکدیگر سبقت می برند یعنے در وقت مصیبت خواه در جنگ باشد خواه خارج جنگ مثل خشک سالی وغیره ہمه مردم سوے شان پناه گیرند وحاجات خود را ازوشان روا کنند۔

(اُردو) وه لوگ اونچے پہاڑ کی طرح لوگون کی گریزگاه اور جاے پناه ہین۔ جبکہ لوگو نکے سرپرست بسبب سخت قحط کے اُن سے ناشناسا اور انجان ہو جاوین یعنے ایسی سختی آن پڑتی ہے کہ سردار لوگ اپنی قوم کو مدد کرنیکے بجاے حالت تو یہ ہے کہ پہچانتے ہی نہین ہین یا جبکہ سخت لڑائی کیحالت مین لوگ میدان جنگ سے گریز کرین اور قوی ہیکل شتر بھاگتے ہین ایک دوسرے سے آگے بڑھنا چاہین۔ خلاصہ یہ ہے کہ ایسی مصیبتون مین وه لوگون کی پناه گاه ہین ہر طرح سے ان کی مدد کرتے ہین۔

| أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْقَتْلَ غَالٍ إِذَا رَضُوا | وَإِذَا غَضِبُوا فِي مَوْطِنٍ رَخُصَ الْقَتْلُ |
|---|---|
| کیا دیکھا نہین کہ کشت وخون مہنگا ہو جاتا ہے جب وه خوش ہون | اور جب غصے مین آتے ہین کسی مقام پر تو خونریزی سستی ہو جاتی ہے |

حل: غالٍ اسم فاعل من غلى يغلو من الغلو وهو ضد الرخص۔ رضوا من الرضا ضد الغضب۔ الموطن اسم ظرف بمعنى المقام والموضع۔

(معناه) الم تر (يا مخاطب) ان القتل يغلو اذا رضوا حيث لا يقتل ضعيف ولا لئيم واذا غضبوا في موطن رخص القتل فيوجد القتيل في كل موضع فلا يبقى كريم ولا شريف فضلاً عن الضعيف الحاصل ان رضاهم احياء وسخطهم افناء۔

(فارسی) آیا نمی بینی که چون رضامند شوند کشت وخون گران گردد کسے را مجال نباشد که بر دیگرے دست افگند وچون بجاے خشمگین شوند پس خون ریزی ارزان بشود حاصل اینکه رضاے شان باعث حیات وخشم سبب موت ست۔

(اُردو) تو نہین دیکھتا ہے (اے مخاطب) کہ جب وه لوگو نپر خوش رہتے ہین تو قتل کا بازار ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور جب کسی مقام پر غصے مین آتے ہین تو کشت وخون ارزان یعنی بکثرت ہوتا ہے گویا اُنکی رضا موجب حیات اور اُنکا غصہ باعث موت ہے۔

| لَنَا فِيهِمُ حِصْنٌ حَصِينٌ وَمَعْقِلٌ | إِذَا حَرَّكَ النَّاسَ الْمَخَاوِفُ وَالْأَزْلُ |
|---|---|
| ہمارے لئے اُنمین مضبوط قلعہ اور جاے پناه ہے | جب لوگون کو مضطرب کردین خوف اور سختی سے |

حل: الحصن بالكسر كل مكان محمي منيع يجمع على الحصون والاحصان والحصنة۔ الحصين كفعيل

المكان المنيع يقال درع حصين اى محكمة وحصن حصين للمبالغة۔ المعقل بكسر القاف الملجأ وحيث تعقل الابل۔ والجبل المرتفع يجمع على معاقل۔ قوله حرك الناس اى جعلهم مضطربًا۔ الناس منصوب مفعول حرك من التحريك۔ المخاوف جمع المخافة الازل الشدة۔

(معناه) لنا فيهم حصن محكم وملجأ منيع اذا حركت المخافات والشدة الناس عن مواضعهم وجعلتهم مضطربا الحاصل انهم يعينوننى عند الشدائد ونزول المصائب۔

(فارسی) مارا درمیان شان وتنیکہ خوف مصائب وسختی زمان پریشان وسراسیمہ کردہ از جاے خود می جنبانند قلعۂ محکم وجاے پناہ استوار است کہ دران پناہ گیر شویم یعنے اوشان مارا در سختی مدد می کنند۔

(اردو) جب لوگون کو مصیبت اور اُسکے خوف اُن کی جگہ سے ہلا دیتے اور پریشان کرڈالتے ہین ایسے وقت مین ہمارے لئے اُن لوگونمین مضبوط قلعہ اور پناہ کی جگہ ہے یعنے ایسے وقت مین وہ لوگ ہماری مدد کرتے ہین اور ہمارے پُرسان حال رہتے ہین۔

| لَعَمْرِىْ لَنِعْمَ الْحَيُّ يَدْعُوْ صَرِيْخُهُمْ | إِذَا الْجَارُ وَالْمَاكُوْلُ اَرْهَقَهُ الْاَكْلُ |
| --- | --- |
| میری زندگی کی قسم وہ لوگ کیا ہی اچھی قوم ہین بلاتے ہین فریادی کو | جبکہ ہمسایہ اور ضعیف کو ڈھانگ سے ظلم |

عن المحمود بنعم محذوف كانه قال اذا استغاث بهم الصريخ فاجابوه نتعم الحى هو۔ الصريخ المستغيث (فریادی) وايضًا المغيث (فریادرس) قوله اذا الجار مبتدأ وارهقه الخ خبره قوله الماكول كنى به عن الضعيف وبالاكل عن الظلم۔ ارهقه بمعنى رهقه اى غشيه ويجوز فى صريخهم وجهان مرفوع ومنصوب على الثانى الضمير المنصوب للمفعول محذوف اى يدعوهم مستغيثهم۔

(معناه) لعمرى لنعم القوم هو يدعو المغيث منهم المستغيثين حين غشى الظلم الجار والضعيف الحاصل انهم يغيثون الناس عند الشدائد والمصائب۔

(فارسی) سوگند زندگی من ست آن قوم چہ خوب ست کہ فریاد رسانش فریاد خواہان را در چنان وقت زبون نزد خود میخوانند کہ ظلم وستم یعنے مصائب ہمسایہ وضعیفان را می پوشاند حاصل اینکہ اوشان در چنین ہنگام نازک بمردمان مدد رسانند۔

(اردو) میری زندگی کی قسم۔ وہ قوم کیا ہی اچھی ہے کہ فریادرس لوگ فریادیون کو ایسے وقت مین فریادرسی کیلئے بلاتے ہین جبکہ ظلم وستم ہمسایہ اور ضعیفونکو ڈھانک لے ایسے نازک وقتون مین وہ لوگونکی فریادرسی کرتے ہین۔

| تَبُلُ اَقَاصِيْ قَوْمِهِمْ لَهُمْ تَبُلُ | سُعَاةٌ عَلٰى اَفْنَآءِ بَكْرِ بْنِ وَآئِلٍ |
|---|---|
| کینہ دور رہنے والوں کا انکی قوم کے انھیں کا کینہ ہے | وہ لوگ کارساز ہیں بطون بکر بن وائل کے |

السعاۃ جمع الساعی من سعی یسعی وھو یستعمل علی وجوہ یقال للمصدق الساعی وھو یسعی علی قومہ اذا قام بامورھم والسعاۃ فی الکرم والجود والشاعر یرید انھم یسعون فی مصالحھم۔
الافناء جمع فناء وھو ما اتسع امام الدار واراد بھا البطون المتفرقۃ فی الاماکن البعیدۃ۔ قولہ تبل بتقدیم الفوقانیۃ علی الموحدۃ الوتر والحقد۔ الاقاصی الاباعد۔

(معناہ) ھم سعاۃ علی البطون المتفرقۃ فی الاماکن البعیدۃ لبکر بن وائل وقائمون بامرھم ویحدمونھم وحقد اباعد قومھم حقدھم ای یعاملون مع اباعدھم معاملۃ الاقارب فالقرب والبعد مکانا ونسبا سواء عندھم فی الاعانۃ لھم والقیام بامرھم۔

(فارسی) اوشان برائے قبائل پراگندہ در اطراف وجاہاے دور دراز بکر بن وائل کوشان وخبرگیر اند۔ کینہ ودشمنی دور مانندگان شان کینہ ودشمنی اوشان ست حاصل اینکہ قریب وبعید را یکسان خبرگیر ومددرسان ہستند وکینۂ دور مانندگان گروہ خویش را کینۂ خویش دانند ورنج وغم اوشان را غم خود شمرند۔

(اردو) وہ لوگ اپنی قوم کے ایسے خیرخواہ ہیں کہ بکر بن وائل کے اُن قبائل کی جو مختلف دور دراز جگہوں مین جا بسے ہین خبرگیری کرتے ہین اور ہماری ہمدردی کا مادہ اسقدر ہے کہ اُن لوگون کا کینہ اور اُنکی دشمنی جو اپنی قوم سے دور رہتے ہین یا اُنسے نسب مین دور ملتے ہین انھین کا کینہ ہے یعنی جو اُنکا ادنی منتسب ہے اُنکی حمایت مثل قریب بستہ دارون کے موافق کرتے ہین۔

| وَاِنْ ظَلَمُوْا اَكْفَاءَهُمْ بَطَلَ الذَّحَلُ | اِذَا طَلَبُوْا ذَحْلًا فَلَا الذَّحْلُ فَآئِتٌ |
|---|---|
| اور اگر ظلم کرتے ہین اپنے ہمسرون پر تو کینہ باطل ہو جاتا ہے | جب وہ لوگ کینہ کش ہوتے ہین تو انکی کینہ کشی ضائع نہین جاتی |

الذحل بالذال المعجمۃ والحاء الوتر والحقد۔ الفائت الضائع والسابق۔ الاکفاء جمع کفوء واراد بھم بنی تغلب۔

(معناہ) انھم اذا طلبوا الثار والحقد عن غیرھم فلا یفوتھم بل یفوزون بمرادھم وان ظلموا اکفاءھم کبنی تغلب بطل الذحل فلا یقدر احد علی اخذ الثار منھم الحاصل انھم غالبون دون مغلوبون۔

(فارسی) اوشان چون بر کسے کینہ کش شوند پس کینۂ شان رایگان نباشد بلکہ کامیاب شوند وچون

برگرد ہے کہ ہمسر خود باشد ستم کنند پس دران وقت کینہ گروہ مظلوم باطل گردد حاصل اینکہ اوشان برہمہ مردم غالب اند کسے بر وشان غالب نتوان شد۔

(اردو) جبکہ وہ لوگ کسی قوم سے کینہ کشی کرتے ہین تو انکی کینہ کشی فوت نہین ہوتی بلکہ اُن کو مغلوب کرکے کامیاب پھرتے ہین۔ بخلاف اسکے کہ جب ہمسر ونیز ستم ڈھاتے ہین تو اُن مظلومون کا کینہ دل مین رہ جاتا ہے۔ کسیکی مجال نہین ہے کہ اُنسے انتقام لے۔

| مَوَاعِدُهُمْ فِعْلٌ إِذَا مَا تَكَلَّمُوا | بِتِلْكَ الَّتِي إِنْ سُمِّيَتْ وَجَبَ الْفِعْلُ |
|---|---|
| انکے وعدے ہوبہو فعل ہین جبکہ بولین کوئی ایسا | کلمہ یعنے ہان ہم انکی زبان پر آجائے تو وہ فعل واجب ہوجاتا ہے |

حل: المواعد جمع الموعد بکسر العین الوعد ومکان الوعد وزمان الوعد۔ قوله تلك اشارة الى كلمة نعم۔ قوله سميت من التسمية بمعنے القول هنالك۔

(معناه) مواعدهم افعال لا اقوال واذا تكلموا بكلمة نعم التى اذا قيلت وجب الفعل لحاصل انهم موفون بعهودهم حتى انهم اذا قالوا لفعلٍ نعم افعله وجب الفعل فى ذمتهم فلا ينقضون المواعد قط۔

(فارسی) گفتار شان کردارست چون براے کارے آری بگویند پس کردنش براوشان لابدی وواجب گردد یعنے وعدہاے خودرا وفا نمایند وچون بکارے (آری بکنم) گویند آنرا واجب دانستہ زود اد نمایند۔

(اردو) انکے وعدے قول نہین بلکہ ہوبہو فعل ہین جو کہتے اُسکو کرکے دکھلاتے ہین۔ جبکہ کسی کام کی بابت ایسا کلمہ کہین یعنے ہان جو زبان پر آجائے اور تلفظ ہوئے تو اُس کام کا کرنا اُنپر ضروری اور واجب ہوجاوے خلاصہ یہ ہے کہ وہ لوگ وعدے کے بڑے پابند ہین۔ اپنے وعدے کو عملی جامہ پہناتے ہین۔

| بُحُورٌ تَلَاقِيهَا بُحُورٌ غَزِيرَةٌ | إِذَا زَخَرَتْ قَيْسٌ وَإِخْوَتُهَا ذُهْلُ |
|---|---|
| وہ لوگ بڑے سمندر ہین جنہین اور بڑے سمندر ملنے آتے دین | جبکہ جوش مین آوے بنی قیس اور انکے ہمراہ بنی ذہل |

حل: البحور جمع البحر۔ تلاقيها من الملاقاة۔ والضمير للبحور وفاعله بحور والغزيرة الكثيرة۔ زخر من زخر البحر اذا طما موجه وزخر الماء اذا تلاطم۔ الاخوة جمع الاخ والمراد به هنالك قبيلة تنسب الى ذهل بن شيبان بن عكابة وقيس ايضا قبيلة تنسب الى قيس بن ثعلبة بن عكابة۔

(معناه) اذا تلاطمت بنو قيس بن ثعلبة واخوانهم بنو ذهل بن شيبان بن ثعلبة فهم بحور تلاقيها بحور كثيرة۔ الحاصل ان كان اعداءهم كثيرين فهم اكثر عددا منهم

(فارسی) اوشان در بسیاری توالد مثل دریاہاے بزرگ اند کہ دیگر دریاے بزرگ باو آمیختہ باشد

جون بنی قیس وبرادرانش کہ بنی ذہل اند مثل دریاے موجزن در جوش می آیند یعنے گروہ دشمنان شان اگر بیش باشد اوشان ازان بیشتر اند۔

(اُردو) بنی قیس اور اُنکے ہمراہی بنی ذہل مثل دریاے موجزن کے جب جوش مین آتے ہین تو وہ لوگ بڑے بڑے سمندرون کے مانند ہوتے ہین جنمین اور بڑے سمندر رلجاوین خلاصہ یہ ہے کہ کثرت تعداد مین وہ دشمنون سے بہت بڑھے ہوے ہین۔ اگر دشمنون کو دریا سے تشبیہ دیجاے تو اُنکو سمندرون سے تعبیر کرنی چاہیئے۔

## وقال اٰخر

| عَادَوْا مُرُوَّتَنَا فَضُلِّلَ سَعْيُهُمْ | وَلِكُلِّ بَيْتِ مُرُوَّةٍ اَعْدَاءُ |
|---|---|
| لوگون نے ہمارے کمالات سے دشمنی پیدا کرلی سو اُنکی کوشش نکمی گئی | اور ہر خاندان کمالات کے لئے دشمن ہوا کرتے ہین |

حل قوله عادوا من المعاداة باب مفاعلة۔ المروءة كصعوبة مصدر مرء الرجل ككرم اذا صار ذا كمالات انسانية من لين الخلق والجود ونحوهما۔ ضلل مجهول من التضليل وهو الابطال۔

(معناه) حسدونا على كمالاتنا فضلل سعيهم في كسب الكمالات ولو يكن سعيهم مشكورًا ولا يخلوا اهل الكمالات عن اعداء وحسّاد بل لكل بيت الكمال اعداء لمتيرة۔

(فارسی) دشمنان بر کمالات ما حسد بردند پس کوشش شان در کسب کمالات رائگان رفت و دستور این ست کہ ہر صاحب کمال را دشمنان و براے ہر خاندان کمالات حاسدان باشند۔ یعنے دشمنان سعی کردند کہ مثل ما باکمال شوند مگر کوشش بیکار شد۔

(اُردو) لوگون نے ہمارے کمالات سے بیر پیدا کرلیا اور ہماری طرح صاحب کمالات بننے کی کوشش کین مگر اُن کی کوشش نکمّی اور بے سود ٹھہری۔ اور دستور ہے کہ ہر خاندان کمالات کے لیے دشمن ہوا کرتے ہین

| لَسْنَا اِذَا ذُكِرَ الْفَعَالُ كَمَعْشَرٍ | اَزْرٰى بِفِعْلِ اَبِيْهِمُ الْاَبْنَاءُ |
|---|---|
| جبکہ اچھے کام کا ذکر ہو تو ہم مانند ان کے نہین ہین | جنکے بیٹون کا کام اُنکے بڑون کے کام کو عیب لگاوے |

حل الفعال بالفتح الفعل الحسن۔ المعشر القوم۔ ازرى به اذا عابه الباء للتعدية الابناء فاعل ازرى واللام في الابناء عوض عن المضاف اى فعل الابناء۔

(معناه) انا لسنا اذا ذكر الفعل الحسن في جمع قوم كمعشر عاب فعل ابناءهم افعال

آباءهم بل نحن وابناؤنا كرام نعمل ما شيده آباؤنا ولا نعيب فعلهم۔

(فارسی) چون در بزم مردم کارہاے خیر ذکر کردہ شوند پس مامثل گروہے نیم کہ کار پسرانش کارہاے پدران و بزرگان رامعیوب سازد یعنے ماکردۂ بزرگان رامعیوب نساختہ از افعال خویش مزید رونق بخشیم۔

(اُردو) جب کسی گروہ کی محفل مین اچھے کام کا چرچا ہوتا ہے تو ہم اُس گروہ کے مانند نہین ہین جن کے بیٹون کا کام باپ دادا کے کام کو عیب لگاوے بلکہ ہم اپنے آبا، اجداد کے نیک کامون کو ایسی ترقی دے رکھی ہے جس سے لوگ ہمکو سپوت سمجھتے ہین۔

وقال المتوكل الليثي

| | |
|---|---|
| لَسْنَا وَإِنْ أَحْسَابُنَا كَرُمَتْ | يَوْمًا عَلَى الْأَحْسَابِ نَتَّكِلُ |
| ہم ایسے نہین ہین اگرچہ ہمارے حسب بہت عمدہ ہین | کہ ایک دن بھی اپنے حسب پر بھروسہ کر بیٹھین |

حل الواو في وان وصلية. الاحساب جمع الحسب اراد به هنا ما يعد من مفاخر الآباء. يومًا منصوب ظرف للتتكل. قوله نتكل متكلم من الاتكال (وكل مادته) يقال اتكل على الله اذا استسلم اليه. اتكل في امره على فلان إذا اعتمد عليه.

(معناه) احسابنا وان كانت كريمة ومفاخر آبائنا وان عدت حسنة لكننا لا نعتمد على الاحساب ومفاخرهم يومًا من الايام بل نفعل بانفسنا ما يعد من المكارم والمفاخر۔

(فارسی) اگرچہ خصائل و عادات وکارہاے نیک بزرگان ما بسیار خوب اند لیکن ما چنان نیم کہ روزے بران تکیہ زدہ از کسب کمالات غافل مانیم یعنے با وجود نیکنامی خاندان خود در کسب کمالات ساعی باشیم۔

(اردو) اگرچہ ہمارے باپ دادون کے خصائل اور اُنکی نیک نامیان اور عمدہ کام بہت ہین لیکن ہم ایسے نہین جو ایک دن کے لئے بھی صرف آبائی مفاخر پر بھروسہ کر بیٹھین اور خود کسب کمالات سے جی چرائین بلکہ ہم اپنی کوشش سے کمالات کو حاصل کرتے ہین۔

| | |
|---|---|
| نَبْنِي كَمَا كَانَتْ أَوَائِلُنَا | تَبْنِي وَنَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلُوا |
| ہم عمدہ کامون کی بنا ڈالتے ہین جیسے ہمارے پہلے کے لوگ | بنا ڈالتے تھے اور ہم ایسا ہی کرتے ہین جیسا اُنھون نے کیا |

حل المراد بالاوائل الآباء مرفوع اسم كانت والضمير في تبني للاوائل بتاويل الجماعة الاوائل جمع الاول ضد الآخر وكذا يجمع على اولون واوال وتذكير الضمير في فعلوا على الاصل والبيت تفصيل لما علم ضمنا من البيت الاول.

(معناه) انا لا نتكل على الاحساب بل نبني ونشيد ما شيده وبناه اباؤنا الاولون من المجد

والکرم ونقتدی بھم فی جمیع فعالھم من المفاخر۔

(فارسی) ما بر حسب تکیہ نکنیم بلکہ مثل بنا نہادن بزرگان ما مر کارہاے خیر ما ہم بناے آنہا نہیم وہر انچہ از مکارم اخلاق وافعال حسنہ او شان کردہ اند ما ہم می کنیم یعنے ما او سعی خود کسب کمالات می کنیم ودران اقتدائے بزرگان می نمایم۔

(اُردو) ہم اپنے بزرگون کی اقتدا کرکے اچھے کامون کی بناڈالتے اور جیسے انھون نے نیک کام کیا ہم بھی کرتے ہین صرف اپنے احساب پر بھروسہ کرکے بیٹھے نہین رہتے ہین۔

## وقال طُریح بن اسمٰعیل الثقفی

یمدح ولید بن یزید وکان قد منعہ عن الدخول علیہ۔ وقیل یمدح خالد بن عبد اللہ القسری وکان طریح یکنی ابا الصلت وھو شاعر من شعراء الاسلام فی عھد بنی امیۃ۔

| طَلَبْتُ ابْتِغَاءَ الشُّکْرِ فِیْمَا صَنَعْتَ بِیْ | فَقَصَّرْتُ مَغْلُوْبًا وَاِنِّیْ شَاکِرٌ |
|---|---|
| مین نے آسانی شکر کو طلب کیا بعوض اُس بُرائی کے جو تو نے میرے ساتھ کی | سو عاجز رہ گیا مغلوب ہوکر اور بیشک مین شکر گزار ہون |

حل قولہ طلبت ابتغاء الخ قال القبیصی الابتغاء التسھل والتیسر والمعنے طلبت ان تیسر لی الشکر۔ قولہ صنعت بی ای اساءت الی یقال صنع الیہ۔ احسن الیہ وصنع بہ اساء الیہ۔ قصرت متکلم من التقصیر ای عجزت عنہ قولہ مغلوبا حال من قصرت۔

(معناہ) طلبت ان تیسر لی الشکر فیما اساءت الیّ حیث منعتنی عن الدخول علیک (یا ولید ابن یزید) فعجزت عن الشکر مغلوبا لاجل ما کان فی قلبی من القلق وانی علی ذلک شاکر لک۔

(فارسی) خواستم کہ عوض آن بدی کہ بمن کردی ومرا از دربار خود براندی بآسانی شکر ادا شود مگر از ارادۂ خود مغلوب گشتہ از اداے شکر قاصر آمدم لیکن باینہمہ ہم شکر گزار تو ام حاصل اینکہ بسبب رنج دل کہ از تو بر و نشست گو کہ از اداے شکر عاجزم تاہم شکر گزار توام

(اردو) مین نے چاہا کہ میرے ساتھ تیری اس برائی کا شکر بآسانی ادا ہو جو تو نے اپنے دربار سے مجھکو منع کرکے کی ہے۔ مگر کیا کرون دل کی رنجش کی وجہ سے مغلوب الارادہ ہوکر اس سے عاجز رہگیا۔ اور باین ہمہ اب بھی خواہی نخواہی شکر گزار ہون۔ خلاصہ یہ ہے کہ تیری ممانعت کی وجہ سے میرے دل نے بڑی چوٹ کھائی ہے۔

| وَقَدْ كُنْتَ تُعْطِيْنِي الْجَزِيْلَ بَدِيْهَةً | | وَاَنْتَ لِمَا اسْتَكْثَرْتُ مِنْ ذَاكَ حَاقِرُ |
|---|---|---|
| اور تو مجھکو عطاے کثیر بے وعدہ دیتا تھا | | اور تو جسکو میں زیادہ جانتا تھا اُس عطا سے کمتر سمجھتا تھا |

حل البدیھۃ المفاجاۃ والفجاءۃ۔ ای من غیر سوال۔ قولہ بدیھۃ منصوب علی الحالیۃ۔ استکثرت من الاستکثار والجزیل الکثیر۔ حاقر اسم فاعل من حقر یحقر لازمًا ومتعدیًا یقال حقر الرجل اذا ھان قدرہ وحقر الشیٔ استصغرہ وعدّہ صغیرًا۔

(معناہ) وکنت تعطینی العطاء الجزیل الکثیر قبل ذلک من غیر سؤال وانت مستصغر لما علمت من ذلک کثیرًا۔

(فارسی) قبل ازین مرا عطاے کثیر می دادی بغیر سوال من وتو کم شمردی آنرا کہ از عطا بسیارش پنداشتمے یعنے قبل ازین بے سوال مرا ناگاہ می بخشیدی وبسیار مال را کم شمردہ بمن عطا کردی۔

(اُردو) اور پہلے تو مجھکو بہت زیادہ بخشش کرتا تھا اگرچہ مین سوال تک نہ کیا ہوتا، اور جس عطا کو مین بہت زیادہ سمجھتا تو اُسے کمتر اور تھوڑی سمجھکر مجھکو دیتا تھا یعنے آج سے پیشتر بہترین عطائین تو نے مجھکو بن مانگے اور بے مانگے مجھکو بہت کچھ عطا کیا۔

| فَاَرْجِعُ مَغْبُوْطًا وَّتَرْجِعُ بِالَّتِيْ | | لَهَا اَوَّلٌ فِي الْمَكْرُمَاتِ وَاٰخِرُ |
|---|---|---|
| سو مین لوٹتا تھا غبطہ کیا ہوا اور تو لوٹتا ایسی نعمت کیساتھ | | جسکو محامد مین اول اور آخر حاصل ہے |

حل الغبطۃ ان تتمنی مثل ما لغیرک بدون ان ترید زوالہ عنہ قولہ ترجع بالتی لھا اول الخ ای ترجع انت بخصال الکرم والسبق الی الغایۃ المطلوبۃ لھا اول یبتدأ بہ واٰخر ینتھی الیہ۔

(معناہ) ارجع من عندک بالعطایا الجزیلۃ مرموقًا یتمنی الناس ان یکون لھم منک مثل ما کان لی وترجع انت بخصال الکرم والسبق الی الغایۃ لھا اول یبتدأ بہ واٰخر ینتھی الیہ الحاصل انک ترجع بالذکر الجمیل وانا بالمال الکثیر۔

(فارسی) من از نزد تو درین حال واپس گشتم کہ مردم بر من حسد می کردند وآرزو داشتند کہ از تو مالیکہ مرا رسیدہ است مراد شان ہم برسد وتو بچیزے باز گشتی کہ در محامد ومفاخر اورا آغاز وانجام حاصل ست یعنے من بمال بسیار باز میگشتم وترا ذکر جمیل ونیک نامی حاصل می شد کہ اقسام فضائل را شامل بود۔

(اُردو) مین تیرے پاس سے اتنا مال بخشش کیلئے واپس جاتا تھا کہ لوگ اُسے دیکھکر اسبات کی تمنا کرتے تھے کہ انکو بھی تجھ سے اسقدر مال ملے۔ اور تجھکو اُس سے ذکر جمیل کی وہ نعمت حاصل ہوتی تھی

جو تمام محامد اور خصائل کے اول اور آخر مین ہوتی ہے یعنی مین بہت مال لیکر لوٹتا تھا اور تجھکو اقسام فضائل حاصل ہوتے تھے۔

## وقال حبیب بن عوف

| فتًی زَادَہُ السُّلطَانُ فِی الْحَمْدِ رَغْبَۃً | إِذَا غَیَّرَ السُّلْطَانُ کُلَّ خَلِیْلٖ |
|---|---|
| وہ ایسا جوان ہے کہ بڑھاتا چلا غلبہ تعریف مین اسکی خواہش | جبکہ متغیر کردے غلبہ ہر دوست کو |

حل فتًی ای ہو فتًی والضمیر المنصوب فی زادہ للفتی۔ السلطان القہر والغلبۃ رغبۃً مفعول ثانٍ لزاد۔

(معناہ) ہو فتًی زادہ القہر رغبۃً فی اکتساب المحامد بان یفعل ما یحمد علیہ اذا غیر السلطان کل خلیل الحاصل ان ممدوحی رجل کریم الاخلاق حسن الشمائل لم یبطرہ الغنی ولا اطغاہ السلطان کما اطغا الاغنیاء۔۔

(فارسی) ممدوح من جوانمردی ست کہ شوکت وغلبہ اش در فراہم کردن ستایش رغبتش بیش کرد چون ہر دوست را غلبہ وشوکت متغیر کند یعنی ہر توانگر و متمول بعد از حصول ستایش متکبر شود و از فعل نیک باز ماند مگر ممدوحم چنان نیست بلکہ روز بروز سوے حصول نیکنامی رغبتش زیادہ میگردد۔

(اُردو) وہ ایسا جوانمرد ہے کہ غلبہ روز بروز اچھے کامون کیطرف اسکو راغب کرتا ہے جبکہ غلبہ اور فراخ حالی ہر دوست کو اپنے دوست سے متغیر کردے۔ یعنے دستور یہ ہے کہ زیادہ گھمنڈ انسان کو بے راہ کرتا ہے مگر ممدوح مین وہ بات نہین ہے بلکہ ہزار ستایش حاصل کرنیکے بعد بھی وہ اور اچھے کامون کی طرف راغب ہے۔

## وقال ابن الزبیر الاسدی یفضل محمد بن مروان علی عبد العزیز

| لَا تَجْعَلَنَّ مُشَدَّنًا ذَا سُرَّۃٍ | ضَخْمًا سُرَادِقُہٗ عَظِیْمَ الْمَوْکِبِ |
|---|---|
| مت سمجھ ایک شخص فربہ اُٹھی ہوئی ناف والے کو | جو بلند ہین اسکے خیمے اور بہت ہین شتر سوار اردلی |
| کَاَغَرَّ یَتَّخِذُ السُّیُوْفَ سُرَادِقًا | یَمْشِیْ بِرَایَتِہٖ کَمَشْیِ الْاَنْکَبِ |
| مثل روشن رو کے جو تلوارون کو خیمے بناتا ہے | چلتا ہے اپنے جھنڈے کو لے کر مت کبر کی چال سے |

حل لا تجعلن ای لا تعتقدن المشدن کمعظم کثیر اللحم لثقیل لبلید قولہ ذا سرۃ اراد بالسرۃ السرۃ الناتیۃ (اٹھی ہوئی ناف) فان نتو السرۃ عیب فی نفسہ والسرادق ما حول القبۃ والخیمۃ۔ والموکب کباب الابل للزینۃ

قوله کاغرّ منصوب المحل علی انه مفعول ثان للجعل- والاغر الحسن والابیض من کل شئ والکریم الافعال والسين الشريف- والضمير فى برايته للاغر والانكب من يكون احد منكبيه ارفع من الأخر وكنى به عن المتكبر-

(معناه) لاتعتقدن رجلاً كثير اللحم وعظيم البطن ذا سرة ناتية عظيم السرادق مترينا كثير الموكب مثل رجل شريف سيد اغر الوجه يتخذ السيوف سرادقا ويقيم تحتها يمشى برايته من الشجاعة مثل مشى الرجل المتكبر المشرف احد منكبيه من الأخر اى لاتعتقدن عبد العزيز كمحمد بن مروان فان بينهما فرقا بيّنا-

(فارسی) نه دانید شخصے فربه بسیار گوشت فربه شکم بلند ناف را که خیمه اش بلند و شتر سواران زینتے او بسیار دانبوه اند مثل کسے کو سردار قوم روشن روست که شمشیر ہا را خیمه خود سازد یعنے زیر سایه اش زندگی گذارد و ہمیشه در جنگ مصروف ماند- می رود بلواے خویش از دلیری و شجاعت مثل رفتن متکبر- خلاصه اش اینکه عبد العزیز را مثل محمد بن مروان مشمرید-

(اردو) اُس شخص کو جس کی ناف اُٹھی ہے اور بدن خوب فربه ہی- جسکے خیمے بہت بلند اور شتر سواران اردلی بہت زیادہ ہین یعنے عبد العزیز کو اُس شخص کے مثل مت سمجھو که جسکا چہره روشن ہے (یعنی سردار قوم ہے) تلوارون کو اپنے خیمے بنا کر لڑائیو نمین اُسکے سایه تلے زندگی بسر کرتا ہے اور لڑائیو نمین اپنے جھنڈے کو لے کر متکبرین کی سی چال سے اکڑتا ہوا چلتا ہے (یعنے بہت دلیر اور شجاع ہے) اور وه محمد بن مروان ہے- خلاصه یه ہی که عبد العزیز کے فربه بدن کو دیکھکر محمد بن مروان کے مانند اسے مت سمجھو کیونکه دونون مین بہت بڑا فرق ہے- عبد العزیز تن پرور اور آرام طلب اور محمد جنگجو اور مرد میدان ہے مصرعه

ببین تفاوت راه از کجاست تا بکجا

| مَابَيْنَ مَشْرِقِهَا وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ | فَتَحَ الْاِلٰهُ بِشَدَّةٍ لَّكَ شَدَّهَا |
|---|---|
| تمام روے زمین کو مابین مشرق اور مغرب کے | فتح کردیا خدانے تیرے ایک حملہ سے |

حل قوله بشدة اى حملة- قوله لك التفات من الغيبة الى الخطاب- وشدها التفات من الخطاب الى الغيبة والضمير المنصوب فى شدها للشدة مفعول شد قوله ما بين مفعول فتح والضمير المجرور فى مشرقها للارض-

(معناه) فتح الله تعالے ما بين مشرق الارض ومغربها اى الارض كلها بحملتك التى حملت بها-

(فارسی) خداوند تعالٰے ہمہ روے زمین را از مشرق تا مغرب بیک تاخت کہ تاختی مر ترا فتح کرد۔
(اُردو) تیرے ایک ہی حملہ سے خداوند کریم نے تمام روے زمین کو پورب سے پچھم تک فتح کر دیا یعنے تونے ایک حملہ سے ساری زمین کو اپنے قبضے میں کر لیا۔

| بَيْنَ ابْنِ اَشْتَرِهِمْ وَبَيْنَ الْمُصْعَبِ | جَمَعَ ابْنُ مَرْوَانَ الْاَغَرُّ مُحَمَّدٌ |
|---|---|
| درمیان انکے ابن اشتر اور مصعب کے | جمع کردیا مروان کے بیٹے روشن رو محمد نے |

حل المراد بابن اشتر هو مالك ابن اشتر النخعي وبالمصعب مصعب بن الزبير اى جمع بين قتلهما وجمع بين ممالكهم المفتوحة۔ قوله بين ابن الخ مفعول جمع۔

(معناه) جمع محمد الاغر ابن مروان بين قتل مالك بن اشتر النخعي والمصعب بن الزبير فارح منهما او جمع بين بلادهما التى كانت لهما۔

(فارسی) پسر مروان کہ روشن رو محمد ست میان قتل ابن اشتر نخعی و مصعب بن زبیر جمع کرد یعنی ہمہ را قتل کردہ فارغ البال شد یا میان ممالک فتح کردہ شدہ آن ہر دو جمع کرد و بر آنہا قبضہ گرفت۔
(اُردو) محمد بن مروان نے جو سید اور روشن رو ہے ابن اشتر نخعی اور مصعب بن زبیر کے قتل کو اکٹھا کر دیا یعنے دونوں کو قتل کر کے اُنکے ممالک مفتوحہ پر قبضہ کر لیا۔

## قال اعشى بنى ابى ربيعة

حل وهو شاعر اسلامى مروانى المذهب واسمه عبد الله بن خارجة۔ وقال ابو تمام دخل اعشى بنى ربيعة على عبد الملك بن مروان فقال له عبد الملك ما الذى بقى من شعرك يا ابا المغيرة فقال يا امير المؤمنين انا الذى اقول + وما انا فى امرى ولا فى خصومتى + الابيات فلما فرغ قال عبد الملك من يلومنى على هذا وامر له بصلة كبيرة۔

| بِمُهْتَضَمٍ حَقِّىْ وَلَا قَارِعٍ سِنِّىْ | وَمَا اَنَا فِىْ حَقِّىْ وَلَا فِىْ خُصُوْمَتِىْ |
|---|---|
| حق غصب کردہ شدہ اور نہ دانت پیسنے والا شرمندگی سے | اور میں نہیں ہوں اپنے حق میں اور نہ اپنی خدمت میں |

حل قوله فى حقى اى فيما استحقه من الناس۔ المهتضم اسم مفعول من الاهتضام وهو الظلم والغصب متعد۔ القارع اسم فاعل من قرع سنه اذا حرقه ندامة على ما فعل۔ والسن بالكسر يجمع على الاسنان۔ وفى لستعر لف ونشر مرتب۔

(معناه) وما انا فيما استحقه من الناس بمظلوم الحق ومغصوب به ولا انا فى خصومتى التى اخاصم بها احدا ابنا دم على فعلى قارع سنى الحاصل انى رجل حازم صائب التدبير

اکون غالباً لا مغلوباً۔

(فارسی) من در حق خود کہ بر دیگران باشد مغصوب و مظلوم نیم یعنے کسی را مجال نباشد کہ حق مرا غصب کند نیز در خصومت و تکرار کہ با کسے افتد بر کردہ خود نادم و شرمندہ نشوم تا دندان بگزم بلکہ دور اندیش و راست گوام ہر چہ گویم بکار آید۔

(اُردو) لوگون پر میرا جو حق واجب ہے اسمین مغصوب الحق نہین ہون یعنے کوئی میرے حق کو غصب نہین کرسکتا اور کسی سے جھگڑا اور تکرار کرنے مین اپنے فعل پر شرمندہ ہوکر دانت پیسنے والا نہین ہون بلکہ میری رائے صائب ہوا کرتی ہے لہذا ہمیشہ تکرار مین غالب رہا کرتا ہون۔

| وَلَا مُسْلِمٍ مَوْلَایَ عِنْدَ جِنَایَةٍ | وَلَا خَائِفٌ مَوْلَایَ مِنْ شَرِّمَا اَجْنِیْ |
| --- | --- |
| اور چھوڑنے والا نہین ہون اپنے عہد کو جرم کے وقت | اور نہ ڈرانے والا ہون اپنے حلیف کو اپنے جرم کی برائی سے |

حل قولہ و مسلم عطف علیٰ مہتضم فی البیت قبلہ۔ والمولی ابن العم والحلیف (ہم عہد) والمسلم من اسلمہ اذا ترکہ وخذلہ۔ الجنایۃ الجرم اراد بالشر ہناک مصادرۃ الجرم۔ اجنی متکلم من جنی یجنی من الجنایۃ۔

(معناہ) ولست اخذل ابن عمی وحلیفی واترکہ عند جنایۃ صدرت عنہ بل اعینہ واؤدی الدیۃ عنہ وکذا لست اُخَوِّفُ ابن عمی وحلیفی من شرِّ جنایتے التی صدرت منی بان الزمہ جنایتے فانی اکفی عن امہ ودیۃً وقتالاً۔

(فارسی) چنان نیم کہ پسر عم خود یا ہم عہد خویش را چون از وے جرمی سرزد شود بگذارم وا ورا مدد نکنم ونیز چنان نیم کہ او را از جرم خویش بترسانم و مصادرت جرم من بردا فگنم یعنے من او را ہرگونہ مدد می کنم اگر خود مجرم شود تاوانش ادا نمایم و اگر از من جرمے صادر شود مرا در ا خود کافی شوم و بر وا الزام ندہم۔

(اُردو) مین ایسا نہین کہ اپنے چچا کے بیٹے یا ہم عہد سے کبھی جرم صادر ہونے پر اسکو مین چھوڑدون اور مدد نہ کرون اور جب کبھی مین خود مجرم ٹھہرون تو اُسے اُسکی برائی سے ڈراؤن اور اُس جرم کا تاوان اُسپر ڈالدون خلاصہ یہ ہے کہ اپنے جرم نیز اُسکے گناہ کو مین اکیلا کافی ہون۔ اپنی طرف سے اس کا تاوان ادا کردیتا ہون اپنی مدد کے لئے ایسکو لڑائیون کے مصائب مین گرفتار نہ کرکے تن تنہا لڑتا ہون۔

| وَاِنَّ فُؤَادًا بَیْنَ جَنْبَیَّ عَالِمٌ | بِمَا اَبْصَرَتْ عَیْنِیْ وَمَا سَمِعَتْ اُذُنِیْ |
| --- | --- |
| اور بیشک وہ دل جو میرے دونون پہلوؤن کے درمیان ہے جاننے والا ہے | اُس چیز کا جسکو میری آنکھ نے دیکھا اور کان نے سنا ہے |

حل قولہ بین جنبیّ فی محل النصب علی انہ نعت فؤادا۔ عالم مرفوع خبر ان۔ انما نکر فؤادا لانہ

بالاتصال قوله بین جنبیّ اخص حتے علوانہ قلبہ من بین القلوب۔ وقوله بما سمعت اٰخ متعلق بعالو۔

(معناه) ان فوادًا کائنا بین جنبیّ عالو بما اری واسمع یرید انه ذو فطنة ونباهة خبیر بتصاریف الامور۔

(فارسی) ہر آئینہ دلیکہ میان ہر دو پہلوے من ست آگاہ و دانا ے آنست کہ دید چشم و شنید گوشم یعنے من زیرک و دانا سے رموز کار ہا ام۔

(اُردو) میرا دل ان چیزون کی حقیقت سے خوب واقف ہے جنکو میری آنکھون نے دیکھا اور میرے کانون نے سنا خلاصہ یہ ہے کہ مین بہت ہوشیار اور رموز افعال سے واقف نیز تصاریف امور کا دانا ہون۔

| وَفَضَّلَنِیْ فِی الشِّعْرِ وَاللُّبِّ اَنَّنِیْ | اَقُوْلُ عَلٰی عِلْمٍ وَّ اَعْرِفُ مَا اَعْنِیْ |
|---|---|
| اور فضیلت دی ہے مجھکو شعر اور عقل مین اسبات نے | کہ مین سمجھکر کہتا ہون اور جانتا ہون اپنی مراد کو |

حل فضلنی من التفضیل۔ اللب بالضم العقل لباب جمعه۔ قوله اننی الجملة فاعل فضلنی قوله علی علم فی محل الحالیة اعنی متکلم من عنی یعنی۔

(معناه) قد حصلت لی الفضیلة فی الشعر والعقل لاجل انی لا اقول بجهل ولا انطق الا عن معرفة وعلم الحاصل انا متیقظ منتبه۔

(فارسی) مرا بر دیگران فضیلت و بزرگی داد سخن گفتنم از فہم و دانش و دانستن معنے گفتارم یعنے من دانا زیرک ہستم کہ از جہالت و نادانی نہ گویم و بغیر علم لب نجنبانم۔

(اُردو) میرے خوب سمجھکر بات کرنے اور اپنے کلام کے مطلب کو خوب جاننے نے مجھکو اورون پر شعر اور عقل مین بڑائی بخشی ہے۔ یعنی مین اپنی ہوشیاری سے بے سوچے سمجھے کلام نہین کرتا ہون۔ لہذا لوگون مین میری ہر بات کی بڑی قدر ہوا کرتی ہے۔

| وَاَصْبَحْتُ اِذْ فَضَّلْتُ مَرْوَانَ وَابْنَهٗ | عَلَی النَّاسِ قَدْ فَضَّلْتُ خَیْرَ اَبٍ وَّابْنٍ |
|---|---|
| اور مین ہوگیا جبکہ فضیلت دی مینے مروان اور اسکے بیٹے کو | لوگون پر بیشک فضیلت دی مینے سب سے عمدہ باپ اور عمدہ بیٹے کو |

حل قوله اذ فضلت ظرف اصبحت قوله خیر اب ای خیر جنس الاب وکذا خیر جنس الابن علی ان التنکیر للجنس لاضافة اسم التفضیل الیه۔ قوله قد فضلت خبر اصبحت۔

(معناه) انی حین فضلت مروان بن الحکم وابنه عبد الملک علی الناس قد فضلت

افضل اب وافضل ابن۔

(فارسی) شدم چون فضیلت دادم مروان وپسرش را بر مردم ہر آئینہ فضیلت دادم بہترین پدر وبہترین پسر را یعنے درحقیقت فضیلت دادم راست افتاد زیراکہ آن ہر دو بہترین جنس پدر وپسر اند۔

(اردو) یعنے مروان اور اسکے بیٹے عبدالملک کو لوگون پر جو مین نے فضیلت دی تو وہ بالکل سچ ہے۔ کیونکہ وہ دونون باپ بیٹے ہونے کی رو سے تمام لوگون سے افضل ہین نہ کوئی باپ مروان کے مانند ہے اور نہ کوئی بیٹا عبدالملک کی طرح۔ لہذا میری تفضیل بجا ہے۔

## وقال ایضا فی سلیمان بن عبدالملک وکان سلیمان ولی عہد

| | |
|---|---|
| اَتَیْنَا سُلَیْمَانَ الْاَمِیْرَ نَزُوْرُہٗ<br>ہم امیر سلیمان کے پاس ملاقات کو آئے | وَکَانَ امْرَءً یُحْبِیْ یُکْرِمُ زَائِرَہٗ<br>اور وہ ایسا شخص ہے کہ بخشش کیا جاتا ہے اور تعظیم کیا جاتا ہے اسکا ملاقاتی |

حل) نزورہ من الزیارۃ۔ قولہ یحبی مجہول من الحباء وھو العطاء۔ وایضا یکرم مجہول من الاکرام۔ والواو فی وکان حالیۃ وقولہ یحبی الخ نعت امرءا۔

(معناہ) جئنا لزیارۃ سلیمان الامیر الذی یعطی زائرہ وینعم علیہ ویکرمہ۔

(فارسی) بملاقات امیر سلیمان رفتیم وآن مردے بود کہ ملاقات کنندہ اش بخشیدہ وتعظیم کردہ می شود یعنی کسی کہ بملاقاتش بیاید اورا بہ بخشد وتعظیمش میکند۔

(اردو) ہم بغرض ملاقات امیر سلیمان کے پاس آئے اور حال یہ ہے کہ وہ ایسا شخص ہے کہ اپنے ملاقاتی کو مال ودولت بخشش کرتا اور اسکی تعظیم کرتا ہے یعنی نجی اور داتا ہے۔

| | |
|---|---|
| اِذَا کُنْتَ بِالنَّجْوٰی بِہٖ مُتَفَرِّدًا<br>جبکہ تو خلوت مین اس کے پاس تنہا ہو | فَلَا الْجُوْدُ مُخْلِیْہِ وَلَا الْبُخْلُ حَاضِرُہٗ<br>تو بخشش اسکو تنہا نہین چھوڑتی اور نہ بخل اسکے پاس آتا ہے |

حل) النجوی ما یلون من الحدیث فی الخلوۃ واراد بالنجوی ھنا الخلوۃ ومنہ المناجاۃ متفردا خبر کنت۔ مخلیہ اسم فاعل من اخلاہ اذا ترکہ۔

(معناہ) انہ لا یرائی الناس بل ھو جواد کریم بطبعہ فانک اذا کنت متفردا متخلیا مناجیا معہ فلا یترکہ الجود ولا یحضرہ البخل ای یعطیک ح ایضا۔

(فارسی) چون درگوشۂ تنہائی نزد او تنہا باشی پس آن وقت ہم بخشش اورا تنہا نگذارد وبخل نزدش حاضر نشود یعنے چنانکہ درجلوت می بخشد ہمچنان درخلوت جود وسخاوت می کند زیراکہ اورا ریا کار نیست کہ

بر مردم دہر و در تنہائی بخل کند۔

(اُردو) گوشۂ تنہائی مین جب تو اُس کے پاس تنہا ہو اُسوقت مین بھی سخاوت اُس سے الگ نہین ہوتی اور نہ بخل اُسکے پاس حاضر رہتا ہی یعنے اُس کی سخاوت خلوت اور جلوت مین یکسان ہے۔ اس کی سخاوت بطور دیکھاوا نہین ہے کہ لوگون کے روبرو بخشش کرے اور تنہائی مین کچھ نہ دے۔

| كِلَا شَافِعَيْ سُؤَالِهِ مِنْ ضَمِيرِهِ | عَنِ الْبُخْلِ نَاهِيهِ وَبِالْحِلْمِ اٰمِرُهْ |
|---|---|
| دونون سفارش کرنے والے ہین اُسکے سائلون کو جو اُسکے دل سے ہین | جہالت سے منع کرنیوالے اور حلم کا حکم کرنے والے ہین |

حل) شافعی تثنیۃ الشافع حذفت النون بالاضافۃ انما جعل للسوال شافعین وزعموان کلامنہما ینہاہ عن البخل ویامرہ بالبذل لان العرب تزعم ان الفعل یتاکد بالاثنین وان للانسان نفسین عندما یحضرہ من الفعال والمقال احدھما تامرہ بالفعل والاخری تنہاہ وتبعثہ علی الترک السؤال جمع السائل قولہ من ضمیرہ فی موضع الحال۔ وکلا مفرد لفظا ومثنی معنیً ولذا قال ناھیہ وامرہ علی الافراد۔

(معناہ) ان کلتا نفسیہ ناشیتین من ضمیرہ تامرہ ان یحلم بالسائلین وتنہاہ عن البخل الحاصل انہ جواد کریم حتی ان کلتا نفسیہ متحد ان شافعتی سؤالہ معًا۔

(فارسی) ہر دو نفس او مر سائلانش سفارش کنندگان اند کہ او را از بخل و جہالت منع کنند و بہ حلم و بردباری حکم کنند یعنے در طبع انسان دو چیز باشد یکے حکم کنندۂ بکارے و دیگر منع کنندہ اش ازان کار اما ممدوح من بس از غایت کرم و سخا ہر دو نفس او موافق گشتند تا آنکہ چون سائلان نزد وے در آیند آن ہر دو مر ایشان سفارش میکنند و گویند کہ او شان از انبیا عطا کن و با اوشان بنادانی پیش میا۔

(اُردو) یعنے ممدوح کے دل سے اُسکے سائلون کے لئے دو سفارش کرنیوالے پیدا ہوتے ہین اور دونون اُنکو سائلون کے ساتھ بُردباری سے پیش آنیکا حکم کرتے اور جہالت سے سلوک کرنیکو منع کرتے ہین۔ خلاصہ یہہ ہے کہ عرب کی عقیدت کے مطابق انسان مین دو نفس ہین ایک اُنمین کا کسی کام کا حکم کرتا ہے اور دوسرا اُسکے برعکس اُس سے منع کرتا ہی۔ شاعر کہتا ہے کہ میرے ممدوح کے وہ دونون نفس متحد ہین جب کسی کام کی فرمایش کرتے ہین تو دونون اور جب منع کرتے ہین تو دونون ایک ساتھ منع کرتے ہین اور دستور ہے کہ دو کا حکم واجب الاتباع ہوتا ہی۔

## وقال الکمیت یمدح مسلمۃ بن عبد الملک

واعلم ان من یقال لہ الکمیت من الشعراء ثلثۃ کلھم من بنی اسد بن خزیمۃ اولہم الکمیت

الاکبر ابن ثعلبۃ بن نوفل۔ والثانی الکمیت بن معروف بن الکمیت الاکبر والثالث ابن زید منشد ھذہ الابیات ومن حدیث الابیات انہ امر ھشام بن عبد الملک بقتلہ لقصائدہ الھاشمیات فاتی مسلمۃ بن عبد الملک مستجیرًا فقال لا ینفعک جواری ولکن استجر بمسلمۃ بن ھشام وصار سفیرًا بینہ وبین مسلمۃ بن ھشام فاجارہ مسلمۃ بن ھشام ولذا قد یقال انہ یمدح بھذہ الابیات مسلمۃ بن ھشام۔

| وَلَا اسْتَعْذَبَ الْعَوْرَآءَ یَوْمًا فَقَالَھَا | فَمَا غَابَ عَنْ حِلْمٍ وَّلَا شَھِدَ الْخَنَا |
|---|---|
| اور نہ شیرین سمجھا بری بات کو کبھی پس کہا | وہ شخص جدا ہوا حلم سے اور نہ حاضر ہوا امر قبیح مین |

حل الخنا الفحش والعوراء الکلمۃ القبیحۃ۔ استعذب ای حسبہ عذبًا حلوًا۔ الضمیر فی قالھا للعوراء

(معناہ) ان ممدوحی مسلمۃ منزہ عن النقائص کلھا فانہ ما غاب عن الحلم قط ولا شھد الفحش ولو یحسب الکلمۃ القبیحۃ عذبًا حلوًا یومًا من الایام فقالھا۔

(فارسی) ممدوح من گاہے از بردباری جدا نماندہ است و در امر قبیح حاضر نشدہ و روزے سخن زشت را شیرین دانستہ بر زبان نیاورد یعنی از عیوب کلی پاک و منزہ است

(اُردو) وہ کبھی بردباری سے جدا نرہا بلکہ ہمیشہ حلم و بردباری سے کام کرتا ہے۔ امر قبیح اور فعل شنیع مین کبھی حاضر نہوا۔ عمر بھر کبھی بری بات کو بہتر سمجھکر زبان پر نہ لایا یعنے تمام عیوب اور نقائص سے بری اور پاک ہے۔

| تَصَرُّمَھَا مِنْ شِیْمَۃٍ وَّانْتِقَالِھَا | یَدُوْمُ عَلٰی خَیْرِ الْخِلَالِ وَیَتَّقِیْ |
|---|---|
| منقطع ہوجانے اور منتقل ہونے سے اُن خصلتون کے | ہمیشہ قائم ہے عمدہ خصلتون پر اور ڈرتا ہے |

حل الخلال جمع خلۃ وھی الخصلۃ۔ یتقی من الاتقاء۔ قولہ تصرمھا وانتقالھا مفعول یتقی والضمیر المجرور فی تصرمھا مبھم یفسرہ قولہ من شیمۃ والتصرم مصدر باب التفعل ومعناہ الانقطاع۔

(معناہ) انہ یحب الخیر ابدًا ویتحفظ من ان تزول عنہ شیمۃ کریمۃ وخلق حسن وتنتقل منہ الی غیرہ الحاصل انہ کریم جواد ذو خصال کریمۃ یخاف انتقالھا منہ۔

(فارسی) ہمیشہ دائم بر خوہاے نیک می ماند و می ترسد منقطع گشتن آن خصلت و منتقل شدن آن از و یعنے آن کس صاحب خوہاے نیکوست ہمیشہ خصال خود را نگہدارد و می ترسد کہ مبادا در کدام وقت از من آن خصال منتقل شوند۔

(اُردو) اپنی اچھی خصلتونپر ہمیشہ ثابت قدم رہتا ہے اور اُن خصلتون کے اپنے سے منتقل ہوجانے سے

ڈرتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ وہ شخص اچھی خصلتوں کا بالکل شیدا ہے ہمیشہ اُسکو اسبات کا ڈر لگا رہتا ہے کہ خدا نہ کرے کہ کہین میری بے احتیاطی سے وہ خصلتین مجھسے رخصت ہو جائین۔

| كَمَا فَضَلَتْ يُمْنَى يَدَيْهِ شِمَالَهَا | وَتَفْضُلُ اَيْمَانَ الرِّجَالِ شِمَالُهٗ |
|---|---|
| جیسا فضیلت رکھتا ہے اسکا داہنا ہاتھ اسکے بائین ہاتھ پر | اور فضیلت رکھتا ہے لوگون کے داہنے ہاتھو پر اُسکا بایان ہاتھ |

حل) تفضل من فضله اذ اغلبه فی الفضل والضمیر المجرور فی شمالها لیدیه فانها للزومها وعدم انفکاکهما کشئ واحد۔ قوله شماله مرفوع فاعل تفضل وقوله یمنی فاعل فضلت وشمالها منصوب مفعول۔ والاوجه ان یجعل الضمیر فی شمالها عائدًا الی الرجال فیکون المعنی کما فضلت یمنی یدیه شمال الرجال۔

(معناه) تغلب شمال الممدوح ایمان الرجال کلّهم فی الفضل والشرف کما فضلت یمینه شماله فیهما۔ یعنی انه اجود الناس واسخاهم۔

(فارسی) فضیلت می دارد در جود وکرم دست چپش بر دست راست مردمان چنانکه دست راست وے بر دست چپش فضیلت می دارد۔

(اُردو) یعنے داد و دہش مین وہ اسقدر بڑھا ہوا ہے کہ اُس کا بایان ہاتھ لوگون کے داہنے ہاتھون پر فضیلت رکھتا ہے جیسے اُس کا داہنا ہاتھ اُسکے بائین ہاتھ پر فضیلت رکھتا ہے۔ اُس کی ادنی بخشش اورون کی اعلے بخشش سے بدرجہا اعلے اور افضل ہوتی ہے۔

| وَاٰمِرًا بِاَفْعَالِ النَّدٰی وَافْتِعَالِهَا | وَمَا اَجِمَ الْمَعْرُوْفَ مِنْ طُوْلِ كَرِّهٖ |
|---|---|
| اور حکم کرنے کو بخشش کے کامون کا اور خود اُسکے کرنے کو | اور مکروہ نہین جانتا ہے احسان کو بسبب تکرار کے |

حل) اجم کره یقال فلان اجم هذا الشئ ای کرهه۔ الکر التکرار۔ قوله وامرًا وافتعالها معطوفان علی المعروف۔ الافتعال الاکتساب والضمیر المجرور فی افتعالها للافعال۔

(معناه) لویکره المعروف والاحسان الی الناس من طول تکراره وکثرة عوده ولا للامر بافعال الجود والکرم ولا اکتسابها بنفسه الحاصل انه یفعل الخیر دائمًا ویامر الناس به لا یکره شیئًا منها۔

(فارسی) مکروہ نداند نکوئی واحسان را بسبب بار بار کردنش ونیز بکار ہائے جود وکرم حکم کردن وخود کردن آنہا مکروہ نداند۔ حاصل اینکہ بار بار بر مردم احسان کردہ آنرا مکروہ نہ داند۔ خود بخشش میکند ودیگران را بدان بفرماید۔

(اُردو) باربار احسان کرکے بھی اُس سے نفرت ظاہر نہین کرتا ہی بخشش کے کامون کا حکم کرتا ہے اور خود بھی کرتا ہے یعنی دوسرون کو ترغیب دیتا اور خود بخشش کرتا ہے۔ اسی معنے مین کہا گیا ہے کہ دے داتا دلاے داتا۔

| وَيَبْتَذِلُ النَّفْسَ الْمَصُوْنَةَ نَفْسُهُ | إِذَا مَا رَأَى حَقًّا عَلَيْهِ ابْتِذَالُهَا |
|---|---|
| اور ذلیل کرتا ہے اپنے پاک نفس کو جو ننگ سے محفوظ ہے | جبکہ سمجھتا ہے لازم اپنے اوپر اسکے ذلیل ہونے کو |

حل يبتذل من الابتذال ضد الصيانة انتصب نفسه على البدل من النفس المصونة اسم مفعول من صان يصون صيانة۔ والضمير المجرور في عليه للممدوح۔ والمراد بالنفس المصونة انها محفوظة من العار والمنقصة والذل والهوان۔

(معناه) انه اذا رأى ابتذال نفسه واجبًا عليه حقًّا لازمًا لم يتميز لها ولا يصونها اي يفعل ذلك في الشدائد كما روي في الحرب كنا اذا اشتد بنا الامر اتقينا برسول الله صلى الله عليه وآله واصحابه وسلم۔

(فارسی) ذلیل و خوار می کند نفس خود را که از ذلت و خواری نگهداشته است چون ذلیل شدن نفس بروے واجب ولابدی می بیند۔ یعنی بوقت زود آمدن مصائب ذلت و خواری برخود آورده بدیگران مدد می رساند۔ وصدہا تکالیف برخود لازم می گرداند۔

(اُردو) ذلت اور خواری سے بچی ہوئی طبیعت کو ضرورت کیوقت ذلیل کرنے سے پروا نہین کرتا یعنی یون تو اُسکی ذات ننگ و عار سے بالکل محفوظ ہے ہان جب لوگو نپر مصیبت آن پڑتی ہے اُسوقت اُن کی خدمت اپنے اوپر لازم سمجھکر اُن کی مدد کے لئے بہتری تکلیفین جھیلتا ہے

| بَلَوْنَاكَ فِيْ أَهْلِ النَّدٰى فَفَضَلْتَهُمْ | وَبَاعُكَ فِي الْأَبْوَاعِ قِدْمًا فَطَالَهَا |
|---|---|
| ہمنے تیرا امتحان کیا سخیون مین سو تو اُنسے بڑھکر رہا | اور تیری درازدستی کو دراز دستون مین ہمیشہ سو اُنپر غالب رہی |

حل بلوناك اختبرناك۔ اهل الندى اي الاسخياء۔ قوله وباعك منصوب لان اصله وبلونا باعك والباع قدر مد اليدين كالبوع يجمع على الابواع قدمًا منصوب على الظرفية قوله فطالها فاعله باعك۔ والضمير يرجع الى الابواع۔ قوله ففضلتهم يقال فاضلته ففضلته افضله ولذلك تعدى وان كان فضل الشيء اذا زاد لا يتعدى وكذلك قوله فطالها انما تعدى وطال الذي ضد قصر لا يتعدى لانه من طاولته فطلته اطوله۔ وطول الباع كناية من الجود والاعطاء۔

(معناہ) اختبرناك في اهل الجود والكرم فغلبتهم في الفضل وكذا بلونا باعك في الابواع في القدايم فغلبتها في الطول۔ الحاصل انك اجود الناس طول يدًا۔

(فارسی) ترا در سخیان امتحان کردم پس بر اوشان غالب آمدی نیز دراز دستی ترا در دراز دستیہا آزمودم از قدیم الایام پس دست تو بر دستہا بدرازی فائق و غالب آمد یعنی تو در سخیان سخی بے مثل ہستی و دست سخاوت تو از ہمہ دستہا دراز است۔

(اُردو) سخیوں میں ہمنے تیرا امتحان کیا سو تو سب سے اچھا نکلا کوئی شخص سخاوت میں تیرے مانند نہیں ہے۔ اسی طرح ہمیشہ تیری درازدستی (یعنے سخاوت) کو اور سخاوتوں میں آزمایا گیا تو تیری سخاوت اُن پر غالب رہی یعنی تیری طرح سخی دوسرا کوئی نہیں ہے۔

| إِذَا الْخُوْدُ عَدَّتْ عُقْبَةَ الْقِدْرِ مَالَهَا | فَأَنْتَ النَّدٰى فِيمَا يَنُوْبُكَ وَالسَّدٰى |
|---|---|
| جبکہ نازکبدن خوبصورت عورت دیگ کی کھرچن کو اپنا بیش قیمتی مال سمجھے | تو عین بخشش ہے ان مصائب میں جو تجھپر نازل ہوں اور مجسم عطا ہے |

حل الندی والسدی بمعنی واحد وقیل الندی بالنہار والسدی بالليل وقوله انت الندی والسدی کما یقال زید عدل۔ ینوبك من ناب ینوب یقال نابه اذا اصابه ونزل به والخود بالفتح المرأة الشابة الجميلة الناعمة عدت من العد (گننا) عقبة القدر ما یبقی فیها من الطعام وكنی به عن اشتداد الزمان قوله مالها منصوب مفعول ثانٍ لعدّت

(معناہ) انت عین الجود والمعروف فیما یصیبك عند اشتداد الزمان حین تعد المرأة الجميلة الناعمة التي يرغب فيها الرجال عقبة القدر مالها۔ الحاصل انت تجود الناس عند اشتداد الزمان وعام القحط۔

(فارسی) چون بوقت فرود آمدن سختیہا تو و قحط سالی کہ زن جوان خوبرو نازک اندام دردو طعام باقیماندہ در تہ دیگ را مال بیش بشمرد عین سخاوت و نیکوئی ہستی یعنی درین وقت سختی و قحط بر مردمان بسیار بخشش مے کنی و بہرگونہ مرایشان مردمے کنی۔ گو مجسم سخاوت ہستی۔

(اُردو) جبکہ سخت قحط سالی کیوجہ سے جوان خوبصورت نازکبدن عورت (جسکی نزاکت کے سبب سب مرد اُسکے قدردان ہوتے ہیں) دیگ کی کھرچن یعنے نیچے جمے ہوئے طعام کو اپنا بیش بہا مال سمجھے تو ایسے کٹھن وقت میں اُن سختیوں میں جو تجھپر نازل ہوں یا یوں کہو کہ بے شمار مہمان اور سائل تیرے پاس آکر تجھپر اپنی فریاد سے ایک مصیبت نازل کریں۔ عین سخاوت اور مجسم کرم ہے یعنے ایسے نازک وقت میں بھی تو بہت بخشش کرتا ہے۔

## وقال المتوکل اللیثی

یمدح سعید بن عثمان بن عفانؓ وخالدؓ بن خالد بن عقبة بن ابی معیط۔

| | |
|---|---|
| مَدَحتُ سَعِیدًا وَاصْطَفَیْتُ ابْنَ خَالِدٍ | وَلِلْخَیْرِ اَسْبَابٌ بِهَا یُتَوَسَّمُ |
| میں نے تعریف کی سعید کی اور چن لیا خالد بن خالد کو | اور بھلائی کیلئے چند سبب ہیں جن سے اسکی حقیقت معلوم ہوتی ہے |

حل التوسم التعرف والفعل مجهول ای بتلک الاسباب یعرف الخیر۔ یقال توسم الشئ ای تخیله وتفرسه۔ والضمیر المجرور فی بها للاسباب۔

(معناه) انی مدحت سعید بن عثمان واصطفیت خالد بن خالد من بین الناس کلهم وذلک لان للخیر اسباب بها یعرف ویبین رسمه الحاصل انهما من اهل الکرم واصحاب الخیر۔

(فارسی) ستودم سعید را و برگزیدم پسر خالد را از همه مردم و برائے امور خیر اسباب وعلامات اند که بدان شناخته شود حاصل اینکه آن هردو صاحب جود وکرم اند بسیار اسباب وعلامات سخا در وشان موجود اند لاجرم حقیقت شان معلوم شد که کیستند۔

(اردو) سعید اور خالد کا بیٹا خالد دونوں شخص امور خیر کے لیے سامان اور سبب ہیں انھیں سے خیر سمجھی جاتی ہے لہذا ان اسباب اور علامات سے میں نے ان کی حقیقت کو پہچان لیا اور سعید کی تعریف نیز خالد بن خالد کو تمام لوگوں سے چن لیا۔

| | |
|---|---|
| فَکُنْتُ کَمُجْتَسٍّ بِمِحْفَارِهِ الثَّرٰی | فَصَادَفَ عَیْنَ الْمَاءِ اِذْ یَتَرَسَّمُ |
| سو میں ہو گیا مانند اسکے جو تلاش کرتا ہے پانی کدال سے تر مٹی کھود کر | سو پا لیا چشمہ پانی کا جب پانی کا نشان ڈھونڈھ رہا تھا |

حل المجتس اسم فاعل من الاجتساس وهو التجسس المحفار اسم آلة من حفر یحفر وهو ما یحفر به الارض (مثل پھاوڑے اور کدال کے) الثری الارض الرطبة۔ یترسم مصدر باب التفعل وهو تفحص الرسوم فمعنی قوله یترسم انه یتتبع الرسوم والآثار۔

(معناه) فکنت فی اصطفائی ایاهما کرجل یتجسس الماء بمحفاره من الارض فلقی عین الماء حین کان یتتبع الرسوم والآثار الحاصل انی اصبت فی القصد والاختیار لانی کنت اطلب رجلا کریما فوجدت کریمین۔

(فارسی) پس شدم مثل کسے کو از کلنگ آهنی خود زمین تر را کنده آب می جست که چشمه آب را یافت وقتیکه نشان آب را می جست۔ حاصل اینکه مرا تلاش مرو سخی بود ناگهان دو کس را که از بهترین اسخیا اند یافتم۔

(اُردو) میری مثال اُس شخص کی مثال ہی جو کُدال سے زمین کھود کر پانی کی تلاش کر رہا تھا اور یکایک پانی کا نشان ڈھونڈھتے وقت ایک چشمہ پا لیا۔ خلاصہ یہ ہے مجھکو کسی اچھے سخی کی تلاش تھی سو ایسے دو سخی مل گئے جو سخاوت میں بے مثل ہیں۔

| | |
|---|---|
| فَاِنْ یَسْأَلِ اللّٰهُ الشُّهُوْرَ شَهَادَةً | تُنَبِّی جُمَادَی عَنْکُمَا وَالْمُحَرَّمُ |
| سو اگر پوچھے خدا تعالے مہینون سے بطور گواہی | تم دونون کی خبر دینگے سردی کے دو مہینے اور محرم |
| بِاَنَّکُمَا خَیْرُ الْحِجَازِ وَاَهْلِهٖ | اِذَا جَعَلَ الْمُعْطِیْ یَمَلُّ وَیَسْأَمُ |
| کہ تم دونون بہتر ہو ملک حجاز اور اُسکے باشندون مین | جبکہ داتا اور سخی تنگ اور رنجیدہ ہونے لگے |

حل الشهور جمع الشهر (مهینه) منصوب مفعول یسأل قوله تنبی ای تخبر۔ انما خص جمادی والمحرم لان جمادی من اشهر الشتاء وکنی به عن القحط والمحرم من اشهر الحرم۔ قوله جعل بمعنے طفق کما فی قوله تعالی طَفِقَ یَخْصِفَانِ الآیة فلا یتعدی۔ واذا ظرف لما دل علیه قوله خیر اهل الحجاز۔ یمل من الملال۔ والسأمة فوق الملال۔ والمعطی هو الجواد الکریم۔ قوله بانکما متعلق بتنبئ فی البیت قبله۔

(معناه) فان یسأل الله الشهور شهادةً علیکما ویستفسر حالکما هل جادا عام القحط وامنا زمن الفساد تخبر عنکما جمادی الاولی والاخری والمحرم بانکما خیر اهل الحجاز عطاءً وسخاءً حین طفق المعطی یمل من جوده لکثرة السائلین الحاصل ان کل واحد منهما رجل کریم یعطی الناس عام القحط حین یمل الجواد عن جوده و ایضا یحفظ حرمته ویحمی ویامن الناس فی المحرم لانه شهر حرام لا یسفك فیه دم ولا یذهب فیه نهب

(اُردو) سو اگر خداوند تعالیٰ مہینون سے بطور گواہی پوچھے کہ آیا یہ دونون ایام قحط مین سخاوت اور ایام خوف و جنگ مین حمایت امن و امان کرتے تھے یا نہین تو وہ ماہ جمادی جو اصل مین سردی اور قحط کا مہینہ ہے اور ماہ محرم جو لڑائی بند رہنے کا زمانہ ہے دونون اسبات کی گواہی اور خبر دینگے کہ تم دونون ملک حجاز اور اُسکے باشندون مین سب سے بہتر ہو ایسے قحط کے زمانہ مین کہ سخی شخص کثرت محتاجین کے سبب سخاوت سے تنگ آجاوے اور امن و امان کا بندوبست کرنے والا بسبب کثرت ازدحام خلائق انتظام امن سے درماندہ ہو جاوے۔

## وقال نصيب في عمر بن عبيد الله بن معمر التيمي

| | |
|---|---|
| وَاللهِ مَا يَدْرِي امْرُؤٌ ذُو جَنَابَةٍ | وَلَا جَارُ بَيْتٍ اَيُّ يَوْمَيْكَ اَجْوَدُ |
| خدا کی قسم نہیں جانتا ہے مرد اجنبی | اور نہ ہمسایہ گھر کا کہ کون سا دن دونوں دنوں میں اچھا ہے |

حل الجنابة ضد القرابة يقال امرء ذو جنابة اى اجنبى و غريب ويكنى به عن الضيف الغريب الاجنبى - جعل الجود لليوم على طريقة قوله تعالى بل مكر الليل والنهار لما كان فيهما و على حد قول الناس نهاره صائم وليله نائم -

(معناه) والله ما يعلم ولا يدرى رجل غريب ولا جار بيت لك اى يوم من يوميك اجود واحسن - لانك يجود بكل حال على سواء -

(فارسی) بخدا نمی داند مسافر و مهمان اجنبی و نہ ہمسایۂ خانہ ات کہ کدامی روز از ہر دو روز ہایت خوبتر واجود ست - یعنے تو در تنگی و فراخی یکسان سخاوت میکنی لاجرم کسے را میان اوقات سخاوت تو فرقے معلوم نشود -

(اردو) یعنے تو فراخی اور تنگی دونوں حالتوں میں یکسان سخاوت کرتا ہے لہذا مہمان اجنبی اور تیرے ہمسایہ کو پتہ نہیں لگتا کہ دونوں میں سے کون سا دن اچھا اور عمدہ ہے (آئندہ دونوں دنوں کا ذکر آئے گا)

| | |
|---|---|
| اَيَوْمٌ اِذَا اَلْفَيْتَهُ ذَا يَسَارَةٍ | فَاَعْطَيْتَ عَفْوًا مِّنْكَ اَمْ يَوْمُ تُجْهَدُ |
| کیا وہ دن جبکہ تو اسکو صاحب فراخی پاوے | اور بخشش کری حاجت سے بچے ہوئے مال کو یا وہ روز جسمیں تو مشقت میں ڈالا جاوے |

حل قوله ايوم الخ تفصيل لما اجمل قبل - الفاه اذا وجده وا لفعل معروف والضمير المنصوب لليوم وقيل مجهول اوصل الى الضمير بحذف الجار اى وجدت فيه واليسارة نقيض العسر قوله ذا يسارة حال من التاء اذا كان الفعل مجهولاً ومفعول ثان للفعل اذا كان معروفًا - والعفو ما زاد عن الحاجة قوله يوم تجهد مجهولا اى يوم تجهد فيه -

(معناه) ايوم وجدته ذا يسار (او وجدت فيه ذا غنى ويسر) فاعطيت المساكين والمحتاجين ما زاد عن حاجتك ام يوم جهدت فيه الحاصل انهما سيان عندك فكما انك تعطى في اليسر كذلك تجود حين تجهد فان الجهد لا يغير منك شيئًا -

(فارسی) آیا روزیکہ دران صاحب توانگری و فراخی یافتہ شوی پس برغربا و مساکین از مال زائد

از حاجت تو بہ بخشی یا روزیکہ دران در مشقت انداختہ شوی حاصل اینکہ در تنگی و فراخی یکسان بخشش میکنی گاہے دست سخاوت تو تنگ نہ گردد لاجرم مہانان و محتاجان را تمیز نباشد کہ ازان روز ہا کدام روز بہتر ست۔

(اُردو) کیا وہ روز اچھا ہے جسمین تیرے ہاتھ مین بہت سامال جمع رہنے کی وجہ سے تو انہین صاحب مقدور پایا جاتا ہے اور تیری حاجت سے بچا ہوا مال محتاجون کو بخشتا ہے یا وہ دن جسمین تو محنت اور مشقت مین مبتلا ہو خلاصہ یہ ہے کہ فراخ دستی اور تنگدستی دونون حالتون مین تیری بخشش یکسان رہتی ہے لہذا محتاجون کو ان دونون مین سے کون سا روز عمدہ اور کون سا اُس سے گھٹا ہوا ہے اسکا فرق معلوم نہین ہوتا۔ (الفیتہ کا ترجمہ یون بھی کر سکتے ہو کہ وہ دن جسکو تو صاحب فراخ پاتا ہے لیکن یوم تجہد کی موافقت سے وہی ترجمہ مناسب معلوم ہوتا ہے جسکو اوپر لکھا گیا ہے)

| وَاِنَّ خَلِیْلَیْکَ السَّمَاحَۃَ وَالنَّدٰی | مُقِیْمَانِ بِالْمَعْرُوْفِ مَادُمْتَ تُوْجَدُ |
|---|---|
| اور بیشک تیرے دونون دوست سخاوت اور بخشش | قائم رہنے والے ہین بھلائی پر جبتک تو موجود ہے رہیگا |

حل قولہ السماحۃ والندیٰ بدلان من قولہ خلیلیک قولہ مقیمان خبر ان من الاقامۃ ای دائمان ساکنان قائمان۔ ومنہ عذاب مقیم ای دائم والسماحۃ ھی سھولۃ الجانب فی الاعطاء وطیب النفس بہ۔

(معناہ) ان خلیلیک وھما السماحۃ والندی دائمان قائمان بالمعروف والاحسان الی المساکین مادمت حیًّا موجودًا فی الدنیا۔

(فارسی) البتہ ہر دو دوست تو کہ سخاوت و بخشش ست بہ نکوئی و احسان قائم و دائم باشند تا وقتیکہ در جہان موجود باشی۔ یعنے تا زندہ ہستی از داد و دہش جدا نہ شوی۔

(اُردو) جبتک تیری حیات باقی ہے اور دُنیا مین تو موجود رہے گا بخشش اور سخاوت تیرے دو دوست ہین ہمیشہ احسان پر جمے ہوے رہینگے یعنی کبھی سخاوت تجھ سے جدا نہو گی (واضح رہے کہ سخاوت اور بخشش کو دوست کہنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ شخص دلی شوق سے بخشش کرتا اور سخاوت پر جان و دل سے شیفتہ ہے)

| مُقِیْمَانِ لَیْسَا تَارِکَیْکَ لِخَلَّۃٍ | مِنَ الدَّھْرِ حَتّٰی یُفْقَدَا حِیْنَ تُفْقَدُ |
|---|---|
| وہ دونون جمے ہوے ہین تجھکو چھوڑنے والے نہین ہین کسی خصلت | زمانہ کی یہان تک کہ مفقود ہونگے جب تو مفقود ہوگا |

حل الخلۃ بالفتح الخصلۃ والمراد بھا ھنالک الحادثۃ لاضافتہ الی الدھر۔

(معناہ) ان السماحة والندى لا يفارقانك لامرحادث من الدهر حتى يصيرا مفقودين بمين تصير مفقوداً الحاصل انهما لا يزالان الا بزوالك -

(فارسی) آن ہر دو قائم و دائم اند نہ گذارند ترا بسبب حادثۂ زمان تا آنکہ گم شوند چون تو گم شوی یعنی تا بقاے زندگی تو آن ہر دو مصاحب تو اند لیکن چون تو فنا شوی آن ہر دو نیز مفقود شوند۔

(اُردو) یعنے جبتک تو زندہ رہیگا وہ دونون ہمیشہ تیرے ساتھ لگے رہینگے کسی حادثۂ زمانہ کے سبب تجھکو نہ چھوڑینگے۔ ہان جب تو دُنیا سے گذر جائیگا اُسوقت وہ بھی مفقود ہو جاوینگے گویا وہ تیرے خمیر کے ساتھ ملا دئے گئے ہین حتے کہ اُن کی فنا و بقا تیری فنا و بقا پر منحصر ہے۔

## وقال امیّہ بن ابی الصلت

| أَأَذْكُرُ حَاجَتِي أَمْ قَدْ كَفَانِي | | حَيَاؤُكَ إِنَّ شِيمَتَكَ الْحَيَاءُ |
|---|---|---|
| کیا یاد دلاؤن اپنی حاجت یا بے پروا کردیا مجھکو | | تری حیانے بیشک حیا تیری خصلت ہے |

ع الشیمۃ بالکسر الخلق والطبع مشیم ج۔ کفانی اغنانی۔ حیاءك مرفوع فاعل کفا۔

(معناہ) ااذکر عندك حاجتي ام قد اغنانی عن بیانی ایاھا حیاءك عند حضور السائلین فان خلقك الحیاء عند ذلك۔

(فارسی) آیا بیان کنم حاجت خود را نزد تو یا بے نیاز کرد مرا از بیانش شرم و حیاے تو تحقیق حیا خوے تست یعنی بوقت حاضر شدن سائلان نزد تو شرم و حیا طبع تست کہ بے آنکہ احوال شان بیان کنند مراد شان بخشش مے کنی لا جرم مرا نیز ضرورت نے کہ حال خود را عرضہ دارم۔

(اُردو) یعنے سائلون کو اس امر کی ضرورت نہین ہوتی ہے کہ تیرے پاس آکر اپنی حاجت کو من و عن بیان کرین کیونکہ ایسے وقت مین شرم و حیا تیری عادت ہے اُنکو دیکھتے ہی تو بخشش شروع کر دیتا ہے لہذا کیا مین اپنی حاجت یاد دلاؤن یا تیری شرم و حیانے مجھکو اُس سے بے پروا کر دیا۔ خلاصہ یہ ہے کہ تجھ جیسے سخی کے پاس اپنی حاجت کو بیان کرنے کی چندان ضرورت نہین ہے۔

| وَعِلْمُكَ بِالْحُقُوقِ وَاَنْتَ فَرْعٌ | لَكَ الْحَسَبُ الْمُهَذَّبُ وَالسَّنَاءُ |
| --- | --- |
| اور تیری حقوق شناسی نے اور حال یہ ہے کہ تو اعلیٰ و عظیم ہے | تیرے لئے حسب آراستہ اور بلندی ہے |

حل قوله وعلمك عطف علےٰ حياءك والفرع اعلےٰ كل شئ۔ المهذب اسم مفعول من التهذيب والسناء بالفتح الرفعة۔

(معناه) ای كفانی علمك بالحقوق الواجبة عليك وانت اعلےٰ قريش لك الحسب المهذب والرفعة والعز۔ الحاصل كما ان حياءك كفانی عن ذكر حاجتی فكذلك اغنانی عنه علمك بالحقوق الواجبة عليك۔

(فارسی) وحقوق شناسی تو حالانکہ تو اعلیٰ و بلند مرتبہ ہستی مر تراست حسب آراستہ و درجہائے بلند۔ یعنے حقوق واجبہ را خوب می شناسی لاجرم نزد تو ضرورت اظہار حاجتم نے تو صاحب مرتبہ و حسب پاک از عیوب نیز رتبہائے بلند ہستی۔

(اردو) اور تیری حقوق شناسی نے مجھکو اظہار حاجت سے بے نیاز کر دیا یعنے تو حقوق واجبہ کو بالالتزام جانتا ہوا ادا کرتا ہے۔ لہذا بیان کی ضرورت نہین۔ تو بلند مرتبہ ہے اور عیبون سے پاک حسب تیرا ہی ہے اور تیری عزت بہت ہے۔

| خَلِيلٌ لَا يُغَيِّرُهُ صَبَاحٌ | عَنِ الْخُلُقِ الْجَمِيلِ وَلَا مَسَاءُ |
| --- | --- |
| وہ ایسا دوست ہے کہ بدلتی نہین اُسکو صبح | اچھی خصلتون سے اور نہ شام |

حل خليل ای هو خليل قوله لا يغيره صباح ولا مساء ای وقت من الاوقات لان اتی باول اليوم وآخره فقد دخل فيه ما بينهما ايضًا۔

(معناه) هو خليل يدوم علےٰ الخلق الجميل دائمًا لا يغيره وقت من الاوقات بل يثبت علےٰ بره واحسانه ابدًا۔

(فارسی) چنان دوست ست کہ صبح وشام اورا از اخلاق حسنہ متغیر نتوان کرد یعنے ہمیشہ عادت جود و کرم را جاری دارد گاہے ازو باز نہ گردد۔

(اردو) وہ شخص ایسا سخی اور داتا ہے کہ تبدل زمانہ مثلاً صبح وشام اُسکو نیک خصلتون سے بدلتی نہین ہے یعنے زمانہ بدلتا جاتا ہے۔ ابھی صبح ہوتی ہے پھر شام آتی ہے مگر وہ شخص اپنی سخاوت مین ایک ہی روش پر رہتا ہے۔ اُس مین ذرا کمی رونما نہیں ہوتی۔

وَاَرْضُكَ كُلُّ مَكْرُمَةٍ بَنَتْهَا ۔۔۔ بَنُوْتَيْمٍ وَ اَنْتَ لَهَا سَمَاءُ
اور تیری زمین ہر وہ نیک کام سے جسکی بنا ڈالی ہے ۔۔۔ بنو تیم نے اور تو اسکا آسمان ہے

حل قوله بنتها من بنی يبنی والضمير المنصوب للمكرمة ـ والمراد بالارض ما تولد من مبانی المجد والشرف والمراد بالسماء المربی والمحيی ۔

(معناه) كل مكرمة بنتها بنو تيم فهی ارضك وانت لها سماء الحاصل ان كل ما تبنيه بنو تيم من مبانی الشرف كالارض لك وانت له كالسماء انت تحييه كما ان السماء تحی الارض بغيثها ۔

(فارسی) ہرآن کار نیک کہ بنو تیم بانی آنند زمین تست و تو برائے او آسمان ہستی یعنی چنانکہ زمین از باران آسمان سیراب شود ہمچنان اخلاق حسنہ و کارہائے نکو از تو زندہ وشاداب مانند ۔

(اردو) بنو تیم نے جن نیک کاموں کی بنا ڈالی ہے وہ بمنزلہ زمین اور تو اس کے لئے آسمان ہے یعنے جیسا زمین کی حیات و تر و تازگی آسمان کے پانی سے وابستہ ہے ایسا ہی نیک کاموں کی رونق تیری ذات سے ہوتی ہے کیونکہ تو ان کاموں کا مربّی ہے ۔

اِذَا اَثْنٰى عَلَيْكَ الْمَرْءُ يَوْمًا ۔۔۔ كَفَاهُ مِنْ تَعَرُّضِهِ الثَّنَاءُ
جبکہ تعریف کرے تیری کوئی شخص کسی روز ۔۔۔ تو بے پروا کرتی ہے پیش آنے سے اسکو تعریف

حل اثنی عليك ای مدحك يوما منصوب على الظرفية والثناء مرفوع فاعل كفی من تعرضه متعلق بكفاه ومعناه من تعرضه اليك ۔

(معناه) اذا مدحك رجل يوما من الايام كفاه ثناءه من ان يأتی عندك بنفسه لانك ترسل اليه ما يليق به اذا بلغك ثناءه ۔

(فارسی) چون کسے روزے بستود ترا بس کافی باشد ستودنش مر پیش آمدنش را بتو یعنے تو سوئے او عطیہ وانعام بفرستی لاجرم او را ضرورت نباشد کہ بخدمت تو آید بلکہ ستودنش قائم مقام آمدنش گردد ۔

(اردو) یعنے جب کوئی شخص تیری تعریف کرے تو اسکے گھر تک اسکا انعام بھیج دیتا ہے لہذا اس کی ضرورت نہیں ہوتی ہے کہ تیرے پاس آنے کی زحمت گوارا کرے خلاصہ یہ کہ ذکر جمیل کا تو شیدا ہے ۔

تُبَارِی الرِّيْحَ مَكْرُمَةً وَّمَجْدًا ۔۔۔ اِذَا مَا الْكَلْبُ اَحْجَرَهُ الشِّتَاءُ
تو مقابلہ کرتا ہے ہوا کا کرم اور بزرگی میں ۔۔۔ جبکہ کتے کو سوراخ میں گھسا دیتا جاڑا

تبادی من المباراۃ مصدر باب مفاعلۃ وھی المقابلۃ قولہ اجحرہ بتقدیر الجیم علے الحاء ای ادخلہ فی الجحر وکنی بہ عن شدۃ البرد وبھا عن شدۃ القحط۔

(عربی) انت تقابل الریح وتعارضھا مکرمۃ وشرفا اذا ادخل الکلب فی جحرہ الشتاء واشتداد الزمان الحاصل انک تسخی وتجود عند القحط واشتداد الزمان کان کرمک شابہ الریح قوۃ وکثرۃ۔

(فارسی) در جود وسخاوت وشرف وبزرگی با باد مقابلہ میکنی چون شدت سرما سگ را در سوراخ خانہ داخل بکند یعنے بوقت شدت سرما کہ عموما قحط سالی دران وقت پیدا گردد جود وسخاوت تو بسیار باشد۔

(اردو) شدت سردی جسوقت کتے کو گھر کے سوراخ مین گھسا دیتی ہے (اور ایسے وقت مین عموما قحط سالی پھیلتی ہے) تیری بخشش اور تیرا کرم ایسے کٹھن وقت مین بھی ہوا سے بات کرتا یعنے بہت زیادہ ہوتا ہے۔

## وقال ابن عبدل الاسدی

| | |
|---|---|
| بَیْنَاھُمْ بِالظُّھْرِ قَدْ جَلَسُوْا | یَوْمًا بِحَیْثُ یُنَزَّعُ الذَّبَحُ |
| اس درمیان مین کہ لوگ ظہر مین بیٹھے تھے | کسی روز اسطرح سے کہ نکالی جاتی تھی جنگلی گاجر |
| فَاِذَا ابْنُ بِشْرٍ فِیْ مَوَاکِبِہٖ | تَھْوِیْ بِہٖ خَطَّارَۃٌ سُرُحُ |
| یکایک ابن بشر (آپہونچا) اپنے اردلی اور زینتی سوار ذکے ہمراہ | تیز لئے جاتی تھی اسکو دم کا چنور ہلانیوالی تیز رفتار اونٹنی |

قولہ بینا وبینما من کلمات الابتداء والمفاجاۃ والظھر بالفتح موضع واصلہ ما علی من الارض۔ ینزع مجھول من التنزیع مصدر باب التفعیل من النزع (کھینچنا) والذبح نبت لہ اصل یقشر عنہ ویخرج کالجزر ولیقشر عنہ جلد اسود وھو حلو یوکل ولہ زھر احمر (جنگلی گاجر) وکنی بہ عن شدۃ القحط۔ والفاء فی فاذا زائدۃ والمواکب جمع موکب ھو الجماعۃ یکونون راکبین للزینۃ۔ تھوی من ھوی ھویًا اذا اسرع والباء للتعدیۃ۔ الخطارۃ الناقۃ التی تخطر بذنبہا یمینا وشمالا فرحا ونشاطا والسرح بضمتین السہلۃ الیدین۔

(عربی) بیناھم قد جلسوا بمقام الظھر یوما من الایام بحیث یخرج الذبح من الارض ای کانوا فی شدۃ وبؤس اذ مر علیھم ابن بشر فی الخیل الذی یخرج للزینۃ حال

حال کونہ تسوع بہ الناقۃ الخطارۃ السریعۃ السیر السہلۃ الیدین۔

(فارسی) دران ہنگام کہ اوشان بمقام ظہر تشنہ بودند روزے بدینگونہ گذشت میشد دشتی گاجر ناگاہ ابن بشر را بر اوشان گذر افتاد با حشم و سواران زینتی درین حال کہ ناقہ تیز رفتار کہ بوقت سیر بنشاط دمش را چپ و راست بجنباند بتیزی تمام اورا می برد خلاصہ اینکہ در ایام قحط و تنگی کہ مردمان را نوبت بخوردن گاجر دشتی افتادہ بود ابن بشر را بر جماعتے گذر شد کہ بمقام ظہر تشنہ بودند۔

(اردو) یعنے سخت قحط کے وقت مین کہ لوگون کو جنگلی گاجر کھانے کی نوبت ہو گئی تھی اس درمیان مین کہ کسی روز لوگ بمقام ظہر بیٹھے تھے اور جنگلی گاجرین زمین سے نکالی جاتی تھین۔ ناگاہ بشر کا بیٹا اپنے اردلی اور سواران زینتی کے ہمراہ اُنکے پاس پہونچا اور وہ ایک ایسی تیز رفتار ناقہ پر سوار تھا جو چلتے وقت خوشی سے دُم کا چنور ہلاتی ہوئی ہوا سے بات کرتی ہوئی اپنے سوار کو اُڑائے لیے جاتی ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| اَوْ حَیْثُ عَلَّقَ قَوْسَہٗ قُزَحٗ<br>یا اُس جگہ کو جہان لٹکائی تھی اپنی کمان قزح نے | | فَکَاَنَّمَا نَظَرُوْا اِلٰی قَمَرٍ<br>سو گویا اُن لوگون نے چاند دیکھا |

قولہ حیث عطف علے قمر۔ والضمیر المجرور فی قوسہ للقزح وھو کزفر اسم ملک مؤکل بالسحاب وھو فاعل علق۔ شبھہ بالقمر فی الضوء وبقوس السحاب فی العلو وارتفاع الشان۔

(عربی) فکانھم فی شخوص ابصارھم نحوہ نظروا الی قمر او السماء فی حین ظھور قوس قزح لوسامتہ وحسن منظرہ وارتفاع مجدہ۔

(فارسی) گو اوشان دیدند مہتاب را یا جاے را کہ در انجا فرشتۂ موکل بالسحاب کہ قزح نام ست کمانش را معلق ساختہ بود یعنی بر پسر بشر کہ در حسن رونش مہتاب و در علو مرتبہ بہ قوس قزح کہ بر آسمان باشد میماند نظر شان افتاد۔

(اردو) یعنی ابن بشر پر اُن لوگون کی نظر پڑی جو شخص حسن منظر مین مہتاب اور علو مرتبہ مین قوس قزح سے مشابہ تھا۔ واضح رہے کہ قزح وہ فرشتہ ہے جو ابر کا مؤکل ہے اُسی کے اشارے سے ابر ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتا ہے اور قوس سے مراد یہ ہے کہ کبھی کبھی آسمان پر کمان جیسی جو چیز نظر آتی ہے اُسکو قزح کہتے ہین۔

## وقال حاتم بن عبد اللہ الطائی

| يَجِدُ جُمْعَ كَفٍّ غَيْرَ مَلْأَىٰ وَلَا صِفْرِ | مَتَىٰ مَا يَجِيءْ يَوْمًا إِلَىٰ لِمَالِ وَارِثِي |
|---|---|
| تو پاوے گا مٹھی بھر نہ کہ پُر اور نہ خالی | جبکہ آوے کسی روز میرے مال کی طرف میرا وارث |

جمع الکف بالضم قدر ما یشتمل علیہ الکف الملائی تانیث الملان والصفر بالکسر الخالی قولہ الی لمالی اللام فیہ للعھد ای الی مالی۔

(عربی) متے جاء وارثی بعد موتی الی مالی یجد قدرًا من المال لا یوصف بالکثرۃ ولا بالقلۃ لانی اتلف مالی بالسخا والکرم۔

(فارسی) بعد از مردنم چون ورثہ ام بغرض اخذ مال در آیند قدرے از مال بیابند کہ نہ بیش ست ونہ کم یعنے من مال خود را در سخاوت صرف میکنم لاجرم بدست مال جمع نباشد کہ پس مرگ من ورثہ را زیادہ میسر شود۔

(اُردو) یعنے میرے مرنیکے بعد جب ورثہ مال لینے کی غرض سے آوینگے تو بقدر ایک مٹھی کے اُسکو پاوینگے نہ بیش ہے اور نہ بالکل کم کیونکہ مین سخاوت مین اپنا مال صرف کردیتا ہون بھلا اُن کو زیادہ کیونکر ملے گا۔

| حُسَامًا إِذَا مَا هُزَّ لَمْ يَرْضَ بِالْهَبْرِ | يَجِدْ فَرَسًا مِثْلَ الْعِنَانِ وَصَارِمًا |
|---|---|
| قاطع جبکہ حرکت دیجاتی ہے تو راضی نہین ہوتی گوشت کے کاٹنے پر | پاوینگے ایک گھوڑا مثل باگ کے اور ایک شمشیر |

قولہ یجد بدل من یجد الاول ما فی اذاما زائدۃ۔ ھز مجھول من الھز وھو التحریک والھبر قطع اللحم۔

(عربی) یجد وارثی فرسًا مھزولًا مثل العنان وصارمًا حسامًا اذا حُرِّكَ لم یرض بقطع اللحم بل بقطع العظام۔

(فارسی) بیابند اسپے لاغر ونحیف مثل لگام وشمشیر بُرّان کہ چون از نیام کشیدہ برائے ضرب حرکت دادہ شود بقطع گوشت راضی نباشد بلکہ استخوان را نیز جدا کند یعنے بعد از وفات من فقط یک اسپ وشمشیر بران کہ آلۂ جنگ ست نزد من بیابند۔

(اُردو) میرا وارث میرے مرنیکے بعد مال کی جگہ ایک دُبلا گھوڑا اپنی باگ کے مثل اور ایک ایسی تیز شمشیر پاوے گا کہ جب وہ تولی جاوے تو صرف گوشت ہی کے کاٹنے پر راضی نہین ہوتی بلکہ ہڈیون تک کو کاٹ کر رکھدیتی ہے یعنی اور کوئی دوسرا مال میرے پاس موجود نہوگا کیونکہ سب کچھ سخاوت مین لٹادیتا ہون (واضح رہے کہ گھوڑے کو باگ کے مانند دُبلا کہنے کی وجہ یہ ہے کہ کثرت سفر نے

اسکو دُبلا کر دیا ہے۔

| | |
|---|---|
| وَاَسْمَرَ خَطِّیًّا کَاَنَّ کُعُوبَہٗ | نَوَی الْقَسْبِ قَدْ اُرْمِیْ ذِرَاعًا عَلَی الْعَشْرِ |
| اور ایک گندم گونی نیزۂ خطی گویا اُسکی پوریان | گُٹھلی سوکھی چھوہارون کی ہین زیادہ ہین بقدر ایک گز کر دس انگشت سے |

اسمر ای رمحًا اسمر اللون (گندم گون) الخطی منسوب الی خط وھو مرسی لسفن با لبحرین حیث تباع الرماح خطیۃ ج۔ الکعوب جمع کعب وھو ما بین الانبوبین من القصب۔ النوی جمع نواۃ (گٹھلی) القسب کصعب التمر الیابس۔ ارمی علیہ ھکذا اذا زاد علیہ بقدرہ۔ واراد بالعشر عشر اصابع۔

(عربی) یجد رمحًا اسمر اللون خطیا صلبا لعقد صغیر الکعوب کانہا نوی التمر الیابس متوسطًا بین الطویل والکثیر بحیث زاد ذراعًا علی عشر اصابع۔

(فارسی) و یابد نیزۂ گندم گون خطے را کہ گرہ بندہایش گو تخم خرماے خشک اند و میان طویل و قصیرست تا آنکہ درازیش بقدر یک گز از دہ انگشتہاست یعنی نزد من وارث نیزۂ چنان خواہد یافت۔

(اُردو) وہ وارث اور ایک گندم گونی خطی نیزہ کو پاویگا جسکی پوریان چھوٹی ہین گویا وہ سوکھے چھوہارون کی گٹھلیان ہین اور اُسکا طول متوسط درجہ کا ہے چنانچہ درازی مین وہ دس اُنگلیون سے بقدر ایک گز کے ہے۔

## وقال اٰخر

| | |
|---|---|
| اٰلُ الْمُھَلَّبِ قَوْمٌ خُوِّلُوْا شَرَفًا | مَا نَالَہٗ عَرَبِیٌّ وَّلَا کَادَا |
| کنبہ مہلب کا ایسی قوم ہے جنکو دیگئی ایسی بزرگی | جسکو نہ پایا کسی عربی نے اور نہ اُسکے نزدیک پہونچا |

خولوا من خولہ اذا اعطاہ۔ المھلب ای مھلب بن ابی صفرۃ۔ قولہ ولا کادا ای لا قرب من نیل ذلک الشرف۔

(عربی) ان اٰل مھلب بن ابی صفرۃ قوم ملکوا شرفًا لم ینلہ عربی ولم یکد ان ینالہ۔

(فارسی) آل مہلب گروہے اندکہ دادہ شدند آن بزرگی و شرف کہ کسے عربی آن را نیافت و نہ قرب آن رسید یعنی بزرگی شان بے مثل ست دیگر کسے را چنان شرف حاصل نشد۔

(اُردو) مہلب بن ابی صفرہ کا کنبہ وہ لوگ ہین جنکو خداوند تعالےٰ نے ایسی بزرگی عطا کی ہے کہ نہ کسی عربی نے ایسی بزرگی پائی ہے اور نہ اُسکے قریب تک پہونچا یعنے اُن کی طرح کوئی شخص

بزرگ نہین اُن کی بزرگی بالکل بے مثل ہے۔

| لَوْ قِيلَ لِلْمَجْدِ حِدْ عَنْهُمْ وَخَالِهِمْ | بِمَا احْتَكَمْتَ مِنَ الدُّنْيَا لَمَا حَادَا |
| --- | --- |
| اگر کہا جاوے بزرگی سے کہ تو منحرف ہوجا انسے اور چھوڑ دے انکو | مع اُن چیزوں کے جنپر تو حکومت کرتی ہے دنیا سے کبھی منحرف نہوگی |

حد کیع من حاد عنہ اذا انصرف عنہ خالھم ایضاً امر من المخالاۃ یقال خالاہ اذا ترکہ۔ احتکمت من الاحتکام یقال فلان احتکم اذا نفذ حکمہ۔

(عربی) ان الشرف والمجد لا ینفک عنہم حتے انہ لو قیل للمجد انحرف عنہم واترکہم مع ما احتکمت فیہ من الدنیا لما انحرف عنہم۔

(فارسی) اگر گفتہ شود شرف وبزرگی را کہ از وشان برگرد واوشان را بگذار بآن چیزہا کہ دران حکمرانی می کنی از دنیا ہر آئینہ برنہ گردد یعنے مجد وشرافت گاہے ازوشان جدا نتوان شد۔

(اُردو) یعنے بزرگی کو اُن لوگون سے ایسی موانست ہوگئی کہ اگر اُسکو کوئی کہے کہ تو اُن چیزونکو ساتھ لے کر جنپر تو تمام دنیا کی چیزون سے حکم کرتی ہے۔ اُنسے روگردان ہوجا تو ہرگز وہ اسپر عمل نہ کرے گی اور ایک لمحے کے لیے اُن سے جُدا نہ ہوگی۔

| إِنَّ الْمَكَارِمَ أَرْوَاحٌ يَكُونُ لَهَا | آلُ الْمُهَلَّبِ دُونَ النَّاسِ أَجْسَادَا |
| --- | --- |
| بیشک مکارم اخلاق روحین ہین۔ اُنکے لیے | مہلب کا کنبہ سوا اور لوگون کے اجسام |

(عربی) ان المکارم مثل الارواح وآل المہلب کالاجساد لہا دون الناس الحاصل ان قوام المکارم بآل المہلب مثل قوام الارواح بالاجساد۔

(فارسی) تحقیق مکارم اخلاق روحہا اند کہ آل مہلب برائے آن ارواح جسمہا اند نہ کہ مردان دیگر یعنے چنانکہ روح در جسم بماند ہمچنان مکارم عادات درمیان شان یافتہ شوند نہ بدیگران۔

(اُردو) یعنے روح کو جسم سے جو تعلق ہے مکارم اخلاق کو مہلب کے کنبے سے وہی تعلق ہے اور ون مین مکارم اخلاق کی جگہ ہی نہین بلکہ تمام مکارم ان ہی لوگونمین موجود ہین۔

## وقالت قتیلۃ اخت النضر بن الحارث

| أَلْوَاهِبُ الْأَلْفَ لَا يَبْغِي بِهَا بَدَلًا | إِلَّا الْإِلٰهَ وَمَعْرُوفًا بِمَا اصْطَنَعَا |
| --- | --- |
| وہ شخص ہزار بخش ہے نہین چاہتا اُسکا بدلہ | مگر خدا کو اور نیک تعریف کو اُس کھانیکے بدلے جو بسنے خدا کی راہ مین کھلایا ہے |

الاضافة فالواهب الالف لفظية والواهب اسم فاعل من وهب وهو منصوب فانه جارٍ على الفتى المذكور فى البيت الاول حيث قالت الفى لفتى الابيض الخ والضمير فى بها للالف والمراد بالاله ثواب الاخرة وما يرضى به الله واراد بالمعروف لصالح من الحمد اصطنع الرجل اذا اتخذ طعامًا ينفقه فى سبيل الله۔

(عربى) الفتى الواهب الالف لايطلب بها ابدًا الا ثوابًا من عند الله وما يرضى به ربه وحمدًا صالحًا بما اتخذ من الطعام وانفقه فى سبيل الله الحاصل انه لايطلب بما يفعل لدنيا۔ بل يطلب به ثواب الاخرة والذكر الجميل

(فارسى) آن ہزار بخش منیخواہد ازو پاداش مگر ثواب از خداے تعالےٰ ومدح نیکو بعوض طعامیکہ براہ خداسے خوراند حاصل اینکہ آن کس از کارہاے خیر نفع دنیا را نہ طلبد بلکہ ثواب آخرت وذکر جمیل را خریدار است۔

(اُردو) وہ جوان ہزار بخش ہزار ہزار دے کر بھی اُسکا عوض سواے خدا کی خوشنودی اور ثواب آخرت کے اور اُس طعام کے بدلے جسکو خدا کی راہ مین کھلاتا ہے سواے نیک تعریف کے اور کچھ نہین چاہتا ہے۔

## وقالت صفية بنت عبد المطلب

وهى عمة النبى صلى الله عليه واله واصحابه وسلم وام الزبير بن العوام رضى الله تعالى عنهما۔

| | |
|---|---|
| اَلَا مَنْ مُبْلِغٌ عَنِّیْ قُرَیْشًا | فَفِیْمَ الْاَمْرُ فِیْنَا وَالْاِمَارُ |
| سُن! کون شخص پہونچاے مجھسے قریش کو میرا پیغام | کہ کیون اور کس لیے ہے ہم مین حکومت اور مشاورت |

فيم مخفف فيما وما استفهامية۔ مبلغ اسم فاعل من الابلاغ۔ الامر ضد النهى والامار مصدر كالموامرة وهى المشاورة۔

(عربى) الا من يبلغ عنى قريشا رسالتى هذه انه ان لم يكن لنا مجد وشرف فلما ذا كان الامر والامار فينا فكما علمتم ان الامر والامار لايوجد فى غيرنا بل هما موجودان فينا فقط۔ فكذلك الفضل والشرف لايوجدان الا فينا۔

(فارسى) ہین! کیست کو برساند قریش را این پیغام من کہ چرا حکومت ومشاورت در ما ست یعنے اگر شرف وفضل مارا حاصل نیست پس این حکومت من چرا بر دیگران روا گردد نیز بے مشاورت ما

کارے بوجود نیاید پس معلوم شد کہ چنانکہ آن دو چیز مارا حاصل اند۔ ہمچنان فضل و بزرگی مارا لازم اند۔

(اُردو) کوئی شخص قریش کو میرا یہ پیغام پہونچا دیوے کہ اگر شرافت اور فضل ہم مین نہین ہے تو ہم مین حکومت اور مشاورت کس لیے اور کیون ہے یعنے سب پر ہماری حکومت چلتی ہے اور ہمارے مشورہ کے بغیر ایک بات بھی ٹھیک بن نہین پڑتی ہے لہذا یہ دونون امر ہمارے فضل و شرف کی بکّی دلیل ہین۔

| وَلَوْ تُوقَدُ لَنَا بِالْغَدْرِ نَارٌ | لَنَا السَّلَفُ الْمُقَدَّمُ قَدْ عَلِمْتُمْ |
|---|---|
| اور نہین جلائی گئی ہمارے واسطے غدر سے آگ۔ | ہمارے بزرگان سلف کو بیشک تم جانتے ہو |

والمراد بقولها ولم توقد الخ عدم صدور الغدر عنهم لان العرب كانت توقد النار على مكان مرتفع اذا ارادوا شهرة الغادر والمراد بالسلف المقدم عبد المطلب وهاشم بن عبد مناف وعبد مناف بن عبد الدار فانهم كانوا اعزة قريش۔

قال التبريزي تخاطب بني امية وتقول كيف تكون لكم الولاية ولنا السلف المقدم يعني النبي صلى الله عليه وسلم وقال الفيضي قول الشارح يعني النبي صلى الله عليه وسلم ليس بجيد فانه صلى الله عليه وسلم ليس من السلف المقدم عند صفية۔

(عربي) قد علمتم ان لنا السلف المقدم وانه لم توقد لنا نار بالغدر رقط الحاصل انها تخاطب بني امية وتقول كيف تكون الولاية لكم والسلف المقدم مثل عبد المطلب وعبد مناف وغيرهما لنا ايضا نحن لا نقرب الغدر حتى انه لم توقد لنا نار بالغدر قط

(فارسی) شما بدانید کہ مارا بزرگان پیشین بودند و گاہے از برائے وعدہ شکنی ما بر جائے بلند آتش افروختہ نشد یعنی در عرب دستور بود کہ چون از کسے وعدہ شکنی صادر می شد پس برائے شہرت وے بر جائے بلند آتش افروختہ می شد بدین رسم اشارہ کردہ گویدکہ ما گاہے وعدہ خلافی کنیم تا چنان کردہ شود۔

(اُردو) عرب کا دستور تھا کہ کسی سے وعدہ خلافی اور عہد شکنی صادر ہونے سے اُسکی تشہیر کی غرض سے اونچی جگہ مین آگ جلا دیتے تھے تا کہ اُس کی بدنامی سب کے نزدیک ظاہر ہو جاوے۔ شاعرہ اُس کی طرف اشارہ کرتی ہوئی کہتی ہے کہ اے بنی امیہ تم جانتے ہو کہ ہمارے پہلے کے بزرگان مثل عبد المطلب و عبد مناف بن عبد الدار کے کیسے عظیم القدر تھے علاوہ برین کبھی ہمسے عہد شکنی صادر نہوئی اور نہ ہماری بدنامی کی آگ جلائی گئی یعنے ہم غدار نہین ہین۔

| وَكُلُّ مَنَاقِبِ الْخَيْرَاتِ فِيْنَا | وَبَعْضُ الْأَمْرِ مَنْقَصَةٌ وَعَارٌ |
|---|---|
| اور سب مناقب خیرات اور بھلائیوں کے ہم مین ہین | اور بعض چیزین نقصان اور عار کی ہوتی ہین |

المناقب جمع منقبة وهی ما یؤثر من المکارم والمحامد۔ فینا متعلق بفعل محذوف ای ثابتة فینا۔

(عربی) کل مناقب الخیرات موجودة فینا لا فی غیرنا وبعض الامور منقصة وعار لکن هو فی غیرنا لا فینا۔ فانا براؤن عن النقائص والعار۔

(فارسی) همه منقبت خیر و بهبودی مارا حاصل ست وبعض از چیزها باعث ننگ و عار و سبب نقصان نیکنامی باشد اما آن چیزها بغیر ما موجود اند ما را ازان یکے هم حاصل نے حاصل اینکه ما از اسباب ننگ خاندان پاک هستیم۔

(اُردو) ہم مین بھلائیون کے تمام مناقب اور فضائل موجود ہین۔ ہان بعض باتین بدنامی اور ننگ و عار کی ہوا کرتی ہین سو وہ باتین ہم مین پائی نہین جاتین بلکہ وہ ہمارے غیروں کے حصے ہین۔

وقال زیاد الاعجم یمدح عمر بن عبید الله بن معمر

| أَخٌ لَكَ لَيْسَ خُلَّتُهُ بِمَذْقٍ | إِذَا مَا عَادَ فَقْرُ أَخِيْهِ عَادَا |
|---|---|
| وہ تیرا ایسا بھائی ہے کہ اسکی دوستی مین آمیزش نہین ہے | جبکہ لوٹے حاجت اسکے بھائی کی دوبارہ احسان کرتا ہے |

الخلة المودة المذق اللبن الممزوج بالماء۔ قوله عادا ای عاد بالاحسان الیه۔ اذا عاد فقر اخیه۔

(عربی) هو اخ لك لیس خلته ممزوجة بالغرض بل هی خالصة کالمحض اذا عاد فقر اخیه الیه عاد بالاحسان الیه۔

(فارسی) او برادر تست و دوستے که دوستیش غرض آمیز نی بلکه خالص و بے غرض هست چنان کریم و سخی ست که چون محتاجی برادرش دوباره عود کند او بار دیگر برا و احسان کند یعنے گاہے از احسان و کرم باز نیاید۔

(اُردو) وہ شخص تیرا ایسا بھائی اور دوست ہے کہ اسکی دوستی غرض آمیز نہین بلکہ خالص محض ہے اپنے بھائی کو بے انتہا مدد پہونچاتا ہے یہان تک کہ اگر ایک مرتبہ مدد کرنیکے بعد بار دیگر وہ اپنی محتاجی کا اظہار کرے تو دوبارہ اسپر احسان کرتا ہے یعنے بڑا ہمدرد اور سخی ہے۔

| | |
|---|---|
| اَخٌ لَّكَ لَاتَرَاهُ الدَّهرَ اِلَّا<br>وہ تیرا ایسا بھائی ہے کہ تو نہ دیکھے گا عمر بھر | عَلَى الْعِلَّاتِ بَسَّامًا جَوَادًا<br>باوجود بکھیڑون کے خندہ روی اور سخی |

الضمیر المنصوب فی تراہ للاخ۔ الدھر منصوب علی الظرفیۃ۔ العلّات العوائق۔ البسّام من یکثر التبسّم (خندہ روی)

(عربی) ھو اخ لك لاتراہ علی العلات والموانع فی عمرہ الا جوادًا بسامًا الحاصل ینشرح للمعروف وجھہ فی جمیع الاحوال وتقلبات الدھر بہ لا ینحرف عن الجود قط۔

(فارسی) چنان برادر نست کہ باوجود علائق وموانع بزندگی او گاہے اور اترشرو نہ بینی بلکہ ھمیشہ کریم وخندان روبہ بینی۔

(اُردو) وہ شخص ایسا مضبوط القلب ہے کہ دُنیاوی ہزارون بکھیڑون اور لاکھ جھگڑون کے باوجود بھی تو اسکو عمر بھر خندان اور سخی دیکھے گا یعنے اُن جھگڑون کی وجہ سے کبھی ترشرو دیکھا نہ گیا اور نہ سخاوت کو چھوڑ بیٹھا۔

## وقالت امرأۃ من بنی مخزوم

| | |
|---|---|
| اِنْ تَسْأَلِی فَالْمَجْدُ غَيْرَ الْبَدِيعِ<br>اگر پوچھے گی سو بزرگی نئے حالانکہ وہ نئی نہین ہے | قَدْ حَلَّ فِی تَيْمٍ وَمَخْزُومِ<br>بیشک ڈیرے ڈالدیے ہین بنی تیم اور مخزوم مین |

قولہ غیر البدیع منصوب علی الحال۔ والبدیع نکریر الحادث۔ حلّ من الحلول۔

(عربی) ان تسألی الناس تعلمی ان المجد والشرف وھما قدیمان غیر الحادث قد حل فی بنی تیم وبنی مخزوم ای المجد حاصل لھم من قدیم۔

(فارسی) اگر از مردم بپرسی بدانی کہ بزرگی تو قدیم غیر حادث ہر آئینہ خیمہ زد در میان بنی تیم و بنی مخزوم یعنے از قدیم الایام مرایشان بزرگی حاصل ست گو بزرگی در میان شان اقامت گزین۔

(اُردو) یعنے تو لوگون سے اُن کے متعلق پوچھے گی تو جان لے گی کہ بزرگی اور شرافت اُنکی نئی نہین ہے بلکہ مدتون سے اُنہین بزرگی نے اپنا گھر کرلیا ہے۔ قدیم الایام سے وہ لوگ بزرگ ہین۔

| | |
|---|---|
| قَوْمٌ إِذَا صُوِّتَ يَوْمَ النِّزَالِ<br>وہ لوگ ایسی قوم ہے کہ جب پکارا جاوے بروز جنگ | قَامُوا إِلَى الْجُرْدِ اللَّهَامِيمِ<br>اُٹھ کھڑے ہوتے ہین طرف کوتاہ مو تیز اور عمدہ گھوڑے کے |

صوّت من التصویت ای اذا صوت للاغاثۃ۔ یوم النزال یوم الحرب لانہ یوم نزال الفرسان۔ الجرد بالضم الخیل القصار الشعر۔ واللہامیم جمع اللہمیم وھو الفرس الجواد

والمراد بقوله قاموا الخ ای رکبوا علی الفرس الجواد وذهبوا للاغاثۃ۔

(معناه) هم قوم اذا نودی الیهم یوم الحروب للاعانۃ وللاغاثۃ قاموا الی الخیل القصار الشعر الجیاد الحاصل انهم یغیثون الناس عند المصائب ویعینونهم علی الشدائد۔

(فارسی) گروہے اند کہ چون بروز جنگ کسی برائے اعانت بخواند سوئے اسپان کوتاہ مو وتیز رو بایستند یعنی بر اسپان سوار شدہ بغرض فریادرسی مردم روند در ان دیر نہ کنند۔

(اردو) یعنی بروز جنگ یا کسی مصیبت کے وقت جب فریادرسی کے لیے وہ لوگ بلائے جاتے ہین تو فوراً طیار ہوتے اور کوتاہ مو عمدہ گھوڑون پر سوار ہوکر لوگون کی مدد کو چلدیتے ہین۔ اور فریاد خواہون کی فریادرسی خوب کرتے ہین۔

| مِثْلِ سِنَانِ الرُّمْحِ مَشْهُوْمِ | مِنْ كُلِّ مَحْبُوْكٍ طِوَالِ الْقَرَا |
| --- | --- |
| مانند بھال نیزہ کے اور تیز رفتار ہین | وہ ہر مضبوط جوڑبند کے لمبی پشت کے |

حل من کل الخ بیان للخیل المحبوك محکم الخلق۔ الطوال بالضم هو الطویل مع شئ من المبالغۃ القوی بالفتح الظهر۔ المشهوم الفرس لسریع النشیط القوی۔ والتشبیه بالسنان فی لنفاذ فی لصفوف۔

(معناه) من کل فرس محکم الخلق طویل لظهر بان یکون الساقان طویلین فیکون الظهر بعیدا من الارض ینفذ فی الصفوف کما ینفذ سنان الرمح سریع نشیط فی المشی قوی۔

(فارسی) آن اسپان از اسپان مضبوط الخلق دراز پشت (یعنے پشت از زمین دور ماند) داخل شوندہ درمیان صف جنگ مثل نوک نیزہا وتیزرو وقوی ہیکل اند (واضح باد کہ نزد عرب آن اسپ محبوب ترین اسپان ست کہ ہر دو ساقش دراز باشند و پشتش از زمین بالا ماند)

(اردو) گھوڑون کی تعریف کرتا ہے کہ وہ مضبوط خلق یعنے سخت جوڑ کے اور لمبی پشت کے ہین عرب اُس گھوڑے کو زیادہ محبوب جانتے ہین جسکی ساقین لمبی اور پیٹھ زمین سے اونچی ہو (دراز پشت سے یہان پر یہی معنے مراد ہین۔ وہ گھوڑے نیزون کی بھال کے مانند لڑائی کی قطار مین گھُس جانے والے ہین اور بہت تیز رفتار اور چالاک ہین۔

وقالت اخری

| يُنِيلُكَ مَا تَبْغِيهِ وَالْعِرْضُ وَافِرٌ | أَلَا إِنَّ عَبْدَ الْوَاحِدِ الرَّجُلُ الَّذِي |
| --- | --- |
| دے ڈالیگا تجکو جو تو اُس سے طلب کریگا اور عزت باہت رہیگی | سُن ! بیشک عبدالواحد وہ مرد ہے کہ |

الرجل مرفوع بمحذوف ای هوالرجل . ینیل من اناله اذا اعطاه . بغیه تطلبه والعرض ای عرضك وافر عنده بان یکرمك اکراماً وافراً کثیراً ۔

(معناه) الا یا مخاطب ان عبد الواحد بن سلیمان بن عبد الملك هوالرجل الذی یعطیك ما تطلب منه ویکرمك اکراماً کثیراً ۔

(فارسی) بشنو اے مخاطب ہر آئینہ عبدالواحد مردے ست کہ بدہد ترا ہر انچہ از وطلبی و آبروے تو نزد او بسیار ست یعنی ترا از حد بسیار تعظیم و تکریم بکند ۔

(اُردو) یعنے عبدالواحد بن سلیمان ایسا کریم النفس ہے کہ تو اُس سے جو چیز طلب کرے تجھکو عطا کرے گا اور تیری عزت اُس کے پاس بہت ہوگی یعنے وہ تیری بیحد عزت کرے گا ۔

**وقالت الخنساء**

| بُورِكَ هٰذَا هَادِيًا مِنْ دَلِيلِ | دَلَّ عَلَى مَعْرُوفِهِ وَجْهُهُ |
| --- | --- |
| برکت دیا جاوے یہ رہنما جو عمدہ ہادی ہے | دلالت کرتا ہے اُسکے احسان پر اُسکا چہرہ |

دلّ من الدلالة ۔ المعروف هو الاحسان ۔ وجهه مرفوع فاعل دلّ ۔ بورك مجهول بارك الله هادیاً منصوب حال من اسم الاشارة ومن بیانیة الدلیل المرشد ۔

(معناه) هو رجل دلّ وجهه علی معروفه واحسانه فانه عنده طلاقة وبشاشة بورك هذا حال کونه هادیاً مرشداً ۔

(فارسی) خندہ روئیش بر احسان و نیکوئی او دلالت میکند برکت دادہ شود آن رہنما کہ عمدہ ہادی ست یعنے ہمیشہ خندہ پیشانی میباشد و خندہ روئی او بر فضل و کمالش رہنما ست خدای پاک چنان رہنما را از برکت مالا مال کند ۔

(اُردو) یعنے وہ شخص ہمیشہ ہشاش اور بشاش اور خندان چہرہ رہتا ہے ۔ اُسکا خندان چہرہ اُسکے احسان پر صاف دلالت کرتا ہے خدا ئے پاک ایسے عمدہ ہادی کو برکت سے مالا مال کرے ۔

| ذٰلِكَ مِنْهُ خُلُقٌ مَا يَحُولُ | تَحْسِبُهُ غَضْبَانَ مِنْ عِزِّهِ |
| --- | --- |
| یہ اُسکی ذاتی عادت ہے کہ اُس سے جدا نہیں ہوتی | تو سمجھے گا اُسکو خشمگین بسبب اُسکی عزت کے |

تحسبه تظنه ۔ غضبان شدید الغضب ۔ من فی من عزه سببیة ما یحول ای لا یتغیر ۔

(معناه) تراه غضبان لاجل عزه ووقاره وذلك منه خلق طبعی لا یتغیر ولا یزول عنه

الحاصل انه رجل ذو عز ووقار وانه ظاهر الغضب دائما حتى انه تظنه الرائي غضبان لعزة مع انه ليس بغضبان۔

(فارسی) او را بپنداری خشمگین بسبب عزت و وقارش و این عادت طبعی اوست که از و جدا نه گردد یعنے بوجہ رعب و عزت غضبناک می نماید حالانکه چنان نیست بلکه خوشخو ست لیکن رعب در چهره اش نمایان است

(اردو) یعنے اپنی عزت و رعب کے سبب وہ بظاہر غضبناک دیکھا جاتا ہی حالانکہ نہایت درجہ کا خوش اخلاق ملنسار رہے لیکن ایسا دیکھا جانا اُسکی طبعی عادت ہے جو اُس سے کبھی علٰحدہ نہین ہوتی ہے خلاصہ یہ ہے کہ بڑا ذی رعب شخص ہے۔

| اُلْقِیَ فِیْھَا وَعَلَیْهِ الشَّلِیْلُ | | وَیْلُمِّهٖ مِسْعَرَ حَرْبٍ اِذَا |
| --- | --- | --- |
| ڈال دیا جاوے اُسمین اور اُسپر زرہ ہو | | ہلاکی ہو اسکی مان کو وہ بھڑکانیوالا ہی لڑائی کو جبکہ |

اصل ویلمه ویل امّه منصوب بفعل مضمر ای انظروا ویل امه وهی کلمة یدعی بها علی من بلغ حدا من الکمال بحیث یدعی علیه حسدا ولذا قد یستعمل فی مقام المدح کما یستعمل قاتله الله فی مقام المدح والضمیر المجرور فیه مبهم یفسره ما بعده۔ المسعر الموقد۔ فیها ای فی الحرب والشلیل کفعیل الدرع القصیرة تحت الکبیرة الطویلة۔

(عربی) انظروا ویل ام من هو موقد نار الحرب اذا القی فیها وعلیه الدرع القصیرة تحت الطویلة الحاصل انه رجل جری شجاع موقد نار الحرب۔

(فارسی) ہلاکت باد مر مادرش را که مشتعل کنندۂ آتش حرب ست چون دران انداخته شود و برو سے زرۂ کوتاه بود یعنی ہرگاه زره کوتاه را زیب بدن کرده بمیدان کارزار قدم نهد آنگاه آتش جنگ را شعله زن می سازد (مادرش را ہلاکت باد)

(اردو) ممدوح ایسا لڑاکو اور دلیر ہے کہ جب زرہ کو بدن پر ڈال کر میدان جنگ مین قدم رکھتا ہے تو لڑائی کی آگ کو بھڑکا دیتا ہے اُس کی مان کو ہلاکت ہو۔ واضح رہے یہ کلمہ مقام مدح مین استعمال کیا جاتا ہے اور کبھی مقام ذم مین بھی مستعمل ہوتا ہے اصل یہ ہے کہ جب کوئی شخص کمال مین حد کو پہونچ جاتا ہے تو لوگ حسد سے اُسپر بددعا کرتے اور ویلی لامہ کہتے ہین لیکن بعد کو مقام مدح مین اسکا استعمال بکثرت ہوا کرتا ہے۔

وقالت امرأة من ایاد

وهو ایاد بن نزار بن معد بطن عظیم۔

| اَلْخَیْلُ تَعْلَمُ یَوْمَ الرَّوْعِ اِنْ هُزِمَتْ | اَنَّ ابْنَ عَمْرٍو لَدَی الْهَیْجَاءِ یَحْمِیْهَا |
| --- | --- |
| گھوڑے جانتے ہین لڑائی کے دن اگر بھاگنے لگین | کہ بیشک ابن عمرو بوقت سختی جنگ اُن کو بچاتا ہے۔ |

الخیل الخ اللفظ للخیل والمعنی لاصحابها۔ الهیجاء الحرب۔ یحمیها من الحمایة وهی الوقایة والضمیر المنصوب للخیل۔

(عربی) ان هزمت الخیل یوم الحرب فتعلم ان ابن عمرو یحمیها من الآفات لدی شدة القتال الحاصل انه رجل شجاع یحمی اصحاب الخیل عن الآفات عند شدة القتال واشتعال نار الحرب۔

(فارسی) بروز جنگ اسپان چون از میدان کارزار رو بفرار دارند دران وقت می دانند که پسر عمرو بوقت سختی جنگ آنهارا از مصائب و آفات نگاه دارد یعنی آن کس بهادر و جنگجوست بوقت شدت قتل و قتال مردمان را از آفات پناه میدهد۔

(اُردو) یعنے سخت گھمسان کی لڑائی کے وقت جب گھوڑے میدان جنگ سے فرار کرنے لگتے ہین اُسوقت وہ خوب جانتے ہین کہ عمر کا بیٹا ایسے وقت مین اُنکو آفتون سے بچاتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ وہ شخص لڑائی مین بڑا ثابت قدم ہے لوگون کو مصیبتون سے بچاتا ہے اور گھوڑے سوارون کو بھاگنے نہین دیتا بلکہ اُن کی مدد کرتا ہے۔

| لَمْ یُبْدِ فُحْشًا وَلَمْ یُهْدَدْ لِمُعْظِمَةٍ | وَکُلَّ مَکْرُمَةٍ یَلْقَی یُسَامِیْهَا |
| --- | --- |
| ظاہر نہین کرتا ہی فحش اور عاجز نہین کیا جاتا ہی کسی بڑی مصیبت سے | اور جو عمدہ کام دیکھتا ہے اُس کا مقابلہ کرتا ہے |

یهدد مجهول من هدّ ها اذا هدمه۔ المعظمة المصیبة العظیمة۔ یلقی الضمیر فیه محذوف ای یلقاها۔ یسامیها من المساماة وهی المقابلة فی العلو۔

(عربی) هو لم یبد فحشًا قط ولم یعجز لمصیبة عظیمة وکل مکرمة یلقاها یقابلها فی السمو فیأتی بمثلها او بخیر منها۔

(فارسی) گاہے فحش ظاہر نکند و بوجہ مصیبت عظیم عاجز و پست ہمت نگردہ شود و ہر کار نیک را کہ بیند مقابلہ اُس میکند یعنے گاہے از مصیبت ہمت خود را گم نکند بلکہ با ہمت و تہور آن را آسان کند و چون کسے را بیند کہ کارے نیک از وصادر شد۔ پس ازان بہتر و کار نیک تر بظہور می آرد۔

(اُردو) وہ شخص کبھی زبان پر فحش کلامی نہین لاتا ہے اور بڑی سی بڑی مصیبت مین بھی ہمت نہین ہارتا ہے۔ اگر کسیکو کوئی عمدہ کام کرتا دیکھتا ہے تو اُس کا مقابلہ کرکے اُس سے اچھا کام کر دکھاتا ہے۔

| اَلْمُسْتَشَارُ لِاَمْرِ الْقَوْمِ يَحْزُبُهُمْ | اِذَا الْهَنَاتُ اَهَمَّ الْقَوْمَ مَا فِيهَا |
|---|---|
| اُس سے مشورہ لیا جاتا تھا قوم کو اس امر کے لیے جو اُنکو گھیر لیتا تھا | جبکہ امور فاحشہ کی وہ خرابیان جو اُنمین ہین قوم کو غم مین ڈالتی تھین |

المستشار اسم مفعول من استشاره اذا طلب منه الشورى اى هو المستشار لامور القوم يحزبهم اى ينوبهم ويشتد عليهم وايضا يقال حزبه الامر اذا هجم عليه۔ الهنات جمع هنة وهى لفاحشة وكنى به عن الامر المنكر قوله اهم اى اقلقهم فى لهو القوم منصوب مفعول اهم وما فيها فاعله۔

(معناه) هو مستشار القوم اذا ينوبهم امر شديد ويهجم عليهم وقد اهمهم ما فى فواحش الامور من المنكرات الحاصل انه المرجع فى المصائب والشدائد اذا نزلت بالقوم۔

(فارسی) او کسے بود کہ مردم بوقت مصائب وشدائد کہ بر وشان ہجوم میکردند ازو مشورہ گرفتند ہرگاہ زشتہاے امور فاحشہ قوم را در اندوہ افگندند حاصل اینکہ او مرجع العوام والخواص بود در عقل وفہم چنان دسترس داشت کہ مردم بوقت زود آمدن مصائب عقل خود را گم کردہ ازو مشورہ می طلبیدند کہ درین والا چگونہ باید زیست ودرین واقعہ چہ باید کرد۔

(اُردو) ہوشیاری اور عقل مین وہ شخص سب سے نرالا اور بےمثل تھا لہٰذا لوگ ایسے وقت مین کہ امور فاحشہ کی خرابیان اُنکو غم مین ڈالتی تھین اور مصیبتین اُنپر چڑھ آتی تھین اُس سے مشورہ لیتے تھے کہ ایسی حالت مین کیا کرنا اور کیسا کرنا ہے۔ غرضکہ اپنی عقل وہوشیاری کیوجہ سے مرجع خلائق تھا۔

| لَا يَرْهَبُ الْجَارُ مِنْهُ غَدْرَةً اَبَدًا | وَاِنْ اَلَمَّتْ اُمُورٌ فَهُوَ كَافِيهَا |
|---|---|
| نہین ڈرتا ہے اُسکا ہمسایہ اُسکے غدر سے ہمیشہ | اور اگر پیش آدین بڑے بڑے کام تو وہ اُنکے لیے کافی ہے |

لا يرهب لا يخاف۔ الملمّ من الوبه اذا نزل عليه (اى نزلت) الضمير فى كافيها للامور۔ الغدرة والغدر نقض العهد يقال غدر فلان الرجل وايضا غدر به اذا خانه ونقض عهده۔ غدر المكان اذا كثر به الغدر غدر الرجل عن اصحابه اذا تخلف عنهم۔ اغدر الليل اذا اظلم الغادر فاعل منه غادرون وغدّار جمعه۔

(معناہ) لا یخاف جارہ عن غدرہ ابداً الا انہ رجل یحمی لجارہ یفی بعہودہ وان نزلت علی جارہ امور صعاب فھو یکفیہا ولا یحتاج الی غیرہ بل ازالہا عنہ وانجاہ منہا بنفسہ۔

(فارسی) ہمسایہ اش گاہے از غدر وفریب او نترسد دگر امور عظیم ودشوار یہا برو نازل شوند آن تنہا برائے دفع آنہا کافی وبس ست یعنی چونکہ گاہے باہمسایہ عہد شکنی نکردہ ونہ آن از عادت اوست لاجرم ہمسایہ اش را خوف غدر راو نیست بلکہ ازان امین ست۔ نیز آن کس چنان مشکل کشاست کہ اگر بر ہمسایہ اش دشوار یہا رونما یند پس بنفس خود آنہا را آسان میکند وبہر گونہ مدد رساند۔

(اُردو) وہ شخص اپنے عہد وپیمان کا بہت پاس رکھتا ہے لہذا اُسکا ہمسایہ اُسکے غدر سے برابر کیلیے نڈر رہے۔ علاوہ بریں پڑوسی کی حمایت میں وہ ایسا کوشان ہے کہ جب بڑی بڑی دشواریاں اسکو پیش آتی ہیں تو اکیلا اُن مشکلوں کو آسان کرکے چھوڑتا ہے وہ خود ہی اُس کے دفع کو کافی ہے دوسرے کی طرف اُس کو احتیاج نہیں ہوتی۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم۔ حسبی اللہ ونعم الوکیل۔ نعم المولی ونعم النصیر۔

## تمت بالخیر مورخہ ۹ اگست ۱۹۲۹ء

# مختصر فہرست کتبخانہ تجارتی محمد عبد القیوم تاجر کتب کلکتہ ولسلی اسکوائر

## نام کتاب مع قیمت

**غیاث اللغات** قیومی تقطیع کلان جو عرصہ سے کمیاب تھی اور کسی قیمت پر بھی نہ ملتی تھی اب دوبارہ مطبع قیومی کانپور مین نہایت عمدہ کاغذ پر انتظام سے طبع کی گئی ہے شائقین جلد طلب فرمائین ورنہ طبع ثانی کا انتظار کرنا ہوگا قیمت للعہ

**اُردو ترجمہ مجموعۂ فتاوی مولوی عبد الحی صاحب مرحوم و مغفور فرنگی محلی لکھنوی**

یہ وہ مبسوط فتاوی ہے جسپر ملک کو ناز ہے حضرت استاد الہند مولانا عبد الحی صاحب مرحوم و مغفور سے بحر عالم کی زندگی بھر کے استفتا کا مجموعہ ہے اسوقت تک متعدد مرتبہ طبع ہو کر نذر ناظرین و شائقین ہو چکا ہے چونکہ مولانا مرحوم کا دستور تھا کہ جس زبان مین سائل سوال کرتا تھا آپ اسی زبان مین استفتا بھی تحریر فرمایا کرتے تھے کہ مستفتی اس سے پورے طور سے مستفید ہوسکے چنانچہ بعض مستفتی فارسی اور بعض عربی مین بھی جنکے جواب بھی فارسی و عربی مین دیے گئے چونکہ اس سے عوام الناس کو فائدہ نہین پہونچتا تھا اس لیے بعض احباب کے اصرار سے ان فارسی و عربی استفتون کا اُردو مین ترجمہ کر دیا گیا ہے جس سے اس فتاوی مین اور چار چاند لگ گئے ہین۔ زبان اتنی سہل ہے کہ ہر خاص و عام کی سمجھ مین بخوبی آسکتا ہے حجم

## نام کتاب مع قیمت

تینون جلدون کا قریب آٹھ ہزار صفحات کے ہے قیمت چار روپیہ آٹھ آنہ للعہ

**کنز الدقائق تقطیع کلان محشی جدید**

یہ وہ کتاب ہے جس کا نام علم اصول دین مین آفتاب کی طرح روشن ہے اگرچہ یہ کتاب اکثر مطابع مین طبع ہوئی ہے مگر قیومی پریس نے اس مرتبہ اسکے حواشی جدید نہایت کارآمد و مفید جناب مولانا مولوی حافظ فیض الحسن صاحب محشی خلف مولانا فخر الحسن صاحب مرحوم محشی ابوداود سے نئے چڑھوا کر نہایت صحت و درستی اعراب وغیرہ کے ساتھ طبع کی ہے جو ہر طرح سے نظر زیب و دلفریب ہے۔ کاغذ بھی عمدہ لگایا گیا ہے اور طباعت مین خاص انتظام کیا گیا ہے امید کہ حضرات ناظرین اسکو دوسرے نسخون سے نہایت کارآمد اور مفید پائین گے

قیمت صرف چھ روپیہ ۔/۶

**صُراح مع قُراح قیومی تقطیع کلان**

جو عرصہ سے کمیاب تھی اور کسی قیمت پر بھی نہ ملتی تھی اس مرتبہ نہایت عمدہ کاغذ پر اہتمام و انتظام کیساتھ بڑے آب و تاب سے طبع کی گئی ہے شائقین اس نسخہ بے بہا کو جلد طلب فرمائین ورنہ طبع ثانی کا انتظار کرنا ہوگا قیمت چار روپیہ آٹھ آنہ للعہ